

۱۸۰	سراج من ابوبکر رضی اللہ عنہ کی فضیلت پر حجاج بن یوسف کے بیانیہ	۲۶۸	بحرین والوں کی ردب اور علامن المحضری کو
۱۸۹	چوہا حمن اُن آبا کے بیان میں صحیح صدیق رضی اللہ عنہ		انکی تنبیہ واسطے روانہ کرنا
	خلاف یر دلالت کرتے ہیں	۲۶۹	علامن المحضری کے کرامتیں
۱۹۱	یا یحیٰ بن حماد کے بیان میں جواب ابوبکر صدیق	۲۷۰	عمان اور مہرہ اور عیس کے لوگ جو مرتد ہو تھے اسکا بٹا
	رضی اللہ عنہ کی خلاف کی طرف اشارہ کرتے ہیں	۲۷۱	عمان والوں کا جنگ اور لعیط من مالک کا قتل
۲۱۶	جھنوا ان حمن ابوبکر رضی اللہ عنہ شیعہ طعن	۲۷۱	مہرہ والوں کا جنگ
	کرنے ہیں اسکے رد میں	۲۷۱	یسمن کی کیفبت
۲۲۲	ساقی حمن حلاوت کے امور کا بندوبست اور	۲۷۲	وفات فاطمہ زہرا رضی اللہ عنہا
	امرا کو جو احکام کرنے تھے بیان میں	۲۷۲	ام اسمن رضی اللہ عنہ کی وفات
۲۲۲	آتھوا ان حمن ان وفات کے بیان میں جواب ابوبکر کی	۲۷۳	وفات عبداللہ بن ابی بکر رضی اللہ عنہما
	خلاف من ظاہر ہو	۲۷۳	عراقی کی مہم
۲۲۳	اسامہ کی روانگی	۲۷۳	ابن صلویا کا جنگ
۲۲۳	اسود عسسی کا قتل	۲۷۳	حیرہ کا فتح
۲۲۷	اعراب کا بلوہ	۲۷۴	ایلہ کا جنگ
۲۲۷	مرتدون کا جنگ	۲۷۵	مدار کا جنگ
۲۲۸	ابریق کا جنگ	۲۷۶	ولیجہ کا جنگ
۲۲۸	صدیق کی روانگی ذوالفصلہ کو	۲۷۶	لیس کا جنگ
۲۵۰	سریہ خالد کا طلبہ ر	۲۷۷	خالد کی روانگی خورنق کو
۲۵۳	ام رمل کا جنگ	۲۷۸	خالد کی نہر کھانی اور اکوتا شیر نہ کرنا
۲۵۳	ایاس کا قتل	۲۷۸	ابن تغیلہ کی بیٹی کا قصہ
۲۵۳	سجاح کا قصہ	۲۷۸	جریر بجلی عراق کو ملک واسطے آنا
۲۵۵	مالک بن نویرہ کا قتل	۲۷۹	شبرویہ اور اردشیر کا قتل
۲۵۸	مسلمہ کذا کا جنگ	۲۷۹	انبار کا فتح
۲۶۲	بما کے شہدا کا نام	۲۷۹	صیہ خط کی تعلیم سکھنا

۲۷۹	عین النمر کا فتح	۲۹۷	عجم کے سلاطین کی انقلاب
۲۸۰	حمران اور سیریں کا احوال	۲۹۸	صدیق کی وفات
۲۸۰	سیریں سعد کی تہادت	۲۹۸	ساتھو ان گلزار ابو بکر رضی اللہ عنہ کی
۲۸۰	دوستہ الحدل کا فتح		وفات کی سال میں اس گلزار میں دو چہرے ہیں
۲۸۱	اکھند کو قتل کرنا	۲۹۸	ہلا جس مرض اور وفات کے بیاں ہیں
۲۸۱	حصہ اور مصیبت کا جنگ	۳۰۲	دوسرا جس عمر کو وصال دے کر کے سال میں
۲۸۲	قرقوس کا قند	۳۰۶	آٹھواں گلزار ابو بکر رضی اللہ عنہ کے
۲۸۲	دو سلمان مار کرے سو قند		بیدیاں اور درپردوں و عشر کے بیاں ہیں
۲۸۲	تتی اور دمیٹ کا جنگ		اس گلزار میں بائیس چہرے ہیں
۲۸۲	دراص کا جنگ	۳۰۶	یہاں چہرے عورتوں کے سال میں
۲۸۳	حالیہ کو محمی گئے سو بیاں	۳۰۹	دوسرا جس عمر کو رضی اللہ عنہ کی اولاد بکیاں ہیں
۲۸۳	وڑاں کا جمع کرنا	۳۱۴	تیسرا جس صدیق کے علام اور یاد دیکھ بیاں ہیں
۲۸۳	علی مرتضی امامہ کو کالج کرنا	۳۱۵	چوتھا جس عمر کو رضی اللہ عنہ کے عمال کے بیاں ہیں
۲۸۳	عمرس الخطاب عاکہ کو کالج کرنا	۳۱۵	پانچواں جس عمر کو رضی اللہ عنہ کے اولاد و غیرہ کے
۲۸۳	عمریہ ہلہ کو خرید کرنا		سال میں
۲۸۴	ابو بکر کا حج کو حاکم		
۲۸۴	صفہ بن حاتم کی وفات		
۲۸۴	ابو مرتد عنوی کا وفات		
۲۸۴	ابو العاص بن الربیع کی وفات		
۲۸۴	ستام کی طرف لشکر روانہ کرنا		
۲۸۶	یرموک کا جنگ		
۲۹۷	عراق کی کیفیہ		
۲۹۷	ہرمز کا جنگ		

## بسم اللہ الرحمن الرحیم

62

چہی سب العالمین کا کہ جسکو سرکٹ میں ہیں اور غلط میں اسکے کسی حرکت اور دخل میں ایک کو خلوت  
 کی غماز کے معام میں دست سرفراز و ماوے ایک کو طوفان غصہ کا صاع کے دہل و حارسا و اسی کو ہی کہ اور  
 ضرورت اور اسی کو ہی آسمان میں کی ملکوت صفا کو وار ملک و خلافت کرے اور چاروں سے باج و کس  
 جھٹکے داغ غلامی کا دلوے میں کو اہی و ماہوں اسکے سہ آ کوئی معیہ دہیں اور کو اہی و ماہوں کہ معر محمد اسکے  
 مدے اور رسول ہیں انکو خلوت اور رسالت کے واسطے سمجھا اور ایسے سعی سے گمراہوں کو اسی طرف کھسی صلو  
 و سلام اللہ تعالیٰ کا اس غبار را ورا لیکے آں اطہار اور اصیائے ابراہیم علیہ السلام حار مارا ونا اصی صمد و صفا حو  
 کے نام کے حار صفا اور سلام کی سا کے حار رکس ہیں کہ اہی کے احاطہ سے مراج دس کی معدل و مروطہ سوئی اور  
 اہی کے سعی سے سرخ کی غمارت مسیحی اور مضبوط ہوئی اما بعد صافی و معاصی صمدی صمدی محمد عیوب مدراہی  
 کہ اہی میں احد و در کے ہر عاصی ہر و عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے ستریں ہدی رماں میں بے عام و وفا مدع نام کے  
 لئے ایک کا نصیف کساد لکام کو رہیں کہ صاف میں رفس ہار صمدی صمدی سیدار امام مکمل حلقہ اول  
 دار سمد صلا اللہ بالہ صمدی سید ابوبکر الصمدی رضی اللہ عنہ کے ایک کتاب ماوے اس ارادہ بے دو سہ  
 مطلع ہو کے ہایت جو اہم میں ہوئے لکس قلب و صمد اور کرب انکار کے سہ سے ایسے میں اہم صمدی  
 سے روکنا تھا اور قلم کے کھورے کو اس صداں میں دوڑنے سے مار رکھا تھا بعضہ سفقان قدم اور دوستان  
 ہمہ بہت محمد ہوئے کہ اس ارادے کو انصرام تک عسیاؤں اور انکے رسالہ جو امام احوال راس حضرت رضی اللہ عنہ کے  
 سائل اہم ماوے ما حار ایسے بہت کو ادھر صمدی کا اور بے عام کے واسطے رماں ہدی میں اس سائلے کو معکرب  
 سے جمع کیا اور جس صمدی کی سب موطا امام مالک اور سمد امام احمد میں صمدی اور صمدی سے لئے صحیح بخاری

اور صحیح مسلم اور سنن ابی داؤد اور سنن ترمذی اور سنن نسائی اور سنن ابن ماجہ طرف ہو تو اسکا ماخوذ ہی کتب ثبوت اور جسکی  
 نسبت دوسرے سنن اور مساند کے طرف ہو تو اس کا ماخذ جمع الجوامع اور جامع العیضہ اور تاریخ الخلفاء تصنیف حافظ  
 عبد الرحمن بن ابی الدیاس سیوطی کی اور صواعق محررقہ تصنیف شیخ ابن حجر مہتمی کی کی انکے سوا کتا البکتغانی من آثار  
 الایمۃ الخلفاء بھی موجود تھی جو تالیف ہی شیخ ابراہیم بن عبد اللہ وصالی ہمدانی کی لیکن اس نے جو حدیث پایا اسکو حاطب  
 اللس کے نام جمع کیا اور حدیث مغسول ہی یا مردود اسمین کچھ تسمیر نہ کیا یہاں تک کہ بہت سے موضوع حدیث بھی  
 داخل کر دیا فضائل میں ضعیف حدیثوں کو ذکر کرنا اگرچہ علماء یاس حاصر ہی لیکن موضوع حدیث سے پرہیز کرنا واجب  
 ہی سوا اسکے جمع کئے ہوئے حدیثوں سے جس حدیث کی علت پر میں نے مطلع ہوا اسکو باں کر دیا اور جب کسی  
 علت معلوم نہیں ہوئی اور سیوطی اور اس محرر کی کتابوں میں یہی اس حدیث کو نہ پایا تو اس حدیث کے آخر میں فقرہ  
 کذا لکھ دیتا تا دیکھئے والوں کو معلوم ہو کہ اس حدیث کا حال معلوم نہیں صحیح یا ضعیف منکر ہی یا موضوع اور اس  
 کتاب کو آٹھ کھڑا پر مرتب کیا پھر کھڑا رضی اللہ عنہ کے نام اور نسب وغیرہ میں دوسرے کھڑا رکھے  
 ایمان اور صحبت وغیرہ میں تیسرا کھڑا رکھا انکے اخلاق میں چوتھا کھڑا رکھے علم و عقل میں پانچواں  
 کھڑا رکھے فضائل کے احادیث میں چھٹا کھڑا رکھے خلاف وغیرہ میں ساتواں کھڑا رکھے وفات میں  
 آٹواں کھڑا رکھے ازواج و اولاد میں اس کتاب میں کھڑا رکھے کھڑا فی مناقب رفیق الغار رکھا واللہ المستعان  
 و علیہ التکلیف پھر کھڑا رکھا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے نام اور نسب اور کنیت اور لقب اور صفت  
 اور تشوفا میں اس کھڑا میں چارچین ہیں پھر چارچین نام و نسب کے بیان میں اس حضرت رضی اللہ عنہ کا اسم  
 شریف صحیح اور مستہر قول ہے عبد اللہ ہی بعض کہتے ہیں کہ نام اسکا عتیق تھا لیکن صحیح قول یہی ہے کہ ہمدان نام تھا بلکہ  
 وہ لقب ہی چنانچہ اسکا باپ دوسرے چین میں مذکور ہو گا اور حضرت کے والد کا نام عثمان اور کنیت انکی ابو قحافہ  
 فرزند عامر کا وہ فرزند عمر کا وہ فرزند کعب کا وہ فرزند سعد کا وہ فرزند تیم کا وہ فرزند قرہ کا وہ فرزند کعب کا وہ فرزند  
 لوی کا وہ فرزند غالب کا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا نسب اور ابوبکر رضی اللہ عنہ کا نسب میں ملتہی تو ابوبکر صدیق رضی اللہ  
 عنہ قریشی ہیں اور تیم کے اولاد میں ہونے سے اسکے طرف نسبت کر کے تیمی کہتے ہیں اور ابوبکر رضی اللہ عنہ کی والدہ کا نام  
 سلتی تھا بیٹی صحیح کی وہ فرزند عامر کا وہ فرزند کعب کا سو یہ بی بی ابی قحافہ کی چچری بہن ہی اس بی بی کی کنیت تیم  
 تھی دوسرا چین انکی کنیت اور لقب میں عرب کی اکثر عادت یہی ہے کہ آدمی کا ایک نام رکھتے جب کوئی شخص  
 غریب یا صاحب اولاد یا کوئی خوبی یا اور کوئی سبب ہو تو اسکو ابو فلان یعنی فلانے کا باپ یا ام فلان  
 یعنی فلانے کی ماں کہہ کرتے اس کو انکے اصطلاح میں کنیت کہتے ہیں اور کہیں ان چیزوں کا لفظ نکھ کے استعمل

یعنی اہل عام اور کچے درمیان  
 عمر کو داخل کے کہتے ہیں عام  
 فرزند عمر کا وہ فرزند  
 کعب کا اور بعض  
 داخل میں  
 کرتے



کست و تخریبیں اور جو کوئی صحیح کچھ میرا مدفع کرے ماکہ کی کام میں مسخر ہو تا تو اس فعل کے مناسب اسکا انکسار  
 رکھے ہیں کہ اسکو لغو کیا کرتے تھا کہ امام حسن رضی اللہ عنہ کے فرزند علی بن ابی طالب کہتے تھے ابوبکر و حسن علیہ السلام  
 کہے اور ایک شخص کہتا ہے ابوبکر کا سر اس کے پاؤں کے ماتھے وال کر لیا تا تھا اسکو اللہ تعالیٰ اپنے آپ کی پاکیزگی  
 حضرت صدیق رضی اللہ عنہ کی کست انکو نہ تھی لکن انکو کوئی فرزند جس کا نام بکر ہوئے سے انکی بہت کست ہوئی  
 رہی کہ کست ایسی مشہور ہوئی کہ فقط امام سے نکالیں تو معلوم ہوگا اور لغت کا معنی اور صدیق ہی اور ان کا  
 لغت و اسوہ میں جہلم و ریشم کہنے کا ہی معنی جس کے سر اور ہاتھ کے ریشم سے آزاد دی سدا اور ریشم سے اور  
 امر لڑا و ریشم کے معنی سے آتا ہی اس حضرت کا بہت لغت معنی کی وجہ ان معنوں سے ایک معنی ہو سکا  
 ہی آیت میں بعد اور امام احمد بن حنبل کہے ہیں اس حضرت کا لغت معنی لیں ہوا کہ ہا یہ جو لغت ہے طرانی نے  
 اس سے اس رضی اللہ عنہما سے ہی ایسی ہی روایت کی ہے اور ابونعیم فصل میں دیکھیں سے معنی ہی کہ وہ حضرت  
 رز کی اور سبکی کے کام میں سے سے لیا ہے اس لئے اسکا بہت لغت ہوا اور لغت کہے ہیں ابوبکر اسی قوم  
 میں اس طرف ہونے سے اور ایک سے کہتے ہیں کہ یہ ہے بہت لغت ہوا اور لغت کہے ہیں دو روح سے آزاد ہونے کے  
 باعث بہت لغت ہوا اسی وجہ کو اگر سنا سنا دیکھتے ہیں اور اس میں حد ہی وارد ہوئی ہے ابونعیم اسی میں  
 اور اس بعد اور حاکم نے بی بی عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی ہے کہ ایک روز میں اے کھڑی تھی اور رسول اللہ صلی اللہ  
 علیہ وسلم صبح کے ساتھ صبح میں سر لیتے تھے تھے سرے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے درمیان ردہ تھا ابوبکر  
 رضی اللہ عنہ نے انکو دیکھ کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا کہ جس کا می حوسن تو تباہی کی دو روح سے آزاد ہو تو حضرت  
 کو دیکھ کر وہ ابوبکر کو دیکھنے لگی بی بی عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتے ابوبکر کا نام ایک لوگ عبد اللہ رکھتے تھے سوائے اس کا  
 نام میں متہو ہوا حاکم نے اس حدیث کی تصحیح کی ہے اور ترمذی اور حاکم مستدرک ابن ابی حاتم رضی اللہ عنہما  
 سے روایت کی ہے کہ ایک روز ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے بی بی عائشہ رضی اللہ عنہا کو سوائے اس کے  
 علیہ وسلم فرماتے اے ابوبکر اللہ کا آزاد مرد ہے دو روح سے سوائے اس کے ابوبکر اور سر راز اور طرانی  
 نے بعد اس میں سر رضی اللہ عنہما سے روایت کی ہے کہ ابوبکر رضی اللہ عنہ کا نام عبد اللہ تھا سو ابوبکر رسول اللہ صلی  
 اللہ علیہ وسلم فرماتے اَنْتَ عَمِيْقُ الدِّينِ مِنَ النَّاسِ یعنی تو اللہ کا آزاد مرد ہے دو روح سے سوائے اس کے  
 ابوبکر نام معنی ہوا حاکم نے ابونعیم سے لیا اس حدیث کی سند حدیثی رضی اللہ عنہ کا نام معنی ہوئے  
 میں اور بھی کئے جو میں ہیں حاکم طرانی نے فاسم میں محمد بن ابی بکر صدیق سے روایت کیا ہے کہ اُس نے بی بی عائشہ  
 رضی اللہ عنہا کو حاکم ابوبکر رضی اللہ عنہ کا نام کیا تھا بی بی عائشہ نے کہا ابوبکر کا نام عبد اللہ تھا  
 ابوبکر کا نام معنی ہوا

تو فرمائے ابو قحافہ کو تین فرزند تھے ایک کا نام عقیق اور دوسرے کا نام عقیق اور تیسرے کا نام معیتیں اور ابن مسندہ اور ابن عساکر  
 موسیٰ بن طلحہ سے روایت کئے ہیں کہ میں اپنے والد طلحہ سے پوچھا کہ ابو بکر رضی اللہ عنہ کا نام عقیق کس واسطے ہوا تو  
 وہ کہنے لگے انکی مائیکا کوئی بچا جیتا نہیں تھا اسوجہ ابو بکر رضی اللہ عنہ پیدا ہوئے تو انکو بیت اللہ کے پاس لے گئے  
 اور کہے یا اللہ یہ موت سے آزاد ہی اسکو تو مجھے بخش اور انکا لقب جو صدیق تھا اس کا سبب ہی یوں کہا ہی کہ  
 وہ بزرے راست کو تھے اس لئے انکا لقب جاہلیت میں صدیق ہوا اور مشہور یہ ہی کہ انھوں نے صلی اللہ  
 علیہ وسلم کے تصدیق کرنے میں پہلے پہل پرست کئے اس لئے انکا لقب صدیق ہوا اور ابن اسحق نے حسن بصری اور  
 قتادہ سے روایت کیا ہے کہ اسرا جہش بن واقع ہوا اس روز سے انکا لقب صدیق کر کے مشہور ہوا اور ابن عقیق  
 اپنے تئیں اور حاکم مسندین بی بی عیث رضی اللہ عنہا سے روایت کئے ہیں کہ مشرکوں نے ایک روز ابو بکر رضی اللہ  
 عنہ کے پاس آئے اور ایک روایت میں آیا ہے کہ جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے مسجد اقصیٰ کو کئے سو صبح کو  
 لوگوں کو وہ بیان کئے تو چند لوگ تصدیق نہ کر کے ایمان سے مرتد ہوئے اور چند لوگ ابو بکر رضی اللہ عنہ پاس گئے  
 اور کہے دیکھو تمھارا صاحب بول رہے ہیں کہ آفیت شتون کے ساتھ شب کو بیت المقدس میں گئے ابو بکر پوچھے  
 کیا سچ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم ایسا فرمائے تو بولے یہ پھر ابو بکر رضی اللہ عنہ کہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سچ ہے اس سے  
 دور کی خبر جو فرمائی صبح شام اپنے تئیں آسمان پر خبر آتی ہی سو اس میں میں تصدیق کرتا ہوں اس کی تصدیق  
 کیوں نہ کروں اس لئے انکا نام صدیق ہوا حافظ سیوطی کہا اس حدیث کی سند حدیثی اور اس حدیث کو ابن  
 عساکر نے اس اور ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ سے اور طبرانی ام ہانی رضی اللہ عنہا سے بھی روا کئے ہیں اور سعید بن منصور نے  
 اپنے سن میں اور ابن سعد اپنے طبقات میں ابی وہب سے جو مولیٰ ابی ہریرہ کا تھا روا کئے ہیں کہ رسول اللہ صلی  
 علیہ وسلم اسرا کی شب کو پھر کے آنے وقت ذی طوی کو بچے سو اس جگہ فرمائے ای جبرئیل میری قوم اس بات  
 میری تصدیق نہ کری گے جبرئیل علیہ السلام کہے انکی تصدیق ابو بکر کر کے اور وہ صدیق ہیں اس حدیث کو طبرانی  
 اپنے معجم اوسط میں ابی وہب سے ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ سے موصول روایت کیا ہے اور حاکم نے نزہال بن  
 سُبْرہ سے علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ ابو بکر وہ ہی اللہ تعالیٰ جس کا نام جبرئیل کے زبان پر اونبی  
 صلی اللہ علیہ وسلم کے زبان پر صدیق کر کے رکھا اس حدیث کا تتمہ خلافت کے بیان میں آویگا اور داؤد اوطی اور  
 حاکم نے ابی یحییٰ سے روایت کئے ہیں اس نے کہا میں سے رضی اللہ عنہ سے اتنے بار سنا ہوں جو شمار نہیں کیا جاتا  
 فرماتے تھے کہ اللہ تعالیٰ ابو بکر رضی اللہ عنہ کا نام اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے زبان پر صدیق کر کے رکھا اور  
 طبرانی نے حلیم بن سعد سے روایت کیا ہے کہ میں علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے سنا ہوں قسم کھا کے فرماتے تھے اللہ تعالیٰ

اسرا کی مصیبت میں کونسی زبان جلیجی تھی  
 علیہ وسلم کو موصول شدت کے وقت جو تھا اسکو سنا  
 سنا ہی یہی افضل  
 سنا سنا ہی امیر امیر

۱۲ انکی

ابو بکر کی زبان کا  
 یہی جگہ ہی ہے کہ وہ اپنے  
 ہا میں ہی کہنے کے وقت اپنے

موصول مصیبت کو کہتے  
 سند میں صحابی غیرہ  
 حسی کی سبب کو رہنا نہ

نے انوکھ صلی اللہ علیہ وسلم کا نام آسمان پر سے صدیق کر کے امارا اور ویلی نے مسدود دوس بن ام ہانی سے صحابی  
 عبد الوہاب کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انوکھ کو کہنے لگے اللہ تعالیٰ تمہارا نام صدیق رکھا اور یہی ہے علی  
 مرتضیٰ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمائے اس کی سگ حقیقت ساتھ  
 آسمان پر کیا تو حیرت میں مجھے کہا ہی محمد آپ آگوا اللہ کی قسم یہی برکت کسی زمانہ میں حضرت سی بریل پھر  
 رے میر دل میں کچھ باتیں القا کیا جس میں ہاں سمجھ لو حقائق مجھے سے مجھے مدد ہوئی سرانہ ایک ایم جو  
 مایہ ہی اور تیرا بھائی علی جو بھائی ہی اس سے حویلیا ہوں بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حیرت سے لو جھے ای  
 حیرت میں اللہ تعالیٰ سے ملا سوات ہے قوم سے کہوں تب حیرت لو لے کہو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرمائے  
 قرآن مجھے جھٹلائیگے پھر حیرت کے اس میں اٹھو میں انوکھ میں اور انکا نام اللہ اس صدیق لکھا ہوا ہے  
 ایک صدیق کریگے محمد انوکھ کو میرا سلام کہو صدیق صلی اللہ علیہ وسلم اور سمن کر کے بھی لایا ہے لیکن وہ  
 ضعیف ہی اس حدیث کو دوسرے کسی لابی مقام میں دکر کرے گا اللہ تعالیٰ صدیق کا لفظ آواہ بھی لایا  
 آواہ کا معنی رم دل و تحقیق کرے والا اس سعدی ابراہیم مجھی سے لعل کیا کہ انوکھ صلی اللہ علیہ وسلم کی مہربانی اور شفقت  
 دیکھے انکو آواہ کہے انوکھ صلی اللہ علیہ وسلم کا لفظ صدیق اور آواہ ہوا انکی کمال عظم اور رر کی مدد لے کر باہی کو کہے اللہ تعالیٰ  
 ایسا علیہ السلام کے نام صدیق کہا ہے اور ابراہیم علیہ السلام کے نام میں آواہ حکم دکر کے فرمایا ہے انوکھ کو بھی  
 اس خط سے سرور فرمایا معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ کے ماس کی ری سان مسرت ہی مسرت جس ایک سو و  
 ممالک کے سامین انوکھ صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت ہی صلی اللہ علیہ وسلم سے آواہ دو سال اور بعد مجھے کے ہوئی اور  
 وہ جو حلقہ میں حیا طے میریں الا ضم سے روایت کیا ہے کسی صلی اللہ علیہ وسلم انوکھ صلی اللہ علیہ وسلم سے لو جھے  
 اَنَا أَكُونُ وَأَنْتَ يَعْنِي رَاہو ماتم تری ہو تو انوکھ صلی اللہ علیہ وسلم کہے یا رسول اللہ اَنْتَ أَكُونُ وَأَنَا  
 اَنْتَ یعنی آپ کہیں اور میری عمر مادہ ہی سو بہہ روا ہے حضرت ابومرسل یعنی اسکو ایک شخص  
 کیا ہے اور مرسل یعنی اسکا راوی دکر ہیں کیا کہ آپ کس صحابی سے دکر کہا ہے اس حدیث اگر محمد بن  
 یاسر نا مل جت ہیں اور مست ہو بہہ ہی کہ انوکھ صلی اللہ علیہ وسلم ہی صلی اللہ علیہ وسلم عمر میں چھوٹے  
 تھے اور وہ معولہ عمارتیں صلی اللہ علیہ وسلم کا ہی کر کے ماس ہی در بعد ربیع بھی ایسا تھے کر کر آنا ہی صاحب  
 اس مدہ دسرہ روا کہے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سعید ربیع کو جھے اَنْتَ أَكُونُ وَأَنَا أَكُونُ  
 یعنی کون رہے میں راہوں نام رہے ہو لو سعید کہے یا رسول اللہ اَنْتَ أَكُونُ وَأَنَا أَكُونُ  
 یہنا یعنی آپ مگر سے رہے اور جو رہے ہوا وہ اس سے عمر میں سادہ ہوں معلوم ہے اس حدیث کے کمال اور صحابی

عندہ کہ حدیث بن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے تحت ہی کیوں کہ میں آپ سے تراہوں کہ سبانی دینی چکا، اُسکی بیٹی کے  
 اپنی عزیزا، دینی کہ کر کے اور ابو بکر رضی اللہ عنہ کا نشوونما کے میں تھا وہاں سے سواری تجارت کیے بھگتے نہیں تھے  
 اور اپنی قوم میں بڑے مالدار تھے اور لوگوں کے ساتھ مروت اور احسان بہت کیا کرتے اور خوش اخلاق پسند آتے اور ان کے  
 پاس بہت معزز و مکرم تھے چنانچہ ابن اللہ عنہ انکو کہا تم صبر و تحمل کرتے ہو اور سخن راست کہتے ہو اور اہل بیت کے لئے کرتے ہو  
 اور زمانہ کے سخت ترین پہلو کو کون کو اعانت کرتے ہو اور جہان کی صیانت کرتے ہو چنانچہ اسکا بیان انشاء اللہ ہجرت میں  
 نہ کو ہو کہ جان کہہ بی بی خدیجہ رضی اللہ عنہا نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو جن اخلاق سے مدح کی، انہی میں ابن اللہ عنہ نے ابو بکر رضی  
 اللہ عنہ کو بھی انہیں اخلاق سے مدح کیا تو ثابت ہوا انکو مکرم اخلاق سے براہ خطہ صاحب تھا امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ نے  
 کہ ابو بکر رضی اللہ عنہ جاہلیت میں قریش کے رئیسوں میں تھے قریش ان سے مشورت کیا کرتے اور انکی بات قبول کرتے جب اسلام  
 دور آیا تو اسلام کو خیر اور بہت خوبی کے ساتھ اسکو قبول کئے اور اپنی ریاست ترک کئے اور رسول اللہ صلی  
 اللہ علیہ وسلم پر اور اسلام کو رواج دینے پر کمال جان فشانی کئے آخر خلافت کے منہ کو پہنچنے پر یزید بن کبار اور  
 اس سے اسکا کرنے کے معروبین خیر توڑ سے روئے کئے ہیں کہ ابو بکر رضی اللہ عنہ قریش کے اُن دشمنین میں جن کا شرف جو  
 دہا باب، فقہ اسلام کے شرف کے ساتھ جس مدح ہوا اور جاہلیت میں دیت مقرر کرنا اور جرمیاندہ دلوانہ ابو بکر  
 کے مسلم رتقہ اکرون کے قریش کا کوئی بارشائے تھا جو اس کے حکم پر چلے سو قہر سے ایک بڑے شخص کو اپنے  
 کاموں کو ختم کرنے کے لئے پانچ بی بی ہاشم میں ہر ستائیت اور زوارہ بی بی اوسہ حج کو آتے سوئی ہاشم  
 کو بی بی خیریت نے کوئی دوسرا اور نبی عبداللہ راہیں حج بابت اور نداوت اور جنتا تھا یعنی بیت اللہ میں کوئی شخص  
 ان کے بے ادب داخل نہ ہونا اور قریش کسی مہم کے واسطے جمع ہوئے تو انہیں کا کھڑو دار اللہ وہ کر کے مشہور تھا اسی  
 جمع ہو کے حکم کرنا دوسرے جگہ رہے حکم کریں تو ان حکم نافذ ہوں ہوتا اور قریش کسی خنک کے واسطے مستعد ہوں  
 تو جہاد ہی لوگ لیا چوتھے چہرے انکی صفت میں ابن سعد بی بی عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کیا ہے  
 کسی نے ایسے پوچھا ابو بکر رضی اللہ عنہ کی صفت کیاں کرو تو فرمائے انکار مگر اتھا بدن لاغر خضار سا اور  
 قامت خمیر لنگ و کمر سے سر کھاتی چہرہ - - - - - رگوشت تھا انگھڑی قب گان میں دھاسی ہو میں اور پیشانی اٹھی ہوئی  
 انکیا پتہ بیکوشت اور ابن ابی الدیہ نے زہری سے روایت کیا ہے کہ ابو بکر رضی اللہ عنہ کا رنگ گورا اور چہرہ لطیف اور نہ  
 بال کھنکھریا لے تھے اور ابن سعد نے بی بی عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کیا ہے ابو بکر رضی اللہ عنہ حیا اور  
 کتم سے خضاب کیا کرتے تھے اور ابن سعد نے انس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ جب ہی صلی اللہ علیہ  
 وسلم اپنے کو تشریف لائے تو حضرت کہ صلی اللہ علیہ وسلم کسی کے بال سفید تھے سو ابو بکر رضی اللہ عنہ سے اپنے بالوں کو حیا اور

کم کا حصا کئے اور امام مالک اور سفیان بن عیینہ اسی جامع میں اور اس سعد اور اس ابی ہند سے عاصی  
 اللہ عنہما سے روایت کئے ہیں کہ انوکھ صیدی رضی اللہ عنہ حوا اور کم سے حصا کئے تھے اور اس سعد اور  
 ابی ہند سے قسری ابی حارم سے روایت کئے ہیں کہ انوکھ رضی اللہ عنہ ابی دار کو حوا اور کم کا حصا کرنے کے بجائے  
 لکڑی ہبانت میں رہی گو اسعد ہی عرج کا عرج ایک درجہ ہی اسکی آتش بہت جلد سلکتی تھی اور کم لکڑی  
 جی کو فارسی میں دسمہ کہتے ہیں لہے کہتے ہیں کہ وہ بیل کا تیاہی اور کھا رہی ہے اس عمر رضی اللہ عنہما سے  
 روایت کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے جو کوئی اساکر انکھ اور مدار سے لھر اویکا نو اللہ تعالیٰ اسکے طرف دنیا  
 کے دن دیکھکا انوکھ رضی اللہ عنہ عرس کے امر کر ایک طرف جھک کے لڑے لکھا ہی کر اسکے طرف جیاں کر  
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرما کہ سدا کے ارادے سے اسکو ہنس کرتے ہو دوسرا کزار لکے اسلام اور  
 صحت اور محنت و کوشش میں اس کھار دین میں ہیں پھلا جس کی ایمان لائے ہیں  
 ایک صحابہ اور تابعین وغیرہ کہی ہیں کہ انوکھ رضی اللہ عنہ سے اول امان لائے اس اجتماع ہی کر کے  
 لہے کا دعویٰ ہی ترمیمی اور اس خاں اسی جامع صحیح میں ابی سعد حدیث رضی اللہ عنہ سے روایت  
 کئے ہیں کہ انوکھ رضی اللہ عنہ فرماتے کیا میں لوگوں کی سست خلافت کا احی نہیں کیا میں سے اسلام  
 نہیں لایا کیا میں ملا ما اور ملا ما کام نہیں کیا اور اس عسا کرنے جاکے طریق سے بتو کیا ہے علی مرتضیٰ رضی اللہ  
 عنہ فرما مردوں سے اول خواہ اسلام لائے سو انوکھ رضی اللہ عنہ تھے اور اس ابی ہند سے مسیحیچ ریدس  
 اور رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ اول جو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مار رہے سو انوکھ صیدی رضی اللہ  
 عنہ تھے اور طرانی معکم بنی اور عبداللہ بن احمد واد رہیں سعی سے روایت کئے ہیں کہ  
 میں اس عسا رضی اللہ عنہما سے لوجھا س کے آگے کوں اسلام لائے انوکھ صیدی رضی اللہ عنہ  
 اور ابی لعل نے فرات سے روایت کیا ہے کہ میں نے میں سے جہراں سے لوجھا کہ تمہارا اس  
 علی اصلی یا انوکھ اور عمر سو انکے میں ررعتہ ہو اور انکے ہاتھ میں کا عصا گرا اور لوے میں لسا سمجھا ہیں  
 کہ انوکھ اور عمر کے ساتھ دوسرے کو رار کرینگے سورماتے تک میں جیتا رہوں گا ان دونوں کی جونی اللہ ہی کہہ دو اسلام  
 کے سرھے میں لوجھا انوکھ اسلام بھلا لائے ما علی لو لوے کھراہے سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم جس رو  
 کدے بھے اسی دن انوکھ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم را عاں لائے اور وہ رارنی فی حدیث رضی اللہ عنہما کو کہے  
 اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ انکا کاح کر داد ہر معاملہ علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ سید ہونے کے قبل ہوا ہی ہے  
 اور لہے کہے ہیں کہ اس علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ اسلام لائے اور لہے کہتے ہیں کہ نبی فی حدیث رضی اللہ عنہما اول

جماعت

روایت ابی ہند سے  
 اور اس سعد اور  
 ابی ہند سے قسری  
 ابی حارم سے  
 روایت کئے ہیں  
 کہ انوکھ رضی  
 اللہ عنہ ابی دار  
 کو حوا اور کم  
 کا حصا کرنے کے  
 بجائے لکڑی  
 ہبانت میں رہی  
 گو اسعد ہی عرج  
 کا عرج ایک درجہ  
 ہی اسکی آتش بہت  
 جلد سلکتی تھی  
 اور کم لکڑی  
 جی کو فارسی میں  
 دسمہ کہتے ہیں  
 لہے کہتے ہیں کہ  
 وہ بیل کا تیاہی  
 اور کھا رہی ہے  
 اس عمر رضی اللہ  
 عنہما سے روایت  
 کیا ہے کہ رسول  
 اللہ صلی اللہ علیہ  
 وسلم فرماتے جو  
 کوئی اساکر انکھ  
 اور مدار سے لھر  
 اویکا نو اللہ تعالیٰ  
 اسکے طرف دنیا  
 کے دن دیکھکا  
 انوکھ رضی اللہ  
 عنہ عرس کے امر  
 کر ایک طرف  
 جھک کے لڑے  
 لکھا ہی کر اسکے  
 طرف جیاں کر  
 رسول اللہ صلی  
 اللہ علیہ وسلم  
 فرما کہ سدا کے  
 ارادے سے اسکو  
 ہنس کرتے ہو  
 دوسرا کزار لکے  
 اسلام اور صحت  
 اور محنت و کوشش  
 میں اس کھار دین  
 میں ہیں پھلا جس  
 کی ایمان لائے  
 ہیں ایک صحابہ  
 اور تابعین وغیرہ  
 کہی ہیں کہ انوکھ  
 رضی اللہ عنہ سے  
 اول امان لائے  
 اس اجتماع ہی  
 کر کے لہے کا  
 دعویٰ ہی ترمیمی  
 اور اس خاں اسی  
 جامع صحیح میں  
 ابی سعد حدیث  
 رضی اللہ عنہ سے  
 روایت کئے ہیں  
 کہ انوکھ رضی  
 اللہ عنہ فرماتے  
 کیا میں لوگوں  
 کی سست خلافت  
 کا احی نہیں کیا  
 میں سے اسلام  
 نہیں لایا کیا میں  
 ملا ما اور ملا  
 ما کام نہیں کیا  
 اور اس عسا کرنے  
 جاکے طریق سے  
 بتو کیا ہے علی  
 مرتضیٰ رضی اللہ  
 عنہ فرما مردوں  
 سے اول خواہ اسلام  
 لائے سو انوکھ  
 رضی اللہ عنہ تھے  
 اور اس ابی ہند  
 سے مسیحیچ ریدس  
 اور رضی اللہ عنہ  
 سے روایت کیا ہے  
 کہ اول جو نبی  
 صلی اللہ علیہ وسلم  
 کے ساتھ مار رہے  
 سو انوکھ صیدی  
 رضی اللہ عنہ  
 تھے اور طرانی  
 معکم بنی اور  
 عبداللہ بن احمد  
 واد رہیں سعی  
 سے روایت کئے  
 ہیں کہ میں اس  
 عسا رضی اللہ  
 عنہما سے لوجھا  
 س کے آگے کوں  
 اسلام لائے انوکھ  
 صیدی رضی اللہ  
 عنہ اور ابی لعل  
 نے فرات سے  
 روایت کیا ہے کہ  
 میں نے میں سے  
 جہراں سے لوجھا  
 کہ تمہارا اس  
 علی اصلی یا  
 انوکھ اور عمر  
 سو انکے میں  
 ررعتہ ہو اور  
 انکے ہاتھ میں  
 کا عصا گرا اور  
 لوے میں لسا  
 سمجھا ہیں کہ  
 انوکھ اور عمر  
 کے ساتھ دوسرے  
 کو رار کرینگے  
 سورماتے تک  
 میں جیتا رہوں  
 گا ان دونوں کی  
 جونی اللہ ہی  
 کہہ دو اسلام  
 کے سرھے میں  
 لوجھا انوکھ  
 اسلام بھلا  
 لائے ما علی  
 لو لوے کھراہے  
 سے نبی صلی  
 اللہ علیہ وسلم  
 جس رو کدے  
 بھے اسی دن  
 انوکھ نے نبی  
 صلی اللہ علیہ  
 وسلم را عاں  
 لائے اور وہ  
 رارنی فی حدیث  
 رضی اللہ عنہما  
 کو کہے اور نبی  
 صلی اللہ علیہ  
 وسلم کے ساتھ  
 انکا کاح کر داد  
 ہر معاملہ علی  
 مرتضیٰ رضی  
 اللہ عنہ سید  
 ہونے کے قبل  
 ہوا ہی ہے اور  
 لہے کہے ہیں  
 کہ اس علی  
 مرتضیٰ رضی  
 اللہ عنہ اسلام  
 لائے اور لہے  
 کہتے ہیں کہ  
 نبی فی حدیث  
 رضی اللہ عنہما  
 اول



اسلام لائے سیوطی کہا ظاہر یوں معلوم ہوتا ہے کہ بی بی خدیجہ اور زید بن حارثہ اور انکی عورت اُمّ ایمن اور علی اور زکریا بن نوفل اول ایمان لائے ہیں ابن عباس نے محمد بن سعد بن ابی وقاص سے بسند جید روایت کیا ہے کہ میں نے اپنے والد سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے پوچھا کیا ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ تم سے اول ایمان لائے تو سعد کہے نہیں بلکہ پانچ شخص سے زیادہ ہونگے جو ابو بکر کے قبل ایمان لائے تھے لیکن ابو بکر ہم سب میں بہتر تھے یعنی اس لئے انھوں نے اول ایمان لائے کہ اگر مشہور ہوا اور ابن ابی شیبہ اور ابن عساکر نے سالم بن ابی الجعد سے روایت کیا ہے کہ میں نے محمد بن الحنفیہ کو پوچھا کیا ابو بکر رضی اللہ عنہ سب کے آگے ایمان لائے تو کہے نہیں میں نے پوچھا کچھ کہوں ابو بکر سب سے بلند اور سابق ہوئے جو انکی سوا دوسرے کو ذکر نہیں کرتے محمد بن الحنفیہ کہے ابو بکر اسلام لائے سوا کا اسلام سب افضل ہوا یہاں تک کہ اللہ سے ملے یعنی وفات پائے تک اس ہی طریق مستقیم رہا ہے اور حافظ ابو عمر عثمان بن سہم گشتی جزین محمد بن کعب سے نقل کیا ہے کہ انسہ پوچھے علی رضی اللہ عنہ اول اسلام لایا ابو بکر صدیق نو کہے علی اول اسلام لائے مگر لوگوں پر اس لئے استہابہ ہوا کہ علی رضی اللہ عنہ اپنا اسلام ابو طالب سے پوشیدہ رکھتے تھے اور ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ اسلام لائے تو اپنا اسلام علانہ کئے اور اس کو حافظ رضی اللہ عنہ ابوالخیر احمد بن اسمعیل قزوینی حاکمی اپنی اربعین میں محمد بن کعب سے یوں نقل کیا ہے کہ ابو بکر اول اسلام ظاہر کئے اور علی اپنا اسلام باپ کے اندیشے سے پوشیدہ رکھتے تھے ابابکر روز ابو طالب سے ملے کہ کیا تو اسلام لایا تو علی کہے ہوا ابو طالب بولے تیرے چہرے بھائی کی اعانت اور مدد کر سوا میں نے سے علی اسلام ظاہر کئے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ مختلف فوہون کو جمع کر کے یوں کہتے ہیں بالغ مرد و نمین اول جو ایمان لایا سو ابو بکر رضی اللہ عنہ تھے اور یحییٰ بن علی اور عروہ بن ابی بکر بی بی خدیجہ بیہقی نے کہا ہے ابو بکر رضی اللہ عنہ اول سے نبوت کی نشانی نبی صلی اللہ علیہ وسلم میں سننے اور پاتے تھے منوبی صلی اللہ علیہ وسلم انکو دعوت کرتے ہی فی الحال ایمان لائے۔ بخاری اپنی صحیح میں ابی الدرداء رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ عمر بن اور ابو بکر میں کچھ سخن ہوا تھا منوبی صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے کہ تم میرے رفیق کو چھوڑتے نہیں میں بولا ای لوگو میں اللہ کا رسول ہوں تو تم بولے تو چھوڑا ہی اور ابو بکر کہتا تم سے ہونتم اس حدیث کا چوتھے کلار کے پانچویں جہن میں آدیکا اور ابو نعیم اور ابن عساکر نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کئے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں جسکو اسلام کے طر بلایا اس نے ابابکر اور مجھ سے گفتگو کی مگر ابن ابی قحافہ کو جو بات میں نے کہا اس نے اس کو قبول کیا اور اس نے مستقیم ہوا اور ابن اسحق نے محمد بن عبد الرحمن بن عبد اللہ بن حصین تمیمی سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ صلی

علاءِ اسلام فرماتے ہیں جسکو اسلام کی دعوت کیا اس نے نوبت اور رد اور مانگنا لوگو کو دعوت کیا اس نے دیکھو  
رد کیا اور دیکھو نصایح میں عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ  
وہ وسلم نے من حسن اسلام عرض کیا تو اسکو لغت ہوئی مگر انکو کو کہ انہوں نے نوبت ہمیں کئے اور اس عجز  
نے غصی میں میرے روایت کیا ہے کہ انکو صدیق رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہے کے صحیح میں سمجھا تھا  
وہاں میں عرض نعل بھی سمجھے تھے سو اُنہیں انی القلت انہر انکلا رند کہا کئے صف اہستت کیا  
ناہی انکیر یعنی ای جوی جا ہے والے آج لوے صبح کسی کی ایتہ حوات ناہی یہ سے کہا رند لوے کیا تم نے  
یعنی دیکھا طرفہ اُمید کہا ہیں رند لوے امام دین تمامت تک تک ہیں مگر اللہ جو صلی دس میں لوکا حکم  
کہا ہے حیران رہے ہی جس کا اسطر کرتے ہیں ہم میں سے ہی تاہم ہے انکو مگر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں بے ماں کرے کے  
میں سنی کیا اسطر کرے سو میں سمجھا تھا اور ہی معوب ہو کا سو بھی مجھے معلوم تھا یہ میں دروس کوئل کے  
ماں اس نے اس کی طرف بہت دیکھا کرتا تھا اور ہی جب والا تھا سو میں اس سے ہر قصہ بولا اور ہی اس کی  
اس سے شخص کہا دروسے کہا ای برادر ہاں کہا کے علما کہتے ہیں ایک ہی معوب ہو کا اور وہ ہی عرت کے اسراف  
خدا میں ہی اور میں عرت کے سرحوت ہاں ہوں اور تمھاری قوم یعنی فرس اسرا گھر آوے ہیں انکو کہے  
اے حماسی کہا فرما ہی کہا اُسکو جو حکم ہو باہی وہ کہا کر باہی ہی کس سر ظلم کر باہی اور ظلم قبول کر باہی انکو کہتے  
کہے صلی اللہ علیہ وسلم معوب ہو کس اُس سرانماں لا ما اور انکی تصدیق کیا سبج حلال الدین ہو  
نے کہا اس کی سد معط ہی اور دولا ہی نے نصایح صلی میں اس رمیع سے روایت کیا ہے کہ انکو  
صلی اللہ عنہ کے اسلام کا سد و جی آسمانی تھا وہ یہ ہے کہ انکو نے ملک سام کو کار واسطے کئے ہاں  
ایک جواب دیکھ کر کھڑا رہے ماں کئے کھڑے جو حکم کہاں کے مسدے ہو انکو کہے کے کا ہوں جو  
کوں لوگوں سے ہو کہے فرس سے ہوں پوچھا کہا کس کرتے ہو کہے تاحسہ میں بحر اولانمھا کہا  
جواب کو اگر اللہ تعالیٰ راست کرتو تمھاری قوم میں ہی جو معوت ہو کام اسکی حیات میں اسکے وریر  
اور اسکی وفات کے بعد اسکل حلیہ ہو کے انکو نے اس بات کو معی رکھے تھاں مک کہ رسول اللہ  
صلی اللہ علیہ وسلم معوت ہوئے پھر انکو کہے کہ یا محمد آک جو سو کا دعویٰ کرتے ہیں اس کی دلیل  
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے وہ جواب دلیل ہی جو سام میں دیکھے تھے پھر انکو نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ  
وسلم معاف کئے اور حضرت کی دولا انکھ کے درساں بوسہ دے اور کہے اَنہٰی اَن لا رالہ الا اللہ و  
اَنک مرسول اللہ انکو کہے ہاں ماں سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس جو س ہو کہ اُخت میں تھا

حسن کی سندیں  
تہ دو شخص ساوٹو  
رواسکو معط کئے  
ہیں انہر

کے کو احاطہ نہیں  
انکیر کا نام انکیر  
اور جو کا نام انکیر  
نصفان کہاں  
کہ تقاضا میں جی

میں رہنے والوں سے اتنا خوش حال کوئی شخص تھا کہ دوسری ایک روایت میں یوں آیا ہے کہ ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ تجارت واسطے شام کو گئے وہاں خواب دیکھے کہ آسمان پر سے مہتاب نکل کے انکے کو دھبہ بن گرا اور انکی گود تو ریا اور مہتاب ہی باقی رہا پھر اس خواب کی تعبیر کبیر اور اہب سے پوچھے تو اس نے کہا تمھاری زمین میں ایک بغیر خلیفہ کا تم اسکی زندگی میں اسکے وزیر اور اسکی وفات کے بعد اسکے خلیفہ ہو کے اس روایت کو حافظ ابو عبید اللہ بن عبد ربیعہ بن عبد الجبار کتاب میں لکھا ہے اور کہا ابوبکر رضی اللہ عنہ کو خواب کی تعبیر یوں میں برا علم تھا اور لو کون پاس نہایت معظّم مسجد میں جب بیٹھے تو بڑا حلقہ انکا رہتا سو ایک روز ابوبکر نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کہے آپ بت کی پرستش کیوں نہیں کرتے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرما مجھے اللہ پیدا کیا اور رزق دیا اور زندہ کیا اور مار کا سو ہاتھ سے تراشی ہوئی چیز کی عبادت کرنے سے مجھے ہمت نہ کہ ہے ابوبکر کہے ایسی چیز جو نفع ضرر نہیں دیتی اسکو ہمارے آبا اجداد کیسا عبادت کرتے آئے اور ہم انکی عبادت پر چلے کاش ایسا کوئی شخص ملے جو ہمارے دین سے دوسرا کوئی خوب دین بتاؤ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر وحی ہوئی اور یا ایہا المدثر قُمْ فَأَنْذِرْ کی آیت اتری اور جبریل نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو لیکے نماز پڑھے تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم اس شب کو متفکر رہے کہ اس امر میں کس سے مشورت کروں سو ارادہ مضبوط کئے کہ صبح ہوتے ہی ابوبکر کے پاس جا کے اُن سے مشورت کرنا امید ہے کہ وہ اسلام لگاوا اور ابوبکر بھی اس شب کو جاگتے متفکر رہے کہ اپنے دین سے بہتر دین کون بتلاوے سو ارادہ مصمم کئے کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے گھر جا کے اُن سے مشورت کیا جائے پھر صبح ہوئی ہر ایک دوسرے کی ملاقات کے ارادے سے نکلے سو اہلین ملاقات ہوئی اور ہر ایک سے سر کو کہا میں تمھارا قصہ سنکھا ہوں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ابوبکر کو کہے تم میری طرف جو نکلے سو کس ارادے پر نکلے ہو ابوبکر کہے میرا برا قصہ ہی آپ کو کہوں میرا قصہ کہنے نکلے تو سب نبی صلی اللہ علیہ وسلم اس وحی کو جو آپ پر نازل ہوئی تھی بیان کئے اور کہتے تھے تم سے مشورت کرنے کو آیا ہوں کہ یہ بات میں کس سے کہوں ابوبکر کہے وہ میرے بولو بھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بیان کئے ابوبکر اسلام لگا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں جس میں اسلام عرض کیا تو اس سے ایک جفائی دیکھا مگر ابوبکر کہ وہ توفیق نہ کیا کہ اور ایک روایت میں یوں لکھا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مبعوث ہوئے بعد اپنے گھر سے ابوبکر کے گھر کو جا کے انکو اپنی رسالت کی خبر دینے چلے اور ابوبکر بھی اُسی وقت اپنے گھر سے نکلے اور راہ میں ملاقات ہوئی تب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا ابوبکر میں کچھ اسرار تمکو کہتا ہوں ابوبکر کہے یا رسول اللہ وہ کیا ہے فرمائیے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کہے یہی بھید بولنے کا میں ارادہ کیا تھا

یعنی میں رسول اللہ ہوں کرتے تمکو کہنے والا تھا





ابوبکر رضی اللہ عنہ فرمے اگر تو میرے ماریں آتا تو میں تجھ کو نہ چھوڑتا ترمذی نے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ابوبکر کو فرمایا تم میرے رفیق ہو جو حق ہو اور میری رفیق ہو غار میں ترمذی نے کہا اس کی سند حسن ہے اور عبداللہ بن احمد عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا ابوبکر میری رفیق ہیں اور مجھے اللہ کے غار میں سیوٹی ہے کہا اس کی سند حسن ہے اور اوطینی اپنی سن میں اور خطیب اپنی تاریخ میں سہل بن سعد اضراری رضی اللہ عنہ سے روایت کئے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا کہ فاقہ میں اور مال کے خرچ کرنے میں میرے ابوبکر کی بری منت ہی انکی دوستی اور شکر اور حفظ مراتب کے امت ہے جواب یہی اور قلت کی حدیث میں یوں آیا ہے کہ ابوبکر میری رفیق ہیں غار میں اسکا بیٹا فضیل کے کلزار میں آویکا اور بخاری نے بی بی عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کیا ہے کہ جب مجھے عقل آئی تب سے میں اپنے باپ کو دین کے کاموں میں سرگرم دیکھتی تھی اور کوئی روز نہ تھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صبح و شام دونوں وقت ہمارے گھر آیا کرتے جب سلمان ریح و مدائن کرتا رہتا ابوبکر رضی اللہ عنہ ہجرت کر کے حبش کے طرف جانے نکلے کہ انعام کو جب پہنچے ابن الدغنے جو غارہ کی قوم کا سردار تھا ملا اور بولا ای ابوبکر تم کہاں جا رہو ابوبکر کے میری قوم مجھے بتی ہے نکال دے میں سیاحت کرتا جاتا ہوں اور اپنی پروردگار کی بندگی کرتا ہوں ابن الدغنے بولا ای ابوبکر تم ایسے شخص نہیں ہو جو بخل میں یا تم کو نکال دین تم ہم قید و رخص کے واسطے کسب کرتے ہو اور بارگاہ انصاف پر اور مہمان کی ضیافت کرتے ہو اور حق کامو عین اعانت کرتے ہو تم پھر کے چلو اور اپنی شہر اپنے پروردگار کی عبادت کرتے ہو اور میں تم کو امان دیتا ہوں پھر ابوبکر رضی اللہ عنہ نے ابن الدغنے کے ساتھ پھر کے آئے ابن الدغنے نے قریش کے عمدہ لوگوں کے پاس جا کر کہا ابوبکر ایسا شخص نہیں جو بخل یا اس کو نکال دین کیا تم نکالتے ہو ایسے شخص کو جو ہم قید و رخص کے واسطے کسب کرتا ہے اور بارگاہ انصاف پر اور مہمان کی ضیافت کرتا ہے اور حق کامو عین اعانت کرتا ہے پھر قریش اسکی امان کو قبول کئے اور اسکو کہے ابوبکر کو کھ دو اپنے گھر میں ہا کر اور اللہ تعالیٰ کی عبادت کرے اور غار وغیرہ جو چاہا سو پیرا کرے لیکن ہلکو سنا کے ایذا نہ دیو اور علانیہ عبادت نہ کرے کیونکہ انکے پرہنے سے ہماری عورت بچے نہ رہیں پھر جانیگا اندیشہ ہی پھر ابن الدغنے ابوبکر کو یہ کہہ دیا ابوبکر چند روز اپنے گھر ہی میں رہا کہ اللہ تعالیٰ کی عبادت کرتے تھے اور غار علانیہ نہیں پرتے تھے پھر ابوبکر کو خیال آیا سو اپنے گھر کے پائس بنجہ کے نماز پڑھنا اور قرآن کی تلاوت کرنا شروع کئے مشرکوں کی عورتیں اور بچے ازہام کرنے اور تعجب سے اسکو سننے لگے ابوبکر تلاوت کے وقت بہت رویا کرتے اور اپنے تین تمھام نہیں کہتے تو قریش کے مشرکوں کے عمدہ لوگوں کو اندیشہ ہوا سو ابن الدغنے کو کھلا بھیجے ہم تیری امان دینی ابوبکر اس شہر طے ہوا

ابوبکر رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا ابوبکر میری رفیق ہیں اور مجھے اللہ کے غار میں سیوٹی ہے کہا اس کی سند حسن ہے اور اوطینی اپنی سن میں اور خطیب اپنی تاریخ میں سہل بن سعد اضراری رضی اللہ عنہ سے روایت کئے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا کہ فاقہ میں اور مال کے خرچ کرنے میں میرے ابوبکر کی بری منت ہی انکی دوستی اور شکر اور حفظ مراتب کے امت ہے جواب یہی اور قلت کی حدیث میں یوں آیا ہے کہ ابوبکر میری رفیق ہیں غار میں اسکا بیٹا فضیل کے کلزار میں آویکا اور بخاری نے بی بی عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کیا ہے کہ جب مجھے عقل آئی تب سے میں اپنے باپ کو دین کے کاموں میں سرگرم دیکھتی تھی اور کوئی روز نہ تھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صبح و شام دونوں وقت ہمارے گھر آیا کرتے جب سلمان ریح و مدائن کرتا رہتا ابوبکر رضی اللہ عنہ ہجرت کر کے حبش کے طرف جانے نکلے کہ انعام کو جب پہنچے ابن الدغنے جو غارہ کی قوم کا سردار تھا ملا اور بولا ای ابوبکر تم کہاں جا رہو ابوبکر کے میری قوم مجھے بتی ہے نکال دے میں سیاحت کرتا جاتا ہوں اور اپنی پروردگار کی بندگی کرتا ہوں ابن الدغنے بولا ای ابوبکر تم ایسے شخص نہیں ہو جو بخل میں یا تم کو نکال دین تم ہم قید و رخص کے واسطے کسب کرتے ہو اور بارگاہ انصاف پر اور مہمان کی ضیافت کرتے ہو اور حق کامو عین اعانت کرتے ہو تم پھر کے چلو اور اپنی شہر اپنے پروردگار کی عبادت کرتے ہو اور میں تم کو امان دیتا ہوں پھر ابوبکر رضی اللہ عنہ نے ابن الدغنے کے ساتھ پھر کے آئے ابن الدغنے نے قریش کے عمدہ لوگوں کے پاس جا کر کہا ابوبکر ایسا شخص نہیں جو بخل یا اس کو نکال دین کیا تم نکالتے ہو ایسے شخص کو جو ہم قید و رخص کے واسطے کسب کرتا ہے اور بارگاہ انصاف پر اور مہمان کی ضیافت کرتا ہے اور حق کامو عین اعانت کرتا ہے پھر قریش اسکی امان کو قبول کئے اور اسکو کہے ابوبکر کو کھ دو اپنے گھر میں ہا کر اور اللہ تعالیٰ کی عبادت کرے اور غار وغیرہ جو چاہا سو پیرا کرے لیکن ہلکو سنا کے ایذا نہ دیو اور علانیہ عبادت نہ کرے کیونکہ انکے پرہنے سے ہماری عورت بچے نہ رہیں پھر جانیگا اندیشہ ہی پھر ابن الدغنے ابوبکر کو یہ کہہ دیا ابوبکر چند روز اپنے گھر ہی میں رہا کہ اللہ تعالیٰ کی عبادت کرتے تھے اور غار علانیہ نہیں پرتے تھے پھر ابوبکر کو خیال آیا سو اپنے گھر کے پائس بنجہ کے نماز پڑھنا اور قرآن کی تلاوت کرنا شروع کئے مشرکوں کی عورتیں اور بچے ازہام کرنے اور تعجب سے اسکو سننے لگے ابوبکر تلاوت کے وقت بہت رویا کرتے اور اپنے تین تمھام نہیں کہتے تو قریش کے مشرکوں کے عمدہ لوگوں کو اندیشہ ہوا سو ابن الدغنے کو کھلا بھیجے ہم تیری امان دینی ابوبکر اس شہر طے ہوا

کئے تھے کہ وعدہ اے کہ میں کرس لو کر اس سے بھاؤ کر کے اسے کھر کے متصل حد رہاں اور غلابہ عمار مرھئے  
 اور بلاؤ کرتے ہں ہلو اندلسہ ہی کہ ہماری عورتیں اور بچے مگر حادس عم اکومع کرو اس سے اگر انکی مرضی ہی لویا یہ کھر  
 میں کو سیدہ عمار کریں اگر سامے لو بواسی اماں سے دست بردار ہو جا کو مکہ بوجس کو اماں دیا ہو اس سے شکستہ  
 کر باہم مناسب ہیں جاتے انوکو کو غلابہ عمار کر کے کی جھت ہم مدیو یکے اس اندر سے انوکو یا کسل اور  
 میں درس کے ساتھ جو عہد کیا تھا انکو جو معلوم ہی یا تو اسی عہد پر رہو یا سری اماں کھلو انوکو رضی اللہ عنہ کہیں  
 سری اماں کھلا اور اللہ تعالیٰ کی اماں سر راھی ہوں اں ایام میں اں مسلمانوں کو جو کے میں تھے ہی صلی اللہ علیہ وسلم  
 فرمائے تھے میں بھاری ہجرت کاہ کو حوائی دیکھا حرام نہ ہی دو خردوں کے مع سوہرہ سیکے لوک مدے کے طرف تھے  
 کرے گئے اور انکو کوک جھت کی طرف ہجرت کئے تھے سو بھئی ہاں اے ان کے مدے کو آئے گئے اور انوکو رضی اللہ  
 عنہ بھی مدے کو جا کی ساری کئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انکو فرمائے عم حلدی مس کر و مجھے بھی ایں چو کی ہند  
 ہی انوکو عرصے کے مرے ہاں آئے سے وہاں کیا آئے تھے اس بات کی آمد ہی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
 فرمائے ہاں انوکو نے ہی صلی اللہ علیہ وسلم کی ہمراہ جانے کے واسطے رہ گئے اور انکے ماس دو اونساں بھس انکو  
 حارم ہے مکہ رسول کے سے کہلانے لگی بی عمار رضی اللہ عنہا کہی ایک درہم انوکو کے کہیں تھے کھری  
 دو ہری لکھی انوکو کو لولار مول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حادراؤ تھے ہو تہیوت لے لے ہیں انوکو کہے  
 مکر ہاں اں ترقد اس وقت حوالہ لے لے ہیں واللہ انکو کچھ حکم ہو ہی پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انکو  
 انکا ایں مانگے حوائی دیا گیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اندر ترف لے لے انوکو کو کہے پھر اس کو  
 ہو لو اسکو حلا دو انوکو رضی اللہ عنہ کہے مار رسول اللہ آئے سے میرے مایا نے کہا آیہ ہی کے کو ہیں  
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمائے مجھے یہاں کھلے کا حکم ہو ہی انوکو کہے مار رسول اللہ میں انکی رنقت میں  
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمائے ہری انوکو کہے مار رسول اللہ میں دو اولسیاں سوار کی لیکے یار کہا ہو  
 ایک کو لیجئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمائے قیمت سے دو تو لو کا کہے عیسیٰ رضی اللہ عنہ نی غلابہ  
 اللہ عنہا کہے ہیں پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے سفر کا اسماء کر دئے اور حرمی ایک لوسہ دان سدا  
 اور اسماء الی انوکو اسی نامی بھار کے لوسہ دانکا مہرہ ماندھے پھر ہی صلی اللہ علیہ وسلم اور انوکو کل کے حل  
 لو کے ایک عاریہ ہا کرتیں دور چھے اور انوکو کے فرمد اللہ جو حوائی حالاک اور سوکستہ تھے کو عار  
 میں رہتے اور سحر کے وقت نکل کے کو آئے گواہ ہیں تھے اور تمام رو رہے مکے کی کیفیت فریت کر کر تہ کو ہی  
 صلی اللہ علیہ وسلم کی حد میں جاتے اور انوکو کا غلام عمارن قہیرہ حد مکہ میں حوائی تھا انکا دو دھیکو تھو

جوہ کالج اور ایک مدرسہ  
 کوئیے میں جس سے پڑھا  
 سوچو کے دو فاس  
 رہیں ہی کو ہا  
 سا ہر ہر  
 سے ہیں

نی صلی اللہ علیہ وسلم ہی جو عمار انوکو کا مال ہے پھر عمار  
 نے لوسہ دان سدا لے لے اور انوکو کا مال ہے پھر عمار  
 پھر کے ہیں حوائی مال پھر اور دوسرے کے مال ہے پھر عمار  
 انکا میں انکا مہرہ کر اس اللہ



کروں گا سحر کے لاؤں یا سحر کروں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا وفا ہے اور وحی مسطوح ہوئی اللہ کی قسم  
 کروں میں بھی جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھتا رہتا تھا مجھے ہر دوس تو میں اُسے جھک کر دیکھتا تھا کہ وہ کب تک  
 ہو کر جھکے اللہ لو کر اس کا کام میں راہ راست سے تھے سویرا کے دیکھا ساں ہی اور حاکم مسند میں آؤ  
 بھی لائل السوہ میں محمد بن سہیل سے مرسل روایت کئے ہیں کہ عمر رضی اللہ عنہ کی حلاوت میں حدیث تھو  
 لو کر تھیں حدیث کتب عمر کہ ہر جہر تہی عمر رضی اللہ عنہ کہے اللہ لو کر کی ایک شب آل عمر سے بھر ہی اور لو کر کا  
 ایک رو آل عمر سے بھر ہی جسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عاریں جلتے تو لو کر بھی ہی صلی اللہ علیہ وسلم کے  
 ساتھ ہو سوا ایک ساعت ہی صلی اللہ علیہ وسلم کے روبرو جلتے اور ایک ساعت بھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ  
 وسلم فرماتے ہی لو کر کم کون ایک ساعت سرور درو جلتے ہو اور ایک ساعت بھی لو کر عرض کئے یا رسول اللہ  
 میں جھٹال کر رہا ہوں کہ ہمارا دھو دھو کھنے کو کوئی آؤ گا آگے تھے جلتے ہوں اور جب جھٹال کر رہا ہوں کہ کوئی ہو کر دیکھ رہا  
 اور درو جلتا ہوں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہی لو کر کم جا ہے ہو کہ کچھ ملا آؤ تو تم سر آؤ اور مجھ سے رو آؤ لو کر  
 کہے ہو قسم ہی اسکی جو انکو رسول حق کر کے بھیجا ہے جلتا ہوں کہ اگر ایک بھر بھی تو مجھے لگے انکو لگے جلتے  
 بھی لو کر کہے یا رسول اللہ اب اسی جگہ توقف کر دیں عار کو چھار دسا ہوں بھر اندر جگہ عار کو چھار اور اوپر  
 آگے بھی یاد کئے کہ ایک سے راج کو در سہ ہیں کیا بھر جا کر اسکو سد کئے اور کہے یا رسول اللہ اب اسے  
 لاؤ بھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اسے اندر کئے عمر کہے قسم ہی اسکی جو مراحمی اسکی مسد فتر میں ہی وہ انکی  
 ایک رات آل عمر سے بھر ہی اور حافظ عبد اللہ بن مسعود کہے السعایین السیاحی اللہ عنہ لہو روا  
 کیا ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور لو کر رضی اللہ عنہ جلتے عار کی طرف رواہ ہوئے وجہ یکے سے تو یہ بھی اسکو  
 گلے آگے جلتے اور گاہے تھے یا کوئی کہ تم آؤ تو ایسی جا کو دیکھ کر اس اور عار میں درندہ ویرہ کچھ کہے کر کے اب  
 اول عار میں کئے اور عار کو اب کتر سے جھٹکا اور ایسی جا در بھارت کے اسکے سوراخ میں سد کئے اور ایک سوراخ  
 مانی رہ گئی تھی اسکو مایاؤں لگا کے سد کئے بھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اندر ملا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
 اس سے لو کر کے روبرو رکھ کے آرام کئے یکے کے گوبروں سے ایک کتور عار کے مہرہ میں اس کے اندر دیا اور مری عار کے مہرہ  
 حالہ لائی کھا جلتے تو کبور آوار کرنے لگا کھا کہے اس میں کوئی کسا ہو یا لو کر کیا حال آؤ تھا اما او کبور رہا لاؤ  
 لو کر رضی اللہ عنہ کے ماؤں کو سارے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ہو سیار ہو گئے کہ کہہ کر حرکت کئے  
 جسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سد ہو لو کر کو حواہ ہوئی سو دیکھنے اور فرماے مجھے کم کیں ہو سمار کئے لو کر  
 رضی اللہ عنہ عرض کئے کہ ایجا آرام سے سو بامری دسا سے زیادہ عمر ہی اور اس عسا کرے اللہ صلی اللہ عنہ سے

اللہ کے دروازے  
 عاریں  
 لفظ اللہ  
 میں

۱۲ اندر حاکم

روایت کیا ہے کہ ابو بکر رضی اللہ عنہ غار میں جا پہنچے ہاتھوں میں چھڑا اور جہاں کہیں سوراخ دیکھتے تو اسکو اپنا کپڑا بچھا کر بند کئے یہاں تک کہ تمام سوراخ بند ہو کر ایک سوراخ باقی تھی اسکو بند کرنے واسطے کچھ نہ ملا اسکو اپنی اترتی بند کئے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہے یا رسول اللہ میرا باپ پر سے فدا ہیں اب آپ غار میں آؤ جب صبح ہوئی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پوچھے ای ابو بکر تمہارا کپڑا کہاں ہے تب ابو بکر ماجرا بیان کئے پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے ہاتھ اٹھا کے انکے واسطے دعا کئے اور امام احمد اپنی سند میں اور بخاری و مسلم اپنے صحیح میں اور ابن ابی شیبہ اپنی سنن میں اور ابن خزيمة اور ابن جہان اپنے صحیح میں اور یحییٰ بن ابی یوسف دلائل النبوة میں ہر ایک نے بنی ہاشم کے عازب رضی اللہ عنہما سے روایت کئے ہیں کہ ابو بکر رضی اللہ عنہ میرے والد عازب سے ایک پالاں تیرا درہم کو خرید کئے اور عازب کہے تمہارے فرزند برا کو کہو کہ اسکو اٹھا میرے گھر تک لیجئے عازب نے بولا اسکو تو بون کا جب تک آپ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی رفاقت کا جواز نہ ہو لو کہ ابو بکر رضی اللہ عنہ فرماے ہم شب سے پہر نکلا اور وہ دن اور رات جلدی چلے جب تک دو پھر دن ہو ا میں نے دھونڈنے لگا کہ اترنے کہیں کچھ سایہ ہی تب ایک پھر نظر آیا میں وہاں گیا دیکھا تو اسکا کچھ سایہ باقی تھا پھر وہاں کی زمین ہموار کر کے پوستیں کا بچھو بچھایا اور عرض کیا یا رسول اللہ آپ بچھاں آرام فرمائے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آرام کئے اور میں نکل کے دیکھنے لگا لہذا پکڑنے کوئی اتار ہی یا نہیں تب ایک جھوٹا لٹرایا اس میں نے پوچھا ای لڑکے تو کس کا علاقہ دار ہے اس نے قریش کا ایک شخص کا نام لیا جو میں اسکو جانتا تھا پھر میں پوچھا تیری بکریاں دودھ دیاں ہیں بولایا ہاں ہیں میں پوچھا کیا بچور کے دیکھا تو اُس نے قبول کیا پھر میں بولا ہاتھ جھٹاک کے دودھ بچور کا اس نے ایک بکری کو باندھ لیا اپنے ہاتھوں کی مٹی وغیرہ جھٹاک کے میرے سانچے کے ایک شے میں جسکے منہ پر کپڑا باندھا ہوا تھا تھوڑا دودھ بچور کے دیا پھر میں قدح سے اُس میں پانی ڈالا تا اسکی تخت میں خشکی ہو کر پھر میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا تو دیکھا کہ آپ نیند سے بیدار ہوئے ہیں میں نے عرض کیا یا رسول اللہ اس کو تناول فرماتا ہے جس سے میں خوش ہو پھر میں بولا اب کوچ کا وقت پہنچا پھر وہاں ہم نکلے اور قوم ہمارے ظلمین نکلے اور کوئی ہلکونہ ملا یا مگر سراقہ بن مالک بن جعشہم گھوڑے پر اپنے بیٹھا ہوا پہنچا میں بولا یا رسول اللہ اس نے ہلکونہ پکڑنے کے واسطے آیا ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمائے اندیشہ نہ کر اللہ ہمارا ساتھ ہی پھر وہ قریب ہوا ہمارا اور اس کے درمیان ایک دو نیرون کے مقدار فرق رہ گیا تھا میں نے کہا یا رسول اللہ اب پہنچ گیا اور میں روئے لگا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرما کیون تم روئے ہو میں بولا واللہ میری جانکے لئے نہیں روتا ہوں لیکن آپ کے واسطے روتا ہوں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اُس شخص کو دعا کئے کہ اللہُمَّ اَكْفِنَا بِمَا شِئْتَ یعنی یا اللہ تو ہمارے پس جس طرح سے چاہا پھر اسکے گھوڑے کے پر بیٹھ کر زمین میں دھس گئے اور زمین سخت تھی اس نے گھوڑے پر کودا اور بولا

ماجد میں معلوم کیا ہے، پھر دیکھا ہی اشد کے مائیں کو، اس ملا سے مجھے کھاتے کو دانت ہیں مگر سمجھے آئے والوں کو بھڑکا  
 اور کمر سے ایک تبر کال لو مرے اوس اندر کرنا پتی مقام میں ایک حرکت کو ترساکے حسن قدر حاجت ہو کے لو  
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ ایک صاحب ہیں اور دعا گئے گھر را کھل آیا اس نے اسے لوگوں کی طرف حلا گیا  
 اور میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ مکہ کو آیا اور یہی دلائل اللہ میں اور اس عساکر اسی تاریخ میں حال  
 جس میں روایت ہے کہ انوکھ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مکہ سے نکلا اعر کے سکو  
 سے ایک سے مکہ کے پاس بھی ہوئی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سے ایک کھڑو مکھ اور دیا گئے جب ہم اس جگہ آ کر تو  
 اس میں کوئی نہیں تھا مگر ایک عورت رسولی امی اللہ کے مدے میں عورت کی دانت ہوں اور کمر میں  
 کوئی نہیں اگر صاف مبطو ہو تو قس کے لئے اسے شخص میں جاؤ ہم اسکو کچھ حوات دے حاتم ہوئی اسکا  
 لڑکا حد کریاں کو مانک کے لایا وہ عورت اسکو کچی ایک مری اور جھری اُن دونوں شخص کے پاس لیا اور  
 انکو لوں مری لگی ہی اسکو دیکھ کر کے کھا و بھر لڑکا مری لے کے آیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اسکو روکا  
 جھری لیا اور دودھ پورے کے لئے ایک سے لے آکر کالوادہ ماہ مری ہی اسکو دودھ نہیں رسول اللہ صلی  
 اللہ علیہ وسلم فرماتے تو تو رس لے آجھری صلی اللہ علیہ وسلم اسکے بھس کو ہا بھ لکا کے دودھ پورے لگے رس بھر  
 کما فرماتے اسکو لیا کے سری والدہ کو ملا وہ سے سہ ہوئی بھر فرماتے دوسری مری لے آجھری اسکا دودھ بھی پور  
 کے انوکھ کو ملا بھر سری لگا لگا کے اسکا دودھ پور کر ائے اور کے وہاں رکے صبح ہوئی کچی وہ عورت ہی صلی اللہ  
 علیہ وسلم کا نام مبارک کے رکھی اور اسکی مریاں ہوں سو دے کو مجھے لائی انوکھ مارا رس جائے سو دیکھ کر  
 اسکا لڑکا اہما ما اور اپنی کالوادہ مکھ مبارک کے ساتھ جو شخص بھاسو وہ جانا ہی بھر وہ عورت کھری ہو کچی  
 حد اسے ساتھ جو شخص بھاسو وہ کون بھا انوکھ کہے کما نو ہیں جاسی لولی ہیں کہ وہ ہی صلی اللہ علیہ وسلم  
 لولی مجھے اُنکے پاس لے حلو سو اسکو ہی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لے گئے ہی صلی اللہ علیہ وسلم اسکو کھا ماکھلا اور بھ  
 سے دُا اور اس نے ہی صلی اللہ علیہ وسلم کو اوط اور حکل کا کچھ اسباب بدر دی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم اسکو کمر  
 دے بھر وہ اسلام سرتی سرتی کہا اس حدت کی حدت ہی تیسرا جمن اس میں نبیہ جو اللہ تعالیٰ  
 نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے نام مبارک کے ساتھ ابو بکر کے نام کو ضم کیا بخاری اور  
 مسلم علی مری ہی اللہ سے روایت ہے کہ کسی صلی اللہ علیہ وسلم سے اگر سا ہو و مانے ہیں آنا اور انوکھ  
 اور غراور میں کما اور انوکھ اور غراور میں کما اور انوکھ اور غراور میں کما اور انوکھ اور غراور میں کما  
 اللہ سہا کد لال کے لی ہی اور اس میں اسارہ ہی کہ جہاں کہیں ہی صلی اللہ علیہ وسلم کا مد کو ہی لو وہاں انوکھ

اللہ تعالیٰ کے دوا و دانت کے  
 کمر سے دودھ بھی لگا لگا  
 اور مار گئے ہیں

اور عمر کی بھی نفاقت موجود ہی ابو یعلیٰ اور حسن بن عرفہ اور دلابی ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کئے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمائے میں آسمان پر جب کیا تو دیکھا کہ ہر آسمان پر میرا نام محمد رسول اللہ کر کے ہوئی میرے پیچھے ابو بکر صدیق سیوطی نے کہا ہے اس حدیث کی سند ضعیف ہے اور ابن عباس اور ابن عمر اور انس اور ابی سعید خدری اور ابی الدرداء رضی اللہ عنہم سے بھی مروی ہے اور ان تمام کی سند و نمین ضعیف ہے لیکن سب کو ملا کر دیکھنے سے حدیث کو قوت ہوتی ہے انتہی ابن حجر مہتمی نے کہا ہے ان سب روایتوں کو ملا کر دیکھیں تو حدیث مرتبہ حسن کو پہنچتی ہے انتہی ابن عباس کی حدیث کو حسن بن عرفہ اور خطیب نے روایت کئے ہیں اور ابن عمر رضی اللہ عنہما کی حدیث کو حافظ ابو عبد اللہ ثقفی نے تَقْفِیَات میں اور دلابی فضیل صدیق میں روایت کئے ہیں اور انس کی حدیث کو

کو خطیب تاریخ میں اور دیلمی سند فردوس میں روایت کئے ہیں اور ابی الدرداء کی حدیث کو دارقطنی نے روایت کیا اور قاضی ابوبکر احمد بن الضحاک عمر کی مناقب اور حافظ عمر بن محمد ملاہنی ستیر میں ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کئے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمائے میں اسرا کی شب کو آسمان پر دیکھا آفتاب کو فرستے مشرق سے مغرب کی طرف کھینچے لیجا ہیں اور آفتاب کی پیشانی پر دو سطر بن لکھی تھیں میں جبرئیل کو پوچھا کہ کیا لکھا ہے کہ پھلی سطر میں لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ محمد رسول الله ابو بکر الشفیق دوسری سطر میں لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ محمد رسول الله عمر الفاروق یہ حدیث بھی ضعیف ہے اور ابن جہان اپنی صحیح میں اور ابی قطنی سنن میں اور دلابی فضیل صدیق میں ابو الدرداء رضی اللہ عنہ سے روایت کئے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمائے اسرا کی شب کو میں عرش کے گرد دیکھا سبز موتی پر نور کے قلم سے سفید لکھا ہوا لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ محمد رسول الله ابو بکر الصدیق تو ابن جوزی نے کہا ہے یہ حدیث وہابی صحیح نہیں اور ابن جہان کہا کہ راوی اسکا سری بن عاصم ہی اسکی حدیث حجت نہیں ہو سکتی اور اس حدیث کو محمد بن جریر طبری بھی روایت کیا اس کی سند میں عمر بن اسماعیل بن مجالد ہی وہ کذاب ہے اور ابن جوزی نے کہا وہ حدیث موضوع ہی صحیح نہیں اور طبرانی اور حنفی دیلمی میں اور ابو الخیر قزوینی حاکمی اپنی تجرید میں ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمائے بہشت میں کوئی درخت نہیں مگر اس کے ہر پتے پر لکھا ہے لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ محمد رسول الله ابو بکر الصدیق عمر الفاروق عثمان ذی النورین ابن جہان کہا کہ حدیث موضوع ہے اور اسکو ابن جوزی موضوعات میں داخل کیا اور اس حدیث کا راوی علی بن جمیل وضع ہے اور اسکی ایک طریق میں عبد الغیز بن عمرو خراسانی ہی ذہبی کہا وہ جھوٹا ہے اور حدیث باطل ہے اور ایک طریق میں معوف



[illegible]

ابو سعید کنی شریف النہوہ بن جعفر بن محمد سے انکے باپ سے انکے دادا روایت کئے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
 فرمایا اس کی شب کو ترش پر لکھا دیکھا لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ ابو بکر الصديق عبد اللہ الفاروق  
 عثمان ذوالنورین یقتل ظلمای غنی ظلم سے مارا جایگا کا اور دولا بی فضایل صدیق بن ابی ہریرہ رضی اللہ  
 عنہ سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمائے اللہ تعالیٰ کے پاس ایک نئے کا علم ہے اس پر یوں  
 لکھا ہوا ہے لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ ابو بکر الصديق کا اور حافظ عمر بن محمد بن خضر  
 الملکانی سیرت میں روایت کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمائے کہ آدم پیدا ہونے کے قبل دو ہزار برس کے عرش  
 کے دائیں طرف میں ابو بکر اور عمر اور عثمان اور علی نور تھے جب آدم علیہ السلام پیدا ہوئے تو ہکمون کے صلے میں رکھا  
 پھر ہم پاک صلہوں سے نقل کرتے ہوئے یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ مجھے عبد اللہ کے صلہ میں نقل کیا اور ابو بکر کو  
 نجاؤ کی اور عمر کو خطاب کی اور عثمان کو عفان کی اور علی کو ابوطالب کی اور ان کو میرا صاحب بننے کے واسطے پسند کیا  
 ابو بکر کو صدیق اور عمر کو فاروق اور عثمان کو ذوالنورین اور علی کو وصی سو میرے اصحاب کو جو بدلوے کا تو وہ مجھے بدلو  
 اور جو مجھے بدلو لا تو مقرر اللہ کو بدلو لا اور جو اللہ کو بدلو لا اللہ تعالیٰ اسکو روزخ میں اوندھا دالیکا یہ حدیث بہت  
 ضعیف ہے اور حافظ محبت الدین طبری اپنی کتاب ریاض میں ابن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ رسول  
 صلی اللہ علیہ وسلم فرمائے کہ جبرئیل مجھے خبر دے جب اللہ تعالیٰ آدم کو پیدا کیا اور انکی جسد میں روح بھرا تو مجھے فرمایا کہ  
 بہشت کا ایک سیب لیکے آدم کے حلق میں پھونک دین انکے منہ میں سید بخیر پہلے قطرے سے آسیدہ ہوئے دوسرے  
 قطرے سے ابو بکر تیسرے سے عمر چوتھے سے عثمان پانچویں سے علی تب آدم کہے ای رب یہ کون لوگ ہیں جنکو تو  
 اتنی بزرگی دیا اللہ تعالیٰ نے فرمایا یہ تیرے ذریت میں پانچ بزرگ ہیں میرا تمام مخلوقات میں و افضل ہیں جب  
 آدم نافرمانی کیے تو کہے یا اللہ ان پانچ بزرگوں کی حرمت سے جو تو نے بزرگی دیا ہے مجھے کیون نہاں بخشا تو  
 اللہ تعالیٰ انکو بخش دیا ابن حجر عسقلانی نے کہا کہ حدیث کا حال معلوم نہ ہوا اسکی روایت کا عہد احب طبری پر ہے جو  
 اس حدیث کو روایت کیا ہے تیسرا کلام انکے اخلاق کا بیان اس کلام میں پانچ چمن ہیں پھر  
 چمن انکی عفت میں ابو بکر رضی اللہ عنہ ایمان لائیکے قبل جاہلیت میں نہایت مرتبہ عفت میں تھے جاہلیت  
 جو شخص عفت سے رہے تو اس کا نام اسکو کیا کچھ عفت ہیگی جس کا ذکر کرنا قلم کی طاقت نہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ  
 وسلم فرمائے ہیں میرے بعد ابو بکر اور عمر کی اقتدا کرو سو صدیق رضی اللہ عنہ کی عفت کمال عربتے کو پہنچی نہ ہوتی تو رسول  
 صلی اللہ علیہ وسلم انکی اقتدا کرنا کر کے امر فرماتے ابن عساکر کی بی عایت رضی اللہ عنہما روایت کیا ہے کہ  
 واللہ ابو بکر رضی اللہ عنہ کہی شعر نہ کہے نہ جاہلیت میں اور نہ اسلام میں اور نہون اور عثمان جاہلیت میں شرابی

مرکب کے تحت سیوٹی نے کہا یہی مصیبت کی سبب صحیحی اور الو لعم نے بی بی عاتقہ رضی اللہ عنہا سے روایت کیا ہے کہ  
 حاجت میں لوگوں کو رضی اللہ عنہا نے سرسراٹے مباحرام کئے تھے سوٹی نے کہا یہی کہ اس مصیبت کی سبب صحیحی  
 اور اس عساکر نے عند اللہ فی البربر رضی اللہ عنہا سے روایت کیا ہے کہ الو لعم رضی اللہ عنہا کہہ ہو سحر نو لے اور  
 اس عساکر نے انی العالہ الراحمی سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب کا ایک مجمع تھا  
 ان میں سے کسی ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ سے لوحا آٹھ طہت میں کہہ ہر اسٹے ہو تو کہے اللہ کی بیاہ بوجھا  
 کہو کہے میں اسی آدمیت کو گاہ رکھتا تھا اور اسی آئرو کو کویا ماتھا کہو کہو کوئی سراب مینا ہی اسٹے اسی آئرو اور  
 آدمیت کو صالح کر رہی تھیں یہاں حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سے لود و مار و ما صدق ابو بکر  
 صدق ابو بکر یعنی ابو بکر راستہ کے حاطط حلال الدین سوٹی نے کہا یہی کہ ہر حدیث قرسی اور حدیث  
 کے دیکھتے غریبے دو سر اجیں ایک تھی عت کے بیا میں سلام کہے ہیں ابو بکر رضی اللہ عنہ سے صحابہ سے زیادہ صحیح  
 اس دلیل یہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عام سے رکھتے تھی عت رکھا معری بات ہی اسی واسطے حکم کے  
 وقت بہاں جو مالک مقام مردہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم رہا کرتے اُس میں ابو بکر رضی اللہ عنہ سے  
 بی صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ تھے جو حاکم اُحد اور جس کے حکم لوگ تمام تھا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
 شا ابو بکر اور حمد معد لوگ رہ گئے بہاں انکی کمال تھی عت رسول کرتی ہی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دعا  
 لفظ لفظ لہوای کے لوگ حرم سے ہو گئے کے لوگ بہاں گھڑے اور اس آس برید رضی اللہ عنہ کے تکر کو رو آ  
 کر مار کر مچھا کہے سر ابو بکر سا کہ اس سر کو رو آئے اور مرد اعز کے ساتھ دھا حکم کے آخر علی مرتضیٰ رضی  
 اللہ عنہ صدق کو بھر لینگے اور مردوں حکم کرنے کے واسطے خالد بن الولید رضی اللہ عنہ کو رو آئے کہ جاکو  
 ہکساں جھے کھڑا رہیں او بکا اور مادشاہ عم اور روم کے ساتھ باوجود ملت فوج اور ملک سستی کے نسکرس  
 رواہ کے کسی سے کچھ ہر اسٹے بہاں عام مایں صدیق رضی اللہ عنہ کی کمال تھی عت ردالہ کی ہیں ہر راہی مسد  
 میں روایت کیا ہے کہ علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ ایک روز پوچھے سے تراتھیج کوں ہی سو کو لوگوں نے آپ سے  
 مرے صحیح ہو علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ فرمائے میں کسی سے اگر مٹا رہہ کیا ہوں تو اسٹے ایسا دالسا ہو کر اسٹے  
 ہی سو کو لوگوں نے ہم ہیں جانتے اپنی فرمائے علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ کہے اتھیج ابو بکر ہیں بتکرور ہر سول  
 اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے تنوں کا ایک سے وایا رکئے اور کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طبیعت واسطے وہاں  
 کوں ہیکا ما فراں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا قصد کریں تو انکو دین کرے واللہ کسی سے حراہ ہو سکی کہ وہاں  
 رہے مگر ابو بکر رضی اللہ عنہ تلوار کھنچی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہاں کھڑے تھے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

اسکے صحابہ کرام میں سے ہیں  
 میں سے ہیں ابو بکر صدیق  
 میں سے ہیں عمر فاروق  
 میں سے ہیں عثمان غنی  
 میں سے ہیں علی مرتضیٰ  
 میں سے ہیں محمد باقر  
 میں سے ہیں جعفر صادق  
 میں سے ہیں موسیٰ کاظم  
 میں سے ہیں علی نقی  
 میں سے ہیں محمد تقی  
 میں سے ہیں احمد رضا  
 میں سے ہیں سید علی ہاشمی  
 میں سے ہیں سید محمد باقر  
 میں سے ہیں سید محمد تقی  
 میں سے ہیں سید محمد علی  
 میں سے ہیں سید محمد باقر  
 میں سے ہیں سید محمد تقی  
 میں سے ہیں سید محمد علی

منازل میں ہیں  
 داروہ کے حکم کے واسطے

قصد کرتا تو اسکو دفع کرتے سوانہو اشجع ہین اور ایک بیسین نے دیکھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو قریش کے کوئی نبی  
 صلی اللہ علیہ وسلم کو مارتا اور کوئی کھینچتا اور بولتے کیا تو ہمارے خداؤں کو باطل کر کے ایک ہی خدا کرتا ہے اللہ افرقت ہم  
 کوئی شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جانسکا پہنچا ابو بکر رضی اللہ عنہ آئے سو ایک کو مارتا اور دوسرے کو دھکیلتے  
 کہتے جو کوئی کہا ہے کہ میرا رب اللہ ہی تم اسکو مارتے ہو بعد علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ اپنے بدن پر جو چادر تھی اسکو اتھا لیکر اتار دیا  
 کہ ربش مبارک اشک سے تر ہو گئی اور فرمائے تمکو اللہ کی قسم کہ ہواں فرعون میں کاموں بہتر تھا یا ابو بکر لوگ خاموش  
 ہو گئے علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ فرمائے کیوں جو اس نہیں دیتے ہو اللہ ابو بکر کی ایک ساعت ال فرعون کمون بہتر ہی ال  
 فرعون کاموں اپنے ایمان کو پوشیدہ رکھتا تھا ابو بکر اپنا ایمان ظاہر کئے تھے اور بخاری اپنی صحیح میں عروۃ بن الزیر  
 سے زود کیا ہے وہ کہے کہ میں عبد اللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہما پوچھا شکر کون رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو  
 سخت ایذا دئے سو کہو تو بولے میں دیکھا ایک روز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھتے تھے عقبہ بن ابی  
 معیط آئے اپنی چادر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے گلے میں ڈال کر بہت ہی شدت سے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم  
 کے گلے کو کھوتا ابو بکر رضی اللہ عنہ آئے اسکو دفع کئے اور کہے جس نے اللہ کو اپنا رب کہتا ہے اور یہ ورد کار کے چھان سے  
 معجزے لاتا ہے کیا اسکو تم قتل کرتے ہو یہ حدیث بھی ابو بکر کی کمال شجاعت پر دلالت کرتی ہے کیونکہ مخالفوں کی تو  
 اور غلبے کے وقت ان سے کچھ ہراس کئے اور انکے ہاتھ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو بچائے اور عثمان غنی  
 نے اپنے سینہ میں ابی بکر رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ کادھ کروڑ لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے نزدیک  
 سے جدا ہو گئے پھر اہل جوایا سوہن آیا اس حدیث کا تتمہ ابو بکر رضی اللہ عنہ کی سند حدیثوں میں آیا اور ابن عساکر  
 وغیرہ بی بی عاتشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کئے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جس ازنی شخص نے  
 جمع ہوا ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو بچھڑا دیا کہ آپ ظاہر ہوا رسول اللہ صلی اللہ علیہ  
 وسلم فرمانے لگے اے ابو بکر تم تھوڑے ہیں پھر ابو بکر ظاہر ہونے کے واسطے اللہ کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ظاہر ہوا اور  
 مسلمانان مسجد کے اطراف متفرق ہو گئے ہر شخص اپنی قوم پر کیا اور ابو بکر رضی اللہ عنہ کھڑے ہو خطبہ پڑھے  
 دے پہلے خطبہ میں جو اللہ اور اسکے رسول کے طرف خلق کو دعوت کئے اور مشرکین نے ابو بکر کو اور مسلمانوں کو مار  
 اور عقبہ بن ربیعہ موتی نعل سے ابو بکر کے چہرے پر اتنا زور مارا کہ منہ آما سکیا اور آپ کو غش ہو گئی لوگ سمجھے کہ آپ  
 موتی ہیں اتھا لیکر کھڑ کو لینگے حب ابو بکر ہوش میں آئے تو پوچھے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا کیا حال ہے یہ سنکے لوگ جو انکے پاس  
 بیٹھے تھے چہرے کے چلے گئے پھر ابو بکر رضی اللہ عنہ اپنی والدہ پوچھے وہ کہی مجھے اطلاع نہیں ابو بکر کہے اے جمیل سنت خطبہ  
 پہ جس کے انے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا احوال دریافت کرو ابو بکر کے والدہ جاکر ان سے پوچھی وہ کہی میں ابو بکر کو

آل فرعون میں ایک شخص تھا ابی الزیر  
 فرعون نے اس کو حبس کیا اور اس کو مارا  
 فرعون نے اس کو حبس کیا اور اس کو مارا  
 فرعون نے اس کو حبس کیا اور اس کو مارا

حاجی ہوں اور محمد کو تمھاری مہربانی تو میں تمھارے فریاد کے ماسس آئی ہوں تمھارے نبی نبی انوکھ صلی اللہ علیہ وسلم کے ماسس آئی انوکھ  
 جو مجھے ایام حمل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا حال ہی ام حمل کہی تمھاری والدہ سہیلی جی اس کسا کہوں انوکھ  
 ایسے کچھ اندیشہ ہیں تم کہو ام حمل کہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صحت سے ہیں پوچھے کہاں ہیں کہی رتقم میں اللہ اللہ  
 کے کھڑے تیرے رکھے ہیں انوکھ کہے ہیں کچھ کہہا دکار منو کا حاکم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ماس  
 رجاؤں بھڑو لکھتے ہوئے بعد انوکھ کو ام کی والدہ اور ام حمل دو انوکھ کے لگے انوکھ کا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
 کے قدموں پر رہے اور انوکھ کے قدموں پر عام مسلمان حرکت انوکھ کہے یا رسول اللہ میری والدہ کے لئے آیت عاکر بارو  
 اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انکے لئے دعا کئے اور انوکھ کی والدہ اسلام لائے اور اس عساکر نے علی مرتضیٰ صلی اللہ علیہ  
 سے روایت کیا ہے کہ انوکھ کا اسلام لانا پسا ایمان ظاہر کئے اور اللہ اور اسکی رسول کی طرف دعوت کئے  
 انوکھ صلی اللہ علیہ وسلم کمال سہی عباد اور پوری موصوف اور بہایت مردی اور دلیری معروف تھے تیسرا  
 جس انکی سجاوے کے میاں میں صحابہ انوکھ صلی اللہ علیہ وسلم سے سچی تھے اور یا امام مال خدا تعالیٰ اور  
 اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی راہ میں ضرور کئے اس انوکھ کہی کہ تَشْتَبِهَاتُ الْاَتَقَىٰ کی آیت انہیں کے  
 ساں میں اسری امت کی تفسیر یا محسوس کھرا میں لکھی جاگی اور حلت کی حدت میں اس البری کی روایت ہے  
 آنا ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمے لوگوں میں جان کے اور مال کی نسبت انوکھ میں انی نماز سے زیادہ  
 والا تیر کوئی نہیں اس حدت کی تفصیل وصال میں بد کو رہو گی اور انوکھ صلی اللہ علیہ وسلم سے والدہ انوکھ کو  
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر کئے فتور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انوکھ کو فرماے اس سرور کے  
 احسان ہم سر میں ملو سکی رعایت ہم کرنے میں انوکھ کے مسعدہ میں ہیں آویکی اور امام احمد نے انی ہر رہ چھا  
 عہدہ روایت کئے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمائے مجھے کسی مال یا مال سے نہیں دیا جو انوکھ کا مال بے دما  
 پہرے سکر انوکھ کو اور جس کئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مال سے آپ ہی کا ہی اس حدت کو انوکھ کے نبی کی دعا  
 رضی اللہ عنہا تھی اسی ہی روایت کیا ہے اس کیر کہا ہے کہ ہر حدیت علی مرتضیٰ اور اس عساکر اور حاکم سے اللہ  
 اور انی معید صلی اللہ علیہ وسلم سے بھی مروی ہے اور اسکو حطیے سعید بن المسیب سے مرسل روایت کیا  
 اور ہر بھی اس میں یادہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انوکھ کے مال میں ہی مال کی ہی حکومت کیا کرتے اور  
 ترمذی انی ہر رہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمائے ہم جس کی احسان تھا اسکا  
 کا مال لائے مگر انوکھ کا احسان جو ہم سر ہی اسکا مال یا مال کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
 کا مال بے دما اور اس عساکر نے اس عساکر رضی اللہ عنہما روایت کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمائے

۲۵

کسا تا تیرا احسان میرے پر نہیں جو ابوبکر کا ہی انہوں نے میری خبر داری کہ اپنی جان مال سے اور اپنی لڑکی مجھے نکاح  
اور ابن عساکر نے بی بی عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کیا ہے کہ جب ابوبکر اسلام لائے انکے پاس چالیس ہزار دنیا  
تھے اور ایک روایت میں آیا ہے چالیس ہزار درہم تھے سو وہ تمام مال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے کاموں  
بن خرچ کئے اور ابوسعید بن الاعالی نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے کہ جب ابوبکر رضی اللہ عنہ اسلام  
لائے تھے بن چالیس ہزار درہم تھے پھر مدینہ کو جانے کے وقت پانچ ہزار درہم رکھنے اور سب مال نندی غلام کو خرید کر  
آزاد کرنے میں اور اسلام پر امانت کرنے میں صرف ہوا اور ابن عساکر نے بی بی عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت  
کیا ہے کہ ساتھ شخص کو جو اسلام لائے کھا رانکو سخت عذاب دیا کرتے تھے ابوبکر رضی اللہ عنہ خرید کر کے آزاد اور  
اور ابوداؤد اور ترمذی و شباسی اور ابن ابی عاصم اور حاکم مستدرک میں اور ابونعیم اور ابن ہین و بیہقی اور ضیاء  
مقدس نے عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ سے روایت کئے ہیں کہ ہم کو صدقہ دے کر کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حکم  
فرمائے اشیئت میرے پاس مال حاضر تھا سو میں کھا اگر میں جلد اس کو لے جا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیوں تو  
میں ابوبکر پر سبقت نہ پاؤں پھر میرا آدم مال لے جا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمائے  
تم اپنے لوگوں واسطے کتنا مال رکھے ہو عمر رضی اللہ عنہ عرض کئے یا رسول اللہ ایکے حضور میں جس قدر حاضر کیا تھا اپنی  
لوگ کے واسطے رکھا ہوں پھر ابوبکر رضی اللہ عنہ اپنا سب مال لے دئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پوچھے  
ابوبکر اپنی لوگوں واسطے کتنا مال رکھے ہوا ابوبکر کہے میں انکے لئے اللہ کو اور اسکے رسول کو رکھا ہوں تب میں بولا  
کہ ابوبکر پر میں سبقت نہ کر دے گا ترمذی کھا کہ یہ حدیث حسن صحیح ہی اور ابوسلمہ حدیث میں جھڑی سے  
روایت کیا ہے کہ ابوبکر رضی اللہ عنہ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس صدقہ لائے سو پوچھے لائے اور کہے یا رسول  
اللہ ہذا صدقۃ فی وری عن اللہ معاذ یعنی ہم پر صدقہ ہے اور مجھے اللہ کی پاسبانی اور عمر رضی  
عزہ صدقہ لائے سو علانیہ لائے اور عرض کئے یا رسول اللہ ہذا صدقۃ فی وری عن اللہ معاذ یعنی ہم پر  
صدقہ ہے اور اللہ کے فضل سے میرے پاس نبی صلی اللہ علیہ وسلم فرما تمھارا تون میں جس قدر زوق  
ہی تمھارے صدقہ میں اسکے برابر فرق ہی سیوطی نے کہا اس حدیث کی سند جدید ہے لیکن حدیث مرسل ہی اور ابن  
اندلسی کتاب الشفا میں اس حدیث کو مکتول سے بھی مرسل روایت کیا ہے مگر اس میں یہ زیادہ کیا کہ عمر رضی اللہ عنہ چار  
ہزار درہم لایا اور ابوبکر رضی اللہ عنہ سات ہزار دے دئے اور ابن شہاب میں کتاب التہذیب میں ابونعوی نے تفسیر  
میں اور ابن عساکر نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کئے ہیں کہ میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس تھا اور حضرت کے  
نزدیک ابوبکر رضی اللہ عنہ کھل اور کے اور اس کو سینے کے پاس کانا پرو کے بیٹھے تھے سو جو میرے علیہ السلام





رضی اللہ عنہ خلیفہ بننے کے تین سال کے بعد چار ہجری میں آئے تھے اور خلیفہ بننے کے بعد ایک سال کے بعد آپ کی یہ عادت تھی کہ  
 قسیدہ کی لڑکھائیاں کران جلاتین تو انکا دودھ بچور کے دیتے اور امام احمد کتب اللہ ہدین میمون بن جہر  
 سے روایت کیا ہے کہ ایک مرد ابو بکر رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اور بولا السلام علیک یا خلیفۃ  
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اسکو کہے ان تمام لوگوں کو جو تیرے مخصوص مجھے کیوں تو نے سلام کیا اور  
 اس عبا کرنے ابی صالح غفاری سے روایت کیا ہے کہ مدینہ کے کنڑے طرف ایک اندھی بوڑھا رہا کرتی تھی سو عمر رضی  
 اللہ عنہ شب کے وقت اسکی خبر لیتے اور اسکو پانی لاکے دیتے اور اسکی خدمت کرنے لیکر جب تک کہ وہ دیکھتے  
 اپنے آگے دوسرے شخص کے اسکی خدمت کر کے کیا ہی اور اسکو پانی وغیرہ لادیا ہی سو کئے بار گئے تو ویسا ہی دیکھے آخر  
 ایک روز اولی جاکھتے رہے دیکھے تو ابو بکر رضی اللہ عنہ آگے اس کی خدمت کر کر جاتے ان دنوں میں ابو بکر  
 رضی اللہ عنہ خلیفہ تھے عمر انکو دیکھ کر کہے میری عمر کی قسم تم ہی ہو یعنی نیک کام میں میری پرستش لیجانا  
 آپ کا کام ہی اور ابو نعیم وغیرہ نے عبد الرحمن اضمہانی سے روایت کئے ہیں کہ روز حسن بن علی رضی اللہ عنہما نے  
 ابو بکر رضی اللہ عنہ پاس گئے صدیق رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے منبر پر بیٹھے تھے جس کے ہمارے پاس  
 یعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بیٹھے تھے سو جگہ سے تم آتو صدیق کہے یہ تمہارے والد بیٹھے تھے سو جگہ ہی اور  
 حسن کو اٹھالے کے اپنے گود میں بٹھلا اور روئے علی رضی اللہ عنہ کہے واللہ یہ میرے حکم سے نہیں کہا ہے  
 صدیق رضی اللہ عنہ فرمائے تم سکاٹے ہو کہ رو اللہ مجھے گمان نہیں اور اس ابی شیدہ اور امام احمد اور ابن سعد  
 اور ابن منیع ابن ابی ہلیکہ سے روایت کئے ہیں کہ ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کو کسی یا خلیفہ اللہ بولا سو آپ فرمائے  
 میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا خلیفہ ہوں سو وہی کھا کرو میں اس سے راضی ہوں اور ابو القاسم بن  
 بشران اپنی امی امی بن علی رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ ابو بکر رضی اللہ عنہ آقاہ حلیم تھے اس کی معنی سابق مذکور  
 ہوئی اور امام احمد وغیرہ نے ابو بکر رضی اللہ عنہ سے روایت کئے ہیں کہ ایک مرد ابو بکر رضی اللہ عنہ کو کچھ سخت  
 کہا ابو بکر کے آپ کا حکم ہو تو میں اسکی گردن مارتا ہوں ابو بکر رضی اللہ عنہ نے مجھے دانٹے اور کہے رسول اللہ صلی  
 اللہ علیہ وسلم کے بعد یہ حکم کرنا کسی کو پہنچا نہیں اور اس ابی شیدہ طارق بن شہاب سے روایت کیا ہے کہ ابو بکر  
 رضی اللہ عنہ ایک بار ایک شخص کو طبایحہ مارے پھر اسکو کہنے تو بھی مجھے مارتا بدلا ہو جاو اس نے منع کیا اور میری  
 اپنی سن میں عبد اللہ بن عمر بن العاص رضی اللہ عنہما روایت کیا ہے کہ ایک بار ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ جمعہ  
 کا خطبہ پڑھتے کہے ہو سو سو سو میں فرمائے صباں صدقات کی اونٹونکو حاضر کرو میں انکی تقسیم کروں گا اور اس  
 وقت کوئی بی اذن نہ آوے غرض دوسرے روز ایک عورت اپنے شوہر کو کہی تو ہمارے کہے جا شیدہ اللہ تعالیٰ بھکو

بعض ائمہ نے کہا کہ امام علی علیہ السلام  
 نے اپنے آپ کو مخصوص کیا ہے  
 کہ اس پر سوچا جائے





در تاجیکان کے لئے بہارِ نبویؐ  
اس میں غلطی نہ ہو  
جیسا سوچا

لوگ اسی سال سے گزران کر گئے اور بن جو کسب کرتا ہوں وہ مسلمانوں کے واسطے ہی اور ابن سعید نے عطاء بن ابی سہیل سے روایت کیا ہے کہ ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کی بیعت کے سو صبح کو آپ نے بُرد کہا نہ پیر لیکے ہزار کی طرف نکلے عمر رضی اللہ عنہ راہ میں ملے پوچھے آپ کہاں جانے ہو صدیق فرمائے بازار کو عمر کہے گا سیکو جاتے ہو آپ مسلمانوں کے والی ہو کہے میں تجارت نہ کروں تو اپنے لوگوں کو کہاں سے کھلا دوں گا عمر رضی اللہ عنہ کہے میرے ساتھ ابو عبیدہ بن الجراح پاس چلے آگے گھر کا خرچ مقرر کرو تا ہوں پھر دونوں صاحبان ابو عبیدہ کے یہاں آئے ابو عبیدہ رضی اللہ عنہ نے کہے مہاجرین میں متوسط الحال والا یعنی جو بہت تو نگریا بہت محتاج نہیں اسکے خرچ کے موافق ہو اور لیا کرنا اور سالانہ دو چورے ایک دھبکا لے کا اور ایک تھنڈا کالے کا جب سے کپڑے پرانے ہوں تو اس کو بیت المال میں داخل کر کے نئے چورے لینا سو ہر روز کے لئے آدھی پکرمی اور اتنا کبرا کہ جس سے سرویش کم دیکھتے مقرر کئے یہ بھی اپنی سن میں حسن سے روایت کیا ہے ابو بکر رضی اللہ عنہ جب خلیفہ ہوئے صبح کو بازار کی طرف چلے عمر رضی اللہ عنہ پوچھے آپ کہاں جاتے ہو کہے بازار کو عمر کہے آگے جو کام ہی اسکے سبب سے بازار کا جانا ترک کیا جائے ابو بکر رضی اللہ عنہ کہنے لگے سبھی اللہ کیا میں اپنے اہل و عیال کی پرورش ترک کروں عمر کہے بیت المال کے خرچ کے موافق ہم مقرر کر دینگے ابو بکر کہے مجھے خوف آتا ہے کہ وہ مال مجھے کہانا دست نہیں غرض ابو بکر رضی اللہ عنہ دو سال اور چند مہینوں کے عرصے میں آت ہزار درم لیکے خرچ میں لائے جب آپ کی وفات کا وقت آن پہنچا کہے میں عمر کو کہا تھا کہ اس مال کے لینے میں مجھے خوف ہی لیکن انھوں نے مہینہ مانا اب میں سوے بعیر مال سے آت ہزار درم لیکے بیت المال کو بھیج دو انکی وفات کے بعد جب پیسے کے پاس گیا تو کہنے لگے اللہ تعالیٰ ابو بکر پر رحم کرے انھوں نے اپنے بعد والے کو ترے تعب ذالے اور ابن سعید حمید بن ہلال روایت کیا ہے کہ جب ابو بکر رضی اللہ عنہ والی ہوئے تو صحابہ نے کہے خلیفہ رسول اللہ کے واسطے کچھ خرچ مقرر کیجئے تا وہ غنی ہو جاوے پھر یہ نہ تھا اگر انکو دو چادر دینا جب پرانی ہوں تو انکو بیت المال میں داخل کر کے انکو درختوں دوسرے دو نئے چادر لینا اور جب سفر جاوے تو سواری دینا اور خلیفہ ہونے کے قبل انے لوگوں کے خرچ کو جو دیتے تھے دینا یہ دنیا ابو بکر رضی اللہ عنہ فرمایا میں اس پر راضی ہوں اور ابن سعید نے یہی روایت کیا ہے کہ ابو بکر رضی اللہ عنہ جب خلیفہ ہوئے انکے لئے دو ہزار درم سالانہ مقرر کئے ابو بکر کہنے لگے میرے عیال بہت ہیں اور تم مجھے تجارت سے باز رکھو سواؤ جو مقرر کئے ہو مجھے کفایت نہیں کرتا اس سے کچھ زیادہ کرو تب اس پر ناسود درم زیادہ کئے اور امام احمد کتاب الزہد میں عرو سے روایت کیا ہے کہ ابو بکر رضی اللہ عنہ جب خلیفہ ہوئے اپنا سب مال درہم و دینا بیت المال میں داخل کر دے اور کہے میں اس میں تجارت کرتا تھا اور اس سے اپنا خرچ حاصل کرتا تھا جب خلیفہ ہوا اور مجھے تجارت سے باز رکھا اب میں بیت المال اپنا خرچ لیا کروں گا۔



تولدتھا اس سے پوچھے ابو بکر کے پاس کتنا مال آیا ہوگا اس نے بولا دو لاکھ درم اس بعد اس نے عمر اور عائشہ اور سعید بن المسیب  
 اور بقیہ انبیاء وغیرہ سے روایت کیا یہی ایک کی حدیث کو ایک بنی داخل کر کے لکھ جاتا ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی  
 وفات دوسرے دن کے روز ربیع الاول کی بارہویں سنہ کیا راہجری میں ہوئی تو لوگ ابو بکر رضی اللہ عنہ سے بیعت  
 کے ابو بکر کا کھڑے ہوئے اور ابو بکر رضی اللہ عنہ اپنی عورت کے پاس جس کا نام صدیقہ بنت خاریجہ بن زید بن ابی  
 زہیر تھا بنی الحارث بن الخزرج کے قبیلے والی اپنے لئے کھل کا ایک ٹکڑا بنا کے اس میں رہا کرتے اس پر کچھ زیادہ نہ گئے  
 یہاں تک کہ مدینہ بن اپنے کھڑے آئے غرض بیعت ہوئی اور چھ مہینے تک سنہ میں رہے صبح کو وہاں پیا دہ پانچ  
 کو آتے ان کے پاس ایک کھڑا تھا کہ جس پر سوار ہو کے آتے اور گریو میں رنکی ہوئی ایک لنگڑا چاد پھنتے اور  
 مدینے کو اگر لوگوں کے ساتھ نماز پڑھتے عشا تک کے لوگوں کے ساتھ عشا کی نماز پڑھ کر اپنے گھر کو آتے نماز کے وقت  
 اگر مدینہ میں حاضر رہتے تو ایک امام ہو جیسے حاضر نہ رہتے عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ امام ہوتے اور جمعہ کو صبح کو وقت  
 سنہ میں رہتے اور اپنے سر کو ڈازیکو رنگتے اس سے فراغت پا کے نماز جمعہ کو جاتے تجارت پیشہ تھے  
 ہر روز صبح کو بازار کی طرف خرید و فروخت واسطے نکلتے حضرت کی چند بکریاں تھیں انکو چرانے لگے تھے  
 اور کبھی کسی کو بھیجتے اور قبیلے والوں کی بکریاں کا دودھ آپ پخو کر کے دیتے جب آپ خلیفہ ہو گیا عورت بولی  
 ابو بکر خلیفہ ہوئے اس بارے بکریاں کا دودھ کا ہی کو پخو کر کے یہ سن کر کہ قریب ہی سلم بھی دودھ پخو کر کے  
 دیا کروں گا اور قبیلے کے لڑکیوں کو کہتے ہیں تمھاری بکریوں کو چرانے لیجاؤں یا انکا دودھ پخو کر کے دیوں پھر  
 وے جیسا کہتے ویسا ہی کرتے تھے مہینے تک سنہ میں رہے آپ کا یہی معمول جاری تھا اسکے بعد مدینہ میں جا کے  
 اترے اور اپنے کاموں کو دیکھ کے کہے واللہ لوگوں کے کام میں مشغول رہے تجارت کرنا نہیں سکتا انکے  
 کام کو دیکھنے فراغت چاہئے اور میری عیال کو بھی خرچ ہونا ضروری پھر تجارت کر کے اور اپنے عیال کے واسطے مسلمانوں  
 کے مال کو میسر لینے لگے اور حج و عمرے کو جانے کا خرچ بھی اس میں سے لئے سالانہ انکے لئے چھ ہزار درم مقرر کئے جب  
 ایک وفات کا وقت قریب بھنپنا تو کہنے لگے ان کا مال ان کا رہے پاس جس ہی اسکو پھیر دو کیونکہ وہ مال ان کا  
 لوگوں کے تصرف میں رہنا مجھے خوب نہیں دستا در عرض اس مال کے جو میں نے بیت المال لکھا تھا میری فلانی  
 زمین بیت المال میں داخل کرو اور انت اور غلام اور چاد جس کی قیمت پانچ درم نہ ہو کی سب عمر کے پاس بھیج دو  
 عمر کے پاس جس و چیزیں گئیں تو کہے ابو بکر اپنے جانشین کو تعین دے لے انہیں راویوں نے کہا ہے ابو بکر  
 رضی اللہ عنہ نے سنہ ایک بارہ ہجری میں عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ کو حج کے واسطے امیر کر کے روانہ کئے  
 بعد سنہ بارہ ہجری میں جب کہ مہینے میں ابو بکر رضی اللہ عنہ آپ عمر کے لئے روانہ ہوئے صبحی کے وقت



صحیح بخاری کے یا رسول اللہ ہم اب بہترین یا اس وقت آچھے ایسے ہو کیونکہ آپس میں برادری اور دوستی رکھتے ہو گئے  
 دشمنی رکھیگے اور ایک کی گردن ایک کا آس حدیث میں کا ایک قطع ہند نے سعید بن المسیب سے مرسل تو کیا ہی  
 اور یہ حالت کسی سفر میں واقع ہوئی وہ ہجرت کا سفر نہیں کوئی دوسرا سفر تھا امام احمد کتا الزہد میں  
 معاویہ بن ابی سفیان رضی اللہ عنہ سے روایت کئے ہیں کہ دنیا نے زابو بکر رضی اللہ عنہ کا ارادہ کئی اور زابو بکر  
 کا ارادہ کئے اور عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ کا دنیا نے ارادہ کئی انھوں اسکا ارادہ نہ کئے اور بخاری میں بی بی  
 رضی اللہ عنہا سے روایت کیا ہے کہ ابوبکر رضی اللہ عنہ کا ایک غلام نکاح کیا کرتا اور آپ کے خراج سے لیکھ لکھنے  
 ایک روز اس نے کچھ لایا ابوبکر اسکو کھا کھانے لولا آپ کو کچھ معلوم ہی کہ اس مال کو میں کس طرح حاصل کیا ابوبکر  
 اللہ عنہ فرما وہ کی حاصل کیا غلام بولا میں جاہلیت میں ایک شخص کو کہانت کی بات بولتا تھا میں کہانت  
 نہیں جانتا تھا لیکن اس سے خدع کیا بعد وہ میرے سے ملے مجھے دیا جو آپ تناؤ لکئے ابوبکر رضی اللہ عنہ جو کھائے  
 سو کو انھیں ان ال کے قے کئے اسکو امام احمد کتا الزہد میں ابن سیرین یون روایت کیا ہے کہ ابن سیرین کہے  
 میں کسی کو نہیں جانتا جو کھا نا کھانے کے بعد زور قے کیا ہو سو ابوبکر رضی اللہ عنہ کے پھر قصہ ذکر کئے اور سائی  
 و غیرہ اسلم سے توڑا کئے ہیں کہ عمر نے ابوبکر رضی اللہ عنہ کو دیکھے کہ اپنی زبان کو پکڑ کے کہتے تھے یہی زبان مجھے ملتا  
 کی جگہ لے آئی اور ابوالحسن حاکم نے معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ ابوبکر رضی اللہ عنہ ایک باغ  
 میں گئے دیکھے ایک دبسی درخت کے سا میں بیٹھا ہے آپ ایک سرد کھینچے اور کہے اے پرند تجھی کو خوشی ہی جھا  
 کے پھل کھاتا ہے اور اسکے سا میں بیٹھتا ہے آخر میں تجھے کچھ حساب نہیں کاش ابوبکر بھی تجھے سا ہوتا او  
 اسکو ابی شہید اور ہندا ویر ہقی شعب الایمان میں ضحاک سے یون توڑا کئے ہیں کہ ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ  
 ایک پرندے کو درخت پر بیٹھا ہوا دیکھ کے کہے اے پرند تجھی کو خوشی ہی واللہ تجھے آرزو ہی کہ کاش میں تجھے سا ہوتا  
 اور درخت پر بیٹھ کے پھل کھا کرتا اور تیرے پر حساب غذا نہیں واللہ تجھے آرزو ہی کہ کاش میں کسی راہ کا ایک درخت  
 ہوتا اور تیرے سے اونٹ گذرتا اور منھ سے نور بتا اور چا بکے گلٹنا اور سیکنی کر کر نکالتا اور میں آدمی نہ ہوتا کہ  
 المبارک اور امام احمد کتا الزہد میں ابی ہرقی شعب الایمان میں حبشی سے روایت کئے ہیں کہ ابوبکر صدیق  
 رضی اللہ عنہ ایک درخت پر پرند کو بیٹھا ہوا دیکھ کے کہے اے پرند تجھی کو خوشی ہی تو پھل کھاتا ہے اور درخت پر بیٹھتا  
 ہے واللہ تجھے آرزو ہی کہ میں ایک پھل ہوتا تو پرندے اسکو منقار سے توڑ کے کھائے اور اس فتح مجھے کتاب  
 الوجہ میں ضحاک بن مزاحم سے روٹا کیا ہے کہ ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ ایک چڑیا کو دیکھے کہ طوبی لک  
 یا عصفور یعنی اسی چڑیا تجھی کو خوشی ہی پھل کھاتی ہے اور درختوں میں اترتی ہے تجھے کچھ حساب غذا نہیں واللہ

ابوبکر رضی اللہ عنہ  
 کے غلام بولا میں  
 جاہلیت میں ایک شخص  
 کو کہانت کی بات  
 بولتا تھا میں کہانت  
 نہیں جانتا تھا لیکن  
 اس سے خدع کیا بعد  
 وہ میرے سے ملے  
 مجھے دیا جو آپ  
 تناؤ لکئے

ابی ہرقی شعب  
 الایمان میں

مجھے آرد وہی اس ایک بھڑوٹا مجھے لوگ مالک فرم کرتے جو میرے ہونے کو دیکھ کر کہتے تھے اور بھوتے اور مجھے کھا سکتے  
اور اس آدمی کے حلقے میں نہ ہوتا اور امام احمد کتاب الہدیں قاعدہ سے روایہ کیا ہے کہ مجھے جڑ بھی ہو کر  
صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس میں سری ہوتا تھا اور مجھے کھاتا تھا اور امام احمد کتاب الہدیں میں ابو عمر اس حوالے سے  
نقل کیا ہے کہ ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ فرمائے کاتس میں کسی نہ کسی کے یہود کا موسے ہوتا بہر تھا اور اس  
سعد اور اس ابی سیدہ اور امام احمد کتاب الہدیں اور اس ابی الدیاد کہ موت میں تانت سنانی سے تڑپا  
کئے ہیں کہ ابو بکر رضی اللہ عنہ اس میت کے مصیبتوں سے اکثر تامل دیکر کہ لا ادر الیٰ شیء خیرا حتیٰ یلکونہ  
وَقَدْ نَزَحُوا النَّفْسَ وَیُؤْتُ ذُو الْقُرْبَىٰ یعنی ابھیہ دست کی جو اس کرتا ہی تھاں تک کے لو اسکو ماما  
اور کچھ کوئی مرد کچھ آرد رکھا ہے اس کے دل مر جا ہی اور امام احمد کتاب الہدیں روایہ کیا ہے کہ اس الزیر  
مار کے واسطے کھڑے ہوئے تو اس صوب سے کھڑے ہوتے گو مالکری ہی اور اس الزیر کے ابو بکر رضی اللہ عنہ بھی  
لوہیں کھڑے ہوئے اور امام احمد اور ابو داؤد و طبرانی اور حذیفہ بن یمان سے مسندوں میں اور طحاوی ابی  
س میں حاضری عن عبد الصاری رضی اللہ عنہما سے روایت کئے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ابو بکر  
کو جھے تم سر کی کار کس وقت سرھتے ہو ابو بکر کہ یہ پہلی شب میں عسا کے بعد بھر عمر کو جھے کم سن وقت سرھتے ہو  
لو کہے آخرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمائے اے ابو بکر استواری کو لئے اور عمر کو فرمائے اے عمر  
لو کہے تم قوت کو لئے اور امام احمد کتاب الہدیں ابو بکر بن حصص سے روایت کیا ہے کہ مجھے جڑ بھی کہ ابو بکر رضی اللہ  
عنہماستان کے موسم میں رورہ رکھتے تھے اور تھکا کالے ہیں اظفار کرتے اور حاروط عمر بن محمد ملا  
اسی سر سے روایت کیا ہے کہ عمر رضی اللہ عنہ نے ابو بکر کی وفات کے بعد ابی بکر بنی کے بھاں حال کے  
لو جھے کہ ابو بکر اسے گھر میں کیا عمل کرتے تھے بنی ہر تہ کے ہمارا اور دوسری عبادت جو بے کس کرتے تھے  
ساں کر کے لو لے جمو کی شب حب آتی تو ابو بکر وضو کرتے اور بیماریاں ترھتے بھر سر کو راور رکھتے قبل کی  
طوطو ہو کر مہتھے حب کا وقت آتا سر تھا اور ایک سر دھڑ اس وقت کھر میں ایسی لو آتی کہ گویا کسی  
حک کو رہا کر ما ہی ابھی اس عمر رضی اللہ عنہ رکوڑا کہ اس لحاظ حکر رہا کہاں لاویجھا کا۔ اور بھتی اور  
الولعیہ نے جلیہ میں الوصال سے نقل کیا ہے کہ ابو بکر رضی اللہ عنہ کی رماے میں میں کچھ لوگ آئے تھے سو  
فراں کس کر رو لگے ابو بکر کہ ہم بھی ایسے ہی تھے بھر ہمارا دل سخت ہو بھی اور الولعیہ کہ ہیں اس سے مراد یہ ہے  
ہمارا دل بوی ہو کر اور اللہ تعالیٰ کی معرفت سے اطمینان حاصل کئے اور ابن ابی الدینا کہ نے مکارم الاصلاف  
میں اور اس عسا کرتا ریح میں صدقہ سے سرور سے سلیمان بن اسار روایت کئے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ



علیہ وسلم فرماتے نیک خصلتیں تین سو سات ہیں اللہ تعالیٰ کسی بندے کی خوبی چاہتا ہی تو ان خصلتوں سے ایک اسکو دیتا ہی اور اس خصلت کے سبب کو بہشت میں داخل کرتا ہی ابو بکر رضی اللہ عنہ عرض کئے یا رسول اللہ ان خصلتوں سے میرے بھی کوئی خصلت ہی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمائے وہ نیک خصلتیں تمام تم میں موجود ہیں اس حدیث کو دو لابی فضائل صدیق بن علی ہمدانی سمجھی روایت کیا ہی اور ابن عساکر نے دوسری طریق سے صدوق شری سے یوں روایت کیا ہی کہا کہ مجھے لوگ خبر دئے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمائے نیک آدمی کی تین سو سات خصلتیں ہیں ابو بکر رضی اللہ عنہ کہے ان سے کوئی خصلت مجھ میں بھی ہی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمائے وہ سب خصلتیں تم میں موجود ہیں ھٰنْثَا لَکَ اَبَا بَکْرٍ یعنی ای ابو بکر تم کو وہ بچے بخاری اور مسلم ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کئے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے میں نے سنا فرمائے کسی جفت چیز کو اللہ کی راہ میں خرچ کرے تو بہشت کے دروازوں سے بلاؤنگے کہ ای بندہ خدا اس دروازے سے اگر وہ بہتر ہی جو کوئی نمازیوں میں ہوگا اسکو نماز کے دروازے سے بلاؤنگے اور جو کوئی جہاد یوں میں ہوگا تو اس کو جہاد دروازے سے بلاؤنگے اور جو صدقہ دینے والوں میں ہوگا تو اسکو صدقہ کے دروازے سے بلاؤنگے اور جو روزہ داروں میں ہوگا تو اسکو روزانہ کے دروازے سے بلاؤنگے ابو بکر رضی اللہ عنہ عرض کئے یا رسول اللہ کسی شخص کو ان تمام دروازوں سے بلاؤنگے کچھ حاجت نہیں پر کوئی شخص الشیاء بھی ہی کہ اسکو ان تمام دروازوں سے بلاؤنگے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمائے ہاں ایسی بھی لوگ ہیں کہ انکو تمام دروازوں سے بلاؤنگے اور میں امید رکھتا ہوں ای ابو بکر تم انہیں ان کے ہوگے اور امام احمد ابی مسندین اور مسلم ابی صحیح بن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کئے ہیں کہ ایک روز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمائے تمہارا کین آج کون روزہ رکھا ہی ابو بکر رضی اللہ عنہ عرض کئے میں روزہ رکھا پھر فرماتم سے آج کون جنازہ کے ساتھ گیا تھا ابو بکر کہے میں کیا ہوں فرمائے تمہارا کین آج کون مسکین کو کھانا کھلایا ہی ابو بکر کہے میں کھلایا ہوں فرماتمہارا کین آج کون بیمار پریری کو کیا ہی ابو بکر کہے میں گیا ہوں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمائے خصلتیں جس شخص میں پائی جاویں وہ بہشت میں جاوے گا فقط محب الدین ابن التجانی تاریخ میں اس حدیث کو انس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہی اسکے آخرین ہی کہ بنی صلی اللہ علیہ وسلم ابو بکر کو کہے تمکو جنت واجب ہوئی اور خط عمر بن محمد اپنی تیسرین اسکو ابی امامہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہی اسکے آخر میں ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کہے فرمائے قسم ہی اسکی جو مجھے تھکات دیکے بھیجا ان تمام نیکیوں کو جس ایک روز میں بجالاؤں بہشت میں داخل ہوگا اور ابو بکر دو لابی اسکو نبی عائشہ رضی اللہ عنہا روایت کیا ہی انکی روایت میں تین چیزیں مذکور ہیں روزہ اور بیمار پریری اور جنازہ کے ساتھ جانا بعد نبی عائشہ کے چوتھی بات کیا

میں ان کو فرما دینا ہے  
بہشت ایک دروازہ ہے  
جس روزہ داران بہشت میں  
جائیں گے اللہ



فرمائے سو میں کسی ہیں پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمائے حشر میں یہ چاروں حشر میں جمع ہوں تو اسکے لئے ٹھہرتے  
 میں کھڑا ہوا ہوا آدلائی انہی کے حصہ میں اسکو انی خوار و اس کا ہی اس میں دو ہی حصہ میں دگر کا ہی  
 رہی اور وہ اسکے آخر میں نولہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگو کو فرمائے تم حال سال کے مقدار جس کی  
 طرف سہت گئے اور سرار او جلعی جلعی میں اس حدیب کو عند الرحمن میں انی مکر صدیق سے روات کیا ہی انی روات  
 میں لوں ہی کہ ایک روز ہی صلی اللہ علیہ وسلم صبح کی مار تر تھکے ہماری طرف متوجہ ہو کر جو تھے تمھارے آج کون  
 صحف و درہ رکھا ہی اس خطا صلی اللہ علیہ وسلم نے انی مکر صدیق کی یہ کہ اس میں سو میں لے وہ دار ہوا  
 پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمائے تمھارے آج کون ہمارا کو دیکھتے کہ تمھارے صلی اللہ علیہ وسلم کے ہم بھی ہمار  
 سر ہم مور بھیان سے ہیں کچلے ہمارے ہی کو کو مکر حدیب لو مکر صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے ہیں ساتھ ہمارا تھا انی عند  
 الرحمن بن عوف ہماری ہی کسی میں آئے وقت اسی راہ سے انکی عبادت کر رہا ہوا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے  
 تمھارے آج کون صدقہ دعا کر کے یا رسول اللہ ہم مار رہے تھے بھی کچلے ہیں صدقہ دے کی کہنا صورت لو مکر کہ  
 میں عند الرحمن بن عوف کے پاس سے کچل کر مسجد میں داخل ہوا وہ دیکھا کسی نے حرارت مانگا ہی میں نے دیکھا عند الرحمن  
 میں انی مکر کے پاس سے وئی کا مکر ہی اس مکرے کو اس لڑکے کے پاس سے لے کر مکر دیا ہی صلی اللہ علیہ وسلم نے  
 لو مکر کو دمار فرما مکر حشر کی سارت ہی حشر صلی اللہ علیہ وسلم کا نام سے ایک کہ پھر ہی صلی اللہ علیہ وسلم  
 عمر کو الی ایک فرمائے حشر میں سادہ ہو نہ فرما اللہ عمر رحم کر عمر صلی اللہ علیہ وسلم کہے ہیں سک کام میں  
 میں لو مکر سہت کر یا جا ہوا ہوا لو مکر مجھ رشتہ دستی ہی ہے ابو علی نے عند اللہ میں مسعود صلی اللہ علیہ وسلم  
 روات کیا ہی کہ میں مسجد میں مار رہا تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لڑ لائے آئے کے ساتھ لو مکر اور  
 صلی اللہ علیہ وسلم تھے مری دعا مانگے کو دیکھ کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماؤ گا مانگا ہی ایک اللہ کا پھر فرمائے  
 حشر میں ان کو مکر وارہ رہا جا ہے تو اس اُم عند کی فرات سے ترھے اس مسعود کہتے ہیں ہمارے سے مراعت یا کر  
 حشر سے کھڑو گیا لو مکر صلی اللہ علیہ وسلم کے مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے نوال کی جو سحر ہی سمائے  
 بعد عمر صلی اللہ علیہ وسلم آئے دیکھ کر لو مکر مجھے سارے دیکھے جا ہیں عمرے لو مکر کو کہے کم سکوں میں سہت سے  
 کرنے دیکھو فرماں کو مکر وارہ رہے سے مراد اسکے حدود و عمرہ حوی کے ساتھ ادا کرنا اور اُم عند اللہ میں مسعود  
 کی والدہ کی کتب بھی اس نے عند اللہ میں مسعود کو اس اُم عند کھا کرتے تھے اور امام احمد ہی مسجد میں انی  
 حرمی ہی صحیح میں اور اس انی او داور اس الاماری دونوں نے کتاب المصاحف اور سبھی اور سبھی اور انی  
 اور اوطی ایسے میں اور اس حناں اسی صحیح میں اور حاکم مسجد میں اور ابو نعیم حلیہ میں اور سہت میں

۱۔ میں مکر کو درہ کی کتب ہیں  
 ۲۔ کہنا مکر وارہ دار میں ہوتے  
 ۳۔ لو مکر صلی اللہ علیہ وسلم

اور ضیاء مغدی کتاب المختارہ میں مروان بن قیس سے روایت کئے ہیں کہ میں نے عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اور بولایا امیر المؤمنین میں کون سے آیا ہوں اور وہاں ایک شخص کو چھوڑ رکھا ہوں جو قرآن کو اپنی یاد سے لکھتا ہے مجھ پر ہنستے ہی عمر رضی اللہ عنہ نہایت غصہ ہوئے قریب تھا کہ مجھ پر گر کر ماریں اور کہے وائے تجھ پر وہ کون شخص ہے میں بولا عبد اللہ بن مسعود ہی پھر عمر رضی اللہ عنہ کا غصہ کم ہوا اپنی اول کی حالت پر آئے اور بولے واللہ میں نہیں جانتا اس کام کا لائق لوگوں میں عبد اللہ کے سوا کوئی دوسرا باقی ہوا اس کی کیفیت میں لکھو لکھتا ہوں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم شب کو ابو بکر کے بچان جا کے مسلمانوں کے امور میں بات چیت کیا کرتے ایک بار بہت رات تک رکھلے انکے یہاں سے نکلے اور میں بھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ تھا اور ابو بکر بھی سات ہوئے مسیحی بن جب تشریف لا گیا دیکھتے ہیں کہ ایک شخص نماز پڑھتا ہو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوئے اس کی قراوت سننے جب ہم نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سے پھرنے کا ارادہ کئے تو آپ فرمائے جس کو خوش آتا ہی قرآن جیسا تروتازہ اتر رہا ویسا ہی پڑھنا تو ابن ام عبد کی قرات پر رہے پھر وہ شخص ٹھکے دعا مانگنے لگا تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم بھی تشریف رکھے اور فرمایا

کیا مانگتا ہے مانگ اللہ دیکھا میں اپنی دل میں بولا اللہ میں صبح ہی ابن مسعود پاس جا کے اس کی بشارت انکو دیوں گا پھر صبح ہی ابن مسعود یہاں گیا دیکھا میرے سے اول ابو بکر آئے ابن مسعود کو بشارت دئے ہیں عمر کہے واللہ میں جس نیک کام ابو بکر پر سبقت کرنا چاہتا ہوں تو ابو بکر مجھ پر سبقت لے جائیں پھر اس حدیث کو ابن عساکر نے کمال بن زیاد سے یوں روایت کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ابو بکر اور چند شخص تھے آپ کا گز عبد بن مسعود رضی اللہ عنہ سے ہوا دیکھ کر انہوں نے نماز پڑھ رہے تھے ابن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پوچھے بہ کون پڑھتا ہے کہے عبد اللہ بن ام عبد ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرما واللہ وہ قرآن کو جیسا اتر ویسا ہی تروتازہ پڑھتا ہے پھر عبد اللہ نے اللہ کی حمد و ثنا بہت سی کئے اور اہل ستہ دعا بھی بہت سی مانگے یہہ دیکھ کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمائے جو چاہتا ہے سو مانگ حق تعالیٰ دیوگا اور دعا جو مانگتے تھے یہ تھی اللہم انی

أَسْأَلُكَ اِيْمَانًا لَا يَزِيدُنِي وَيَقِيْنًا لَا يَنْفَدُ وَمُرَافَقَةً مُحَمَدٍ فِيْ اَعْلَىٰ عِلِّيْنِ

جَنَاتِكَ جَنَاتِ الْخُلْدِ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہی فرماتے تھے مانگنا حق تعالیٰ دیکھا عمر کہے پھر میں ابن مسعود کو بشارت دینے کے لئے گیا دیکھا ابو بکر میرے سبقت کئے ہیں ابو بکر نیکوین میں بر پیش قدم تھے ابن عساکر نے کہا کہ

یہہ روایت غریب اور اول جو حدیث مذکور ہوئی وہی محفوظ ہے اور طبرانی اوسط میں حدیث بن شمیم سے روایت کیا ہے کہ علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ آگے ابو بکر رضی اللہ عنہ کا جنبہ کو رہتا تو کہتے شیاق کا ذکر نہ ہو قسم ہی اس کی جسکے دست و قتر

بن عباسی

کسی حکم کا طریقہ سفق کیا جاتے تو انوکھا سمت ہم رستہ لیتے جو تھسا اگلرا را ابو بکر کے علم اور  
 دامائی وغیرہ کے میاں میں باس کلا میں سات جیس ہیں بھلا جس ایک علم کے میاں میں حدیث صحیح  
 اللہ کا علم تمام صحیح سے زیادہ تھا قرآن وحدیث کو سب سے زیادہ جانتے تھے تمام بودی ہی کتاب ہدایت الایمان  
 میں لکھی ہے کہ انوکھا سمتی اللہ کے سب سے عالم جو صحیح کی حدیث سے ہمارا علم استدلال کرتے ہیں وہ حد  
 یہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد تھوڑے لوگ کوہ رملو کیے کر کر اسناد کی گئے صدیق رضی اللہ عنہ  
 اُس سے حکم کا جائزہ رضی اللہ عنہ کی رائی ایک موافق رہوئے سے عمر نے اس میں ماحد کے انوکھا سمتی  
 اور رکھیں جس سے فرق کر گیا لو اس سے ہیں واللہ حکم کرو گا واللہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو جو دیا کرتے  
 تھے اُس میں ایک رائے صحیح دیکھ اسناد کی کوئی کرتا اُس سے میں حکم کے کا سبب الواسع اسی طبعات میں آیا  
 حدیث سے دلیل لیا ہے کہ انوکھا سمتی اللہ کے سب سے عالم تھے کو بکر سب سے اس مسئلہ کے حکم کو سمجھنے میں بوجہ  
 کئے مکر انوکھا سمتی کوئی فہم کئے اور صحیح سے ماحد کے عمر کے اس مسئلہ کا حکم اسکا ہوا اور سمجھ کر ایک بات راست  
 ہی اور اس عمر سے روا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں فقط انوکھا سمتی رضی اللہ عنہ ہوا ہی ماکرتے تھے  
 دوسرا کوئی موی دیا ہی سو مجھے معلوم نہیں اتنی اور جلد کی حد میں ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کی روایتیں  
 کہے انوکھا سمتی اللہ کے سب سے عالم تھے عام حدیث اخلاص کے کلا میں بد کو ہوگی اس کسر کہا ہے کہ انوکھا  
 سمتی اللہ کے سب سے عالم تھے یعنی قرآن زیادہ جانتے تھے اسی لئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عامہ کی امامت کے سب سے  
 اب میں کو معر کئے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بات ہو ہی یُوْثِقُ الْقَوَّةَ اقْرَأْهُمْ لِكِتَابِ اللّٰهِ یعنی جو شخص  
 زیادہ سنا ہے ہی انا کر اس میں حاصل استدلال اس کسر کا یہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمائے ہیں امام  
 وہی شخص جو ماحد قرآن ہی پھر یہی اسی ہماری ہیں انوکھا سمتی امامت کا حکم کئے لو معلوم ہوا انوکھا سمتی قرآن تھے اس وقت  
 کا برا عالم وہی شخص تھا تھا قرآن زیادہ جانتا ہو ویسے اس قدر سے تا اب ہوا کہ انوکھا سمتی اللہ کے سب سے عالم تھے  
 اور ربی نے ہی عابد رضی اللہ عنہ روایت کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمائے جس لوگوں میں انوکھا سمتی تو  
 انوکھا سمتی سوا دوسرا تھا کمالانی ہیں اس حدیث کے اس جو رہی شروعات میں لکھا ہے انوکھا سمتی کا راوی جو ہی  
 عسکری الخدیج ہی احمد بن سیر جو عسکری راوی ہی وہ مروی ہے ہی ابھی انوکھا سمتی جو وضع کا حکم لکھا ہے سوطی نے  
 کہا احمد بن سیر کا راوی کے حال ہی انوکھا سمتی اسکی باتیں کئے ہیں اور عسکری کے جس میں اس معین نے کہا لا مالہ اور حماد بن سلمہ  
 لولا وہ بعد ہی اس حدیث کو صعب کہا ہے لو اس سبب کی تہمت میں کرتا اس صورت میں حدیث موضوع ہی  
 کس حکم کا تھا وہاں حماد بن سلمہ نے اس حدیث میں کہا اس حدیث کے سوا ہر کو دیکھے حکم صحیح کا کیا تھا

ابن جوزی اس حدیث کے وضع پر حاکم کرنے کی علت یہ ہے کہ اُس نے یہ سبھی حاکم کا نام ابو بکر ہو تو اسی کو امام بنانا لائق ہی نہیں  
اس حدیث کو بامعین امامت میں اس لیے ابو بکر کے وارد کیا حالانکہ یہ مراد نہیں بلکہ مراد ابو بکر صدیق ہی اس کی دوسری طریق  
میں اس کے کہنے کا سبب بھی مذکور ہی ابو العباس نے کتاب شجرۃ العقل میں قاسم بن محمد سے روایت کیا تھا  
کہ مدینہ کے عوالی میں ہنہ والے انصار میں کچھ مناقشہ ہوا وہ سننے کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فیصلہ کر دیا  
تشریف فرما ہو جب عصر کی نماز کا وقت ہوا تو مدینے کے لوگ نماز پڑھنے کے لیے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے چھپے  
عصر کی نماز میں کون امام ہوا تھا کہ ابو بکر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمائے تم خوب کئے جس قوم میں ابو بکر ہوں تو  
انکے سوکے دوسرا امامت کرنا لائق نہیں اور احمد بن مسیح اپنی سند میں بی بی عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایت  
کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مصالحت کے وقت تشریف لے گئے اس عرصے میں نماز کا وقت آن پہنچا بلال کے  
ابو بکر کو کہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف نہیں رکھتے اگر آپ امامت کے تھے ہوں تو میں اذان دیتا ہوں  
ابو بکر کہے تمھاری مرضی پھر بلال اذان دے اور اقامت لو لے اور ابو بکر امام ہو کے نماز ادا کئے بعد رسول اللہ صلی اللہ  
علیہ وسلم آئے پوچھے کیا تم نماز پڑھے تو عرض کئے ہاں فرمائے کون امام ہوا تھا کہ ابو بکر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
فرمائے تم خوب کئے جس قوم میں ابو بکر ہوں تو انکے سوکے دوسرا امامت کرنا لائق نہیں یہہ متابعت تری قوی ہی انتہی اور  
صدیق رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیثیں سب سے زیادہ جانتے تھے کیونکہ اکثر اوقات صاحبِ نبی  
اختلاف ہوتا تو ابو بکر رضی اللہ عنہ کو حدیث یاد دھتی اور اسی بیان کرتے پھر صحابہ انکی بات پر عمل کیا کرتے ابو بکر  
رضی اللہ عنہ کی عقل کا مال اور مزاج اپکا زکی تھا اور ابتداء بعثت سے روز وفات تک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی  
صحبت میں ملازم رہے انکو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے افعال اور اقوال پر اطلاع نہ رہنا بعید ہی جسکے معلوم ہوا  
صلی اللہ علیہ وسلم ہوں تو اس کو کس قدر علم حاصل ہوا ہو گا اور صدیق رضی اللہ عنہ کو عرب کی نسب سے بھی خوب  
اگلی تھی ابن اسحق یعقوب بن عقیب سے روایت کیا ہے کہ جبیر بن مطعم کو قریش کے انسا سے خوب اگلی تھی جبیر  
کہا کرتے تھے میں انسا کا علم ابو بکر رضی اللہ عنہ سے حاصل کیا ہوں انکو اُس میں بری ہمار تھی اور سقیفہ کی حدیث  
میں آویگا کہ عمر رضی اللہ عنہ فرمائے تمام لوگوں میں اللہ کو زیادہ جانا والا اور اس سے بہت ذرا والا ابو بکر تھے اور  
صلح حدیبیہ کی حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ ابو بکر رضی اللہ عنہ سب صحابہ سے علم چنانچہ بخاری نے روایت کیا ہے کہ جب حدیبیہ  
صلح پھر چکا عمر رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں گئے اور عرض کئے ہم اپنے دین میں کیوں عاجزی  
اختیار کریں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عمر کو جب سنا انکا جواب دے عمر نے صدیق کے پاس جا کے رسول اللہ  
صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں جو عرض کئے تھے اُن سے بھی کہی ابو بکر رضی اللہ عنہ بعید وہی جواب دے جو رسول اللہ صلی

علیہ وسلم نے مجھے اور امام کو دیکھا کہ یہ سید عالم اور اللہ تعالیٰ نے لکھا ہے کہ صدیق رضی اللہ عنہ اس صحابی  
 داخل میں خود اس کو حفظ کئے تھے اس کثیر و بیدار علم کی ایک جماعت بھی ایسا ہی کہی ہے اور کھارچی خود اس کی  
 ہی اس رضی اللہ عنہ کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے رہائش جات شخص فرائ کو جمع یعنی حفظ کئے تھے وہ  
 سے انصار تھے انہیں کثرت اور معادس حل اور ریدس مانت اور انور مد اور کھاری کی ایک روایت میں آنا ہی  
 اس کے ہی صلی اللہ علیہ وسلم واس کے تھے جات شخص کے سوا کوئی فرائ حفظ نہیں کیا تھا واللہ اعلم  
 معادس حل اور ریدس مانت اور انور مد اس سے مراد انصار کے جات شخص ہیں مباح میں مراد ہیں اس بات بڑی  
 کی روایت دینے جس کو سعید بن ابی سؤدہ کی طریق سے عادیہ سے روایت کیا ہے کہ اس اور جرح مباح  
 کئے اس سونے کے ہم سے جات شخص کہ ایک شخص کے لئے جو شخص حرکت کی وجہ سے معادس حل اور ایک شخص  
 ہی جسکی سہادت فایم مقام دو شخص کی سہادت کے ہوئی وہ جو میں مانت تھا اور ایک شخص کی جسکو ملائکہ غسل  
 وہ حفظ اس ابی عامر ہی اور ایک شخص کی جسکو سہد کی مکہوں نے حماس کی وہ عادیہ میں مانت ہی جو رختوں  
 نے کہے تھیں کہ جات شخص فرائ جمع کئے ایک سوا اور سوا کوئی جمع نہ کیا انہیں کثرت اور معادس حل اور رید  
 مانت اور انور مد علماء اس کے اس عمل کی اور بھی دلیل کئے ہیں ایک لکھنے کا یہ مقام ہیں اور انہیں دو سے جو  
 روایت کیا ہے ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ ثقائے تمام فرائ جمع ہیں کئے تھے اس سے مراد صحیفہ جمع کرنا ہی علی  
 السلام جسماں رضی اللہ عنہ کے وقت ہوا اور اس سے اند لکھا گیا السعاس عمر رضی اللہ عنہ سے روایت کیا  
 ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمائے ای ابو بکر تم کو اس روکا  
 مادی حوصلہ کہے ابو بکر عرض کئے یا رسول اللہ ایکی جیسا کہ قسم مادی لوگوں ایک دوسر کا مہر دیکھنے لگے  
 ہی صلی اللہ علیہ وسلم حوالہ دے کہ سمجھو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس ہی فرمائے ای ابو بکر لوگوں کو اس  
 بات کی خبر دلو کہ اس کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مجھے لوم الدر سے کوا اس بات میں آنا ہی جو جھے واد احد  
 نزلت منہی آدم من طہور جسمہ ورتہم واسلمہم علی انفسہم انفسہم انفسہم قالوا  
 علی العی جلیبہ رکے ہی آدم سے انکی است سے انکی دریب اور کواہ رکھا انکو انکی جی پر کیا میں ہیں  
 ہوں تمھارا رب تو کہے درست عرض اس میں ور میں سار رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرمائیں کو اس میں ہا ہا  
 کوئی آہ نہیں سوا اللہ کے اور کو اس میں ہا ہا ہا محمد اس کا مدہ اور بول ہی تھی صلی اللہ علیہ وسلم فرما قسم ہی اسکی جو  
 مجھے رسول جرح کر کے بھی اس وقت ہم صدقت کہے سو میں نے ساسے اور حاطہ محمد بن ابی بکر ایسی ہی  
 ہیں اس رضی اللہ عنہ سے روتا کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرما حریل میرا ساق لانا ابو بکر کہے یا رسول اللہ

ابن ابی کبیر کہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمائے وہ کسی بھی کو ابو بکر رضی اللہ عنہ ہاتھ سے اشارہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
 فرمایا کہ اس کو تم تحقیق دیکھو کہ اس کا فطر ابو جعفر محمد بن النخعی اپنی امالی میں عبد اللہ بن خطیب سے روایت  
 کیا ہے کہ جبریل علیہ السلام وحی لیکر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے تو انکی قدم کی آواز کوئی نہیں سنا  
 سوائے ابو بکر رضی اللہ عنہ کے کہ اس نے سب اندک لکھا الشفایا میں عبد اللہ بن خطیب سے روایت کیا ہے کہ نبی صلی  
 اللہ علیہ وسلم پر وحی کا القاء ہوتا تھا اس کو کوئی نہیں سنتے سوائے ابو بکر کے ایک روز نبی صلی اللہ علیہ وسلم اپنے چچا  
 سے غمگین ہو کر بچے اور جبریل علیہ السلام کے الفاظ کہ اِنَّكَ لَا تَهْدِي مَنْ اَخْبَتَ وَلَكِنَّ اللَّهَ يَهْدِي مَنْ  
 يَشَاءُ اس کا آواز ابو بکر نے سنا دوسرا چمن انکی عقل کے بیان میں صدیق رضی اللہ عنہ کی عقل  
 تمام صحابہ سے زیادہ تھی اور راسی نہایت صائب واسطے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے مشورہ کرتے تھے صدیق رضی اللہ  
 عنہ کی عقل مندگی کا سبب جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے وفات کے وقت اپنی ہوش و حواس بجا رکھ کر تمام کاموں  
 کا بندوبست جیسا چاہئے ویسا کرتے اور تنے کی آتش جو سقیفہ بنی ساعدہ سے مشتعل ہونے پر تھی بجھا کر اور اس  
 رضی اللہ عنہ کے لشکر کو باوجود کسی کی مرضی نہ رہتے پڑھی روانہ کئے اور خلافت کے امور کو سر انجام اس خوبی کے ساتھ رہند  
 جو بڑے حکم سلطنت کے رموز ان کے بندوبست سے حیران رہا چاہئے حالانکہ سابقین تجارت پسند تھے ریت کے امور  
 و بست کسی حاصل نہیں کئے تھے تمام رازی اپنی نوادین اور ابن عساکر نے عبد اللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہما سے  
 کئے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا فرماتے تھے جبریل کے مجھے کہے اللہ تعالیٰ ان کو حکم کیا ہے کہ ابو بکر  
 سے مشورہ کیا کرو اور طبرانی اور ابو نعیم وغیرہ نے معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے روایت کئے ہیں کہ ان کو حب رسول اللہ  
 صلی اللہ علیہ وسلم میں کی طرف روانہ کرنا چاہئے تو صحابہ سے مشورہ کئے وہاں ابو بکر اور عمر اور عثمان اور علی اور طلحہ اور زبیر  
 اور سعید بن جعفر رضی اللہ عنہم حاضر تھے ہر ایک شخص جو جسکی عقل میں آیا سو کہد یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
 کہنے لگے امی معاذ تم کیا کہتے ہو میں بولا ابو بکر جو بات کہے میں بھی اسی کو پسند کرتا ہوں تب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
 فرمائے ابو بکر کے خطا کرنے کو اللہ تعالیٰ آسمان پر مکر وہ جانتا ہے اور ابن شہاب میں کتاب میں دوسری طریق  
 یوں بتا دیا ہے کہ معاذ بن جبل کہے مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب میں کی طرف روانہ کرنا چاہا تو صحابہ سے کہے  
 مقدم میں کیا کہتے ہو اس وقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں ابو بکر اور عمر اور عثمان اور علی اور طلحہ اور زبیر اور عبد  
 الرحمن اور سعد حاضر تھے ابو بکر عرض کئے یا رسول اللہ آپ ہم کو کس طرح کرنا کر کے امر فرماتے ہیں اس لئے ہم کو بات بولنا ضرور پڑتا  
 ورنہ ایک حضوری ہم کو بات کر نیکی مقدم رہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمائے جس امر میں مجھ کو وحی آئے  
 اُس میں میں نے تم سے کسی ایک کو بھی نہیں غرض ابو بکر لکھا ہے اور ایسا عرض کئے کہ لوگوں کے ساتھ رفتی و ملائمت کرنا رسول

صلی اللہ علیہ وسلم معاذ تو مجھے تم کا کھوسو دے ہو معاویہ کے لوگو جو کہے میں بھی ہی کہا ہوں سوال اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
فرمائے انوکھ کے حفا کرنے کو اللہ تعالیٰ اسماں پر مکر وہ حاسا ہی اور طہرانی اوسط میں پہلے سہ سال بعد عدی صلی اللہ  
عہ سے روایت کیا ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرما اللہ تعالیٰ نے انوکھ کی حفا کرنے کو مکر وہ حاسا ہی تھا  
مے کہا اس حدیث کے روایت بعد ہیں اور اس امی اسامہ امی مسدیں معاویہ سے روایت کیا ہی کہ میں ہر انوکھ  
کے حفا کرنے کو اللہ تعالیٰ مکر وہ حاسا ہی اس جو رہی ہے اس حدیث کو موقوفاتیں داخل کیا ہی لکن وہ کثیر طریعوں کو جو  
ہم لکھا ملا کر کہیں بوجہ سے ہے بی اور امام احمد نے عبد الرحمن بن عیثم سے روایت کیا ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ  
علیہ وسلم نے انوکھ اور عمر رضی اللہ عنہما کو فرماتے جس سے کہیں ہم دو بوسعتی ہو کے انکس کہیں بوسعتی ہو کے انکس  
اس حدیث کو طہرانی نے مراد اس عارضی اللہ عنہما سے بھی روایت کیا ہی تیسرا جہاں اسے احادیث مسند  
جو کوئی ہو گئے انکس سال میں صدیق رضی اللہ عنہما سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے وفات کے بعد  
وفات میں رہے فرماتے کہ صدیق رضی اللہ عنہما کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ماتم سے مرادہ تھی اور رسول اللہ صلی  
اللہ علیہ وسلم ان سے جو اسرار رکھتے تھے کسی نہ کیے احوال اور افعال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حوصلہ کو معلوم  
ہو یا دوسروں کو کیا معلوم لکن ایک احادیث مسند نقلت مروی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد انوکھ  
رضی اللہ عنہ کی حساب دربارہ ہوئی انکس رہا جس اگر صلی اللہ عنہما سے روایت کیا ہی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حوصلہ کو حاصل  
کرنے میں وہ انوکھ سر رکھتے تھے اسکو انوکھ سے لعل کر سکی انکو حاجت سے بھی اس صورت میں انوکھ سے صحابہ رفا  
کرنا وہی جو انکو اس علم ہو لکن انوکھ رضی اللہ عنہما کا وفات ہی صلی اللہ علیہ وسلم کے وفات کے بعد سال  
اوپر مہینوں کے ہوا اور احادیث کے مروی ہے کہ اس بعد سے طبعات میں محمد بن عمر اسلمی سے لعل کیا ہی کہا  
صلی اللہ علیہ وسلم کا مری سے روایت کیا کہ مسعود بن ہشام نے انوکھ کو لکھنے کی طرف محتاج ہوئے لعل کا وہاں ہوا  
اور عمر اور علی رضی اللہ عنہما ہلیلہ ہوئے کے بعد اسے لوگ سوال کرنے لگے اور انوکھ کے قصے فصل کرتے  
اس واسطے اسے احادیث زیادہ مروی ہوئے اور صلی اللہ عنہما میں ہر ایک کا امام تھا لوگ انکی اشد کرتے  
تھے اور وہ جو کام کرنے تھے اور دعویٰ بنا کرتے تھے لوگوں نے اسکو یاد کر کے لعل کرتے تھے اور انی ہر اور عیساں اور طلحہ  
رہا اور بعد اس ابی وقاص اور عبد الرحمن بن عوف اور انوکھ سے اس الخراج اور بعد اس رید بن عمر بن لعل اور انی  
بن عبد الرحمن بن عیساں اور عیساں بن عیساں اور انوکھ سے اس الخراج اور بعد اس رید بن عمر بن لعل اور انی  
انکس احادیث کے مسعود بن ہشام نے اسکو یاد کر کے لعل کرتے تھے اور انی ہر اور عیساں اور طلحہ  
الحظ اللہ عنہما بن عیساں اور عیساں بن عیساں اور انوکھ سے اس الخراج اور بعد اس رید بن عمر بن لعل اور انی



احداث صحیحہ تھے احادیث بہتر مروی ہوئی کیونکہ انہوں کی عمریں دراز ہوئی اور صحابہ کم رکھ گئے اور مسلمانوں میں کثرت ہوئی احتیاج انھوں کا علم کی طرف زیادہ ہو اس لئے مرویات ان صحابہ کے زیادہ ہو گئے اور صحابہ میں ایسے بھی بہت تھے کہ ان کا انتقال ہوا پر ایسے کچھ احادیث مروی نہ ہوئے اور ایسے کچھ روایت کرنے کی احتیاج بھی نہ ہوئی کیونکہ صحابہ کثرت تھے اور صحابہ میں بعض ایسے بھی تھے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت میں بہت دن رہے تھے اور احادیث بھی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بہت سے سنئے پر ایسے احادیث زیادہ مروی نہ ہو سکتے کیونکہ وہ حدیث کہنے سے حذر کرتے تھے مبادا کہیں کچھ چوکے ہو جاؤ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اوپر جو جہوت بناتے ہیں ان میں آپ بھی داخل ہوں یا صحابہ بہت رہنے سے انکی طرف احتیاج نہ ہوئی یا عبادت میں اور جہاد میں مشغول رہنے سے کچھ منقول نہ ہوا اور امام نووی تہذیب السنن واللتین لکھا ہے کہ ابوبکر رضی اللہ عنہ سے ایک سو بیالیس حدیث مروی ہوئے ہیں ان میں سے چھ حدیث کو بخاری اور مسلم اتفاق سے روایت کئے ہیں اور کیا را حدیث فقط بخاری ہی روایت کیا مسلم نے انکو روایت کیا اور ایک حدیث کو فقط مسلم ہی روایت کیا صدیق رضی اللہ عنہ کی صحبت باوجود مقدم رہنے اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ زیادہ لگے پھر آپ سے احادیث کم منقول ہوئے کیونکہ ان کا وفات جلد ہونے سے احادیث انکی روایت سے منتشر نہ ہوئے اور تابعین سماعت کرنے نہ پائے ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے بڑے لوگ حدیث روایت کئے ہیں صحابہ عمر بن الخطاب عثمان بن عفان علی بن ابی طالب عبدالرحمن بن عوف عبداللہ بن مسعود خدیفہ بن خالد عبداللہ بن عباس عبداللہ بن عمرو بن العاص زید بن ثابت برائیں عازب ابوہریرہ عقیقہ بن الجراح عبداللہ بن الزبیر انس عبدالرحمن بن ابی بکر زید بن ارقم عبداللہ بن معقل عقیقہ بن عامر حنیئ بن ابراہیم بن حصین ابوہریرہ اسماء ابوسعدی ابوموسیٰ اشعری ابوالظہیر لیشی کجاہ بن عبداللہ بلال عایشہ اسماء رضی اللہ عنہم اور تابعین سے قیس بن ابی حازم ابوعبید اللہ صناعی اسماء بن عمر بن الخطاب افسطیجی انکے سوا اور بھی ایک جماعت تھیں کئی ہی جلال الدین سیوطی اپنی کتاب تاریخ الخلفاء میں بطور اقتصار کے صدیق کے مرویات کو لکھا ہے لیکن حدیث تمام نہیں لکھا خلاصہ مضمون طرف اشارہ کرنا کیا ہے اور ایک سو دو حدیث لکھا باقی چالیس حدیث نہیں ذکر کیا عاصی صدیق رضی اللہ عنہ کے مسند حدیثوں سے جس پر قضا ہوا اس کا ترجمہ پورا لکھ دیا پھر حدیث ہجرت کی جسکو امام احمد اور بخاری اور مسلم وغیرہ برائیں عازب رضی اللہ عنہ سے روایت کئے ہیں اسکا ترجمہ ہجرت کے چمن میں گذار دیا دوسری امام احمد اور بخاری اور مسلم نے عبداللہ بن عمرو بن العاص ابی بکر صدیق رضی اللہ عنہ سے روایت کئے ہیں کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا یا رسول اللہ مجھے کچھ دعا سکھا جسکو نماز میں پڑھا کروں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا یہ دعا کہ اے اللہ ہم اے ظلمت لکھنے کی دعا ہے کہ لا یغفر الذنوب الا انت فاعف عنی مغفرة من عندک وانتم ہی انک انت الغفور



[illegible]

صلی اللہ علیہ وسلم اس میں جو خرچ کرتے تھے میں بھی ویسا ہی کہوں گا اس حدیث کا بیان کلمہ ارضاء کے پانچوں  
 جن میں ہم تفصیل بیان کر کے چھتوں ابام احمد اور ابو عبیدہ کتاب الاموال میں اور بخاری اور ابوداؤد و ترمذی  
 ابن ماجہ اور ابن جریر اور ابن جبار و داؤد ابن خرمیہ و طحاوی اور ابن حبان اور دارقطنی اور حاکم نے انس رضی اللہ عنہ  
 سے روایت کئے ہیں اِنَّ ابَا بَكْرٍ الصِّدِّيقَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْكَ كَتَبَ لِهَذَا الْكِتَابِ لِمَا وَجَّهَهُ  
 إِلَيْهِ بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ هَذِهِ فَرِيضَةُ الصَّادِقِ الَّتِي نَزَّاهُ عَنْهُ سَوَّلَ اللَّهُ  
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْمُسْلِمِينَ وَالَّتِي أَمَرَ اللَّهُ بِهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ  
 سُئِلَهَا مِنَ الْمُسْلِمِينَ عَلَى وَجْهِهَا فَلْيُعْطَهَا وَمَنْ سَأَلَ فَرَقَهَا فَلا يُعْطِي فِي كُلِّ  
 أَرْبَعٍ وَعِشْرِينَ مِنْ الْإِبِلِ فَإِذَا دُونََهَا مِنْ الْغَنَمِ مِنْ كُلِّ خَمْسِ شَاةٍ فَإِذَا بَلَغَتْ خَمْسًا  
 وَعِشْرِينَ إِلَى خَمْسِينَ ثَلَاثِينَ فَيُفِيهَا بَنَتْ مُحَاضِرٌ أَنْتَى فَإِنْ لَمْ تَكُنْ فَيُفِيهَا بَنَتْ مُحَاضِرٌ  
 أَنْتَى فَإِنْ لَمْ تَكُنْ فَيُفِيهَا بَنَتْ مُحَاضِرٌ أَنْتَى فَإِنْ لَمْ تَكُنْ فَيُفِيهَا بَنَتْ مُحَاضِرٌ أَنْتَى فَإِنْ لَمْ تَكُنْ  
 فَيُفِيهَا بَنَتْ مُحَاضِرٌ أَنْتَى فَإِنْ لَمْ تَكُنْ فَيُفِيهَا بَنَتْ مُحَاضِرٌ أَنْتَى فَإِنْ لَمْ تَكُنْ فَيُفِيهَا بَنَتْ مُحَاضِرٌ أَنْتَى  
 طَرُوقَةٌ الْجَمَلُ فَإِذَا بَلَغَتْ وَاحِدَةً وَسِتِّينَ إِلَى خَمْسِينَ وَسِتِّينَ فَيُفِيهَا جَانَعَةٌ  
 فَإِذَا بَلَغَتْ يَعْنِي سِتًّا وَسِتِّينَ إِلَى ثَلَاثِينَ فَيُفِيهَا بَنَتْ لَبُونٌ فَإِذَا بَلَغَتْ  
 أَحَدَى وَتِسْعِينَ إِلَى عِشْرِينَ وَمِائَةٍ فَيُفِيهَا حَقَّتَارٌ طَرُوقَةٌ الْجَمَلُ فَإِذَا بَلَغَتْ  
 عَلَى عِشْرِينَ وَمِائَةٍ فَفِي كُلِّ أَرْبَعِينَ بَنَتْ لَبُونٌ وَفِي كُلِّ خَمْسِينَ حَقَّةٌ وَمَنْ لَمْ  
 يَكُنْ مَعَهُ إِلَّا أَرْبَعٌ مِنْ الْإِبِلِ فَلَيْسَ فِيهَا صَدَقَةٌ إِلَّا أَنْ يَشَاهُرَ بِهَا فَإِذَا  
 بَلَغَتْ خَمْسًا مِنَ الْإِبِلِ فَيُفِيهَا شَاةٌ وَمَنْ بَلَغَتْ عَنْدَهُ مِنَ الْإِبِلِ صَدَقَةُ الْجَذَعَةِ  
 لَيْسَتْ عَنْدَهُ جَانَعَةٌ وَعِنْدَهُ حَقَّةٌ فَإِنَّهَا تُقْبَلُ مِنَ الْحَقَّةِ وَيُجْعَلُ مَعَهَا شَاتَانِ  
 إِنْ اسْتَيْسَرَ تِلْكَ أَوْ عِشْرِينَ دِرْهَمًا وَمَنْ بَلَغَتْ عَنْدَهُ صَدَقَةُ الْحَقَّةِ وَلَيْسَتْ  
 عَنْدَهُ الْحَقَّةُ وَعِنْدَهُ الْجَذَعَةُ فَإِنَّهَا تُقْبَلُ مِنَ الْجَذَعَةِ وَيُعْطِي الْمَصْدَقَ عِشْرِينَ  
 دِرْهَمًا أَوْ شَاتَيْنِ وَمَنْ بَلَغَتْ عَنْدَهُ صَدَقَةُ الْحَقَّةِ وَلَيْسَتْ عَنْدَهُ إِلَّا بَنَتْ لَبُونٌ  
 فَإِنَّهَا تُقْبَلُ مِنْ بَنَتْ لَبُونٌ وَيُعْطِي شَاتَيْنِ أَوْ عِشْرِينَ دِرْهَمًا وَمَنْ بَلَغَتْ  
 صَدَقَتُهُ بَنَتْ لَبُونٌ وَعِنْدَهُ حَقَّةٌ فَإِنَّهَا تُقْبَلُ مِنَ الْحَقَّةِ وَيُعْطِي الْمَصْدَقَ عِشْرِينَ  
 دِرْهَمًا أَوْ شَاتَيْنِ وَمَنْ بَلَغَتْ صَدَقَتُهُ بَنَتْ لَبُونٌ وَلَيْسَتْ عَنْدَهُ وَعِنْدَهُ بَنَتْ مُحَاضِرٌ



پہنچے اور اسکے پاس چند ہون اور چند ہون اس سے خود قبول کر لیں اور ہو سکے تو دو بکریوں کو بھی لبون نہیں تو میں ہم لبون  
اور جس کے اونٹ خود دینے کے مقدار پہنچے اور اس کے پاس حق نہ ہون چند ہون تو اس سے خود قبول کر لیں اور عاقل  
درہم یا دو بکریاں اسکے اور جس کے اونٹ خود دینے کے مقدار پہنچے اور اسکے پاس حق نہیں بنت لبون ہی تو اس سے بنت  
قبول کر لیکے بھر بکریاں یا میں ہم اسکے کو دیکو اور جس کے اونٹ بنت لبون دینے کے مقدار پہنچے اور اسکے پاس حق ہو تو  
اس سے حق قبول کر لیکے اور عامل میں درہم یا دو بکریاں اسکے کو دیکو اور جس کے اونٹ بنت لبون دینے کے مقدار پہنچے اور  
اس کے پاس بنت لبون نہیں بنت محض ہی تو اس سے بنت محض قبول کر لیکے پھر مالک اسکے ساتھ میں درہم یا دو بکریاں  
کو دیکو اور جس کے اونٹ بنت محض دینے کے مقدار پہنچے اسکے پاس بنت محض نہیں بنت لبون ہی اس سے بنت لبون قبول  
کر لیکے اور عامل میں درہم یا دو بکریوں کو دیکو اور جس کے پاس بنت محض زکوۃ میں دینے کے لائق نہیں اور اسکے پاس  
لبون ہی اس سے لبون قبول کر لیکے اور کچھ اسکے ساتھ نہیں اور بکریوں کی زکوۃ انکی سایم میں یعنی باہر جا بھیجے  
والین جب چالیس ہون تو ایک سو بیس بکری تک ایک بکری ہی جب ایک سو بیس بکری سے زیادہ ہوں تو دو سو تک رو بکریاں  
ہیں جب سو بڑا ہوں تو تین سو تک بکریاں ہیں جب تین سو بڑا ہوں تو ہر سو میں ایک بکری ہی اور زکوۃ  
میں ہوتا جاوے یا عید دے یا نہ دے اور نہ زکوۃ نہ کر عامل نہ سب جائے اور جو جانور جدا ہیں انکو جمع کر لیکے اور جو  
جمع ہیں زکوۃ کے اندیشے سے جدا نہ کر لیکے اگر دو شخص کے جانور مخلوط ہوں تو وہ دو لون آپس میں علیحدہ  
کر لیں جب تک کسی مرد کی چالیس بکریوں تک نہ ہو تو اس میں حق نہیں بکرا کا مالک ہے اور روئے میں ربع عشر یعنی دس  
حصے کی چوتھائی ہی اگر اسکے پاس ایک سو نو درہم ہوں ان میں کچھ زکوۃ نہیں بکرا کا مالک ہے ساتھ میں  
امام احمد اور ابو یعلیٰ اور اوقطیٰ افرادین اور ابو نعیم کہ السواکین ابی عقیس سے ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ سے  
روایت کیے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمائے السواک مَطْفَرَةٌ لِنَفْسٍ مَرَضَةٍ لِلرَّبِّ  
یعنی سوا منہ کو پاک کرنے والی ہی اور اللہ تعالیٰ کی خوشی کا سبب ہی مٹھنے کے کہ اس حدیث کے رجال ثقہ ہیں مگر ابو  
عقین یعنی عبد اللہ بن محمد بن ابی بکر صدیق اپنے جد ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ سے سنا نہیں پس سند اس  
حدیث کی منقطع ہی استھون امام احمد عبد اللہ بن مسعود سے ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ سے روا کیا ہے رسول اللہ  
صلی اللہ علیہ وسلم فرمائے جب کو خوش حال تہی کہ قرآن جیسا نازل ہو او ایسا ہی پڑھنا تو ابن ام عبد القہر  
ترجمے یہ حدیث بطولہ تیسرے کلاز کے پانچویں چین میں ابن مسعود اور عمر رضی اللہ عنہما کی تروا سے مذکور ہوئی تو  
ابن ماجہ اور ابن عساکر ابی بکر صدیق رضی اللہ عنہ سے روایت کیے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرما من صلی  
الصُّبْحِ فَهُوَ فِي ذِمَّةِ اللَّهِ فَإِنْ أَتَى حَقْرًا لِّلَّهِ فَمَتَّ فَمَتَّ قَتَلَهُ اللَّهُ حَتَّى يَكُونَ فِي النَّاسِ

مفسر صحیح مسلم کا زبور دونوں دونوں  
ہیں جو کہنے سے پہلے اور زبور سے  
یعنی اس کے باقی کا اور زبور سے  
نہیں تو صدیق ہی ہونا چھوڑا  
اسم کا ملنے سے کہنا یعنی  
والی جھکنا یا سنانے سے کہنا  
کہنے میں اور افعال کی یاد  
سنت کے ہر بغنی اعت ہی یاد  
بچی کا اور عامل کی بچی پر ہند





[illegible]



رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمائیے یہ وہی مہر ہے جو تم پاتے ہو دنیا میں اس حدیث کو امام احمد وغیرہ مختصر روایت کئے ہیں  
 عمر رضی اللہ عنہما کہے ہیں ابو بکر رضی اللہ عنہ سے سنا کہتے تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرما جو کوئی ہر اکریکا تو نرا  
 پاویکا دنیا میں ابن کثیر نے کہا اس کی سند لا یاسن ہی بیسیوسن ابن ابی شیبہ اور امام احمد اور ابو داؤد  
 اور ترمذی اور نسائی اور ابن ماجہ اور ابن جہان قیس بن ابی حازم سے روایت کئے ہیں کہ ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ  
 کہے اے لوگو تم یہ آیت پڑھتے ہو یا اَیُّهَا الَّذِینَ اٰمَنُوا عَلَیْکُمْ اَنْفُسُکُمْ لَا یَضُرُّکُمْ مِّنْ حَتَلٍ ذَا اَهْتَدِیْتُمْ  
 اے ایمان والو تم پر لازم ہے فکر اپنی جان کا تمہارا کچھ نہیں بگاڑتا جو کوئی ہکا جب تم ہو کر راہ پر اور تم اسکو اسکے موقع میں  
 نہیں رکھتے اور میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہوں فرماتے تھے لو کہ جب دیکھیں گے ظالم کو اور اسکی گتھ  
 نہ بکریگے تو قریبی کہ اللہ سب کو نرا دیکھا ترمذی کہایا یہ حدیث حسن صحیح ہی اور داؤد طنی بولا اسکے رجال فقہین  
 اور اس حدیث کو ابن مردوخی ابو بکر بن عمر بن خرم سے بون رزوا کیا ہے کہ ابو بکر رضی اللہ عنہ خطبے میں کہے رسول اللہ  
 صلی اللہ علیہ وسلم فرمائیے اے لوگو اس آیت پر تم اتکا مت کرو یا اَیُّهَا الَّذِینَ اٰمَنُوا عَلَیْکُمْ اَنْفُسُکُمْ لَا  
 یَضُرُّکُمْ مِّنْ حَتَلٍ اِذَا اَهْتَدِیْتُمْ فَاَسْتَأْذِنُوْا اے یہاں تک کہ میں ہو کر اور کو اسکو منع نہ کریں تو اللہ تعالیٰ ان  
 سب کو عذاب دے گا اور یہی شعب الایمان میں اسکو موقوف روایت کیا ہے اسکا لفظ یون ہی کہ ابو بکر رضی اللہ عنہ  
 کہے جب ایک قوم دوسری قوم کے روبرو ہو جائے تو یہی ہوں کہنا کہے اور کو اسکو منع نہ کرے تو اللہ تعالیٰ ان پر بلانا  
 کرتا ہے پھر اس بل کو اسے نہیں نکالتا یکیسوسن ترمذی نبی علیہ السلام رضی اللہ عنہما سے ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ  
 روایت کیا ہے کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کسی امر کا ارادہ کرتے تو فرماتے اَللّٰهُمَّ خُزِّیْہِمْ وَخُزِّیْہِمْ  
 یا اللہ تو میرے لئے پسند کر اور اپنی خواہش سے اس پر ارادہ لا ترمذی کہایا یہ حدیث غریب اسکا راوی ابو  
 عبد اللہ زلف بن عبد اللہ ضعیف ہی بائیسوسن ترمذی اور ابن ماجہ نے عمر بن جریر سے ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ  
 روایت کئے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہکو جز دئے دجال مشرق کے جانب سے ایک جگہ جس کا نام خراسا  
 ہی کہلیگا اسکے ساتھ تو میں رہیگی انکے منہ دیا لو کہ سے ہونیکے تو ترمذی نے کہا یہ حدیث حسن غریب ہی  
 حدیث کو ابن ابی شیبہ نے موقوف روایت کیا ہے اسکا لفظ یون ہی کہ ابو بکر رضی اللہ عنہ چوچھے کیا عراق میں کوئی  
 جگہ جس کا نام خراسا لو کہ ہے ہاں ابو بکر فرمائے دجال اُس ہی جگہ سے کہلیگا بیسیوسن امام احمد اور نسائی اور ابن  
 اور ابو الشیخ تو بیچ میں اور ابن لال مکارم الاخلاق میں اور ابن عدی کامل میں اوسط تجلی سے روایت کئے ہیں کہ نبی  
 صلی اللہ علیہ وسلم کے وفات کے بعد ایک روز ابو بکر رضی اللہ عنہ خطبہ پڑھے اس میں ایسا بیان کئے اسی مقام پر جان  
 میں کہہ رہے ہوئے پھر ابو بکر روئی پھر کہنے لگے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم



۵۳  
 یا مہدیؑ دیکھو اللہ تعالیٰ جبریلؑ کو کیسا محو کو اذن دے اور جنت کی بشارت سننا جبریلؑ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
 کو وہاں لیکے جاگئے پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سجدے میں سر رکھ دے گے ایک ہفتے کے بعد اترتے اللہ تعالیٰ کیسا  
 اچھے سر اٹھا کچھ کہہ ہم سینگے سفارش کر مقبول ہوگی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سر اٹھا دینگے اور اللہ تعالیٰ کو  
 دیکھئے اس کو دیکھتے ہی بھی ایک ہفتے کے بعد اترتے کر کے اللہ تعالیٰ کیسا اچھے سر اٹھا کچھ کہہ ہم سینگے سفارش کر مقبول ہوگی  
 نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے دونوں بازو بکری لینگے اور اللہ تعالیٰ اس حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو ایسی عسکاردیکھا جو نبیؑ  
 نہیں سکا یا تھا بعینہ کیسی رائے توجھے آدم کی اولاد کا سردار بنایا فخر سے نہیں کہتا ہوں اوزیس کو شوق کر کے  
 اول مجھے نکالا فخر سے نہیں کہتا ہوں اور حوض کے پائنتے لوگ سے زیادہ حوض دعا اور ایلہ کی مابین سما وین جمع  
 ہونے کے بعد کہیں صدیقوں کو بلاؤ وے آکے سفارش کر کے بعد کہیں انبیا کو بلاؤ پھر تو کسی نبی کے ساتھ ایک تخت  
 آگے اور کسی نبی کے ساتھ پانچ آدمی کسی کے ساتھ چھ آدمی اور کسی کے ساتھ کوئی نہیں عرض سننا آؤ گے بعد کیسی  
 شہید و نکو بلاؤ وے آکے جس کی چاہیں اس کی سفارش کریں جب شہد کی سفارش آخر ہوگی تو اللہ تعالیٰ  
 کیسا مین ارحم الراحمین جس میں شریک نہیں تھا ہاں اس کو بہشت میں لجاؤ پھر وہ بہشت میں جاؤ گے  
 بعد اللہ تعالیٰ فرمایا دیکھو دوزخ والوں میں کوئی ایسا ہی جو کچھ بھی نیک کام کیا ہو دیکھیں تو دوزخ میں ایک شخص  
 نظر آگیا اس کو پوچھئے کیا تو کہی کچھ نیک کام کیا ہی وہ بولے مین نیک کام تو کچھ نہیں کیا مگر کچھ بیچتا تو لوگوں سے  
 مسحت کرتا اللہ تعالیٰ فرمایا میرے بندوں پر اس نے جیسا مسحت کرتا تھا اس سے بھی مساحت کرے یعنی اس کو  
 بہشت میں داخل کرے پھر ایک شخص کو دوزخ سے نکالے اور پوچھئے تو کہی کچھ نیک کام کیا ہی تو وہ بولے مین  
 مگر میں اپنے فرزند کو حکم کیا تھا جب میں مر جاؤں تو مجھے اگن جلاد و بعد مجھے پیسے سرے سا باریکہ و اوریا  
 کی طرف جا کے میری خاک کو ہوا میں اُترادو اللہ تعالیٰ پوچھئے کا تو ایسا کا ہی کیا تو بولے کا خدا یا تیرے درے  
 کیا ہوں اللہ تعالیٰ فرمایا کوئی ترے بادشاہ کا ملک دنیا میں جس قدر تھا اس کو اسکے درس اتنا دے وہ کہی تو تو  
 بادشاہ ہی کیا میرے مسخری کرتا ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمائے اسی بات میں نے صحت کے وقت ہمسار <sup>قطعی</sup>  
 نے کتاب العدل میں کہا ہی کہ اس حدیث کا راوی والکان عذوی مجہول تھا اور ہر حدیث ثابت نہیں  
 پچیسویں امام احمد اور طبرانی کبیرین طلحہ بن عبد اللہ بن عبد الرحمن بن ابی بکر صدیق سے روایت کے ہیں وہ اپنے باب  
 سے روایت کیا ہی وہ کہا میں اپنے باب سے سننا ہوں وہ کہا میں اپنے باب ابو بکر رضی اللہ عنہ سے سنا ہوں  
 کہتے تھے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بوجھا یا رسول اللہ ہم جو عمل کیا کرتے ہیں کیا اس سے فراغت ہو چکی یعنی

۵۴  
 ار اس وہ ہماری بعد میں لکھا کیا ماہرم کرنے ہیں لکھا میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرما کر وہ اپنی  
 حواس سے درست ہو چکے لوکر عرض کیے ما رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرما کر  
 مکتبہ راجحہ لہ لعی برخص ما وراساں لکھا یہی اس کم میں حواس کے لئے مخلوق ہی جیستہ میں امام احمد  
 اور اس سے سنی اور الوعلی اور اس سے سنی کتاب عمل النور واللہ میں می پڑا لوکر صدق رضی اللہ عنہ سے  
 روایت کیے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صبح کو ادرسام اور کے سو گوت بہر دما رہو کر کے  
 مجھے یا اللہم با طیر السموات والارض عا لہ العبد والشفادہ انت ترث کل شیئ  
 وملتک اسھلک الالہ الا انت وحیدک لا یسرہک لک قد ان مساک العبد  
 ورسولک اعوذ بک من سیر نفسی ومن سیر السیطار و سیرک وانا اعیز  
 علی نفسی سوا واخرہ الی منسلم حافظ عسقلانی نے کہا اس حدیث کی سند مقطع ہی ہوئی  
 نے کہا اس حدیث کو ترمذی وغیرہ ابورہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیے ہیں سببائیسویں اس حدیث  
 اور امام احمد اور عارب میں ابی اسامہ اور مراد عمر سے بعد الرحمن بن کثیری سے لوکر صدق رضی اللہ عنہ سے  
 روایت کیے ہیں کہ کہے میں ہی صلی اللہ علیہ وسلم کے ماس ٹھٹھا تھا ماسوں بالکے نے اما اور رما کا اور کیا کیا  
 ہی صلی اللہ علیہ وسلم اسکی بات نہ رکھنے دوسرا رکھے بھی اور کیا جھڑپے رکھے مار بھی آگے اور کیا بھر  
 رکھے میں اسکو کہہ دما اگر جو تھے مارا اور کر کا تو مجھے رحم کر کے اس نے جو تھے مارا آگے بھی اور کیا اسکو  
 ہی صلی اللہ علیہ وسلم نے اسکو قید کرے اور اس کا احوال دستا کیے معلوم ہوا کہ وہ صحیح دسالم ہی ہوا اس کے رحم حکم  
 سے ہوئی نے کہا اسکی سیدیں جامع ہی ہو وہ متعفی النکس اصل حدیب صحیح میں وغیرہ میں دوسرا بھی  
 سے موصول مروی ہی اتھا بیسویں اودا دطیا اور ساسی اور مراد و طبری اوسط میں اور اس حال ہی  
 صحیح میں اور اوطقی کا لافزاد میں اور الوعلی کے المعروفین را حکم سکریہ میں اور اس عساکر اسی مارح  
 میں اور عساکر معنی کا الحارہ میں نبی فی عالم رضی اللہ عنہا روایت کیے ہیں کہ لوکر رضی اللہ عنہ جسے  
 کار وریا کرتے تو روڈ اور کہتے وہ رور عام طلوع کا تھا اس کا یاں آیت اس طرح سے کہے کہ ہی صلی اللہ علیہ وسلم  
 ماس اول جو ماسوں آباد کیا ایک شخص ہی صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے ہو کے حکم کیا ہی اور حضرت کا یا  
 ہی میں لولا وہ طلوع ہو کر کہ حضرت کے ماس میں انہیں تھا مری اور وہ یہ بھی کہ مری نوم الا کوئی شخص ہے  
 عرض وہ طلوع ہی اس طرح سے میں دیکھا سرق کے جانب ایک شخص جھٹ کے اما ہی میں یہی سمجھا کر وہ  
 کوں ہی اسکی راست میں ہی صلی اللہ علیہ وسلم سے مر دیکھا اور جسے اما معلوم ہوا کہ الوعلی بن الحجاج ہی بھر

۱  
یعنی اس کی طرف سے  
ہرگز کے اس کے طرف سے  
مہر بھری لے لو

اور وہ ایک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس گئے دیکھنے حضرت کا دانت تو تباہی اور چہرہ مبارک پر زخم لگیں ہیں اور خود کے دو کریمان خسارین جبکہ ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرما تم اپنے اس رفیق یعنی طلحہ کی طرف متوجہ ہو طلحہ کا بہت سا خون مجھ سے بتیا پڑا ہی ہم حضرت کے قول پر التفات نہ کر کے چہرہ مبارک سے کریمان نکالنا چاہا ابو عبیدہ مجھے قسم دیکے کہ تم چپکا رہو میں نکالتا ہوں میں چھوڑ دیا ابو عبیدہ دیکھے ہاتھ سے ان کریمان کو بائیں ہاتھ سے نکال کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ایذا ہوگی سو اپنے دانتوں سے پکڑ کر کھینچے ایک کرتی نکلی اسکے ساتھ ابو عبیدہ کا دانت اکھڑ گیا میں دوسری کرتی ویسا ہی نکالنا چاہا ابو عبیدہ مجھے قسم دے کہ تم چھوڑ دو پھر انھوں نے دوسری کرتی کو بھی اسی طرح سے کھینچ دے دوسری کرتی نکلی اسکے ساتھ ابو عبیدہ کا دوسرا دانت اکھڑ گیا ان لوگوں میں جن کے دانت کے ساتھ ابو عبیدہ کا زیادہ حسین کوئی نہیں تھا عرض ہم نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی زخموں کو درست کر کے طلحہ کے پاس گئے واپس گئے میں پرے تھے نیز دن کے اور تیروں کے اور تلوار کے زخم ستر سے کم و زیادہ ہوں گے تھے انکی ایک انکی کت کی تھی پھر انکے بھی زخموں کو باند کے درست کئے انیسویں ابو یعلیٰ اور لال کا نے ابو بکر رضی اللہ عنہ سے روایت کئے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مجھے فرما تم جا کے لوگوں میں ندا کرو جو کوئی کوہی دیکھا کوئی معبود نہیں سوائے اللہ کے اور محمد اللہ کے رسول ہیں تو اسکو جنت ملیگی میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سے نکلا راہ میں میرے عمر ملا تھا کر کے پوچھے کہاں جا ہو میں نے انکو اس بات کی خبر دیا کہ تم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بھر جاؤ اور عرض کرو کہ لوگوں کو عمل کرنے چھوڑ دو کیونکہ مجھے اندیشہ ہی کہ وہ اگر یہ بات سن لیں تو اسی پر تنبیہ کریں گے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بھر گیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم پوچھے تم کا ہیکو بھر آئے ہو میں نے عرض کیا کہ تم کہہ سنا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماے عمر سے کہے تم چپ رہو جاؤ سیوطی نے کہا اس کی سند میں یوید بن عبد العزیز بنی ضعیف ہی حافظ ابن کثیر کہا یہ حدیث ابی بکر رضی اللہ عنہ کی طریق بہت غریبی لیکن ابو ہریرہ سے محفوظ ہی تیسویں ابو یعلیٰ ابو نعیم نے کتاب المعروفہ میں اور خلی فواید میں اور ابن ابی حاتم کتاب العلل میں اور برزہ ابی بکر رضی اللہ عنہ سے روایت کئے ہیں کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا بکری کے دست کا گوشت دانتوں سے توڑ کے کھا اور وضو نہیں کئے اور ابن ابی حاتم کی روایت میں یوں آیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم گوشت کھائے بعد نماز پڑھے اور وضو نہیں کئے نیز اس کی روایت میں یوں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم روتی اور گوشت کھائے بعد نماز پڑھے اور وضو نہیں کئے سیوطی نے کہا اس کی سند ضعیف اور منقطع ہے ابن ابی حاتم نے کہا لو کہ اسکو موقوف بھی روایت کئے ہیں یعنی ابو بکر بکری کا گوشت کھا کے نماز پڑھے وضو نہیں کئے چنانچہ امام

لک طاب من موری روایت کیا ہے ابو عبد الرزاق نے حاکم سے روایت کیا ہے کہ ابو بکر رضی اللہ عنہ کی  
 دست کا موت کھاؤ مار کے واسطے کھڑے ہوئے وہ نہیں کئے لوگوں کو جہاں ایک کی خاطر وضو کا مانی لاؤں گے  
 مجھے حد میں ہوا ایک سو الیٰ الیٰ اور رات نے ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ سے روایت کئے ہیں کہ رسول اللہ  
 صلی اللہ علیہ وسلم نماز میں تھے والوں کو مارے سے منع کئے استوطیٰ لے کہا اس کی سند میں موسیٰ بن عبیدہ  
 صعیفی تیسویں الوعیٰ رطانی اور حاکم مستدرک ابن محمد بن حاطی سے روایت کئے ہیں کہ رسول اللہ صلی  
 اللہ علیہ وسلم کے مات ایک جوڑ کو لا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حکم کئے اس کو قتل کرو لوگوں کو کہا تھا  
 وہ جو رمانی یعنی اسکا ہاتھ کا سا دل کا دھڑکا مافرائی اسکا ہاتھ ہی کا وہ اسی پھر کو ابو بکر کے پاس لے  
 دیکھے تو اس کے ہاتھ اور پاؤں کا دیکھے تھے وہ پھر مکرر جوڑی کرنے سے اس کے اطراف سے کس گئے تھے  
 ابو بکر کے تیری سراوی ہی جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دل کا حکم کئے تھے کو نکال کر بے حال جو  
 واقعہ تھے پھر اس کو قتل کئے تیسویں الوعیٰ ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ میں نے  
 ہی صلی اللہ علیہ وسلم ساتھ غامین تھا ہی صلی اللہ علیہ وسلم فرمائی اللہم طعنا وطاعونا یعنی یا اللہ ہم  
 اور ظالموں کو اس کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی موت مانگے رحم یوم حیاتہ میں یعنی جس میں ہرید ہوا  
 طاہوں کو کہا ہی ابو فرمائی حواحب ہی دل کی سی اگر تمھاری حیات تری ہوگی تو اسکو دیکھو کے استوطیٰ لے کہا  
 اسکی سند صعیفی تیسویں طرانی اور اس جوڑ اور رات نے قاسم بن محمد سے ابو والد محمد بن ابی مکر سے آ  
 مات ابو بکر رضی اللہ عنہ سے روایت کئے ہیں کہ میں نے حج کے واسطے ہی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کلا اور  
 ساتھ اسہمت غمیں تھیں حرمہ ماں کو تو لہو انھیں الیٰ بکر کو ہی ابو بکر نے ہی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس  
 گئے اور حرمہ کو اس کی اطلاع کئے ہی صلی اللہ علیہ وسلم حکم کئے کہ وہ بی بی سل کرے اور حج کا اہلال لائے  
 اور لوگ جو مساکین تھے انھیں اسکو نکالا اور مگر سنت اللہ کا طواوے کے اس اللہ ہی کہا جہت منقطع ہی  
 کہ نہ ابو بکر رضی اللہ عنہ کے وقت کے وہ محمد کی عمر میں سال کی بھی اور قاسم بھی ہے تاکو کوٹ نہیں کیا تیسویں  
 حاکم بن اسحاق اور اس عدی اور حاکم سے کہیں اور اس مردہ ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ سے روایت کئے ہیں  
 کے جہت آتے مار مونی نا تھا اللہ بن استوا لا ترفعوا اصواتکم فوق صوت النبی وکثیر  
 لہ ما نقول الاربعیٰ ای ہاں والو کی مکر وای ہی کی اور اسے اور اس سے مولو کہہ لائے لوگ  
 یا رسول اللہ میں واقف ایسے مات کہ کا مکر صا کوئی بھی پاس کہ را ہی سر رکھا یہ جمیع صعیفی تیسویں  
 مراد ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ میں نے ہی صلی اللہ علیہ وسلم ساتھ دیکھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ میں نے ہی صلی اللہ علیہ وسلم ساتھ دیکھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
 حاکم بن اسحاق اور اس عدی اور حاکم سے کہیں اور اس مردہ ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ سے روایت کئے ہیں  
 کے جہت آتے مار مونی نا تھا اللہ بن استوا لا ترفعوا اصواتکم فوق صوت النبی وکثیر  
 لہ ما نقول الاربعیٰ ای ہاں والو کی مکر وای ہی کی اور اسے اور اس سے مولو کہہ لائے لوگ  
 یا رسول اللہ میں واقف ایسے مات کہ کا مکر صا کوئی بھی پاس کہ را ہی سر رکھا یہ جمیع صعیفی تیسویں  
 مراد ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ میں نے ہی صلی اللہ علیہ وسلم ساتھ دیکھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

کسی چیز کو اپنے سے دفع کرتے ہیں لیکن کچھ چیز دستِ نہیں ہیں نے بولایا رسول اللہ آپ کچھ چیز کو اپنے سے دفع کرتے ہیں تو کچھ چیز نہیں دیکھا فرمانے لگے دنیا مجھ پر فزائش کرنے کی سوین اسکو بولا میرا پاس دو ہر وہ بولی آج مجھے نہ پائیگی بزار کھا یہ حدیث ضعیف ہی اور اس حدیث کو حاکم مستدرک میں اور ابن عدی کامل میں اور بہقی مثالب الایمان میں زید بن ارقم سے یوں روایت کئے ہیں کہ ایک دن ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ پانی مانگے کسی نے شہد اور پانی مخلوط کر کے اچھلا دیا جب اسکو ابو بکر ہاتھ میں لئے اتار روئے کہ آپ کے نزدیک جو لوگ بیٹھے تھے بھی ابدیدہ ہو اور پوچھے آپ کا ہیکو اتارو تو ابو بکر رضی اللہ عنہ کہے میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس تھا دیکھا نبی صلی اللہ علیہ وسلم اپنے سے کسی چیز کو دفع کرتے ہیں اور فرماتے ہیں میرے دور میرے سے دو ہر وہاں کچھ چیز دستِ تھی میں بولایا رسول اللہ آپ کسی چیز کو دفع کرتے ہو ہر آپ کے پاس میں تو کچھ شے نہیں دیکھتا میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمائے دنیا اپنی تمام زینت کے ساتھ میرے پاس صورت لیکے آئی میں نے اسکو بولا میرے نزدیک سے دو ہر وہاں چلی گئی پھر کے بولی واللہ آپ اگرچہ میرے ساتھ گئیں لیکن آپ کے حد جو کوئی آتے ہیں وہ مجھ سے بھاگتے سکیں گے ابو بکر فرمائے میں دڑتا ہوں کہ دنیا مجھ کو آن لگا اسی ہر میں روبا سینتیسویں بزار اور طبرانی کبیر میں عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روئے کہ میں کہ ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ عمر بن العاص کو لکھتے تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب تک کے کاموں میں مشغول کیا کرتے تھے تم بھی مشغول رہو اور یہ بھی لکھے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم انصار کے حق میں وصیت فرمائے تھے کہ میرے بعد ان کے نیک آدمی سے قبول کرو اور بیک در گذر و سودہ وصیت تمکو معلوم ہی سیوطی نے کہا اسکی سند حسن ہی ارتیسوسن علی بن ابیہنی مسند زبیر بن اورد اقطنی علی بن اوردانی اوسطین ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ سے روایت کئے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خبر کو فتح کئے وہاں اس کی کھیت بہت تھیں لوگ ان میں پیر کرکھائے لگے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرما جن نے یہہری بھجی کھا وہ ہمارے مسجد میں نہ آوے سیوطی نے کہا اسکے رجال ثقہ میں اچھا لیسوسن داقطنی ابی سنن بن جابر بن عبد اللہ سے ابی بکر صدیق رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو آجے یا باب میں پوچھے فرما دیا وہ ہر کا پانی طہور اور میتہ اس کا حلال ہی داقطنی کھا کہ حدیث ضعیف ہی اوردانی علی بن اورد الشیخ اور ابن مردویہ ابو بہقی سنن بن ابوالطفیل ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ سے موقوف روایت کیا ہے لفظ انکا یوں ہی کہ کسی نے ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ سے دریا کے میتہ کا حکم پوچھا تو کہے ہو الطہور ماؤہ والحق میتہ داقطنی کہا کہ یہ حدیث موقوف صحیح ہی اورد اقطنی اور بہقی اپنے سنن میں ابن عباس رضی اللہ عنہما یوں روئے کہ میں کہ ابو بکر رضی اللہ عنہ سے میں سناؤنا دربا میں جو ہی اسکو اللہ تعالیٰ تمھارے ذبح کیا تم کو کھا یا کروین و تمام

ہم بھی اسکا نام لے کر بیٹھے ہیں  
 کہ اسے تو اسکا نام لے کر بیٹھے ہیں  
 کہ اسے تو اسکا نام لے کر بیٹھے ہیں  
 کہ اسے تو اسکا نام لے کر بیٹھے ہیں



مدیوح ہیں چالیسویں مسند داؤر الوعلی اور سرار اور اس المسند داؤر الوعلی اور طرانی لکھیں اور حاکم مسند میں  
 اور اس مرد ویر اور کھانوی نہیں ہیں اور اس عسکرانی مایح میں انی مکر رھی اندعہ سے روا کئے ہیں  
 نولہا یہ لاندہ یا انکو حلد آتا تو فرما گئے یہ سو میں ہوا اور الواعدا اور المسند اور ستم تسالوں اور داؤر لکھتے  
 مجھے بودیا کر دیں سرار اور اس مرد ویر کی ایک روایت میں آتا ہے کہ سورہ ہود اور اس کے ہیں الحاد اور الواعدا و ستم تسالوں  
 اور ہل ایک حدیث العاصیہ مجھے بودیا کر دیں ایک تالیسویں ہفتی نے روایت کیا ہے کہ انکو مکر رھی اندعہ ہمارے  
 کرنے وقت دونوں ہاتھ اٹھائے تھے اور رکوع کے وقت اور رکوع سے سر اٹھانے کے وقت بھی دونوں ہاتھ اٹھائے  
 تھے اور فرماتے ہیں ہی صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ ہمارے ہاتھوں کے سرور کے وقت اور رکوع سے سر اٹھانے کے  
 اسے ہاتھ اٹھائے تھے یہی ہے کہا اس کے روا لعم ہیں یا یسویں اس راہور اور اس رکوع سے سر اٹھانے کے وقت  
 عدل میں اور طرانی اوسط میں اور ہفتی عاں میں انی مکر صلی رھی اندعہ سے روا کئے ہیں کہ انکو ہل آئی  
 صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ اور سرور کا ہاں رسول اللہ میں سما ہوں کہ آئے ہاتھ ہوا ایک جمعہ سے دو جمعہ  
 اور یا کھوں کار کھارہ ہیں ان کا ہوں کل حوالے کے ہاں واقع ہو وں جس کی کہا ہوتا ہے ہر کرے رسول اللہ صلی  
 علیہ وسلم فرمائے دیرے اور ہر فرمائے جمعہ کے روز غسل پا کاہ کا کھارہ ہی اور جمعہ کے واسطے چلے حوالے ہوا ہر  
 کے واسطے سس سس کے عمل کا نوا ملے ہی اور جمعہ کی ہمارے سے مراعت یا نوا ہوا دو سو سر کس عمل کی حوالے ملگی  
 داؤر و طعی نے کہا کہ ہر حد سے ضعف ہی را یسویں داؤر و طعی عدل میں اور الواعدا ہاں اور انکو مکر رھی اندعہ  
 میں انکو مکر رھی اندعہ سے روا کئے ہیں کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے نوحھا لگا کہاں کہ رہا  
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مدری کی مچھلی کو مکر کر رہا تھا کہ میں نے کہا میں نے لیا اور لوی صلی اللہ علیہ وسلم  
 کے سرور کو مکرے میں لولا ابھی یادہ کرو ہر فرمائے اس مجھ سے میں حوی ہیں میں لولا ما رسول اللہ ہم ملاک  
 ہوئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا انا کبر سئلہ و فارغ منی لعی ای انکو مکر اعدا کو احصا کر  
 افراطہ کر کھاں یا کجا حوتا یسویں داؤر و طعی کہاں العلل میں اور اسمعیلی ہی مع میں داؤر و طعی ہاں مالک میں انی  
 رھی اندعہ سے روا کئے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کہنے کو ہندی تھے اس میں او جہل کا اوہ  
 تھا لعی او جہل کا اوہ جو نہ کہ حیا میں حمت ملا تھا اس کو بھی ہدی کے اوہ میں ہوا کہ یسویں اس  
 انی حاتم کا العلل اور عسکی کہاں الصعہ میں اور داؤر و طعی میں میں اور طرانی اوسط میں انی مکر رھی اندعہ  
 سے روا کئے ہیں کہ میں ہی صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ میں تھا تھا انکے صحن و صو کر کے آتا اس کے قدم پر کہو  
 کے مقدار چکرانی ہیں یہی تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمائے لوجا کے اسی و صو کام کر ہر وہ کجا اس میں

یانی نبی یا تعالیٰ اور اوقظنی کہے ہیں کہ یہ حدیث ضعیفہ ہے چھالیسویں دارقطنی سنن میں سونیدین غفر سے روا کیا ہے کہ ابو بکر اور عمر اور عثمان رضی اللہ عنہم سے بن سہاون کہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وتر کی آخری رکعت میں قنوت پڑھے اور دینوں بھی وتر میں قنوت پڑھا کرتے تھے سیوطی نے کہا اس حدیث کی سند ضعیفہ ہے سینتالیسویں دارقطنی کتاب الافراد میں ابو بکر رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک کبر اتھا وضو کے بعد اُس سے ہاتھ منہ پونچتے تھے اترتالیسویں امام احمد زہری سے انصاری کے ایک فقیہ مرد سے عثمان رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے وفات کے بعد قرینہ تھا کہ چند صبی بغم سے مجنوں ہوں بن بھی انھیں بن بھی ایا کہ روز کا ماجرا ہی عمر رضی اللہ عنہ میرے گزرے میں بیٹھا سو دیکھ کے مجھ پر سلام کئے میں انکو نہیں سمجھا اور سلام کا جواب نہ دیا عمر حاکم ابو بکر سے میری شکایت کئے پھر ابو بکر اور عمر دونوں ملے میرے پاس گئے ابو بکر پوچھے تمکو تمھارے بھائی عمر سلام کئے تم انکے سلام کا جواب کیوں نہیں دینے میں بولا میں ایسا نہیں کیا عمر کہے واللہ میں سلام کیا عثمان کہے تم گزرے اور سلام سو واللہ مجھے معلوم نہیں ابو بکر کہے عثمان سچ کہتے ہیں کسی امر میں انکا دل چاہتا تھا عثمان کہے درست ابو بکر پوچھے وہ کیا کرتا تھا کہ میں بولوں قبل اس کے کہ ہم پوچھیں اس امر کی نجات کے چیزیں ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وفات یا کئے ابو بکر کہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس امر کا سوال کیا ہوں پھر میں نے کھرے ہو کر عرض کیا میرے بابا پتھر پرے خدا میں اس سوال کے تمھیں لاتی تھے ابو بکر کہے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا اس امر کی نجات کے چیزیں ہی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمائے جو کلمہ میں نے اپنے چچا کو بولا یعنی لا الہ الا اللہ اور اللہ اکبر اور اللہ اعظم جس نے اُس کلمہ کو میرے قبول کر لیا تو اُس کو اس سے نجات حاصل ہوگی رجال اس حدیث کی سند ثقہ ہیں مگر ایک راوی کا نام ہم ہی معلوم نہیں وہ کون ہی ابو یعلیٰ نے اس حدیث کو جبرین مطعم سے یوں روایت کیا ہے عمر رضی اللہ عنہ عثمان سپر گزرے اور انکو سلام کئے عثمان نے جواب نہیں دیا عمر حاکم ابو بکر پاس غما کی شکایت کرنے لگے ابو بکر عثمان سے پوچھے تم کیوں اپنے بھائی کے سلام کو نہیں دے عثمان کہے واللہ میں سامان میں میں دل میں کچھ بجا کر رہا تھا ابو بکر کہے وہ کیا بجا تھا عثمان کہے شیطان کا خلاف اُس نے میرے جی میں دیا میں ذات تھا اگر زمین پر جتنے چیزیں ہیں وہ تمام مجھے ملیں تو میں اس بات کو زبان پر نہ لاؤں گا جیسے جی میں شیطان سے باتیں لاتا تو میں اپنے جی میں بولا شیطان یہ باتیں جو دالتا ہے سے ہم کو کیا چیز نجات دیوگی سو کائنات میں ہی صلی علیہ وسلم سے پوچھا ابو بکر بود اللہ میں اس بات کی شکایت بھی صلی اللہ علیہ وسلم سے کیا اور شیطان جی میں دے دے جو دالتا ہے پوچھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا میرے چچا کو موت کے وقت جس کلمے کو کہو کر کے اعریا تھا اور

—

کہا اس کو کم کہو گے لوگو اس کی کجائیات ہو کی تو میرے روادیہ العشر میں کہا اس کی سد جس ہی اور نام محمد  
محمد بن حسن مطعم سے اسے والد گرامیوں روایت کیا ہے کہ انہوں نے کئی حشر کہے ہیں اور رو کیا کہ کا جس میں رسول  
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے جو کچھ کہ سلطان ہجراؤلوں میں جو دالیا ہے اس سے کہا حشر ہو کجائیات  
الو کر صلی اللہ علیہ وسلم کے کہے ہیں اس کا سوال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیا تو اس فرما میں اسے حج کو چلاؤ  
کر کے کہا تھا وہ کلمہ کجائیات دیا ہے اور طریق اوسط میں الو کر صلی اللہ علیہ وسلم سے لوں واس کیا ہے کہ میں  
جو کچھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہتا ہوں اس میں ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرما اس کلمے میں ہی جو میں نے  
سچا تھا تھا اور وہ انکا وہ کلمہ یہ ہے کو ابی دسا کوئی الہ نہیں سوا اللہ کے اور محمد اللہ کا رسول اور پیر الہی  
سدا اور اس ہوا اور اس مع اور دار فطی افراد میں اور ابو نعیم کہتا المعروف میں الی دلیل سے روایت  
میں کہ مجھے حشر دئے گا لوگو نے طلحہ بن عسید اللہ سے ملاقات کئے اور کہے میں تمکو ہما سب شکس ماما ہوں  
سدا ہی طلحہ کہے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا فرمائے مجھے ایک کلمہ ہی واضح کئے والا ہی  
ہست کو یہ کلمہ کیا ہے سو میں نے جو مجھے ماما الو کر صلی اللہ علیہ وسلم کہے میں جاسا ہوں وہ کلام لا الہ الا اللہ ہی سہی  
نے کہا اس کے حال اللہ ہیں سدا عاصی کہا اس کی سد میں ایک شخص مجھ بول ہی کہو کہ او وائل کیا نہیں  
کہ اس سے سداسی رستہوں کو جمع کر کے دیکھیں جو حد تک کو اصل نام ہو ماما ہی ایجا سو میں ابو نعیم  
دلائل میں الی کر صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا ہے کہ میں غار معامل ایک شخص کو حشر دیکھا تو لولا  
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھتا ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرما اس ہا میں فر سے تمکو اس سے سر کرے  
ہیں اسے میں کہہ سچ ہی معاملہ سدا کو بیٹھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمائے ای الو کر اگر وہ ہما کو دیکھا  
نوں نہ سمجھا اس حد تک کو الو علی دوسری طریقوں سے مختصر بھی رتو آگیا ہی مستوطی نے کہا کہ اس کی سد صفت  
ہی کجاسو میں طرائی اوسط میں الی کر صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمائے  
ما اللہ لو میں الخطا کے اسلام کو قوی کر مستوطی نے کہا کہ اس کی سد میں جس رُنا کہ ہے وہ صلیبت ہی  
یکانوں الو علی اور اس مرد کو جس میں اللہ سے ایک ما سے الی ہر رہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کئے ہیں  
کہ مجھے تو کر صلی اللہ علیہ وسلم سے حشر دئے گا ایک سب مجھے کہا ماما ملا ہے میں گھر میں آگے جو کچھ سدا کہا ماما ہی کہے  
واللہ کچھ ہیں میں کچھ نے سدا کیا لکس بھوک سے سدا آئی میں اسے جی میں بولا حد میں جا دیاں صبح کے  
مار سہوں لو ہر ہی بھر سدا کو کہ اللہ تعالیٰ جی جاتا تھا اسی مار سدا لو کہنے نے نکال کا کے سمجھا ہا  
اس میں عمرس الخطا صلی اللہ علیہ وسلم سے اور جو مجھے کوں ہی میں لولا الو کر ہوں عمر کہہ اس وقت کہوں گے ہوں

حال انکو ظاہر کیا عمر کہ واللہ تمکو جو چیز باہر نکالی مجھے بھی وہی چیز نکالی پھر عمر انکے میرے پاس بیٹھے ہم بیٹھے تھے کہ ایسے میں رسول  
 صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے اور تمکو نہ بھیجائے پوچھے کون ہو عمر حلبی کر کے کہے ابو بکر اور عمر بن رسول اللہ صلی  
 اللہ علیہ وسلم پوچھے اس وقت کیون نکالے ہو عمر کہے میں کھر سے نکال مسجین آیا آدمی کی اہمیت پا کر پوچھا  
 کون ہی کہے ابو بکر یوں میں پوچھا اس وقت کیون آئے ہو تو اپنا حال بیان کئے میں بولا واللہ مجھے بھی یہی چیز نکالی  
 ہی بنی صلی اللہ علیہ وسلم فرمائے تمکو جو چیز باہر نکالی مجھے بھی یہی چیز نکالی ہی چلو ابو الہیثم بن التیہما واقفی  
 پاس جائیں اسکے پاس چھ ہو تو ہم کو کھلا لیا پھر چاندنی میں اسکے باغ کو گئے اور دروازے پر مارنے انکی عورت کو  
 کون ہو عمر کہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور ابو بکر اور عمر بن وہ بی بی دروازہ کھولی رسول اللہ صلی اللہ علیہ  
 وسلم پوچھے تمھارا شوہر کہاں ہی بولی بنی حارثہ کے باغ سے میٹھا پانی لانے گیا ہی اب کسی دم میں آویکا اس  
 واقعے نے پانی کی مسک اٹھا لایا اور اسکو خرے کے دختون کی شاخوں سے کٹھا دیا اور ہمارے پاس آکے بولا حارثہ  
 و اھلاً اور کہا ہماری ملوثا کے واسطے کبھی ایسے لوگ نہیں آئے اور خرمالکا ہو ایک خوشہ لا کے ہمارو بیرو  
 ہم چاندنی میں اسکے دانے چن کے کھانے لگے اور آپ چھری لیکے بکریوں میں گیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
 کہے دودھ والی بکری مت کا تو غرض ایک بکری کا ت کے اسکو چھین چھال کے تیار کیا اور اپنی عورت کو بولا  
 اسکو پکا یو پھر گوشت کاٹ کاٹے دیکھتے دال کر پکائی اور روتیاں گوندھ کے پکا کر تیا کیں جب روتیاں سرد ہوئیں  
 مع گوشت شوربالا ہمارے روبرو ذہر اہم پیت بھر کے کھائے پھر مشک کا پانی ہوا سے خشک ہوا انھارا رسول اللہ  
 صلی اللہ علیہ وسلم کو دیا حضرت پئے بعد مجھے دیا میں بھی بی لیا پھر عمر کو دیا انھوں نے بھی پئے پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ  
 وسلم فرمائے تسکری اللہ کا ہم کھر سے ہو کے نکلے تھے اب ہم یہ کہل کے جاہن یئے و نعمتین ہیں حویا کے د  
 پوچی جاؤ گی بعد اسکی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم واقفی سے پوچھے پانی لے آئیکو تمھارا پاس کیا کوئی خادم  
 بولا واللہ نہیں فرمائے ہمارے پاس اسیران جب آئیں تو تم آؤ تمکو ایک آدمی دیونیکے تھوڑے دن میں گزرے تھے کہ  
 بنی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اسیران آئے واقفی بنی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
 پوچھے اسواقفی تم کا ہیکو آئے ہو اسنے عرض کیا رسول اللہ آپ نے تھے کہ ایک خادم دوں گا اسلئے میں آیا ہوں  
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرما ان اسیران میں سے تم ایک کو پسند کر کے لو واقفی بولا یا رسول اللہ آپ ہی چن  
 دیجئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرما اس لڑکے کو لو اور اسکے ساتھ نیک لو کر کے واقفی اس لڑکے کو لیکر اپنی عورت  
 کے پاس کیا عورت پوچھے یہ کیا ہی اس نے ماجری بنایا عورت پوچھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو تو کیا کھا بولا میں یہ عرض  
 کیا کہ آپ ہی ایک کو پسند کر دیجئے عورت ہی تو اچھا کام کیا اور بولی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمائے ہیں کہ اس

۲ یا رسول اللہ

۱۲ اللہ علیہ وسلم

[illegible]



سورہ مارا لہوا تھا میں بولا ایام حمل انھوں یعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سری بھوکے اور سریرے سوہر کی مہنگی کو  
 کو اس کے ایک لکس تم دیکھا وہ ہیں اور پھر کے کئی میں بولا مارے اللہ کا وہ انکو دیکھی ہیں بوسی صلی اللہ علیہ وسلم فرما  
 مرے اور اس کے دریاں حیرت خیز ہیں جو تھے ساتویں حکم برسی اور عسکری امسال میں اور بھی سب کے لاکھ میں الی بکر  
 میں غم و حرم سے روایت کیے ہیں کہ انکو برصین رضی اللہ عنہ جیسے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرما اللہ کی ہوا  
 مانکو لعاق کے صبیح سے صبیح عرض کیے مار رسول اللہ لعاق کا صبیح کس ہوا یہی لو فرما کہ دل صبیح کرنا اور دل میں  
 لعاق لکھا ایک ستویں اس عساکر نے الی بکر صید بن رضی اللہ عنہ سے روایت کیا یہی کہے عساکر کے بعد مجھے کسی حدیث  
 اندر سے رہا اور میں نے کتابوں میں کسی سے مجھے درسا نا اس سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مرا حوت جو ان حضرت  
 صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے اور دس کے خاطر تھا انکو دیکھ کر فرما اندر سے کہ واقعہ عالمی اس کام کی نصرت اور کام  
 بر حکم کو حکما ہی احسن حدیث کی سند صبیح پانچویں اس الی سند اور اس الحدیث اور الوالیہ اور الواعظ دلائل  
 الی بکر صید بن رضی اللہ عنہ سے روایت کیے ہیں کہ جب ہم مار کو تھے تو میں اس میں ایک سو سوا دیکھا اور اس کو اس الی  
 لگا کر سدا کا اور عرض کیا مار رسول اللہ اگر ساتھ مانجو کائے تو مجھے کوائے ترستیوں اس مرد و سنی فی عالم  
 رضی اللہ عنہا سے روایت کیا یہی کہے مجھے انکو برصی اللہ عنہ سے فرمائے میں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عاریں جاسے کہ  
 حدیث سے سرحد ہے میں دیکھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مانوں سے حوں نکلتا ہی اور سرمانوں بھڑکیا ہوا  
 لی فی عالم کہہ ہیں اس کا سب سے تھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو الی جگہ جلی کی عادت ہیں تھی جو سلوین  
 راد اور حاکم سند کہ میں لی فی عالم رضی اللہ عنہا سے روایت کیے ہیں کہ مرے والد انکو برصی اللہ عنہ مجھے کہے میں بگو  
 انکو دیکھا تھا ہوں کہ مجھے ہی صلی اللہ علیہ وسلم کہتے تھے اور فرمائے کہ اس عاکو غیثی السلام حواروں کو سکھا  
 تھا اگر تم مرا حدیثی برابر میں ہو لو اس کو اللہ تعالیٰ تم سے ادا کراد گا میں کہی ہر کہ ہر لولا کر واللہم فارجع الہم  
 وَكَاتِفَ الْكَرْبِ حَيْثُ دَعَا الْمُصْطَفِينَ رَحِمَ الدُّنَا وَالْآخِرَةَ أَنْتَ رَحِمَ الْفَانِ  
 حَيْثُ رَحِمَهُ تَعْبَدِي عَنْ مَنْ سِوَالِكَ بَرَّكَهَا بَدْعِيهِ أَسْأَلُ الدُّنَاكَ الدُّنَاكَ  
 دعا کو لی فی عالم رضی اللہ عنہا توں روایا کہ ہی اللہم فارجع الہم وَكَاتِفَ الْكَرْبِ حَيْثُ دَعَا  
 الْمُصْطَفِينَ رَحِمَ الدُّنَا وَالْآخِرَةَ وَرَحِمَهُمَا أَنْتَ تَرَحَّمِي بِرَحْمَةِ تَعْبَدِي لَهَا عَنْ  
 رَحْمَةِ مَنْ سِوَالِكَ اور یہ بھی فرمادہ کیا کہی انکو برصی اللہ عنہ سے مجھے مرقص بھوکا تھا اور مجھے قرص سے بہتے کہ  
 تھی میں اس دعا کو پڑھے لکھا مجھے کچھ بھار کا اسامع آما کہ اس سے وہ قرص داہو کمانی فی عالم کہے سر  
 سر بھی قرص تھا اسکو ادا کرنے کی خاطر میرے پاس تھی بھارت میں بہ دعا پڑھے لگی بھو سے دن ہیں گذرے تھے



کہ اللہ تعالیٰ مجھے رزق دیا وہ نہ صدقہ تھا جو کوئی مجھے دیکھ اور نہ کسی کی شہادت تھی جو میں وارث ہوئی غرض اللہ تعالیٰ میرے  
 دین کو ادا کیا اور کچھ مال میرے لوگوں میں بانٹی اور عبدالرحمن کی لڑکی کا منڈن تین اونچے لکاکے کی اس میں بھی  
 کچھ کیا سیوطی نے کہا اس کی سند میں حسن بن عبد اللہ ابلی ہی وہ ضعیف ہی تندرہ عاصی کہتا ہی امام حوزی  
 نے اس دعا کو اپنی کتاب حصص میں بھی وارد کیا ہی اور کتاب کی ابتدا میں لکھ دیا ہی کہ میں اپنی کتاب وارث  
 کروں گا مگر وہ حدیث جو صحیح حسن ہو پس اس سے معلوم ہوا کہ یہ حدیث ان پاس ضعیف نہیں پیشواری  
 ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بڑی قصہ میں ابی بکر رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
 ہریرہ کا غنیمت بی بیون کے عہد کے موافق لے چھا ستون ابن شہاب اور ابو بکر سے معنی غنیمت میں اور  
 عساکر نے علی بن کثیر سے روایت کئے ہیں کہ ابو بکر رضی اللہ عنہ نے ابو عبیدہ کو کہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
 سلم فرماے ہیں تم اسے امین ہو تم اس حدیث کا خلافت کے بنائیں اور گناہیں ستون  
 ابو بکر شافعی نے غیب لائیا ہیں ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہی کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
 سے آپ چھا ہمارا اُحد کا کفارہ کیا ہی تو فرمے کہ اہی بنا کوئی آگ نہیں سوا اللہ کے اتر ستون ابو بکر  
 شافعی اور ابن الجوزی نے ابی بکر صدیق رضی اللہ عنہ سے روایت کئے ہیں کہ ہریرہ نے گوشت ہدیہ بھیجی رسول اللہ  
 صلی اللہ علیہ وسلم اس گوشت سے کچھ کھانچا کھ کئے لوگ عرض کئے یا رسول اللہ یہ گوشت صدقہ کا ہی جو ہریرہ کو دیا  
 کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمائے اسکے واسطے وہ گوشت صدقہ تھا اب ہمارے وہ ہدیہ ہاں ہریرہ  
 ابن ابی الدینا فصائل رمضان میں اور ظاہر تحفہ الفطرمین اور ابن عساکر اپنی ارمالی میں ابی بکر صدیق رضی اللہ عنہ  
 روایت کئے ہیں کہ اللہ تعالیٰ ہشتین سرخ یا قوت سے بنایا اور پائے دیوار سونے کے کیا اور سندس  
 استبرق پردے اُن پر والا ہر ہشت کا طول عرض سو برس کی راہ ہی ہر ہشت میں لاکھ بھر جولیا ہیں چوٹی  
 میں ایک سفید قہر ہی اس کا سفید سنہری زبرجد کا اور انکی دیواروں میں نہرین لہراتی ہیں درخت و ٹانگے کھینچے ہیں  
 اس ہشت والیکو آسائش ہی ڈر نہن اور وہاں سدا رہنا ہی ست ہنہن کپڑے ہنہن کلتے اور جوانی زوال ہنہن باقی  
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمائے یہ باغین اسکے لیے بناے ہیں جو رمضان کا روزہ رکھتا ہی اور اللہ تعالیٰ  
 وہ ہشت افطار کے دن روزہ دار کو بخشنا ہی سیوطی نے کہا اس حدیث کی سند میں نصر بن طاہر ہی  
 ہی بزار نے کہا اسکی بعض حدیثوں پر متابع ہنہن اور ابن عدی بولا وہ بہت ضعیف ہی سترویں ابوالشیخ  
 فتن بن یزید بن السط سے محمد بن عبد اللہ شیمی سے ابو بکر ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ سے روایت  
 کیا ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمائے تم عنقریب غریب ہو گے یہاں تک کہ ہونے کے سے لوگ جا۔

ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بڑی قصہ میں ابی بکر رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
 ہریرہ کا غنیمت بی بیون کے عہد کے موافق لے چھا ستون ابن شہاب اور ابو بکر سے معنی غنیمت میں اور  
 عساکر نے علی بن کثیر سے روایت کئے ہیں کہ ابو بکر رضی اللہ عنہ نے ابو عبیدہ کو کہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
 سلم فرماے ہیں تم اسے امین ہو تم اس حدیث کا خلافت کے بنائیں اور گناہیں ستون  
 ابو بکر شافعی نے غیب لائیا ہیں ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہی کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
 سے آپ چھا ہمارا اُحد کا کفارہ کیا ہی تو فرمے کہ اہی بنا کوئی آگ نہیں سوا اللہ کے اتر ستون ابو بکر  
 شافعی اور ابن الجوزی نے ابی بکر صدیق رضی اللہ عنہ سے روایت کئے ہیں کہ ہریرہ نے گوشت ہدیہ بھیجی رسول اللہ  
 صلی اللہ علیہ وسلم اس گوشت سے کچھ کھانچا کھ کئے لوگ عرض کئے یا رسول اللہ یہ گوشت صدقہ کا ہی جو ہریرہ کو دیا  
 کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمائے اسکے واسطے وہ گوشت صدقہ تھا اب ہمارے وہ ہدیہ ہاں ہریرہ  
 ابن ابی الدینا فصائل رمضان میں اور ظاہر تحفہ الفطرمین اور ابن عساکر اپنی ارمالی میں ابی بکر صدیق رضی اللہ عنہ  
 روایت کئے ہیں کہ اللہ تعالیٰ ہشتین سرخ یا قوت سے بنایا اور پائے دیوار سونے کے کیا اور سندس  
 استبرق پردے اُن پر والا ہر ہشت کا طول عرض سو برس کی راہ ہی ہر ہشت میں لاکھ بھر جولیا ہیں چوٹی  
 میں ایک سفید قہر ہی اس کا سفید سنہری زبرجد کا اور انکی دیواروں میں نہرین لہراتی ہیں درخت و ٹانگے کھینچے ہیں  
 اس ہشت والیکو آسائش ہی ڈر نہن اور وہاں سدا رہنا ہی ست ہنہن کپڑے ہنہن کلتے اور جوانی زوال ہنہن باقی  
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمائے یہ باغین اسکے لیے بناے ہیں جو رمضان کا روزہ رکھتا ہی اور اللہ تعالیٰ  
 وہ ہشت افطار کے دن روزہ دار کو بخشنا ہی سیوطی نے کہا اس حدیث کی سند میں نصر بن طاہر ہی  
 ہی بزار نے کہا اسکی بعض حدیثوں پر متابع ہنہن اور ابن عدی بولا وہ بہت ضعیف ہی سترویں ابوالشیخ  
 فتن بن یزید بن السط سے محمد بن عبد اللہ شیمی سے ابو بکر ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ سے روایت  
 کیا ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمائے تم عنقریب غریب ہو گے یہاں تک کہ ہونے کے سے لوگ جا۔

ایک مہر فاسد ہیں اور امانس حواس صحیحہ عرصہ کئے ماسوا اللہ ہمارا کمال ہو گا تو فراموش ہو جائے اور اس پر عمل کرو  
 کرو اور جو مسکری افسوس کو اچھا کر دو اور کہا کرو ای اھد اسی اھد ہمارے ظالموں سے بھاگ بھاگ کر اور ہم سے جو ماسی جی سکرو  
 بہر ہی سرمد کی معنی جھلی میں جھٹکا جاتا تھاں مراد سک لوگ جانے پہلے کہنے مافی رہا ستو طوطی نے کہا اسکا راوی بہ  
 السہ سے صعب ہے اس حد میں کے ایک قطعہ کو امام احمد نے روایت میں مراد اس سے انوکھ سے سو فوٹ  
 کہا ہی اس کا لفظوں ہی کہ انوکھ فرما صلیح لوگ ایک کھد ایک ہلاک ہوئے تھے جہاں مکے مافی رہ جائے لوگ ہوئے  
 کے سے صفا حواما حوا کا بھوسا ہو مافی حکو اللہ تعالیٰ اسرار کر کا انکو ہتروس جس میں صفا اور انوکھ  
 حد میں اور وری محاسن میں ریدس اور سے روا ہے کہ انوکھ رضی اللہ عنہ کا ایک سلام تھا حراج  
 د مارا اس سے ایک کھانا لے آیا انوکھ رضی اللہ عنہ اس میں کا ایک لہم کھا لہم و اللہ لام لولا آئے رو میں کچھ لال  
 لو اب در مات کیا کرے کہ کہاں سے لانا ہی آج کنوں ہیں لو جھے انوکھ کہے آج اسہا عالتھی اس لئے  
 ہیں لو جھا لکھ لول کہاں سے لانا ہی لول میں جاہلیت میں انکو قوم کے ماسک کے کچھ سر رہا تھا و کمرے سے وند  
 کئے تھے آٹھ دس میں دیا جا کھلا لو انکے مہا سادی بھی ہو لوگ مجھے دئے انوکھ رضی اللہ عنہ فرمایا  
 نے مجھے ہلاک کیا میرے انکھ میں حللی میں دلائے دے کرے لکے لو کچھ ہیں کھانا لوگ کہے لکے حیک آری  
 رہنوک و ج رہ کھانا بھرا مانی بی کے اس کو کچا لوگ کہے اللہ انکو جو جسم کرے اس ایک لہم کے واسطے اسی  
 اٹھا انوکھ کہے اگر اس کے ساتھ مرادم کھانا تو اسکو کھانے میں مجھ کو جس آما میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
 سے سہا ہوں فرما کچھ حرام غذا مادورج اسکے لئے اولی ہی میں دراک اس لہم سے سہرا کچھ غذا  
 ہتروس اس سے حواس الفصل انوکھ رضی اللہ عنہ سے روا ہے کہ انوکھ رضی اللہ علیہ وسلم نے معاد  
 کو کہے وہ قیام کے دن عالمو کے کو انکے بڑے کے مقدار کو کا اسکی سہ میں وادی ہی ہ معصی ہی رتو  
 انکے مراد کے مقدار کو کہے ہیں اور بعض ایک میل کے مقدار کو کہے ہیں اور بعض مد لفر کی فاس کو اس حد کے  
 سر میں انکے فاس ہی اسکا سبب جنہوں کلار کے جنہوں جس میں آدھار ہتروس جاس انی آسائے سو میں  
 عدل سے انوکھ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صبح کی ہمارا سہارا تو  
 ہے ہی کسی چوڑا ہر ہوی و ستو طوطی نے کہا اس کی سہ میں عبد العزیز میں ماں اور سر و جعی ہیں و  
 دو لوں معصی میں جو ہتروس ابو العالی نے بی غاسد رضی اللہ عنہا سے روایت کیا کہ عبد اللہ اس انی بکا افعال  
 ہوا سو میں رتو لکھ انوکھ رضی اللہ عنہ مرد میں انکے کہے سے بیور میں جاہلیت کے زمانے میں اس لئے میں ہم  
 سے عدل کر رہا ہوں اور میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سہارا تھے مردوں کے روئے ملائے سے سہرا جسم لہم اللہ

۴۷  
کا کرم پانی ڈالنا ہی سیوطی نے کہا اس کی سند ضعیف ہے چچتر وسین عبد الزاق اور ابن راہویہ اور ابن ابی شیبہ  
حاضر بن ابی اسامہ اور ابو یعلیٰ اپنے مسندوں میں اور عبد الباقی بن سعید البیاض اناسکال بن محمد بن سہیب سے روایت  
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مولیٰ ابی رفع سے روایت کئے ہیں کہ مجھ کو کچھ احتیاج درپیش ہوئی میں نے اپنی غوث  
کی بہن لیکے بیچنے کو نکلا یہ معاد اس سال میں ہوا جس میں ابو بکر خلیفہ ہوئے تھے غرض راہ میں ابو بکر رضی اللہ عنہ  
مجھ سے ملے اور پوچھے یہ کیا ہے میں بولا ہمارا کو کچھ پیسے ضرور ہیں اس واسطے اس کو فروخت کرتا ہوں ابو بکر  
میرے پاس درہم ہیں اس کا رو پالینا ضرور ہی عرض راز و منکوا پیچ کو ایک بلے میں رکھے اور درہم کو دو سو تیرے تولے  
تو بیچ کا وزن ایک دانق کے مقدار زیادہ ہوا ابو بکر نے اس کو کتر کے نکالے میں بولا یا خلیفہ رسول اللہ وہ پاکو  
حلال ہے ابو بکر کہے اے ابورافع تم اگر اس کو حلال کریں تو اللہ تعالیٰ اس کو حلال نہیں کیا میں رسول اللہ صلی اللہ  
علیہ وسلم سے سنا ہوں فرمائے سو کو سونے کے وزن کے برابر بچنا ہی اور روپے کو روپے کے وزن کے  
برابر بچنا ہی زاید دینا والا اور زاید طلب کرنے والا دونوں دوزخ میں ہیں ابن حجر عسقلانی نے کہا اس کی سند  
کلیبی ہی وہ متروکہ ہے اس حدیث کو ابن راہویہ اپنی سند میں وارد کیا کیونکہ ثابت بن الحجج اس کی ایک اصل  
ہی اور طحاوی نے اپنی قمی سے جو مولیٰ عمرو بن العاص کا تھا روایت کیا ہے کہ ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ لشکر کے امیر  
کو جب مکہ شام کو گئے تھے لکھے تم سو دیکر زمین میں اتارے ہو سو سے سونا نہ لو مگر وزن کو وزن برابر رو  
روپے سے روپا نہ لیو مگر وزن کو وزن برابر روغنے سے غلہ نہ لو مگر مانپ کو مانپ برابر سیوطی نے کہا اس کی سند صحیح  
چچتر وسین ابن راہویہ اپنی سند میں ام ہانی بنت ابی طالب رضی اللہ عنہا سے روایت کیا ہے کہ نبی فی فاطمہ رضی اللہ  
عنہا ابو بکر کے پاس کے ذوی القربی کا حصہ مانگے ابو بکر رضی اللہ عنہ کہے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
سنا فرمائے ذوی القربی کا حصہ میری حیات تک میرے بعد نہیں سیوطی نے کہا اس کی سند میں کلیبی ہی  
وہ متروکہ ہے سترہ تر وسین طبرانی اوسط میں اشما بنت ابی بکر رضی اللہ عنہا سے ابی بکر صدیق رضی اللہ عنہ  
سے روایت کیا ہے کہ عرفے کے دن جب آقا غریب ہو ابی صلی اللہ علیہ وسلم مژدلفے سے منبر اڑ طلوع آفتاب  
کے آفاض کئے سیوطی نے کہا اس کی سند ضعیف ہے انتہر وسین ابو الفضل احمد بن الغزالی اپنی حزمین ابو  
عبد الرحمن بن عبد السمیع سے ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ  
سلم سے سنا فرمائے جو بندہ اللہ تعالیٰ کی طاعت کی لذت پاوے تو روز قتل کے دن سے منہ نہ پھیرتا ہی داؤد بن  
کہا اس کی سند میں بکر بن حنیس ہی وہ ضعیف ہے انیاسوسن ابو یعلیٰ اور بیہقی شعب الایمان میں اور ابن حبان  
اپنی صحیح میں اسلم سے روایت کئے ہیں کہ ایک روز عمر رضی اللہ عنہ نے ابو بکر کے پاس گئے کیا دیکھنے میں ابو بکر

[illegible]



پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک ساعت خاموش رہے فرمائے میرا صحابی تین کوئی نہیں مگر میں اسکو کہوں گا  
 بہت ضروری مگر ابو عبیدہ اور بخران کی قوم اُسی سو کہی یا محمد آپ ہم سے اپنا حق لینے کسی میں کو بھیجے رسول اللہ صلی  
 اللہ علیہ وسلم فرما کہ قسم ہی اُسکی جو مجھے رسول برحق کر کے بھیجی تمھارے ساتھ قوی امین کو بھیجنا ہوں ابو بکر کہے  
 اس روز کے سو کہیں کسی دزامت کی آرزو نہ کیا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مجھے دیکھنا کر کے سر اٹھا یا رسول  
 اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمائے اے ابو عبیدہ تم اٹھو اب انکو انکے ساتھ روانہ کئے تیروٹی نے کہا یہ حدیث  
 ضعیفہ ہے چوریا سیون ابن عساکر نے ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ روایت کیا ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم  
 رخسار کو مشق تھیں تیروٹی نے کہا اس حدیث کی سند ضعیفہ ہے چا سیون ابو نعیم نے دلائل  
 ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا چہرہ اچاند کی مانند تھا  
 چھک سیون ابن عساکر نے واقعہ روایت کیا ہے کہ ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کہے اسلام میں کوئی فتح  
 حدیث تیری نہ ہوئی لیکن اس وقت کو کون کو قصور رای کہ جس سے جو معاملہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے اور نہ  
 پروردگار کے درمیان تھا معلوم نہ ہوا بندے شہابی کرتے ہیں جب تک اللہ تعالیٰ کے ارادے مطابق امور نہ  
 پہنچے اللہ تعالیٰ نہ ہوں کی ہی شہابی نہیں کرتا حاجۃ الوداع میں میں نے سہیل بن عمرو کو دیکھا تھخر کی پاس کھڑے ہوئے  
 اونٹنوں کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے نزدیک لے گیا تھا نبی صلی اللہ علیہ وسلم اپنے ہاتھ سے ان اونٹنوں کو بکھرتے  
 تھے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حجام کو بلا کے بیٹھوا اسہیل کو دیکھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
 کے بال لکیر اپنے انگوٹھ رکھتا تھا مجھے یاد ہے یہی سہیل حدیبیہ کے روز بسم اللہ الرحمن الرحیم لکھنا اور محمد رسول  
 اللہ کر کے لکھنا قبول نہیں کیا تھا اللہ تعالیٰ اسکو اسلام کی حدایت دیا اس نے میں اللہ کا شکر کیا تھی  
 کہا اس کی سند ضعیفہ ہے ستیا سیون ابن زنجویہ ابن عمر رضی اللہ عنہما روایت کیا ہے کہ ابو بکر  
 رضی اللہ عنہ نے یزید بن ابی سفیان کو شام کی طرف جب روانہ کئے دو میل کے شمارنے کے ساتھ چارہ پائے  
 اس نے کہا یا خلیفہ رسول اللہ اب آپ پھر جاوین تو بہتر ہی کہے نہ پھر دنگا میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
 سنا ہوں فرماتے تھے جس کے قدم راہ خدا میں غبار آو دہوں قدموں کو اللہ تعالیٰ آتش بر حرام  
 اس حدیث کو ہذا بھی روایت کیا ہے اٹھیا سیون جابر سلفی اپنی انتہا میں و ضین بن عطاء یزید بن  
 سے ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمائے مومن کو حلال  
 نہیں کہ اپنی جان کو ذلیل کرے پوچھے وہ اپنی جان کو کیسا ذلیل کریگا تو فرمائے اپنے کو ظالم حاکم یا ممدود  
 کرے ایسا نہویں ستے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ روایت کیا ہے کہ رسول اللہ صلی

یعنی اس شخص میں فدا  
 و ذرا نقصان ہی کا سامان  
 نہ ہونے کے لئے بہر جہ ضروری  
 کامل ہے

اسکو اونٹوں کو بکھرنے کی کھ  
 کو کہتے ہیں

[illegible]

فرماتے ہیں ابو بکر تیری ماتیرے پر روکو شرک تم لوگوں میں جو نبی کی چال سے بھنی یادہ پوشیدہ ہو اور میں تم کو بتا دیتا ہوں اسکو تم جب کہا کرو گے تو تمھارے چہوتا شرک اور بڑا شرک حاتا رہیگا وہ یہ دعویٰ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ اَنْ اُشْرَکَ بِكَ اَنَا اَعْلَمُ وَاَنْتَ غَفِرُکَ لِمَا کَانَ اَعْلَمُ سبوطی نے کہا اس حدیث کی سند ضعیف ہے اور اس حدیث کو حسن سفیان اور بغوی قیث بن ابی حازم ابی بکر صدیق رضی اللہ عنہ یوں روایت کئے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمائے شرک میری امت میں بہتر چرمیوں کے حصے بھی زیادہ مخفی ہے ابو بکر کہے یا رسول اللہ اس سے بچاؤ کیونکہ کہو تو فرما میں تم کو ایک عا سکا تا ہوں اسکو کہا کر گیتو تم نہوڑے اور بہت اور چھوٹے اور بڑے شرک سے بری ہو کہ ابو بکر عرض کئے بہتر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمائے یہ کہنا پھر وہ دعاند کو فرطے پچھا نوین ابو بکر محمد بن حاتم بن زخویہ کتاب فضایل صدیق بن عمرہ بنت عبد الرحمن سے اہمات المؤمنین سے روایت کیا ہے کہ صیبر کہنے لگے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر ہم کینا کیا کیا اسکو مسی تھوڑے تباہی ابو بکر رضی اللہ عنہ کہے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہوں فرمائے اللہ تعالیٰ ہود و نصاریٰ پر لعنت کرے کیونکہ وہ انبیاء کی قبر کو مساجد بنا کے اچھا نوین امام احمد و حکیم ترمذی اور ابو یعلیٰ بکیر بن الاضہ سے ایک شخص سے ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ سے روایت کئے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمائے میری امت سے مجھے سنہنرا آدمی دیکھو جنت میں بن حساب کے جا کے انکے منہ نہ ہو یہ بات کہ جاننے کے ماننے بیگے اور انکے دل ایک ہی آدمی کی دل کے سے ہو کے بنے اندر روڑ سے اور زیادہ چاہتا تو ہر ایک آدمی کے ساتھ سنہنرا آدمی زیادہ کیا ابو بکر کہے میں تمھارا ہوں بہتر فرمے والوں پر آیکا اور بیابان کے اطراف والوں کو بھیجیکا اس کثیر نے بولا اس حدیث کا راوی بکیر بن الاضہ آدمی ہوں تو انکے ساتھ سنہنرا آدمی کے ساتھ ہوں اس حدیث کے رجال میں لیکر اپنے پیشینہ کا نام نہ لیا وہ کون ہی سو معلوم نہیں ایسے بہم شخص کی روایت احکام میں اور حلال و حرام میں حجت نہیں ہوتی ترغیب و فضایل میں حجت ہو ظن غالب ہے کہ وہ تقدیر سے اتنی کمزور ہے کہ اس حدیث کے راویوں کو اس حدیث کے احکام اور ابو نعیم نے زبیر بن الحزیم سے روایت کئے ہیں کہ ایک مرتبہ طاحنہ کا اسکا نام تیرج بن اسید تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے وفات کے بعد چند روز کے ہجرت کر کر مدینہ کو آیا عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ اسکو دیکھ کے سمجھے کہ وہ مسافر ہی پوچھے تو کھان ہی بولا غمان سے پوچھے کیا تو غمان والوں میں کا ہی تو کہہ سوتا ہے اس حدیث میں بولا ہو بھڑکا یا تھوڑے کے ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کے پاس لیکھے اور کہے یہ اس سببی کا ہی جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمائے تھے کہ ایک زمین ہے اسکا نام غمان اس کے جانبین سمند ہی و مان عرب کا ایک

یہ حدیث ابی حازم اور بغوی سے ہے

سنہنرا آدمی ایک آدمی کے ساتھ سنہنرا آدمی ہوں تو انکے ساتھ سنہنرا آدمی کے ساتھ ہوں اس حدیث کے راویوں کو اس حدیث کے احکام اور ابو نعیم نے زبیر بن الحزیم سے روایت کئے ہیں کہ ایک مرتبہ طاحنہ کا اسکا نام تیرج بن اسید تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے وفات کے بعد چند روز کے ہجرت کر کر مدینہ کو آیا عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ اسکو دیکھ کے سمجھے کہ وہ مسافر ہی پوچھے تو کھان ہی بولا غمان سے پوچھے کیا تو غمان والوں میں کا ہی تو کہہ سوتا ہے اس حدیث میں بولا ہو بھڑکا یا تھوڑے کے ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کے پاس لیکھے اور کہے یہ اس سببی کا ہی جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمائے تھے کہ ایک زمین ہے اسکا نام غمان اس کے جانبین سمند ہی و مان عرب کا ایک



۲۰  
سیاہی اگر مرزا المی ایک مسخرہ جو کمالوا کو مرزا اور مختصر سے ہیں مار گئے یہ سب مسقط ہی کو مکتبہ اس کا روایاتی  
نسخہ بنا رہے ہیں۔ رما و جمعیٰ لو کر اور مکر رضى اللہ عنہما نہیں ملا مگر علی مرتضیٰ رضى اللہ عنہ دیکھا ہوا  
کے ہیں۔ سوار اور ایک امسال سے روایت کر رہا ہے لکن وہ فقہی قاضی اس حدیث کا لفظیوں ہی میں ہے  
اس حدیث کو ابو مکر رضى اللہ عنہ کے ماسنح کے کہے ہیں۔ اَلَا رَضِیَ اللہُ عَنْہُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللہِ صَلَّی  
اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُولُ اِنَّیْ لَا اَعْلَمُ اَرْصًا اَلْبَیْتُ اِذَا سَمِعْتُ کَیْ تَا کَوْفَجَ مِنْ شَرِّ لَوَا سِکَا مَعْنٰی  
کر کے ہو رہا ہے اس وقت یہ حدیث ابو مکر رضى اللہ عنہ کی سند میں ہوئی ہے اگر ماکو صم سے رہے ہو  
اس کا معنی میں سنا کر کے ہوا اس وقت یہ حدیث عمر رضى اللہ عنہ کی سند میں ہوگی۔ سندس ہاروں اس کے صم سے  
ہی بنا کر ماکو صم کے سند گرد آسا تھا امام احمد کہے ہیں باتوں میں ہوں بلکہ وہ ماکو کے فوج سے  
ہو اور اتو تعلق ہی اس حدیث کو ابو مکر رضى اللہ عنہ کی روایات میں داخل کیا ہے اس کو کہا ہے اس کی روایت ہی  
اولا ہے کیونکہ امام علی اس المذہبی اس کو ابو مکر کی سند میں سنا کر کہا ہے اتھیا لو میں اس سے کہنے میں  
عبد الرحمن بن عروس سعد بن معاذ روایت کیا ہے کہ دسویں سال ہی صلی اللہ علیہ وسلم حج فراتے یا کر آئے  
بعد محرم کا حدیث گیارہ ہجری کا دیکھ کر عالموں کو محصل رکوۃ کے واسطے کے قسملوں کے ماس روایہ کئے اس اور  
طی کے سند سے رکوۃ وصول کر لائے عدی میں حاتم رضى اللہ عنہ کو روایہ کئے عدی رکوۃ وصول کر کے ابو مکر رضى اللہ  
عنہ کی خلافت میں لگا ابو مکر رضى اللہ عنہ نے عدی کو تیس روایت دئے عدی کہے یا حاتم رسول اللہ صلی اللہ  
علیہ وسلم ہیں اور اس وقت مجھ سے زیادہ اصحاب ایگو ہو ابو مکر روایہ صحت کے رسول اللہ صلی اللہ  
صلی اللہ علیہ وسلم روایہ کرنے وقت معد رب کئے تھے اور قرآن مجسم حاک کے آو کے تو تمھارے حق میں جو ہوگا میں نے وہ  
سنا ہوں اب تم آئے ہو اللہ تعالیٰ تمھارے حوالی لا یا جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ابی رہی میں وعدہ کئے  
تھے میں اس کو ادا کرتا ہوں تم اس کو قبول کرو تم عدی کہے میں اس کو قبول کیا وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
کی طرف سے جس سے پھر ابو مکر کہے انکو لو اس حدیث کی سند ضعیف ہے اور اس میں انقطاع ہے اس میں طرانی  
کسر میں اور انعم نے حدیث رضى اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا وفات ہوا  
اور ابو مکر رضى اللہ عنہ حلیف ہوئے ایک ماس حکم میں انی العاص کے لئے سفار س  
کئے ابو مکر رضى اللہ عنہ کہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جس وعدہ کو بنا رہے ہیں میں اس کو لھو لو کا سدہ عا  
کہا ہے یہ جس نے حکم میں انی العاص مروان کا ماسی اس کی عداوتی کو دیکھ کے سی صلی اللہ علیہ وسلم سے  
اس کو اصرار اور طالع میں رہے ماکو کئے اس لوگوں نے اس کو مدد میں اس کی روایاتی دسا کر کے ابو مکر رضى اللہ

عزت سے سفارش کئے تو آپ نہیں بچا اور وہ فرمائے سو میں ابن عدی اور خطیب ابی بن عسا کر نے زہری سے روایت کی  
 المسیب ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ سے روایت کئے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمائے ہجو شہل  
 نہیں اپنے مہربے اللہ والا کہتے کہ مانند ہی اپنے تھے کو بچھ کھالتا ہی یہ حدیث ابی بکر رضی اللہ عنہ کی طرف سے  
 ضعیف ہے لیکن اصل حدیث صحیح ہے چنانچہ اس حدیث کو امام احمد اور بخاری اور مسلم اور ابو داؤد اور نسائی  
 اور ابن ماجہ نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کئے ہیں ایک سو ایک یوں دارقطنی افراد میں عقیدہ میں  
 ارجحی سے روایت کیا ہی کو اسی دیکے کہا میں ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ سے سنا ہوں اور وہ کو اسی  
 کہے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہوں فرما بکر بن عبد ربیع حاضر ہوا شوخص کو نبی سے جنت کی  
 دارقطنی نے کہا ابو بکر رضی اللہ عنہ سے یہ حدیث نہایت غریب ہے کیونکہ ابو بکر رضی اللہ عنہ سے اس عقیدہ جی  
 کوئی دوسرا روایت نہیں کیا اور عقبی سے سو کا صاحب بن خضیرہ کے کوئی دوسرا روایت نہیں کیا ہی سندہ  
 عاصی کہتا ہی اس کا راوی محمد بن کنیرہ کو فی ضعیف اور صاحب بن خضیرہ مہم ہی اکثر خط کرتا ہی اور صاحب بن  
 متروک ہی لیکن شواہد کو دیکھتے اس حدیث کو اصل ثابت ہی ایک سو دوسری ابن عدی کا ملین اور ابو  
 نعیم حلیہ میں اور ابن عساکر اپنی تاریخ میں حکم بن عبد اللہ سے قاسم بن محمد سے انما بنت ابی بکر سے  
 ام رومان سے روایت کئے ہیں کہ میں نماز میں ہلتی تھی اس کو ابو بکر دیکھ کے بہت غصہ کے قریب تھا کہ میں  
 نکل جاؤں بعد ابو بکر کہے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سنا فرما نماز کے واسطے کوئی کھڑے ہو تو اپنی ہاتھ پاؤں  
 کو حرکت نہ دے اور یہودی کی مانند دولا نہ رہے کیونکہ ہاتھ پاؤں ہلانا نماز کا تمام ہے ایک سو تیسری ابی  
 شیبہ اور ابویعلیٰ انما بنت ابی بکر رضی اللہ عنہما سے روایت کئے ہیں کہ میں اپنے باپ کو دیکھی ایک کپڑے سے نماز پڑھا  
 میں میں بولی کیوں آپ ایک کپڑے نماز پڑھتے ہو آپ کے کپڑے تو دھڑکے ہیں ابو بکر رضی اللہ عنہ کہے اسی سے  
 آخری نماز جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے پیچھے پڑھے ایک ہی کپڑے میں پڑھے اس کی سند میں اقدی  
 ہی وہ ضعیف ہے ایک سو چوتھی ابویعلیٰ اور دارقطنی علی بن اور دیکھی ابو بکر رضی اللہ عنہ سے روایت کئے ہیں کہ رسول  
 اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمائے اٹھ سے دروازہ چڑھنے کا ایک ٹکڑا بھی ہے کیونکہ وہ راست کرتا  
 خمیدگی کو اوزہو کے سے منع کرتا ہی وہ جو سے منع کرتا ہی دارقطنی نے کہا کہ یہ حدیث ضعیف ہے ایک سو  
 پانچویں ضیاء المقدس کتاب المنارہ میں ابو بکر رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
 فرمائے ولا اس شخص کو بچھتا ہی جس نے آزاد کیا ایک سو چھٹوں بزار اپنی مسند میں ابو بکر رضی اللہ عنہ سے  
 روایت کیتی ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرما بتری کرتے والا اپنے نسب سے اگرچہ وہ دقیق ہوا اللہ سے

ابن ماجہ نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کئے ہیں ایک سو ایک یوں دارقطنی افراد میں عقیدہ میں ارجحی سے روایت کیا ہی کو اسی دیکے کہا میں ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ سے سنا ہوں اور وہ کو اسی کہے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہوں فرما بکر بن عبد ربیع حاضر ہوا شوخص کو نبی سے جنت کی دارقطنی نے کہا ابو بکر رضی اللہ عنہ سے یہ حدیث نہایت غریب ہے کیونکہ ابو بکر رضی اللہ عنہ سے اس عقیدہ جی کوئی دوسرا روایت نہیں کیا اور عقبی سے سو کا صاحب بن خضیرہ کے کوئی دوسرا روایت نہیں کیا ہی سندہ عاصی کہتا ہی اس کا راوی محمد بن کنیرہ کو فی ضعیف اور صاحب بن خضیرہ مہم ہی اکثر خط کرتا ہی اور صاحب بن متروک ہی لیکن شواہد کو دیکھتے اس حدیث کو اصل ثابت ہی ایک سو دوسری ابن عدی کا ملین اور ابو نعیم حلیہ میں اور ابن عساکر اپنی تاریخ میں حکم بن عبد اللہ سے قاسم بن محمد سے انما بنت ابی بکر سے ام رومان سے روایت کئے ہیں کہ میں نماز میں ہلتی تھی اس کو ابو بکر دیکھ کے بہت غصہ کے قریب تھا کہ میں نکل جاؤں بعد ابو بکر کہے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سنا فرما نماز کے واسطے کوئی کھڑے ہو تو اپنی ہاتھ پاؤں کو حرکت نہ دے اور یہودی کی مانند دولا نہ رہے کیونکہ ہاتھ پاؤں ہلانا نماز کا تمام ہے ایک سو تیسری ابی شیبہ اور ابویعلیٰ انما بنت ابی بکر رضی اللہ عنہما سے روایت کئے ہیں کہ میں اپنے باپ کو دیکھی ایک کپڑے سے نماز پڑھا میں میں بولی کیوں آپ ایک کپڑے نماز پڑھتے ہو آپ کے کپڑے تو دھڑکے ہیں ابو بکر رضی اللہ عنہ کہے اسی سے آخری نماز جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے پیچھے پڑھے ایک ہی کپڑے میں پڑھے اس کی سند میں اقدی ہی وہ ضعیف ہے ایک سو چوتھی ابویعلیٰ اور دارقطنی علی بن اور دیکھی ابو بکر رضی اللہ عنہ سے روایت کئے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمائے اٹھ سے دروازہ چڑھنے کا ایک ٹکڑا بھی ہے کیونکہ وہ راست کرتا خمیدگی کو اوزہو کے سے منع کرتا ہی وہ جو سے منع کرتا ہی دارقطنی نے کہا کہ یہ حدیث ضعیف ہے ایک سو پانچویں ضیاء المقدس کتاب المنارہ میں ابو بکر رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمائے ولا اس شخص کو بچھتا ہی جس نے آزاد کیا ایک سو چھٹوں بزار اپنی مسند میں ابو بکر رضی اللہ عنہ سے روایت کیتی ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرما بتری کرتے والا اپنے نسب سے اگرچہ وہ دقیق ہوا اللہ سے

ابن ماجہ نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کئے ہیں ایک سو ایک یوں دارقطنی افراد میں عقیدہ میں ارجحی سے روایت کیا ہی کو اسی دیکے کہا میں ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ سے سنا ہوں اور وہ کو اسی کہے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہوں فرما بکر بن عبد ربیع حاضر ہوا شوخص کو نبی سے جنت کی دارقطنی نے کہا ابو بکر رضی اللہ عنہ سے یہ حدیث نہایت غریب ہے کیونکہ ابو بکر رضی اللہ عنہ سے اس عقیدہ جی کوئی دوسرا روایت نہیں کیا اور عقبی سے سو کا صاحب بن خضیرہ کے کوئی دوسرا روایت نہیں کیا ہی سندہ عاصی کہتا ہی اس کا راوی محمد بن کنیرہ کو فی ضعیف اور صاحب بن خضیرہ مہم ہی اکثر خط کرتا ہی اور صاحب بن متروک ہی لیکن شواہد کو دیکھتے اس حدیث کو اصل ثابت ہی ایک سو دوسری ابن عدی کا ملین اور ابو نعیم حلیہ میں اور ابن عساکر اپنی تاریخ میں حکم بن عبد اللہ سے قاسم بن محمد سے انما بنت ابی بکر سے ام رومان سے روایت کئے ہیں کہ میں نماز میں ہلتی تھی اس کو ابو بکر دیکھ کے بہت غصہ کے قریب تھا کہ میں نکل جاؤں بعد ابو بکر کہے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سنا فرما نماز کے واسطے کوئی کھڑے ہو تو اپنی ہاتھ پاؤں کو حرکت نہ دے اور یہودی کی مانند دولا نہ رہے کیونکہ ہاتھ پاؤں ہلانا نماز کا تمام ہے ایک سو تیسری ابی شیبہ اور ابویعلیٰ انما بنت ابی بکر رضی اللہ عنہما سے روایت کئے ہیں کہ میں اپنے باپ کو دیکھی ایک کپڑے سے نماز پڑھا میں میں بولی کیوں آپ ایک کپڑے نماز پڑھتے ہو آپ کے کپڑے تو دھڑکے ہیں ابو بکر رضی اللہ عنہ کہے اسی سے آخری نماز جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے پیچھے پڑھے ایک ہی کپڑے میں پڑھے اس کی سند میں اقدی ہی وہ ضعیف ہے ایک سو چوتھی ابویعلیٰ اور دارقطنی علی بن اور دیکھی ابو بکر رضی اللہ عنہ سے روایت کئے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمائے اٹھ سے دروازہ چڑھنے کا ایک ٹکڑا بھی ہے کیونکہ وہ راست کرتا خمیدگی کو اوزہو کے سے منع کرتا ہی وہ جو سے منع کرتا ہی دارقطنی نے کہا کہ یہ حدیث ضعیف ہے ایک سو پانچویں ضیاء المقدس کتاب المنارہ میں ابو بکر رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمائے ولا اس شخص کو بچھتا ہی جس نے آزاد کیا ایک سو چھٹوں بزار اپنی مسند میں ابو بکر رضی اللہ عنہ سے روایت کیتی ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرما بتری کرتے والا اپنے نسب سے اگرچہ وہ دقیق ہوا اللہ سے

یعنی خود کی قرابت ہو

والا اس کا لانا یا بھینا

۷۴  
 سب سے پہلے کہتا ہے جس ہی اور اس جگہ کفر سے مراد وہ کفر نہیں جو دوزخ میں جلا رکھا ہے بلکہ محدث مراد ہی  
 اُن کفر کا اطلاق کیا کہ وہ اس سے گویا اللہ ترک نہ کیا اس طور سے کہ وہ کہتا ہے اللہ تعالیٰ مجھے فلا نے کے  
 نسل خدا کا اور فلا نے کے نسل ہے میں خدا کا حالانکہ واقع میں اس کا حلاوت تھا اور فلا نے کہا اللہ تعالیٰ  
 جس سے روایت کیا ہے کہ ابو بکر رضی اللہ عنہ کہے ہم سب کو کہتے تھے لا تَزْعُمُوا عَنَّا اَنَّا قُلُوبُ بَنِي  
 كُفْرٍ لَمْ نَعْنِ اَيْ اَنَا سَيِّدُ مَوْرُودِ كُفْرٍ وَهُوَ مَعْنَا كُفْرٍ فِي حَاصِلِ اس روایت کا یہ ہے کہ اس سے  
 انکار کرنے کے بعد میں یہ بیت مارا ہوئی تھی اور اس کو ملاؤ کرتے تھے پھر بعد اس کی ملاوت سے سوچ رہا تھا  
 یہ حدیث انی لکری سے موقوف بھی مروی ہے اس سے اس میں محمد سے روا کیا ہے کہ مراد ابو بکر صدیق رضی اللہ  
 عنہ کے تائید کے لئے کہے گئے اور لولا یہ ہر امر فرمادہ ہی اور مری لے کر تا ہی یعنی ہر امر فرمادہ ہیں ہوں کہے کہ اس کو  
 رضی اللہ عنہ فرمائے کہ وہ ہر امر فرمادہ کھنکھاتی اور سرے ہی کھنکھاتی سر دیا ہو ہی ہو کہاں پھر ابو بکر رضی اللہ  
 عنہ کے اس کے سر پر درجے لگے اور کہتے تھے کہ سلطان سر پر ہو یا ہی سلطان سر پر ہوتا ہی اللہ کے جس  
 میں جائے سو سب کا دعویٰ کیا ماسے اگر حدیث ہو انکار کیا تو وہ اللہ سے کافی ہے ہر سب سے قطع ہو گیا  
 ماسے ابو بکر رضی اللہ عنہ کی وقت میں ہو تھا ان کے سوا تھو س الودعی ابو بکر رضی اللہ عنہ سے روایت کیا  
 ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمائے مگر کفر کے اور سر درمیاں ایک سے ہی حست کے معنوں سے  
 اور ہر امر ایک سے ہی حست کے لکھوں سے ایک سے اٹھوں امام احمد اور حاکم اور مصورین سے بعد ان کے  
 اسی باربعین میں سر دس انی سے روا کیا ہے کہ تھے ابو بکر رضی اللہ عنہ سام کی طرف روانہ کرنا چاہا  
 تو کہے ای سر د تھکا کر اسی لو کہتے ہیں مجھے ہر اندیشہ ہی تم سے اس بات کا کہ تم ایسے فراموشوں کو  
 کا رد و حست مقرر کریں کہ ابو بکر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں جس نے مسلمانوں کے کسی کا والی  
 ہو گا اور اس سے کسی کی راہ کسی امر کرے تو اس اللہ کی لعنت ہے اللہ اس کا مرد و عدل قبول  
 کرے گا یہاں تک کہ اُس کو دوزخ میں داخل کرے گا اور جس نے اپنے بھائی کے مال کسی کو دوسری کی راہ  
 دیا اس اللہ کی لعنت ہے مگر اس سے اللہ کا دوسری ہوا واللہ تعالیٰ نے لوگوں کو اپنے راہ مال لے کے  
 واسطے دعوے کا جو اعمال لایا وہ اللہ تعالیٰ کی جہی ہیں ہوا پھر جو کوئی اللہ کے کچھ جہی کو مانتا ہو اور اس سے  
 لعن ہی منصورین سے کہا اس حدیث کا جس حدیث اور اس سے دوسری اس کی کہ اس حدیث کی سند میں  
 ایک راوی مجھوانی سر دل کو ابھی دیا ہے کہ یہ حدیث صحیح ہو کہ ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کا عمل اس کے مطابق تھا  
 اسے بعد مسلمانوں کے واسطے ایک ہر شخص لے کر مقرر کیا اس کی طرف کا معنی تو یہ مال اور عدل کا معنی دیر مافرا

اس کا کفر  
 ہی کہتا ہے

اور جی ایک موضع کو کہتے ہیں جو بڑا آدمی اپنے جانور ان کچھرنے کے خاطر اُس موضع کو احاطہ کرتا ہے دو ستر و جانور  
 وہاں چرنے سے منع کرتا ہے یہاں اللہ کی جہی میں ہونے سے مراد اسکے پناہ میں آنا ہی ایک سو نو وین ابو یعلیٰ  
 ابو بکر رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرما علیکم بِلَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَلَا  
 نَسْتَعُفُّ وَكَثْرَ وَاصْنَهَا فَإِنَّ ابْلِسَ قَالَ أَهْلَكَ النَّاسُ بِاللَّذْنِ نَوْبَ أَهْلَكُونِي بِلَا إِلَهَ  
 اللَّهُ وَلَا نَسْتَعُفُّ فَلَمَّا رَأَيْتُ ذَٰلِكَ أَهْلَكْتُهُمْ بِلَا هَوَاءٍ وَهُمْ يَحْسُبُونَ إِنَّهُمْ مُّقْتَدِرُونَ  
 لازم کر اپنے پر لا الہ الا اللہ کہنے کو اور استغفار کرنے کو کیونکہ ابلیس کہا میں لوگوں کو کہتا ہوں سے ہلاک کیا اور  
 مجھے لا الہ الا اللہ سے اور استغفار سے ہلاک کئے جہیں ان سے پہلے دیکھا انکو انہو یعنی بدعتی مذہبوں سے ہلاک کیا  
 سمجھتے ہیں کہ اپنے پر میں یو طے نے کہا اس کی ضعیف سند ہے شیشی نے کہا اسکی سند میں عثمان بن مظفر ہی ضعیف  
 ہی ایک سو دس وین ابو یعلیٰ نے ابو بکر رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرما  
 جن نے عہد اچھ پر جو ٹھہر لایا میں کچھ اکر کیا سو اسکو رد کیا تو دوزخ میں اپنا کھربایا ایک سو کیا بھوین  
 دارقطنی علیہ السلام نے ابو بکر رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرما میری امت سے  
 دو فریق بہشت میں نہ جائیگے مرجئہ اور قدریہ ایک سو بار بھوین دارقطنی اور ابو یعلیٰ ابو بکر صدیق رضی  
 عنہ سے روایت کئے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرما شعبان کی پندرہویں شب کو اللہ تعالیٰ نازل ہوتا ہے  
 اور ہر انکو بخشتا ہے سو کا فر کے اور افسوس کے جو دل میں شمش کی کسی رکھتا ہے ایک سو تیرہ وین  
 جیلنے ابو بکر رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرما دیکھو تم کسکے گھر و نکی تعمیر تے ہو  
 اوکس کی زمین میں رہتے ہو اوکس کی راہ میں چلتے ہو یہ حدیث ضعیف ہے ایک سو چودھوین دیلمی نے  
 ابو بکر رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرما میرے پروردگار بہت بھیجتا کیونکہ اللہ  
 تعالیٰ میری قبر پر ایک فرشتہ موکل کیا ہے میری امت سے جو کوئی میرے پروردگار بھیجتا ہے وہ فرشتہ بھیجتا  
 ہے فلا نا شخصل نے کابنیا اس وقت آپ پروردگار بھیجتا اسکی سند ضعیف ہے لیکن اسکو شواہد میں انکے دیکھنے سے  
 کامنوں صحیح ہے ایک سو پندرہ وین طبرانی اوسط میں اور ابو نعیم معرف میں ابو بکر رضی اللہ عنہ سے روایت کئے  
 ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرما جہنم کی چار تیرہویں امت پر ہانی مگر حمام کی حرات کی سی اسکی سند  
 میں واقدی ہی وہ ضعیف ہے اور اسکی سند میں شعب بن طلحہ ہی دارقطنی کہا وہ مروا ہی لیکن اکثر لوگ اسکو  
 قبول کئے ہیں ایک سو سو وین دیلمی نے بی بی عائشہ رضی اللہ عنہا سے ابو بکر رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے  
 کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماے قرض فے پر باقی رہنا شب کو غم ہے اور دن کو نکت یعنی جس شخص پر دن ہو

روایت کردہ قریب قریب ایک سو تیرہ وین عثمان بن مظفر ہی ضعیف سند ہے شیشی نے کہا اسکی سند میں عثمان بن مظفر ہی ضعیف  
 سند ہے شیشی نے کہا اسکی سند میں عثمان بن مظفر ہی ضعیف سند ہے شیشی نے کہا اسکی سند میں عثمان بن مظفر ہی ضعیف



کی لعنت ہی پھر اس کو قتل کجا ایک سو بائیسویں ابو بکر رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ  
 علیہ السلام فرمایا بہشت والے اگر تجارت کرتے تو کپڑوں کی تجارت کرتے ایک تیسویں حاکم تاریخ میں ابو بکر  
 رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرما جن نبی سے علم یا حدیث کو لکھیگا تو جنت ہے علم  
 اور حدیث باقی رہے اللہ تعالیٰ اسکے لئے اجر لکھیگا ایک سو چوبیسویں طبرانی اوسطین ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ  
 روایت کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے جن نے اللہ کی طاعت میں پیادہ چلیگا اللہ تعالیٰ اُس کے  
 کے دن اس چیز کا جو اس پر فرض کیا ہے سوال کرے گا ایک سو چھپیسویں ابن لال مکارم الاخلاق میں ابو الشیخ  
 بن حیا کتاب الثواب ابو بکر رضی اللہ عنہ سے روایت کئے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے جس کو  
 خوش آئے کہ اللہ تعالیٰ جہنم کی جوست سے بچاؤ اور اپنا سایہ کرے تو مومنوں کی رستی نہ کرے اُن پر ہر بار اُن  
 ایک سو چھپیسویں دیلمی نے ابو بکر رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرما جن نے اللہ تعالیٰ  
 کی طاعت کرنے کی تبت سے صبح کیا تو اللہ تعالیٰ اسکے لئے اس دنیا کا اجر لکھیگا اگرچہ وہ شخص اللہ کی نافرمانی کرے  
 ایک سو ستائیسویں طبرانی اوسطین ابو بکر رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرما  
 کوئی قوم جہاد کو ترک نہ کرے گی مگر اس کو اللہ تعالیٰ عذاب غام کرے گا یعنی اُن غام پر غذا کے گا ایک سو اٹھویں  
 دیلمی نے ابو بکر رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرما اگر کرنے والا شخص بہشت  
 میں نہ جاگا ایک سو اٹھویں دیلمی نے ابو بکر رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
 فرماتے کسی مسلمان کی ہرگز حقارت نہ کرو کیونکہ چھوٹا مسلمان اللہ کے پاس ہے ایک سو تیسویں ابو یوسف  
 بن حیان اور دیلمی نے ابو بکر رضی اللہ عنہ سے روایت کئے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کہے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے  
 اگر تم میری رحمت جانتے ہو تو میری خلق پر رحم کرو ایک سو ایک تیسویں دیلمی اور ابن عساکر نے ابو بکر رضی اللہ عنہ  
 روایت کئے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے میرا ہاتھ اور علی کا ہاتھ عدل میں برابر ہی یہ حدیث ضعیف  
 ہی ایک سو تیسویں دیلمی نے ابو بکر رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
 فرمایا سب سے پناہ لینے میں تم غافل مت رہو کیونکہ تم اس کو اگرچہ نہیں دیکھتے ہو لیکن وہ تمہارے غافل نہیں دیکھو  
 تیسویں طبرانی اوسطین ابو بکر رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرما  
 جس نے اللہ کے واسطے سجدہ کیا تو اللہ تعالیٰ اسکے لئے بہشت میں کھربا تا ہی ایک سو چوبیسویں ابن عساکر  
 نے ابو بکر رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرما نظر کرنا میری طرف عبادت ہی ایک سو  
 پتیسویں ابوالقاسم قمی نے اپنے جزو میں عاصم بن ضمرہ سے روایت کیا ہے کہ امیر المومنین علی رضی اللہ عنہ

اسی وضو کے واسطے مانی لیے سودیکھ کے من جلدی کا حضرت کہے نہ یعنی بارہ امرالمومنین عماراں اپنی وضو کے  
 واسطے مانی لیے سودیکھ کے من جلدی کا تو کہے نہ سماں کہے امرالمومنین عماراں اپنی وضو کے واسطے  
 مانی لیے سودیکھ کے من جلدی کا تو کہے نہ عمر کہے ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ وضو کے واسطے مانی لیے سودیکھ کے  
 دیکھ کے من جلدی کا تو کہے نہ ابو بکر کہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وضو کے واسطے مانی لیے سودیکھ کے جلدی کا تو کہے  
 اور انکی ابو بکر صدیق طہارہ کوئی مجھے اعانت کرنا چاہیں انما سیروطی کہ اس کی سیدیں عمر بھی  
 وہ کہہ ہی ہے اس صورت میں ہر حد سے موضوع میں ہمارا کیا جاگی ایک سو چھیستیسویں حال اللہ علیہ  
 الس فضل معنی ایسے مسالہات میں محمد بن عکاس کہ مانی سے روایت کیا ہی کہا وا اللہ مجھے عبد الرزاق  
 حر دما وہ کہا وا اللہ مجھے عبد اللہ بن کعب حر دما وہ کہا وا اللہ مجھے عبد اللہ بن عباس حر دما وہ کہے وا اللہ مجھے علی  
 بن ابی طالب حر دما وہ کہے وا اللہ مجھے ابو بکر صدیق حر دما وہ کہے وا اللہ بن حدیث محمد صلی اللہ علیہ وسلم سما  
 قرآن میں حر دما وہ کہے وا اللہ میں مکان میں سے ساواہ کہے وا اللہ میں اسراصل سے ساواہ کہے وا اللہ  
 رفع سے ساواہ کہے وا اللہ میں کونج سے ساواہ کہے وا اللہ میں سلم سے ساواہ کہے وا اللہ میں رے العر سے ساواہ  
 لعلی سے ساواہ کہے وا اللہ میں انہوں کوئی اللہ میں مکر سوائے سو چھیستیسویں مجھے پراہاں لایا گا اور دیکھ کر حر  
 دما وہ لایا گا تو مکر سوائے دو تیرے کہ ہوسدھو لے میں اسکا رہیں سو طی نے کہا اسکا راوی محمد بن عکاس کہہ کدا  
 ابھی اس صورت میں ہر حد سے ہی موضوع سما کہہ جاگی ایک سو چھیستیسویں اس ابی سیارہ واساں ابی  
 اور عبد بن حمید اور حاکم اور ابن مردودہ انی اسمہ روایت کیا ہی کہ ایک راوی ابو بکر رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ  
 وسلم کا ہمد کرے تھے کہ ہر آسار الہی من لعل مثقال ذرہ حیر ایزہ ومن یعلم مثقال  
 ذرہ شتر ایزہ یعنی جس نے کی ذرہ بھر بھلائی وہ دیکھ لگا اسی سے گئی ذرہ بھر رائی وہ دیکھ لگا اسی  
 ابو بکر رضی اللہ عنہ ہاتھ کھینچ لے اور کہے تمام مد کام ہم جو کرے ہیں کیا انکو دیکھ لگا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
 فرما مکر ویا جو عارض ہونے ہیں یعنی دیا میں تمھاری مد کام کی خرابی اور نیکیاں اہل حر کے واسطے آخر  
 میں سے جمع رکھے ہیں اس حد سے کو حافظ اس حجر عقیلاں اسی اطراف میں ابو بکر رضی اللہ عنہ کی مسند  
 داخل کیا ہی اور سو طی بھی انکی مشالعت کیا اس لئے ہم اسکو یہاں لکھے اور اس مردودہ اس حد سے کوئی اور حوالہ  
 سے روایت کیا ہی اس میں یوں کہا کہ ابو بکر رضی اللہ عنہ ہاتھ کھینچ لے سے کھینچ کے کہے کہے رسول اللہ  
 صلی اللہ علیہ وسلم فرما اے ابو بکر مکر ویا جو عارض  
 دیکھ میں وہ تمھاری برائی کا مدلا ہی اور تمھارے حوی کے تمام مد لے جمع رہیگا اور اسکی حواصت کے

یہ حد سے  
 ابھی اس صورت میں  
 ہر حد سے ہی موضوع  
 سما کہہ جاگی ایک  
 سو چھیستیسویں  
 اس ابی سیارہ  
 واساں ابی



پاوگے اس کی تصدیق کہ اللہ میں یہ آیت ہی و مَا أَصَابَكُمْ مِنْ مُصِيبَةٍ فَبِمَا كَسَبَتْ أَيْدِيكُمْ  
 وَيَعْلَمُ غُورُكُمْ اس مطلب کی حدیث انیسویں حدیث میں آئی ہے لیکن وہاں یہ مقولہ مَنْ يَعْمَلْ سُوءًا  
 يُجْزَئْهُ مِثْلَ نَذْرٍ ہوتا ہے لیکن جو حدیثوں کے سیاق میں آغا دہنے سے ہم اس کو علاحدہ کر کے شاید اس کے  
 دونوں آیتوں کے نزول کے وقت ابو بکر رضی اللہ عنہ یہ کہے ہو گے ایک سو اسی سو لیکن ابن جریر اپنے تفسیر میں علامہ  
 سعدی اور ابن المنذر کے روایت کئے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فنی اصن ہو دیکو کچھ مدد کرنے کے  
 لئے خط لکھ کر ابو بکر کے ہاتھ سے روانہ کئے اور ابو بکر کو کہے تم پھر آئے تک کچھ حرکت مت کرو غرض فنی اصن جب خط پڑھا  
 تو بولا تمھارا رب محتاج ہوا ابو بکر کہے میرا دین آیا اس کو تلوار سے مار ڈالو لیکن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے کہ تم پھر  
 کے لئے تک کچھ مت کرو سو یاد آنے سے ہاتھ رکھ لیا اسی پر یہ آیت اِذَا لَقَاكَ سَمِيعُ اللَّهِ قَوْلَ الْكَافِرِينَ قَالُوا  
 اللَّهُ فَقِيرٌ اَلَا يَعْنِي سَنَا اللَّهُ بَاتُ اُنْ لَوْ كُنْكَ جَوَّارٌ اَلَا يَعْنِي سَنَا اللَّهُ فَقِيرٌ اَلَا يَعْنِي سَنَا اللَّهُ فَقِيرٌ  
 ابو بکر رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ ہما کو مہنی یعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ جب قیامت کا دن ہوگا تو  
 منادی ندا کرے گا اہل عفو کہاں ہیں پھر انکو جو کو گون سے عفو کرنے تھے اللہ تعالیٰ بدلا دیگا ایک سو چالیس  
 ہزار اور حاکم نے قاسم بن محمد سے اپنے باپ محمد بن ابی بکر سے اپنے باپ ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ سے روایت کئے ہیں  
 کہ ابو بکر فرماتے میں اپنے والد ابی قحافہ کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لے آیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ  
 وسلم فرما اس پر مرد کو کیا واسطے میں انکے واسطے آتا ابو بکر کہے یا رسول اللہ انھوں ایک پلے پالٹا سزاوار ہی رسول اللہ  
 صلی اللہ علیہ وسلم فرما اس پر مرد کو زندہ کے احسانا ہم بہر بہت ہیں سو اسکی رقتا ہم کرتے ہیں اس حدیث کو حاکم  
 بن سائر نے زہری سے یوں روایت کیا ہے کہ ابو بکر رضی اللہ عنہ نے فتح مکہ کے دن اپنے باپ ابی قحافہ کو نبی صلی اللہ  
 علیہ وسلم کے پاس لے آئے انکا سر اور دار ہی سفید تھی کو باغافہ کے کی مانند رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمائے اس پر مرد  
 کو کو کا ہی کو تکلیف دے میں اس کے پاس آتا بعد فرما انکو خضاب کو پر سیا خضاب سے کچھ ہو یعنی خضاب جو بالوں کو سیا  
 کرتا ہے اسکو استعمال کرو نغما ایک جھباڑی جس کے پھول اور پھل تمام سفید رہتے ہیں ایک سو اکیسوا یکتا لیس ہزار  
 عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ انہوں نے کہا کہ ابو بکر اور عمر رضی اللہ عنہما مجھے لبتا رہے  
 کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرما گئے جاگنا بزار کہا یہ حدیث صحیح ہے یہ حدیث بطور عمر کی روایت سے  
 تیس گھڑا کے پانچویں چمن میں مذکور ہوئی ایک سو بیالیسویں ترمذی بی بی عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی  
 کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا جب وفات ہوا حضرت کی دفن کر نیکی جگہ کے لئے لوگ اختلاف کئے ابو بکر رضی اللہ عنہ  
 کہے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے جو بات ہو وہ ہوا نہیں آپ فرما اللہ تعالیٰ کنبی کی روح قبض نہیں کر لیا

بی بی عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی  
 بی بی عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی

بی بی عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی  
 بی بی عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی

مگر اسی جگہ جہاں اُس نے دوسرے کو دوسرے کھسا ہی اسی صلی اللہ علیہ وسلم کا چہرہ جس جگہ ہی اسی جگہ انکو دوسرے  
 رہی ہے کہ یہ حدیث جبرک اور اسکا راوی عبد الرحمن بن ابی بکر مکی صعب ہے اسی حدیث کو ابو نعیم اور  
 اسی حدیث میں اور ابو نعیم اور ابو کر سافعی عبد السلام بن ابی اور اس عساکر اسی تاریخ میں بھی دانت کئے ہیں  
 امام مالک اسی جگہ صلی اللہ علیہ وسلم کا وہاں امام احمد بن محمد بن عبد الرحمن سے اس طرح سے اے ما سے  
 روایت کیا ہے وہ حدیث ہی قطع ہے اور اس سعد بن طعاب میں اس عساکر سے ابو کر صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت  
 ہے اور اسکی سند متصل ہے اور اسکی رجال اچھے ہیں مگر اُس میں دابیری ہی صعب لکن جو کسر سوات اس کا جبر جہا  
 اس کا لفظوں ہی کہ اس حدیث کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں لوگ احادیث کئے کوئی کہا انکو سنی نہیں  
 کر ما دوسرا نوالہ اکی اسی کے ساتھ لضع میں دوسرے کر ما ابو کر صلی اللہ علیہ وسلم کہے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سنا  
 فرماے کوئی ہی ہوا سو مندوں میں ہوا مگر اسی جگہ جو اس کا روح و ماں فص ہوا تھی صلی اللہ علیہ وسلم کا چہرہ پادشہ  
 تھا اسکو سر کا کے فر کھڑا اور بھی اس سے غرض در سے روم کہ سی کہا میں ابو کر میں غرض حضرت سہا ہوں  
 کہے ہیں ابو کر صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا کہ میں جلیل صلی اللہ علیہ وسلم سنا ہوا ہے کھنے کوئی ہی کسی مکان میں فاقہ میں بنا  
 مگر اسی جگہ مندوں ہوا اور بھی ابی سلمہ بن عبد الرحمن سے اور بھی بن عبد الرحمن بن جابط سے روم کہا ہے کہ ابو کر  
 اللہ علیہ وسلم جو تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کہا دوسرے کوئی کہا ہر ما دوسرے لولا معام میں کہہ کے اس  
 کرنے تھے ابو کر کہے اسہا ہوں بلکہ اللہ ہے جس جگہ لگی روح فص کہا اس جگہ دوسرے کر ما تھے کھو ما سر کا کے اسے  
 کہو دابروح کئے اور بھی اس سے غرض بنی عایہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا ہے کہ صلی اللہ علیہ وسلم کا داتا  
 ہوا تو صلی اللہ علیہ وسلم کو کہاں دوسرے کر ما ابو کر صلی اللہ علیہ وسلم کہے اُس جگہ میں جہاں اُنکا وقت ہوا  
 سر کھی کہا اسکی سند صحیح ہے ایک سو تریالستون امام احمد اور اس جرحہ حدیث عبد الرحمن سے روایت کئے  
 ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا داتا ہوا ہے ابو کر اور عمر صلی اللہ علیہ وسلم کا داتا ہوا ہے ابو کر اس  
 کے سوالنامہ کی ماں میں جو اس اُس میں تھیں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سانہا جو حور فرما تھے  
 سے کئے اور کہے معلوم ہی جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرما تھے کہ لوگ ایک سال میں حادث اور اسی  
 حائس میں اسی سو سال میں حادث گاہی معلوم ہی جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرما تھے اس امر کے  
 والی فرس ہیں جو ملک ہیں فریس کے سکوں کے بعد اس اور جو ہر ایک مدوں کے بعد رہے فرما تھے  
 وقت تم ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس تھے تو تھے سو کہ آئے سچ کہا ہم در راہ میں عم امر  
 کر کہا اس حدیث کی سند جہاں اگر اُس میں القطاع ہے کہو کہ حدیث عبد الرحمن بن عوف ابو کر کے ایام کر ما

اس حدیث کی سند صحیح ہے اور اسکی رجال اچھے ہیں مگر اُس میں دابیری ہی صعب لکن جو کسر سوات اس کا جبر جہا

اس حدیث کی سند صحیح ہے اور اسکی رجال اچھے ہیں مگر اُس میں دابیری ہی صعب لکن جو کسر سوات اس کا جبر جہا

یہ کہ غدیجی کے اپنے والد کا دوسرا صحابہ سنا ہوگا ایک سو چوتالیس تو دیلمی سند ورس میں ابی ہریرہ ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دوسرے کھاکرتے اور فرماتے تھے تھا مگر کو ہمارے طرف سے نیک جزا دے گا کیونکہ جب غار میں اور تم کو پسندیدہ ہو تھے تب وہ حال بنائی حافظہ بخاری اللام ابو شجاع شیرینی بن شہزاد بن شہرینی نے کہا ہے جس روز سے یہ حدیث اپنے والد سے سنا ہوں مگر کو دوسرے رکھتا ہوں انکا والد کہا جس روز سے میں حدیث ابواسحق ابراہیم بن احمد راوی اور طبر بن محمد بن جعفر ابن ابی ہاشم بن سناہون اسکو دوست رکھتا ہوں وہ کہے جس روز سے ہم یہ حدیث ابن ابی سعید اسمعیل بن علی بن ابی الحسن بن علی بن ابی حمزہ سے ہیں اسکو دوست رکھتے ہیں وہ کہے جس روز سے میں یہ حدیث احمد بن محمد بن احمد بن عبد بن جعفر الصوفی سے سنا ہوں اسکو دوست رکھتا ہوں وہ کہے جس روز سے میں یہ حدیث ابی بکر محمد بن محمود ذی زاہد سے بلخ بن سناہون اسکو دوست رکھتا ہوں وہ کہے جس روز سے میں یہ حدیث ابو سہل مہون بن محمد بن یونس قندی سے سنا ہوں اسکو دوست رکھتا ہوں وہ کہے جس روز سے میں یہ حدیث عبد اللہ بن موسیٰ سلامی سے سنا ہوں اسکو دوست رکھتا ہوں وہ کہے جس روز سے میں یہ حدیث ابراہیم بن محمد سے سنا ہوں اسکو دوست رکھتا ہوں وہ کہے جس روز سے میں یہ حدیث احمد بن عباس حنفی سے سنا ہوں اسکو دوست رکھتا ہوں وہ کہے جس روز سے میں یہ حدیث عبد الملک بن قریب اصمعی سے سنا ہوں اسکو دوست رکھتا ہوں وہ کہے جس روز سے میں یہ حدیث غوث بن سناہون اسکو دوست رکھتا ہوں وہ کہے جس روز سے میں یہ حدیث محمد بن سیرین سے سنا ہوں اسکو دوست رکھتا ہوں وہ کہے جس روز سے میں یہ حدیث ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے سنا ہوں اسکو دوست رکھتا ہوں ابو ہریرہ کہے جس روز سے میں یہ حدیث ابو بکر صدیق سنا ہوں اسکو دوست رکھتا ہوں کہے جس روز سے میں یہ حدیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سنا ہوں اور مگر کو دوست رکھتے ہو دیکھا ہوں اسکو دوست رکھتا ہوں حافظہ ابی الدین بوٹی جمع الجوامع لکھا ہے میں جس روز سے اس حدیث کو لکھا ہوں مگر کو دوست رکھتا ہوں بزرگ عاصی کہتا ہے جس روز سے میں نے اس حدیث کو لکھا ہوں مگر کو دوست رکھتا ہوں ایک سو پتالیس تو یہی دلائل البیہودہ میں شریحین السلام سے ابی امامہ بنی ہشام بن العاص موسیٰ سے روایت کیا ہے کہ ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ اپنی خلافت میں اسلام کی دعوت کرنے کے لئے چلے اور ایک شخص کو ہر قل کے پاس جو روم کا والی تھا روانہ کئے ہم نخل کے غوطے کو یعنی دمشق کو پہنچے اور جب کہ بنی الاہم الغسانی کے پاس جو باکنا ناظم تھا کئے اس نے اپنے تخت پر بیٹھا ہوا تھا ہم کو پاس ایک شخص کو بت کرنے کے لئے بھیجی ہم کہے بادشاہ کے پاس ملو روانہ کئے ہیں اسکے آدمی سے ہم بتا نہ کر گئے وہ شخص کہ جبکہ ہمارے بات سے اگلی کیا پھر جبکہ ہمارے پاس نیکی اجازت دیا اور ہم کو کہا کہتے ہوں ہشام بن العاص سے



اور جو باتیں پوچھا تھا انکا بھی اعادہ کیا ہم وہی جواب دے بعد ایک گیت بخانہ منگوایا نہایت کلاما طرا کا راستہ ہے  
 خانے تھے قفصیں لگے سو سو ایک قفل کہو لکے حریر کا سیاہ رنگ ایک تکرانکا لالا اور اسکو کہو لالا نو اس میں ایک حریر کا  
 تصویر تھی سرخ ترے ترے انگڑے گردن نہایت دراز بنی ریشہ سر کے بالوں کو دو طرف سے جوڑا ہوا اتنی کثرت سے بال کسی  
 نہیں بہت ہی خوش ذول پوچھا اسکو جانتے ہو تم کہے نہیں بولا یہ آدم کی تصویر ہی پھر دوسرا خانہ کہو لالا اور حریر کا  
 سیاہ رنگ ایک تکرانکا لالا اس میں ایک کی تصویر تھی کورازنگ کھنگھریلے بال سرخ انگڑے ترے سر خوش ذول دارتی  
 پوچھا اسکو جانتے ہو تم کہے نہیں بولا یہ نوح کی تصویر ہی بعد ایک دوسرا خانہ کہو لالا اور اس میں حریر کا سیاہ ایک تکرانکا لالا  
 اس میں ایک مرد کی تصویر تھی رنگ نہایت کور انکھیں بہت خوبصورت پشانی انجی رخسار دراز سفید  
 گویا ہستی ہی پوچھا اسکو جانتے ہو تم کہے نہیں بولا یہ ابراہیم کی تصویر ہی اس کے بعد ایک دوسرا خانہ کہو لکے ایک حریر کا  
 سیاہ تکرانکا لالا اس میں بھی ایک تصویر تھی واللہ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تصویر تھی پوچھا اسکو جانتے  
 ہو تم کہے ہاں یہ تصویر محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی ہی اور ہم روک اس مشرف قد تھ کھڑے ہو گئے بیٹھا اور پوچھا واللہ یہ  
 انھیں کی تصویر ہی ہم کہے ہاں گویا ہم انکو دیکھتے ہیں ہر قفل نے اس تصویر کو لیکے ایک ساعت تک دیکھا بعد بولا یہ خانہ  
 سب کے اجڑ تھا لیکن میں اسکو پہلے کالاتا دیکھوں تم کیا کہتے ہو بعد بھی ایک خانہ کہو لکے حریر کا سیاہ تکرانکا لالا اس  
 ایک مرد کی تصویر تھی گندم رنگ مایل سیاہی موال گھگھریا لے انکھیں دو نکان میں دھنسنی ہوئی ہیں نیزنگا عضلا  
 منہ درانتیں اک ایک پراونٹہ جڑھے ہوئے گویا غصے میں بھرا ہوا پوچھا اسکو جانتے ہو تم کہے نہیں بولا یہ موسیٰ کی تصویر  
 انکے بازو سے انکی شبیہ دوسری ایک تصویر تھی مگر سر کے بالوں کو نیل کا ہوا تھا اوپیشانی چوڑی تھی پوچھا اسکو  
 جانتے ہو تم کہے نہیں بولا یہ ہارون بن عمران کی تصویر ہی یعنی موسیٰ علیہ السلام کے بھائی پھر دوسرا خانہ کہو لکے ایک حریر کا  
 تکرانکا لالا اس میں ایک مرد کی تصویر تھی گندم رنگ سیاہ بال میاں قد گویا غصے میں بھرا ہوا ہی پوچھا اسکو جانتے  
 ہو تم کہے نہیں بولا یہ لوط کی تصویر ہی بعد اور ایک خانہ کہو لالا اس میں حریر کا سفید تکرانکا لالا اس میں ایک مرد کی تصویر  
 تھی کورازنگ سرخی مایل اوپیشانی ناگھ سبک رخسار خوشتر چہرہ پوچھا اسکو جانتے ہو تم کہے نہیں بولا یہ اسحق کی  
 تصویر ہی بعد دوسرا خانہ کہو لکے حریر کا سفید تکرانکا لالا اس میں ایک تصویر تھی اسحق کے تصویر شبیہ مگر اس کے نیچے کے  
 وٹھ پر ایک خانہ پوچھا اسکو جانتے ہو تم کہے نہیں بولا یہ یعقوب کے بعد ایک دوسرا خانہ کہو لالا اور اس میں حریر کا  
 سیاہ تکرانکا لالا اس میں ایک مرد کی تصویر ہی کورازنگ سرخی مایل خوشتر چہرہ اوپیشانی ناگھ خوشتر فامت  
 منہ پر نور برس ہا تھا اور اثنا خشوع کے منہ پر ظاہر تھے پوچھا اسکو جانتے ہو تم کہے نہیں بولا یہ اسمعیل کی تصویر ہی  
 تمہارے پیغمبر کے جد ہیں پھر ایک خانہ کہو لالا اس میں حریر کا ایک سفید تکرانکا لالا اس میں ایک تصویر تھی گویا آدم کی تصویر کی سی

اور چہرہ آفتاب کے مانند چمکا ہوا اور جہاں اسکو چاہو کہے ہیں لولا ہر یوسف کی تصویر ہی بعد بھی ایک جہاں کہولا اور اس کے  
 حور کا سعد بکرا کالاس میں ایک مرد کی تصویر بھی سرج رنگ سلی سدرنا چوٹی ایکس تراست مہا مددوار  
 کی جمال والا ہوا اور جہاں اسکو چاہتے ہو کہے ہیں لولا ہر داؤد کی تصویر ہی بعد ایک و مرا جہاں کہولا اور اس میں ہے  
 حور کا سعد بکرا کالاس میں ایک مرد کی تصویر بھی سرس بھاری مالوں پر راکہوڑے سر سوار اور جہاں اسکو چاہتے  
 کہے ہیں لولا ہر سلیمان داؤد کی تصویر ہی بعد بھی ایک جہاں کہوں کے اس میں حور کا سیٹیا بکرا کالاس میں بکرا  
 کی تصویر بھی جو تصویر جو ان داؤد ہی بہت سنا مال بکرت حورس انگھو جہاں اسکو چاہو کہے ہیں لولا ہر  
 عیسیٰ میں مردم کی تصویر ہی کہے ہو کو معلوم ہوا کہ نئے بعد ایسا کی صورتیں ہیں کہو کہ ہمارے عمر کی تصویر جھک گئی  
 ہی جو کہو نئے تصویر میں کہا ہے میں لولا آدم سے چاہا تھا کہ اسے اولاد میں ایسا جو ہو کے ایک تصویر میں  
 دیکھو بوالہ تعالیٰ یہ تصویر میں ان مرانا راوے آدم کے حوائے میں آفتاب کی عورت کی جھک دھڑن بھیں  
 انکو دو الف میں کال کے داسال کی جولے کا بعد بکرا لولا داؤد مری آرو ہی کچی ایسی سلطنت حور کا  
 اور بادام رند کی بھارت حلیف کی علامی میں رہوں بعد اس نے ہو کہ بہت سا العام دیکھو رخصت کیا ہو گیا  
 سے آگے اوکر رخصتی اندھ کو بہت تمام کہیں ماں کے اوکر صدق رخصتی اندھ رورک اور کہے اللہ تعالیٰ اس  
 مسکن کی حویلی چاہا تو اسکو ہدایت دلو کا بعد صدق و مراد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہو کہو ایسی حور  
 ہیں کہ ہو دو نصاریٰ کے یا مسیحی کی اعت مہ جو وہی ایک سو چھیالیستوں بیہقی وغیرہ کی حد جو ایک  
 مقام میں ہی صلی اللہ علیہ وسلم باب بکرا کا دو دو ہو کہو سو بکرا کے ماں میں مدکو ہوئی ایک سو سیستیا  
 اس بعد وغیرہ کی حد جو اوکر کہے کہ ماں ہی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ اول کار ہیں رہا سو حلالت کے  
 ماں میں مدکو رہو گی ایک سو تالیستوں طراپی اوسط میں حد اسدس عمر دس اعاص رخصتی اندھ بھارت  
 رواست کہا ہی کہ اوکر رخصتی اندھ عمر دس اعاص کو خط لکے اسکا مضمون یہ بھارتھا راحط ہی اس میں ہے  
 تھے رومنوں نے سری جمعہ کئے ہیں سو معلوم ہوا ہی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ہو کہو حوالہ تعالیٰ کثرت  
 دما لو کہ بہت ہے اور اس کثرت کے سبب ہیں دما اور ہم ہی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ جھک کو حاکم کرنے  
 تھے جو ہما کے ساتھ معدود حد گھوڑے پہ تھے اور ہم اوسوں میں ایک کے پیچے ایک پیچھے تھے اور اُحد کے دن ہم  
 ہی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ جو تھے ہمارے ساتھ ایک ہی گھوڑا تھا اس میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
 سوار تھے واللہ بھاکو اللہ تعالیٰ غالب کرتا تھا اور مخلوقوں میں کہ اسے کرتا تھا اسی عمر و معلوم کہو لوگوں میں  
 اللہ تعالیٰ کی راہ اطاعت کرنے والا وہی ہی جو کہا ہوں کو بہت دسم کہہا ہی ہم اللہ تعالیٰ کی اطاعت کرتے

اپنے ساتھ دلوں کو اسکے اطاعت کے لئے امر کرو طرانی کہا اس حدیث کو واقدی روایت کیا ہے یعنی وہ ضعیف ہے  
 اپنی سوین امام احمد اور بخاری نے عقبہ بن الحارث سے روایت کیے ہیں کہا میں ابو بکر رضی اللہ عنہ کو دیکھا جس نے  
 کہتے تھے یا نبیؐ یا نبیؐ لیسؐ یا نبیؐ یعنی میرا باب مجھ پر سے فدا تو شبید ہی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے  
 شبیدین علی سے اور علی رضی اللہ عنہ نہیں تھے ابن کثیر نے کہا یہ حدیث حکم میں حروف کے ہی کیونکہ اس کا  
 حاصل یہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے شبید تھے ایک سو یک سوین مسلم نے انس رضی اللہ عنہ سے  
 روایت کیا ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد ابو بکر رضی اللہ عنہ نے عمر رضی اللہ عنہ کو کہے ہمارے رسول  
 امین کی ملاقات کے واسطے چلو جیسا نبی صلی اللہ علیہ وسلم انکی ملاقات واسطے جایا کرتے تھے جب ہم انکے پاس  
 ام امین نے رونے لگے وہ دونوں صاحب نے کہے تم کیوں نہ ہو اللہ با رحیم ہی وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے  
 واسطے بہتر ہے ام امین کہی اللہ کے پاس جس ہی وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے واسطے خوشی ہو سوین نہ جانے  
 روتی نہیں لیکن اسلئے روتی ہوں کہ آسمان پر سے وحی کا آنا موقوف ہو گیا پھر ان دونوں صاحبوں کو انکا کہنا جو  
 میں لایا ہے بھی انکے ساتھ زار زدے لگے ایک سو ایک و نوین ابو داؤد طیالسی اور ابن سعد اور امام احمد اور  
 بخاری اپنی صحیح میں اور عدنی اور ترمذی اور نسائی اور ابن جریر اور ابن ابی داؤد کتاب المصاحف میں اور ابن  
 اور ابن حبان اپنی صحیح میں اور طبرانی کبیر میں اور حاکم مستدرک میں زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے روایت کیے  
 ہیں کہ اہل عامہ کا قتل ہوئے بعد ابو بکر رضی اللہ عنہ مجھے ملو انکے پاس عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ بھی ملے ابو بکر  
 کے عمر پرے پاس آئے اور بولے اس خباہت یعنی یمام کی جنگیں قرآن کے بہت قاریوں کا قتل ہو چکے اندیشہ ہی دوسرے  
 مقاموں میں قاریوں کا قتل ہو جاوے تو قرآن جاتا ہو گا مجھے مناسبت معلوم ہوتا ہے کہ اسکو جمع کریں  
 پھر میں عمر کو بولا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نہیں کہے سو کام میں کیونکر کروں مجھے بولا اللہ بہرہ خوب کام ہی پھر  
 میرے اور عمر کے درمیان کلام ہو آخر اللہ تعالیٰ عمر کے دل کو حبیبیت سے منشرح کیا تھا میرے دل کو بھی اسی بات سے  
 کشادہ کیا اور عمر جو تجویز کہے ہیں ہی اسکو پسند کیا زید کہتے ہیں اس وقت عمر وہاں خاموش بیٹھے تھے  
 ابو بکر مجھے کہے تم جو ان ہو عاقل اور تم سے کسی بات کا تمکو اتہام نہیں اور تم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے کلمہ  
 وحی لکھا کرتے تھے تمھی قرآن کو جمع کرو زید کہتے ہیں یہ ہو جو قرآن جمع کرنا کر کے کہے مجھے پرانا کران ہوا اگر ہمارا بیٹھا  
 لو کر کے تکلیف دیتے تو اتنا کران نہ ہوتا پھر میں بولا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نہیں کہے سو کام تم کہہ کر پو  
 ابو بکر فرمائے واللہ بہرہ خوب کام ہی اور میرے بخت کرنے لگے یہاں تک ابو بکر اور عمر کے دل کو اللہ تعالیٰ حسرت  
 سے منشرح کیا تھا میرے دل کو بھی اسی بات سے منشرح کیا انکی تجویز مجھے پسند آئی پھر میں قرآن کو کاغذوں سے اور شاپوں



[illegible]

۱۰۰  
 ۱۰۱  
 ۱۰۲  
 ۱۰۳  
 ۱۰۴  
 ۱۰۵  
 ۱۰۶  
 ۱۰۷  
 ۱۰۸  
 ۱۰۹  
 ۱۱۰  
 ۱۱۱  
 ۱۱۲  
 ۱۱۳  
 ۱۱۴  
 ۱۱۵  
 ۱۱۶  
 ۱۱۷  
 ۱۱۸  
 ۱۱۹  
 ۱۲۰  
 ۱۲۱  
 ۱۲۲  
 ۱۲۳  
 ۱۲۴  
 ۱۲۵  
 ۱۲۶  
 ۱۲۷  
 ۱۲۸  
 ۱۲۹  
 ۱۳۰  
 ۱۳۱  
 ۱۳۲  
 ۱۳۳  
 ۱۳۴  
 ۱۳۵  
 ۱۳۶  
 ۱۳۷  
 ۱۳۸  
 ۱۳۹  
 ۱۴۰  
 ۱۴۱  
 ۱۴۲  
 ۱۴۳  
 ۱۴۴  
 ۱۴۵  
 ۱۴۶  
 ۱۴۷  
 ۱۴۸  
 ۱۴۹  
 ۱۵۰  
 ۱۵۱  
 ۱۵۲  
 ۱۵۳  
 ۱۵۴  
 ۱۵۵  
 ۱۵۶  
 ۱۵۷  
 ۱۵۸  
 ۱۵۹  
 ۱۶۰  
 ۱۶۱  
 ۱۶۲  
 ۱۶۳  
 ۱۶۴  
 ۱۶۵  
 ۱۶۶  
 ۱۶۷  
 ۱۶۸  
 ۱۶۹  
 ۱۷۰  
 ۱۷۱  
 ۱۷۲  
 ۱۷۳  
 ۱۷۴  
 ۱۷۵  
 ۱۷۶  
 ۱۷۷  
 ۱۷۸  
 ۱۷۹  
 ۱۸۰  
 ۱۸۱  
 ۱۸۲  
 ۱۸۳  
 ۱۸۴  
 ۱۸۵  
 ۱۸۶  
 ۱۸۷  
 ۱۸۸  
 ۱۸۹  
 ۱۹۰  
 ۱۹۱  
 ۱۹۲  
 ۱۹۳  
 ۱۹۴  
 ۱۹۵  
 ۱۹۶  
 ۱۹۷  
 ۱۹۸  
 ۱۹۹  
 ۲۰۰  
 ۲۰۱  
 ۲۰۲  
 ۲۰۳  
 ۲۰۴  
 ۲۰۵  
 ۲۰۶  
 ۲۰۷  
 ۲۰۸  
 ۲۰۹  
 ۲۱۰  
 ۲۱۱  
 ۲۱۲  
 ۲۱۳  
 ۲۱۴  
 ۲۱۵  
 ۲۱۶  
 ۲۱۷  
 ۲۱۸  
 ۲۱۹  
 ۲۲۰  
 ۲۲۱  
 ۲۲۲  
 ۲۲۳  
 ۲۲۴  
 ۲۲۵  
 ۲۲۶  
 ۲۲۷  
 ۲۲۸  
 ۲۲۹  
 ۲۳۰  
 ۲۳۱  
 ۲۳۲  
 ۲۳۳  
 ۲۳۴  
 ۲۳۵  
 ۲۳۶  
 ۲۳۷  
 ۲۳۸  
 ۲۳۹  
 ۲۴۰  
 ۲۴۱  
 ۲۴۲  
 ۲۴۳  
 ۲۴۴  
 ۲۴۵  
 ۲۴۶  
 ۲۴۷  
 ۲۴۸  
 ۲۴۹  
 ۲۵۰  
 ۲۵۱  
 ۲۵۲  
 ۲۵۳  
 ۲۵۴  
 ۲۵۵  
 ۲۵۶  
 ۲۵۷  
 ۲۵۸  
 ۲۵۹  
 ۲۶۰  
 ۲۶۱  
 ۲۶۲  
 ۲۶۳  
 ۲۶۴  
 ۲۶۵  
 ۲۶۶  
 ۲۶۷  
 ۲۶۸  
 ۲۶۹  
 ۲۷۰  
 ۲۷۱  
 ۲۷۲  
 ۲۷۳  
 ۲۷۴  
 ۲۷۵  
 ۲۷۶  
 ۲۷۷  
 ۲۷۸  
 ۲۷۹  
 ۲۸۰  
 ۲۸۱  
 ۲۸۲  
 ۲۸۳  
 ۲۸۴  
 ۲۸۵  
 ۲۸۶  
 ۲۸۷  
 ۲۸۸  
 ۲۸۹  
 ۲۹۰  
 ۲۹۱  
 ۲۹۲  
 ۲۹۳  
 ۲۹۴  
 ۲۹۵  
 ۲۹۶  
 ۲۹۷  
 ۲۹۸  
 ۲۹۹  
 ۳۰۰  
 ۳۰۱  
 ۳۰۲  
 ۳۰۳  
 ۳۰۴  
 ۳۰۵  
 ۳۰۶  
 ۳۰۷  
 ۳۰۸  
 ۳۰۹  
 ۳۱۰  
 ۳۱۱  
 ۳۱۲  
 ۳۱۳  
 ۳۱۴  
 ۳۱۵  
 ۳۱۶  
 ۳۱۷  
 ۳۱۸  
 ۳۱۹  
 ۳۲۰  
 ۳۲۱  
 ۳۲۲  
 ۳۲۳  
 ۳۲۴  
 ۳۲۵  
 ۳۲۶  
 ۳۲۷  
 ۳۲۸  
 ۳۲۹  
 ۳۳۰  
 ۳۳۱  
 ۳۳۲  
 ۳۳۳  
 ۳۳۴  
 ۳۳۵  
 ۳۳۶  
 ۳۳۷  
 ۳۳۸  
 ۳۳۹  
 ۳۴۰  
 ۳۴۱  
 ۳۴۲  
 ۳۴۳  
 ۳۴۴  
 ۳۴۵  
 ۳۴۶  
 ۳۴۷  
 ۳۴۸  
 ۳۴۹  
 ۳۵۰  
 ۳۵۱  
 ۳۵۲  
 ۳۵۳  
 ۳۵۴  
 ۳۵۵  
 ۳۵۶  
 ۳۵۷  
 ۳۵۸  
 ۳۵۹  
 ۳۶۰  
 ۳۶۱  
 ۳۶۲  
 ۳۶۳  
 ۳۶۴  
 ۳۶۵  
 ۳۶۶  
 ۳۶۷  
 ۳۶۸  
 ۳۶۹  
 ۳۷۰  
 ۳۷۱  
 ۳۷۲  
 ۳۷۳  
 ۳۷۴  
 ۳۷۵  
 ۳۷۶  
 ۳۷۷  
 ۳۷۸  
 ۳۷۹  
 ۳۸۰  
 ۳۸۱  
 ۳۸۲  
 ۳۸۳  
 ۳۸۴  
 ۳۸۵  
 ۳۸۶  
 ۳۸۷  
 ۳۸۸  
 ۳۸۹  
 ۳۹۰  
 ۳۹۱  
 ۳۹۲  
 ۳۹۳  
 ۳۹۴  
 ۳۹۵  
 ۳۹۶  
 ۳۹۷  
 ۳۹۸  
 ۳۹۹  
 ۴۰۰  
 ۴۰۱  
 ۴۰۲  
 ۴۰۳  
 ۴۰۴  
 ۴۰۵  
 ۴۰۶  
 ۴۰۷  
 ۴۰۸  
 ۴۰۹  
 ۴۱۰  
 ۴۱۱  
 ۴۱۲  
 ۴۱۳  
 ۴۱۴  
 ۴۱۵  
 ۴۱۶  
 ۴۱۷  
 ۴۱۸  
 ۴۱۹  
 ۴۲۰  
 ۴۲۱  
 ۴۲۲  
 ۴۲۳  
 ۴۲۴  
 ۴۲۵  
 ۴۲۶  
 ۴۲۷  
 ۴۲۸  
 ۴۲۹  
 ۴۳۰  
 ۴۳۱  
 ۴۳۲  
 ۴۳۳  
 ۴۳۴  
 ۴۳۵  
 ۴۳۶  
 ۴۳۷  
 ۴۳۸  
 ۴۳۹  
 ۴۴۰  
 ۴۴۱  
 ۴۴۲  
 ۴۴۳  
 ۴۴۴  
 ۴۴۵  
 ۴۴۶  
 ۴۴۷  
 ۴۴۸  
 ۴۴۹  
 ۴۵۰  
 ۴۵۱  
 ۴۵۲  
 ۴۵۳  
 ۴۵۴  
 ۴۵۵  
 ۴۵۶  
 ۴۵۷  
 ۴۵۸  
 ۴۵۹  
 ۴۶۰  
 ۴۶۱  
 ۴۶۲  
 ۴۶۳  
 ۴۶۴  
 ۴۶۵  
 ۴۶۶  
 ۴۶۷  
 ۴۶۸  
 ۴۶۹  
 ۴۷۰  
 ۴۷۱

میرے ہاتھ میں جم جاتا کہ ہوا ۱۲



میلے کے سوہر کی طرف رجوع کرنا چاہی ہی صلی اللہ علیہ وسلم کو منع کئے اور فرمایا اللہ اگر وہ پہلے سوہر کے حامی  
 اس کام کی جی لو اسکے کجاح کو لو دوسرا ثور اس کے بھتر وہ عورت الوکر کی حلال میں اور بڑی حلال میں پہلا  
 کے پاس آئے میلے کے سوہر کی طرف چلا جائے وہ دونوں اس کو منع کئے اور اس المدیہ معاملے سے اس حد میں  
 ہی روایات کہا ہی اس کی روایت میں لوں مذکور ہی صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد وہ عورت الوکر رضی اللہ  
 علیہا اور ولی وہ دوسرا نہ سمجھ سکا الوکر کہے ہی صلی اللہ علیہ وسلم کچھ جو فرمایا کچھ معلوم ہی لو میلے کے  
 سوہر کی طرف رجوع نہ کرنا الوکر کی وفات کے بعد عمر کے پاس آئی اور ایسے ہی احادیث جاری عمر کے اگر دوسرا ثور لایا  
 میں کچھ رحم کرو گنا ایک سو بیستویں امام احمد کتاب الزہد میں اور صادق مسلم اس لئے روایت کئے ہیں  
 الوکر رضی اللہ عنہ سے فرمایا کہ ہر جس میں اجر کیا ہی یا ایک حد ہے جو میں اور اعلیٰ کی دو اہل تھیں میں  
 اور کچھ بوجی ہوئی ہی اس کی آس میں اور اس کو کم کرنا ہی اور اس کے واسطے کہ میرا ہی آخر اس کو اپنے حق  
 ماہی تہہ حد ہی حکم میں ہے کہ ہی کو مکہ مہربان سے کہیں ہیں ایک سو ترستون اس میں سے  
 امام احمد کتاب الزہد میں میں اس جہاں سے روایت کئے ہیں کہ الوکر صدیق رضی اللہ عنہ کے پاس ایک کو اپنے  
 کہہ لو گنا آئے الوکر نے اس کو چور دئے بعد فرمایا کسی کوئی حاور کو سکا رہیں کرنا ہی تاکہ درجی کو قطع  
 میں کرنا ہی مگر اس سے کہ لئے حضرت اس کی تسبیح عادل جو حد میں تہہ حد بھی حکم میں ہے کہ ہی ایک سو  
 چونتیس ہجری کتاب اور المعرفہ میں اور عند اللہ امام احمد روایت رہیں اور بھی سعت الاماں میں خاصا  
 روایت کئے ہیں کہ الوکر رضی اللہ عنہ فرمایا کہ بھائی دوسرے بھائی مسلمان کی خاطر دعا خواندہ کی امر میں کرنا ہی  
 مسیحتی ہی تہہ حد بھی حکم میں مروج ہے ہی ایک سو بیستون ہی بقی دلائل السورہ میں عند اللہ میں ہر گز  
 روایت کہا ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک فوج کی مکرئی سر عمر میں العباس کو امر کر کے روایت کئے  
 اس فوج میں الوکر اور عمر رضی اللہ عنہ بھی تھے حد دگاہ کو بھیے لو عمر میں العاص نے لوگوں کو حکم کئے اس  
 سلگنا عمر رضی اللہ عنہ سے کہ عین میں آئے اور چاہے عمر میں العباس سے معاہدہ کرنا ہر الوکر نے عمر کو منع کئے  
 اور فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انکم مرا امر ہیں کئے مگر اس واسطے کہ انکو حکم کی بدیر جو معلوم ہی اس  
 سے عمر کا عہد کہیں اتھرس کو الوکر کے مسحدہ میں داخل کئے کہو کہ اسکا مصیوں الوکر کے  
 معولے کے دیکھتے تھے ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عمر کو اس کی امری دئے تھے ایک سو چونتیس  
 حکم میں ہے الوکر رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہی کہ عمار اللہ کی اماں ہی میں ہیں بہر روایت ضعیف  
 اور حکم میں مروج ہے کہ کو مکہ مہربان سے کہیں ہیں ایک سو بیستون ہی بقی دلائل السورہ میں ہر گز  
 روایت کئے ہیں کہ الوکر رضی اللہ عنہ فرمایا کہ بھائی دوسرے بھائی مسلمان کی خاطر دعا خواندہ کی امر میں کرنا ہی

یہ روایت صحیح ہے  
 اس کی روایت میں  
 اس کی روایت میں

یہ روایت صحیح ہے  
 اس کی روایت میں  
 اس کی روایت میں

طائی سے روایت کیا ہے کہ ابو بکر رضی اللہ عنہ سے سنا میر کہ جب نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی امامت کا والی ہوا اور عین  
 کتاب اللہ کو قیام نہ کیا تو اس پر اللہ تعالیٰ کی لعنت ہے یہ حدیث بھی حکم میں مرفوع ہے کہ یونکہ یہ بات راہی سے کہیں  
 ایک سو اسیستھون امام احمد کتاب الزہدین ابی زمرہ سے روایت کیا ہے کہ ابو بکر رضی اللہ عنہ خطبہ پڑھے امین اللہ  
 تعالیٰ کی حمد و ثنا کر کے فرمایا عنقریب تم شام کو فتح کرو گے وہ زمین ہے بہت نافع ملام بھرم ردنی اور زیتون کا تیل لہا  
 گے اور تمھارے لئے وہاں مسابینے تم ذکر کرو کہ اللہ تعالیٰ جانتا ہے تم وہاں جو جاہلوں و لد کے واسطے نہیں دے  
 مساجد اللہ کے ذکر کے لئے بنے ہیں یہ حدیث بھی حکم میں مرفوع ہے کہ یونکہ اس میں غیب کی خبر ہے وہ راہی کہیں کہیں  
 اس حدیث کو ابن المبارک تھوڑے تھوڑے سے عبد الرحمن بن جبرین نے غیر ہے ہی تروا کیا ہے ایک سو اسیستھون میں زابن  
 ابو بکر رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمائے کوئی تمھارے میں وضو نہ کرے اس کھا  
 سے جس کا کھانا اس کو حلال ہے ایک سو سترو سن ہفتی نے زید بن اسحق بن جابرہ الاضراری روایت کیا ہے  
 کہ عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ نے اپنے لڑکے کا قصیدہ ابو بکر رضی اللہ عنہ کے پاس لے گیا ابو بکر حکم کئے کہ وہ لڑکا اپنی ماں کے  
 پاس ہے بعد کہے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سنا ہوا فرمائے بچے کو اس کی ماں سے جدا نہ کرو یہ حدیث دوسرے  
 طریقوں سے بھی مروی ہے لیکن یہ میں اسکا رفع نہیں جابجہ سعد بن منصور نے سنن میں عمر رضی اللہ عنہ سے روایت کیا  
 کہ انکے فرزند عاصم کو ابو بکر نے عاصم کی والدہ پاس لے گئے اور کہے اس لڑکے کو اپنی والدہ کی بوسہ دینا تمھارے  
 پاس سے بھڑے اور عبد الزاق اور ابن ابی شیبہ نے عکرم سے یوں روایت کئے ہیں کہ عمر رضی اللہ عنہ اپنی ایک  
 عورت کو طلاق دئے وہ عورت عمر سے قضیہ کی ہوئی ابو بکر صلی اللہ عنہ کے پاس آئی ابو بکر کہے وہ عورت  
 کو جب تک نکاح نہ کرے یا بچہ نہ ہو نہ نکاح اختیار نہ کرے تو تک وہ عورت اپنے فرزند کو بروس کرنے میں تم سے زیادہ  
 مہربان اور زیادہ شفقت کرنے والی ہے اور ابن جابر نے یوں روایت کیا ہے کہ عمر کے فرزند کے واسطے ابو بکر  
 حکم کئے کہ وہ لڑکا اپنی والدہ پاس ہے مگر ان دو سر شوہر کو نکاح کرے اور عبد الزاق نے ابن عباس رضی اللہ  
 عنہما سے یوں روایت کیا ہے کہ عمر نے اپنی عورت الفضلہ کو جو عاصم کی والدہ تھی طلاق دئے اس لڑکے کا قیام ہو  
 لڑکا جتنا تھا ایک روز راہ میں وہ عورت عمر سے ملی عمر اس لڑکے کا ہاتھ بکڑ لے لے اور اس عورت کے پاس چھٹن  
 چھا اور کہے اس لڑکے کی بروس کا میں تھی ہوں غرض دونو قضیہ کر کے ابو بکر رضی اللہ عنہ کے پاس گئے ابو بکر حکم کئے  
 وہ لڑکا اپنی والدہ کے پاس ہے اور کہے اس لڑکے کو اپنی والدہ کی بواور گرمی اور بچہ ہوا تمھارے پاس رہنے سے بھڑے  
 یہاں نہ کہے وہ لڑکا تبرا ہو کہ اپنے والد سے کسی ایک کے پاس رہنا اختیار کرے اور امام احمد اور عبد الزاق اور  
 ابن سعد اور ابن ابی شیبہ نے بھی سنن میں قاسم بن محمد سے یوں روایت کئے ہیں کہ عمر رضی اللہ عنہ اپنے فرزند

ابو بکر رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمائے کوئی تمھارے میں وضو نہ کرے اس کھا سے جس کا کھانا اس کو حلال ہے ایک سو سترو سن ہفتی نے زید بن اسحق بن جابرہ الاضراری روایت کیا ہے کہ عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ نے اپنے لڑکے کا قصیدہ ابو بکر رضی اللہ عنہ کے پاس لے گیا ابو بکر حکم کئے کہ وہ لڑکا اپنی ماں کے پاس ہے بعد کہے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سنا ہوا فرمائے بچے کو اس کی ماں سے جدا نہ کرو یہ حدیث دوسرے طریقوں سے بھی مروی ہے لیکن یہ میں اسکا رفع نہیں جابجہ سعد بن منصور نے سنن میں عمر رضی اللہ عنہ سے روایت کیا کہ انکے فرزند عاصم کو ابو بکر نے عاصم کی والدہ پاس لے گئے اور کہے اس لڑکے کو اپنی والدہ کی بوسہ دینا تمھارے پاس سے بھڑے اور عبد الزاق اور ابن ابی شیبہ نے عکرم سے یوں روایت کئے ہیں کہ عمر رضی اللہ عنہ اپنی ایک عورت کو طلاق دئے وہ عورت عمر سے قضیہ کی ہوئی ابو بکر صلی اللہ عنہ کے پاس آئی ابو بکر کہے وہ عورت کو جب تک نکاح نہ کرے یا بچہ نہ ہو نہ نکاح اختیار نہ کرے تو تک وہ عورت اپنے فرزند کو بروس کرنے میں تم سے زیادہ مہربان اور زیادہ شفقت کرنے والی ہے اور ابن جابر نے یوں روایت کیا ہے کہ عمر کے فرزند کے واسطے ابو بکر حکم کئے کہ وہ لڑکا اپنی والدہ پاس ہے مگر ان دو سر شوہر کو نکاح کرے اور عبد الزاق نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے یوں روایت کیا ہے کہ عمر نے اپنی عورت الفضلہ کو جو عاصم کی والدہ تھی طلاق دئے اس لڑکے کا قیام ہو لڑکا جتنا تھا ایک روز راہ میں وہ عورت عمر سے ملی عمر اس لڑکے کا ہاتھ بکڑ لے لے اور اس عورت کے پاس چھٹن چھا اور کہے اس لڑکے کی بروس کا میں تھی ہوں غرض دونو قضیہ کر کے ابو بکر رضی اللہ عنہ کے پاس گئے ابو بکر حکم کئے وہ لڑکا اپنی والدہ کے پاس ہے اور کہے اس لڑکے کو اپنی والدہ کی بواور گرمی اور بچہ ہوا تمھارے پاس رہنے سے بھڑے یہاں نہ کہے وہ لڑکا تبرا ہو کہ اپنے والد سے کسی ایک کے پاس رہنا اختیار کرے اور امام احمد اور عبد الزاق اور ابن سعد اور ابن ابی شیبہ نے بھی سنن میں قاسم بن محمد سے یوں روایت کئے ہیں کہ عمر رضی اللہ عنہ اپنے فرزند

یعنی دودھ پھرائی

عاصم کہ اسکی مانی کے ساتھ دیکھ کے چائے آگے جس میں اس میں الومر کہیں آگے اور عمر کو دیکھ کے کہے لگے مار رہا ہوں  
وہ رنگا اسی مانی کے ماس میں ہوا جو ہی پہلے کے عمر کچھ کہے اور یہی نے انی الرما سے لوں رواست کہ ہی کہہ  
نہی سے جس کی باب کو سب قبول کرتے تھے میں سمجھا ہوں کہ عمر کے مقدس الومر رضی اللہ عنہ نے لوں حکم کے  
کہ وہ لڑکا راہوے مک لسی مانی کے ماس میں ہوا حکم کے سو وقت میں عاصم کی والدہ رمدہ بھی اور دو ستر سو رو  
کاح کی بھی اور ستر سو لوں رواست کہ ہی کہ عاصم کی والدہ کو عمر نے طلا لے لے اور اس لڑکے کی مانی عمر قصہ کرے  
لکی اس قصہ میں الومر رضی اللہ عنہ لوں حکم کے لڑکا مانی کے ماس میں ہوا اور لڑکا صرح عمر داکر ما اور کہے اسکی مانی اجوی  
عالم سے پہلی رواست میں آنا کہ لڑکے کو والدہ کے ماس میں ہوا حکم کے اور کچھ رواستوں میں آنا کہ اسکی مانی کے ہا  
رہی کا حکم کے لکن دو لوں رواستوں میں کچھ مافض ہیں کہوں کہ اول اسکو ما کے ماس میں ہیکا حکم کے  
حب اسکی والدہ دو ستر سو رو کو کاح کی مانی ماس میں ہیکا حکم کے ایک سو ایک تھو و س طرائی اوسط ہیں اور  
اس عبد الحی موع صرح میں الومر صدلی رضی اللہ عنہ سے رواست کہے ہیں کہ مجھے جزئی لگی کہ موعوں ارم بھی  
اسکے رو ستر کو آس گرے تھے یہ حدیب بھی حکم میں موع ہی ایک سو ہتر و س اس الی الدسا کا س العر  
میں ستر اسی مسد میں الی رو سے رواست کہے ہیں کہ الومر صدلی رضی اللہ عنہ سے اسے فرسہ کو کہے لگوں میں  
کچھ حادہ ہو جاو مو سنام حو مار دیکھے ہو کہ جس میں میں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جیسے تھے چار تھے  
اور سام مھار و س مکو بھی کر لگا تھوٹی نے کہا اسکی سید میں موسیٰ بن مطہری وہ واہی ہی اماک سو  
سر ہر و س خط مارچ میں اور صہائی رعیت میں الومر صدلی رضی اللہ عنہ سے رواست کہے ہیں کہ  
صلی اللہ علیہ وسلم مرد و دھمی کا ہوا کو زیادہ کچھا مانی سے حوالس کو کچھا مانی اور ہی صلی اللہ  
علیہ وسلم سلام کرنا فصلی روفہ آرا کرے سے او سول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت فصلی ایہ جول  
میں سے ما کہے اللہ کی راہ میں ملواری رکھا سے ایک سو چو ہتر و س حد الرراق اور اجی میں ماہورے  
عمر سے ہمیری سے حد الرجس جس مالک سے ایہ ماس سے رواست کہے ہیں کہ معادس حل رضی اللہ عنہ جو  
مجھے جمیل کا سدہ اسی نوم کے حوالوں سے فصل ہاتھ میں ایک کچھ سا ہیں رہا فرض لیا کرتے آخری نام  
اسانے ص سے عارت ہوا ہی صلی اللہ علیہ وسلم کے ماس کے عوض لے ایہ دس کو فرض ہوئے معاد  
کہ اواد و فرض وہ مانے اگر کسی فرض کسی کی خاطر سے معاد کرنے کو معاد کا فرض رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
خاطر سے معاد کے دے پھر ہی صلی اللہ علیہ وسلم انکا عام اس سبب دس ماس کچھ ہر ماہ یکہ سال ہو  
اسی سال ہی صلی اللہ علیہ وسلم معاد کو ماس کی طرف عامل کر کے رواست کہے ما انکا مال جو عارت کا اسکی پہلی

ہو پھر معاذ وہاں جا کے مال اللہ میں تجارت کئے مال اللہ میں تجارت کرنا چھلے انہیں نے شروع کئے غرض انکو کبھی سمجھ نہ ہوئی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد معاذ نے مدینہ کو جب آئے تو عمر نے ابوبکر کو کہے معاذ کو کہو ناں جو ہمست کیا ہی اس میں سے اپنی قوت کے مقدار رکھ کے باقی پھر دیوین ابوبکر رضی اللہ عنہ کہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے معاذ کو جو روانہ کئے تھے محض اتنے کے واسطے کہ انکے مال کا جبر سوا ب میں ان سے کچھ نہ لوں گا مگر معاذ اپنی رضا مندی سے کچھ دیکھ تو مضایقہ نہیں عمر نے ابوبکر کو اپنی بات نہ مانے سود دیکھ کے معاذ کے پاس گئے اور انکو کہے وہ مال پھر دو معاذ رضی اللہ عنہ کہے میری مال کی بہری ہونا کر مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم روانہ کئے تھے میں تو اسکو نہ پھر بعد معاذ نے ایک درم سے ملاقات کر کر کہیں خواب یکہا کہ ایک گہری پانی ہون میں غرق ہو چکا مجھے اندیشہ تھا کہ تم نے مجھے اس سے خلاص کئے ہیں سوا ب میرے مال سے جو لے لینا چاہتے تھے اسکو لیجو پھر معاذ نے ابوبکر کے پاس گئے اور اپنا خواب بیان کئے اور قسم کہا کہ میرا مال حسب قدر ہی تمام ایکو بتا دیتا ہوں ایک کو رہا تو بھی اسکو بوسیدہ نہ کروں گا تب ابوبکر فرما واللہ میں تم سے کچھ نہ لوں گا وہ سب میں تمکو بخش دیا عمر کہے بہہ بہری اب وہ مال انکو حلال ہی پھر معاذ شام کی بلکہ طے فرما نہ ہو وبتہ عاصی کہنا ہی اس حدیث کو مسند میں ابوبکر رضی اللہ عنہ کی اس واسطے ذیل کئے کہ ابوبکر فرما رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے معاذ کو انکے مال کا جبر سوا ب کے لئے یمن کی طرف روانہ کئے تھے ایک شخص عمر ابن ابی شیبہ ابوبکر رضی اللہ عنہ سے بڑا کیا ہی کہے کہ آدمی وضو کرتے وقت اللہ تعالیٰ کا نام لیتا ہی تو اللہ تعالیٰ اس تمام جسد کو پاک نہایتی اگر اللہ تعالیٰ کا نام نہ لیتو تو پانی جہاں کہیں پہنچتا ہی فقط اسی کو پاک نہایتی سبہ عاصی نہایتی یہ حدیث حکم میں مرفوع ہے کیونکہ یہ بات اسے کہنے کی نہیں ایک سو چتر و سن ابن ابی شیبہ نے ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہی کہے تم اپنے انکھ کو مانی سے خلال کرو نہیں تو اللہ تعالیٰ انکو اتنے سے خلال کرے گا کہ عاصی نہایتی یہ حدیث حکم میں مرفوع ہے کیونکہ یہ حکم آخرت کا ہی ہے کہانہ جا دیگا ایک سو ست و ترو سن یہی نے شعب الایمان میں بیان ابن ابی شیبہ سے روایت کیا ہی کہا مجھے پہنچا کہ ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ خلیفہ ہوئے نہایت یمن میں ہو کے اپنے گہر میں بیٹھے جب عمر رضی اللہ عنہ ایکے پاس گئے تو عمر کو ملامت کرنے لگے اور کہی تمہیں مجھ کو اس کام کی تکلیف دالے اور لوگوں کے قضا یا میں حکم کرنا کی تکلیف بیان کئے تب عمر کہے کیا اب کو معلوم نہیں جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتھے الی اگر اجتہاد کرے اور اس میں صواب ہو تو اسکو دو اجر ملتے ہیں اور اگر خطا ہو تو اسکو ایک اجر ملتا ہی یہ حدیث سے ابوبکر رضی اللہ عنہ کو سہاں ہو اوطی نے جمع الجوامع میں ابوبکر رضی اللہ عنہ کی روایت سے احادیث و آثار جو جمع کئے ہیں اسکو جو کرنے سے ہمکو ایک سو ست و ترو حدیث ملے لیکن بعضی انکے موقوف اور حکم میں مرفوع ہیں اور امام نووی یک سو بیس حدیث ابی بکر سے مروی ہیں کہے جو کہنا ہی اُسمین اور اس میں تعارض نہیں شاید کہ موقوف جو حکم میں مرفوع

ہی اور نوع جو ہایت صعبہ ہے اس کو امام لودوی جہاں سہارہیں کئے اس لئے عدد کم ہوا اور اللہ اعلم جو تمہا جس  
 آیتوں کی تفسیر جو صدیق رضی اللہ عنہ سے مروی ہے حاشا جیسے کی تفسیر کوئی تفسیر ہی نہ کرے  
 اور وہ اس آیت سے منہ مار لے ہو یا وہ چھانی دجی کے رہنے کو مسابہہ کہا ہو وہ لفظ حکم میں حد پہنچ  
 کے ہے اور لفظ سے اللہ تعالیٰ کا وہی ارادہ ہے کہ حکم کا جائز اگر آسوں کی ناول راجی کرنا عالم کو جو قرآن کی کلام  
 سے ماہر ہو جائز ہے اسی لفظ سے رضی اللہ عنہم کو لفظ کا معنی معلوم ہے ہاں اس کو تفسیر میں کر کے حکم امام  
 ابو القاسم نے اس ان لفظ سے روایت کیا ہے کہ ان کو کر رضی اللہ عنہ سے ایک لفظ کی معنی اوجہ ہے لو کہے کسی  
 میں مجھے اٹھا لگی اور کولسا آسمان مجھ پر ساہ کر کا جس کا اللہ میں وہ کہوں جو اللہ تعالیٰ ارادہ ہے کہ  
 اور ابو عبد اللہ اس میں سے یوں روایت کیا کہ ان کو کر سے قال کہہ واٹھا لگی معنی اوجہ ہے تو ایسے کون سا آسمان  
 مجھ پر ساہ کر کا اور کون سا میں مجھے اٹھا لگی اگر کا اللہ میں میں نہ حال کے لوگوں اس سے اسویہ اور عنہ جس  
 حکم پر مدعی اور اس حرر اور اس المدد اور عالم مسدود میں اور اوالسج اور اس مردود اور اوالعزم جلد میں  
 لا لک انی کما اللہ میں اس میں ہلاک روایت کئے ہیں کہ ان کو کر رضی اللہ عنہ ہے بعضوں نے کہے ان دونوں آیتوں  
 معنی میں ہم کیا ہے ہوائ اللہ قالوا لہما اللہ ثم استقاموا مع رسولہ کہے رہا اللہ ہی پھر  
 اس پھر ہے رہے واللہ انما اولہم قلیل انما لہم بطلم جو لو کہ یقین لائے اور ملائی ہیں اسے  
 لہیں ہیں کہ لفظ لو کہے استقاموا کی معنی لم ہو العی گاہ ہیں کہے اور ظلم کی معنی حطہ ان کو کر کہے  
 ہم اس کو اسکے حکم پر حمل ہیں کہے استقاموا کی معنی مل ہیں کہے اور ظلم کی طرف اور ظلم سے مراد سر کرے اور اس  
 حرر انی کر رضی اللہ عنہ سے لہیں اس کی ان اللہ قالوا لہما اللہ ثم استقاموا اور  
 روایت کیا ہے کہ ان کو کر رضی اللہ عنہ کہے لو کہے ان کو اسار باند کر کے کہے جو اس پر مرگیا وہ اس سے  
 کیا اور اس مبارک میں اور بعد از اراق اور فرمانی اور بعض منصوصا و مسدود اور اس سعدا و مسدود میں  
 اس حرر اور اس المدد اور اس انی جام اور مسدود کہے الامام میں سعد بن عمر اس روایت کئے ہیں کہ ان کو کر رضی اللہ  
 عنہ اس آیت کی تفسیر میں ان اللہ قالوا لہما اللہ ثم استقاموا السافر یا استقامت  
 وہ ہی اللہ کے ساتھ کسی کو سر کرے پھر انا اس انی شیبہ اور اس انی عاصم کا اللہ میں اور اس حرر اور اس المدد  
 اور اس حرر اور جہاں میں بعد دارمی و عہد عامر بن سعد بن ابی معنی میں اللہ میں احسنوا  
 الحسنی فی ہدایہ یعنی جہوں کی بھلائی ان کو ہی بھلائی اور رہی ہوا ان کو کر رضی اللہ عنہ سے روایت کئے  
 ہیں کہ کسی سے مراد حمت اور رادہ مراد لفظ کرنا اللہ تعالیٰ کی داب کی طرف ابو الشیخ اور اس مردود



انس رضی اللہ عنہ سے روایت کئے ہیں کہ ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ اس آیت کی تفسیر میں اَحْلَ لَكُمْ صَيْدُ  
 الْبَحْرِ وَطَعَامُ مِمَّا عَالَمُ حلال ہوا تم کو دریا کا شکار اور اس کا کھانا تمھارا فائدہ کو کہے صید جو تو ہسکو بکر  
 اور طعام وہ جو دریائی طرف والا اور عبدالرزاق اور عبد بن حمید ابن جریر اور ابن حاتم اور ابوالتیغ نے عکر سے روایت  
 کئے ہیں کہ اس آیت کی تفسیر میں اَحْلَ لَكُمْ صَيْدُ الْبَحْرِ وَطَعَامُ ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ فرمادیکہ صید جو  
 ہم کو اپنے مانتوں سے شکار کرتے ہیں اور طعام وہ جو دریائی طرف والا اور ایک روایت میں آیا ہے طعام وہ جو اس میں  
 اور ایک روایت میں آیا ہے طعام وہ جو اس میں مرتی ہی اور عبد بن حمید ابن جریر ابن عباس رضی اللہ عنہما روایت  
 کئے ہیں کہ ابوبکر رضی اللہ عنہ خطبے میں پڑھے اَحْلَ لَكُمْ صَيْدُ الْبَحْرِ وَطَعَامُ مِمَّا عَالَمُ اور کہے دریا کا طعام  
 وہ ہیں جسکو دریا باہر پھینکتا ہی پہنچتی وغیرہ روایت کئے ہیں کہ رضی اللہ عنہ سے کلالہ کی معنی پوچھے تو کہے میری  
 رائے میں کہتا ہوں اگر صواب ہے تو اللہ کی طرف سے ہی اگر خطا ہو تو میرے سے اور شیطان کی طرف سے ہی کلالہ  
 جسکو ولد اور والدہ ہو جبے رضی اللہ عنہ خلیفہ ہو تو کہے ابوبکر کہ سو بار ذکر کرنے اللہ سے شرماتا ہوں عبد  
 بن حمید ابن جریر اپنی تفسیر میں اور بیہقی سن میں قتادہ سے روایت کئے ہیں کہا ہمو کہے کہ ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ  
 نے اپنے خطبے میں فرمایا ایض کی شان میں پہلی آیت جو سورہ نساء کے ابتدا میں ہے اِذَا نَدَّاهُ لَعَالِ وَلَدِ  
 اور والد کے حق میں نازل کیا اور یہی دوسری آیت کو زوج اور زوجہ اور خیا فی بہائیوں کے حق میں اتارا  
 اور سورہ نسا کی آخری آیت کو حقیقی بھائی اور بہنوں کے حق میں نازل کیا اور سورہ النعال کی آخری آیت  
 قرابت والے عصبہ جو بعضے بعض سے کتاب اللہ میں قریب ہیں نازل کیا یا پھر ان میں ابوبکر رضی اللہ عنہ کے  
 فتویٰ دینے میں اور آثار اور دعائیں جو ان سے مروی ہیں ابوالقاسم بغوی نے میمون بن مہران سے  
 روایت کیا کہ ابوبکر رضی اللہ عنہ کے پاس جب کوئی مقدمہ آتا تو اول قرآن میں دیکھتے اگر اس میں کچھ اس کا  
 حکم پاتے تو فیصلہ کرتے اگر قرآن میں حکم نہ پاتے تو رسول اللہ ﷺ کی حدیث اس بات میں اگر کچھ یاد  
 ہوتی تو اسکے مطابق حکم کرتے اگر وہ بھی معلوم نہ رہتی تو دوسری صحابہ پوچھتے کہ ایسا مسئلہ آیا ہی اس میں  
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کچھ فرما سو جانتے ہو تو کہ بعضی صورتوں میں تو ایسا ہوتا کہ حکم رسول اللہ  
 صلی اللہ علیہ وسلم سننے ہوئی ایک جماعت نکلتی ابوبکر فرماتا خدا کا شکر جو ہم میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی  
 کو یاد رکھنے والوں کو پیدا کیا اگر صحابہ بھی کسی کو اس کا حکم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سننا ہوتا پاتے تو صحابہ میں  
 علما اور بزرگوں کو جمع کر کے ان سے مشورت کرتے سب کی رائے ایک بات پر جمع ہوتی تو اس کے مطابق حکم  
 کرتے ابن سعد ابن سیرین سے روایت کیا ہے کہا نہیں جانتے مسئلے کو کہنے دے نہ والا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

ابوبکر ۲

احمدی کھانی حکایتیں کتابت میں ہیں

لعدا نوکر سے زیادہ کسی کو نہیں دیکھا اور انوکہ کے بعد عمر سے زیادہ درجہ والا کسی کو نہیں دیکھا ابو بکرؓ  
 حد کے ماس جس کوئی مسئلہ آتا اور اسکے واسطے کچھ اصل قرآن پڑھانے اور سنت میں ہی اسکی کچھ سیانی مانگ  
 میں ملی پورماتے اس سئلے میں اسی راہ سے احباب ذکر کرتا ہوں اگر صواب ہو تو اللہ کی طرف سے ہی اگر خطا ہو  
 مری طرف سے اور اس میں اللہ تعالیٰ کی نکتہ السامک ہوں اس سے روایت کیا ہی کہ کسی نے اس عمر میں اللہ  
 عہدہ لو جہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے رہائیں لوگوں کو فتویٰ کون دیتے تھے تو کہے انوکہ اور عمرؓ کے ہوا  
 میں دوسروں کو نہیں جانا اس سے محمدؐ سے روایت کیا ہی کہ سی صلی اللہ علیہ وسلم کے رہائیں انوکہ اور  
 عمرؓ اور عثمانؓ اور علیؓ رضی اللہ عنہم نبوی دما کرتے تھے اور یہی فاسم سے روایت کیا ہی کہ انوکہ صدیق رضی  
 اللہ عنہ کو کچھ کام دیں ہوا اور اس میں عقلوں کی اور اہل فقہ علمی علماء کی ہای لسا ضرور رہتا ہوا اور عثمانؓ اور  
 علیؓ اور عبد الرحمنؓ بن عوف اور معاذ بن جبل اور ابی بن کعب اور رندس مات رضی اللہ عنہم کو بلوالے ہوئے کہ  
 انوکہ کی حلالہ میں نبوی دما کرتے انہیں کے ہر لوگ فتویٰ لے جاتے جاری اور سلم وغیرہ انی قتا وہ رضی اللہ  
 روایت کئے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے روز و رات میں قتل قتیل لالہ علیہ وسلم کے ہوا  
 یعنی جسے کسی فکر کو صل کیا ہو اور اس کو گواہ لاؤ تو قتل کا سلسلہ اس شخص کو دما حاکم الودادہ کہتے ہیں ہر  
 ایک شخص کو صل کیا تھا انھیں کھرا ہو کہ لا امری کو ابی کون دگا پھر میں منہ گنا پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
 فرمائے میں اچکے دو ہیں بولا یہ مار بھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمائے میں ہی اہمکے ہی بولا اس  
 میں ایک شخص کھرا ہو کہ صراحت کیا مار رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے کہ اس میں کالکس مہر ماسن جو مجھے دے واسطے ہوا  
 مادہ اسی کو دوا انوکہ کہے لاھا اللہ اذ اللہ من اللہ تقا قتل عن اللہ و رسولہ  
 فنعطیک مسلک یعنی اللہ کی قسم یہ ہو کا اللہ کے سروں کے انکسرا اللہ کی اور اسکی رسول کی طرف سے  
 حاکم کے اور اس کا سب کھلے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمائے انوکہ کہ اس میں کالکس مہر ماسن جو مجھے دے واسطے ہوا  
 کو دو الودادہ ہے اس میں کانکر میں کالکس مہر ماسن جو مجھے دے واسطے ہوا اور یہ پہلا مال ہی جو میں اسلام میں آیا  
 اصل اور نبی پھر امامت الدین طری اسی کتاب ریاض میں لکھا ہی کہ انوکہ صدیق رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ صلی  
 اللہ علیہ وسلم کے حضور میں بہ نبوی سا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اسکو قبول کر ماصدق کی فصلت اور ہر  
 علاقہ سے رگواہی دتا ہی جو کسکو وہ مرستھا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حاکم کے اس کے عہد میں  
 جو دگھا شخص ہی سے فتویٰ دما کرتے تھے انوکہ عمرؓ عثمانؓ علیؓ عبد الرحمنؓ بن عوفؓ عبد اللہؓ بن مسعودؓ و عمرؓ بن ابی  
 بن کعبؓ معاذ بن جبلؓ عبد بن الحارثؓ بن عبد بن مسعودؓ و عمرؓ بن ابی اسعریؓ رضی اللہ عنہم

ابو بکرؓ کا حاکم الودادہ ہوا  
 عثمانؓ کا حاکم الودادہ ہوا  
 علیؓ کا حاکم الودادہ ہوا  
 عبد الرحمنؓ بن عوفؓ کا حاکم الودادہ ہوا

رضی اللہ عنہ

حضور میں کوئی فتویٰ نہیں دیتا تھا اس کو ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کے ابو الحسن علی بن احمد بن نعیم بصری فضائل  
 میں ابی محمد بن کعب سے مرسل روایت کیا ہے کہ ابو طالب اپنی مرض الموت میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کھلا  
 بھیجے ای محمد تمہارا چچا تم کو کہتا ہے میں بود ہا ضعیف ہا رہوں تم اپنی جنت کا کھانا پینا جو بیان کرتے ہو اس میں سے  
 مجھے کچھ بھیجو تا میں اس کو کھا کے تندرست ہوں ابو بکر وہاں حاضر تھے یہ سن کر کہے اللہ تعالیٰ کافرون میں  
 نعمتون کو حرام کیا ہے پھر وہ شخص کے ابو طالب کو کہا ابو طالب دوسرا یہی وہی پیغام دیکھتے بھیجے وہ شخص کے  
 عرض کیا ابو بکر رضی اللہ عنہ حاضر تھے سو وہی جواب دے پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرما ابو بکر کہتے ہیں  
 تعالیٰ ان نعمتون کو کافرون پر حرام کیا ہے کہ ابن شہابین اور لال کاٹی کتاب میں ابن عمر رضی اللہ  
 عنہما روایت کئے ہیں کہ ایک مرد ابو بکر رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اور بولا مجھے جزو و آدمی جو زندہ نہ رہا ہے کیا وہ سکے  
 مقدسین لکھ کے پھر اس پر مجھے کیسا عذاب دیتا ہے ابو بکر فرمائے ای ابن النخعیان عذاب دیتا ہے واللہ انہ  
 پاس کوئی آدمی ہوتا تو تیری ناک متروک کر کے میں حکم کرتا امام مالک اور عبد الرزاق اور ابو داود و بیہقی اپنے  
 سنن میں ابی عبد اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کئے ہیں کہ ابو بکر رضی اللہ عنہ کی خلافت میں مدینے کو میں آیا اور ابو بکر  
 کے پیچھے مغرب کی نماز پڑھا اپنے پہلے کی دو رکعت میں سورۃ فاتحہ اور قصار مفسرین کا ایک ایک سورہ پڑھے  
 اور تیسری رکعت میں سورۃ فاتحہ اور پھر آیت بھی پڑھا لا تَزِغْ قُلُوبَنَا بَعْدَ إِذْ هَدَيْتَنَا وَهَبْ لَنَا  
 لَدُنْكَ مَرْحَمَةً إِنَّكَ أَنْتَ الْوَهَّابُ اس روایت سے معلوم ہوا فرض نماز کی تیسری رکعت اور چوتھی رکعت  
 میں بھی سورۃ فاتحہ کے بعد کچھ آیت یا سورت پڑھنا سنی امام شافعی کا قول جدید ہی ہے اور امام ابو حنیفہ اور مالک  
 اور احمد پاس ان میں قرأت تھیں ابن امام شافعی کا قول قدیم ہی ہے اکثر اصحاب شافعی کے اس ہی قول پر فتویٰ  
 دے ہیں پھر ان میں قرأت بعضوں کے پاس مباح اور بعضوں کے پاس مکروہ تہذیبی ہے ابن ابی حاتم و ابن  
 عساکر نے ابن عیینہ سے روایت کئے ہیں کہ ابو بکر رضی اللہ عنہ کسی کی لغت کے تے تو یوں فرماتے جزع کرنے  
 میں کچھ فائدہ نہیں موت کے بعد جو امور ہوں یا رہیں ان سے موت آسان ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
 کی وفات کو یاد کرو تمہاری یہ مصیبت حقیر ہو جاگی اللہ تمہارا اجر بزرگے ابن ابی الدنیا کتاب الاضاحی  
 میں اور حاکم کنی میں اور بیہقی اور ابو بکر بن محمد بن زیاد دینسا بوری کتاب الزیادین حذیفہ بن اسید نقل کئے  
 ہیں کہ ابی ابو بکر اور عمر رضی اللہ عنہما کو دیکھا ہوں اپنی اہل کی طرف سے اضحیہ نہیں کرتے اس اندیشے سے کہ کو  
 اس کو منت سمجھیں ابن کنیر کہا اس کی سند صحیح ہے سند شعبی سے روایت کیا ہے کہ ابو بکر اور عمر رضی اللہ  
 عنہما حج کو جب گئے تو اضحیہ نہیں کئے شاید کہ اس کا سبب وہی جو سابق کی حدیث میں گذرا کہ لو کہ اس کو اضحیہ سمجھیں

ابن النخعیان نے خطبہ  
 والے کا کتاب

سورۃ الصحنی قرآن کے  
 آخر میں ہے ایک قصار  
 مفصل ہے ابن

عبدالرزاق اور اس انی سیدہ رانو داود اور دارقطنی اور سہمی اسے سہس میں اس عباس رضی اللہ عنہما روایت کئے  
ہیں کہ میں کو اہی دہتاسوں کہ انوکھ رضی اللہ عنہ فرما طانی بچے مجھلی حوامانی میں مر کے اور آتی ہی کھائے  
والے رحلال ہی امام شافعی نے روایت کئے ہیں کہ انوکھ صدیق رضی اللہ عنہ نے گوشت بیج کے درخو حوانو  
مل لیا مکروہ حائے تھے عبدالرزاق اور اس انی سیدہ و سعید بن مسعود اور بخاری اور دارمی اور دارقطنی اور  
مقی سہس میں عبداللہ بن الربیع رضی اللہ عنہما روایت کئے ہیں کہ انوکھ صدیق رضی اللہ عنہ کو مائے سر لہس کئے  
بچے میرا تہیہ میں ست کو مات ہو تو دادا کو مائے فایم معام کرتے اس انی تہیہ ای کتاب مصعب میں  
حطاس روایت کیا کہ انوکھ رضی اللہ عنہ فرما جس مائے کیا ہو تو اس مہیت کا دادا مائے حطہ میں ہی  
اوجھ کو تہا ہو نو لو راتے کی جگہ میں ہی اس انی تہیہ انی مالک سے روایت کیا کہ انوکھ صدیق رضی اللہ  
عنہ مہیت حطہ ٹرہتے تو ہر دعا مانگتے **اللّٰهُمَّ عَسَدُكَ سَلْبَةُ الْاَهْلِ وَالْمَالِ وَالْعَسِيرَةُ وَالْدَّاءُ**  
**حَاطِيْمٌ وَاَنْتَ عَفُوٌّ رَحِيْمٌ** یعنی یا اللہ وہ تیرا سدہ شے اہل اور مال اور قیلے والے شے کو تہیہ سے رو  
اسکا گناہ مرا ہی اور تو عفو و رحیم ہی امام احمد نے قزوین شعیب سے ایک مائے لکے داد سے روایت کیا کہ انوکھ  
اور عبداللہ بن عبد اللہ صا ح کے علام کے یلمین قتل نہیں کرتے بچے کہ حطہ کسی علام کو مل کرے تو اس سے قصاص  
ہیں امام شافعی کا ہی ہی ہر ہش عبدالرزاق نے عمر شعیب سے ایک مائے لکے داد روایت کیا کہ کسی  
ایسے سلام کو عدا قتل کیا ہو تو اسکو مل نہیں کرتے بلکہ اسکو سو مار مارے اور ایک سے قید کرتے اور سلاووں کے ساتھ ایک  
سال تک اسکو حصہ نہیں دے عتب الرراق اور اس انی سیدہ و بخاری اور انوکھ داود اور اس ماحدے انی ملک  
سے روایت کئے ہیں کہ ایک شخص ایک کے مائے لکے انوکھ کا مائے اس کا داست گریٹا انوکھ رضی اللہ عنہ اسکے داست کا  
دیتے مائل کئے عبدالرزاق اور اس انی سیدہ و سہمی سہس میں عکرمہ اور طاووس سے روایت کئے ہیں کہ انوکھ  
رضی اللہ عنہ کان کی دیت میں پیدا دست نہ لو اور کہے کان کے صایع ہوئے سے سماعت میں کچھ نقصان  
ہیں ہوتا اور اس کے عیب کو مال اور مگر ہی جھیا دیتی ہی بچے مال جھوڑ دیں مائے مگر ہی کانوں سے مائے مگر  
کان نہیں ستا امام مالک اور دارقطنی نے صعیہ بنت ابی عسید سے روایت کئے ہیں کہ ایک شخص کو باری عورت سے مائے  
اقرار کیا تات اسکو انوکھ رضی اللہ عنہ حد مار کے حد کے طرف حلاؤ ط کئے اسکو عبدالرزاق نے مائے سے یوں  
کیا کہ ایک شخص انوکھ رضی اللہ عنہ کے پاس لے کہا میرے بھائی ایک ماں آیا اس نے میری ہنس سے حزارنا  
کیا بھس کو ملو ایو جھے تو وہ اقرار کیا تات اسکو انوکھ رضی اللہ عنہ حد مار کے ایک سے تک حد کے طرف نکالے  
اور روایتی کیا کہ عورت کو حد مار کے مہرے کا بعد اس عورت کو اسی رو کا کھ کر دئے عبدالرزاق نے سعید بن عبداللہ

بن عتبہ سے روایت کیا یہی کسی نے ابو بکر رضی اللہ عنہ سے پوچھا ایک مرد ایک عورت سے زنا کیا اب اُس عورت کو نکاح کرنا  
 چاہتا ہے کیا یہ سکو دوا ہی تو ابو بکر کہے اسکو کوئی تو بہ نکاح کرنے سے افضل نہیں دے دو تو ن حرام سے کھل کے نکاح  
 ائے امام مالک نے قاسم بن محمد سے روایت کیا یہی کہ ایک شخص عین کا باشندہ حاکم ایک ہاتھ اور ایک پاؤں  
 کٹا ہوا تھا ابو بکر رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اور نہ کیا کہ یمن کا عامل ظلم سے میرا ہاتھ اور پاؤں کاٹ دلا عرض  
 وہ شخص کو نماز بہت تیرنا ابو بکر اسکو دیکھ کے فرماؤ اَبُو بَکْرٍ مَا لَیْکَ بِکَیْلٍ سَاقِیْ تَیْرِیْ تَیْرِیْ مَا بَ  
 کی قسم تیری رات جو رکی رات نہیں بعد ابو بکر کی بی بی اسماء بنت عمیس کا گھنا چوری کیا لوگ دھوندنے لگے وہ شخص بھی  
 انکے ساتھ دھوندتا اور کہتا یا اللہ ایسے نیک لوگوں کے مال کو جو چوری کیا ہو کا اسکو تو ہلاک کر بعد وہ زیور ایک سنا  
 کے نزدیک ملا وہ بولا فلاں شخص جس کا ہاتھ اور پاؤں کٹا ہے مجھے لاکے بیچا پھر اسنے اقرار کیا یا شہادت گدڑی  
 ابو بکر رضی اللہ عنہ حکم کئے اسکا بایان ہاتھ کا تو اور ابو بکر رضی اللہ عنہ فرمائے واللہ اُسکا بددعا کرنا خود اپنے نہیں  
 پاس ہی اسکی چوری کی ہے اس کو عبد الرزاق نے بی بی عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کیا ہے کہ ایک شخص  
 سیاف نام ابو بکر رضی اللہ عنہ کے پاس آیا کہنا ابو بکر اسکو اپنے نزدیک بٹھلا تو اسکو قرآن پڑھا غرض ابو بکر جب  
 عمال کو روانہ کئے تو وہ بھی جانا چاہا اسکو بھی روانہ کئے چند روز نہیں گذرے کہ وہ بھرا آیا دیکھے اس کا ہاتھ کٹا  
 ہوا ہے پوچھے تیرا ہاتھ کون کاٹے تو کہا میرے کچھ خطا سرزد نہیں ہوئی مگر اتنا ہے کہ ایک فتنہ میں خیانت کیا  
 عامل میرا ہاتھ کٹوا دالا ابو بکر فرما کٹا یہ وہ عامل فتنہ میں کی خیانت کرتا ہو گا اگر تو سچا ہو تو واللہ میں  
 اُس سے بدلہ لوں گا اس کے بعد چند روز نہیں گذرے کہ ابو بکر رضی اللہ عنہ کی بی بی کا کچھ زیور اور اسباب چوری گئے ابو بکر نے  
 اپنی بی بی کو کہے تم نے تو اچھی قبیلہ والوں کی نیند گواہ اور اس ہاتھ کٹے ہوئے شخص کو دیکھتے ہے کہ طرفہ چور  
 اپنے درون ہاتھ اتھا کر دعا مانگتا ہے کہ اللہ اس مرد صالح کے لوگ کا مال جس نے چوری کیا ہو اسکو نمود کر دو  
 پھر نہیں دہلی کہ وہ اسباب سہا ہاتھ کٹے ہوئے شخص کے نزدیک سے نکلا ابو بکر رضی اللہ عنہ اسکو کہے تجھے ویل ہو تو  
 اللہ بہت غافل ہی او حکم کئے اسکا پاؤں کاٹو اور فرمائے اس کے چور اسے زیادہ غضب چھ اسکی حیات سے آتا ہے  
 جو اللہ پر کیا بعد ہی ابو بکر رضی اللہ عنہ اسکو اپنی نزدیک بلوا ابو بکر کے پاس اسکی منزلت سابق میں جو بھی  
 کچھ کہہ کئے پھر وہ شخص کو انہی کے غارت پر تھا ابو بکر رضی اللہ عنہ اس کی آواز سننے تو فرماتے مَا لَیْکَ  
 بِکَیْلٍ سَاقِیْ اِمَامِ شَافِعِیْ وَعَبْدُ الرَّزَاقِ اور ابن ابی شیبہ اور داؤد بن سنان بن النضر رضی اللہ عنہ  
 روایت کئے ہیں کہ ایک شخص ایک مال چور یا اسکی قیمت تین درم کی تھی ابو بکر رضی اللہ عنہ اس کا ہاتھ  
 قطع کئے بخاری ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے کہ ابو بکر رضی اللہ عنہ فرمائے محافظت کرو محمد صلی اللہ علیہ وسلم

بی بی عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کیا ہے کہ ایک شخص نے چوری کی تھی وہ اس کا ہاتھ کٹوا دالا

انکی اہلیت میں یعنی اہل بیت سے دوستی کرنا اور انکو امامت دینا امام مالک نے اذیاد اور برمدی اور بنی اہل  
ماہرہ سے روایت کئے ہیں کہ کسی مکرک اسکی مانی اوکر صدلی رضی اللہ عنہ کے پاس کے اسی مرات حاجی اوکر  
اللہ عنہ کہے وراں میں کچھ کچھ ہیں اور بنی اللہ عنہ وسلم میں بھی کچھ حصہ معرہ نہیں لواتا  
لوگوں سے رشتہ کر دیا صدلی نے لوگوں سے جو کچھ کے لوسعہ اس سعدی میں دیکھا ہوں رسول اللہ صلی اللہ  
علیہ وسلم مانی اس سے جس نے اوکر کہے تمہارے لئے دوسرا کوئی شخص بھی حاسا ہی اوکر جس کے لئے کہہ رہے  
کہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مانی کو جس نے سو میں بھی دیکھا ہوں۔ اوکر رضی اللہ عنہ اسکو سنا  
دلواد کے امام مالک اور عبدالرحمن اور صاوم مقدسی اور دارقطنی اور ہرقی میں ہیں فاسم میں محمد  
روایت کئے ہیں کہ ایک شخص مکرک اسکی مانی اور دادی دونوں اوکر صدلی رضی اللہ عنہ کے پاس کے اس میں  
مرات طلب کئے اس اوکر صدلی نے مانی کو حصہ دلوکر کے حکم کئے عبد الرحمن بن سہل البزاری ہی حارہ کے  
فیصلہ وادیر کے ہیں حاضر تھے سو اسمی ہاں موجود ہے لکے باحلفہ رسول اللہ اسکو مرات دلو اگر  
وہ مرنے لولا اسد راہ ہو ماہر اوکر صدلی رضی اللہ عنہ اس حصہ کو یعنی جس کو دونوں یعنی دادی اور مانی کے  
درماں تقسیم کر دیا مانی اس میں ای حارہ سے روایت کیا ہے کہ اوکر صدلی رضی اللہ عنہ جس کے فیصلے  
انکے عریب جس کا نام ربیب تھا دیکھے وہ ناہیں کر لی ہی جو کچھ ہر کنوں حاموس رہی ہی کہے وہ لفظ کئی ہی  
کہ کسی باب کے حج ادا کرنا اوکر اس عریب کو فرما تا کہ حاموس کہے حج کرنا حلال ہیں وہ جاہلس کا  
رسم ہی وہ عورتے ماں کہولی اور لولی ہم کوں ہوا اوکر فرما کجا حوں میں کا ایک شخص ہوں جو ہی کوں  
ہا حوں میں فرمائے ولس کوں ولس اوکر فرما کچھ مری درنا ہی میں اوکر ہوں وہ لولی جاہلس کے لئے  
خوئے کو جو اللہ تعالیٰ ما ہمارے لقا اس کے ایک ہی فرما کچھ ہے ام حبیب کے اس میں بتکے بھی  
لغا ہی کہی ام کوں ہیں فرمائے کہ مری قوم میں اسراوے اور سردار کو کہیں مجھ جن کی اطاعت لوگ کیا کر  
تھے ہی ماں تمہارے ام وہی ہیں جو لوگوں پر حکم رانی کرتے ہیں اس المسارک اور جس کے العریب  
اور جرطلی مکارم الاطلاق عبد الرحمن بن الناسم سے روایت کیا ہے کہ اوکر رضی اللہ عنہ اپنے  
درمد عبد الرحمن کو دیکھے اپنے ہمارے کے ایک شخص سے جھگڑے ہیں اوکر انکو کہے اپنے ہمارے والے سے جھگڑ  
لوگ حارے ہر کے اور وہ مانی ہر کے سعد بن مسعود اس میں میں معاویہ بن قرہ سے روایت کیا ہے کہ اوکر رضی  
اللہ عنہ اپنی دعا میں کہے اللہم اجعل حیر عمری اجرہ وحیر عمری ائمہ وحیر ایتامی قوم  
لقد انا یعنی یا اللہ میری عمریں آخری عمر کو بہر کر اور سر عمل میں جاتے کو خوب کر اور مردوں ہری ملا

دن بھترکہ امام احمد کتاب الزہد میں حسن بصریؒ کی روایت کئے ہیں کہ مجھے پہنچا کہ ابوبکر رضی اللہ عنہ اپنی دعائیں  
یوں فرماتے تھے اللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْأَلُكَ الَّذِیْ هُوَ خَیْرٌ فِیْ عَاقِبَةِ الْاَمْرِ اللّٰهُمَّ لَجْعَلْ اٰخِرَ  
مَا تُعْطِیْنِی الْخَیْرَ مِنْ رِضْوَانِكَ وَاللّٰهُمَّ رَجَاتِ الْعَالَمِیْنَ جَنَّاتِ الدَّعِیْمِ یعنی اللہ میں تجھ سے  
مانگتا ہوں وہ چیز جو میرے لیے نیک ہو عاقبتِ اعرین یا اللہ مجھے جو خوبیاں دیگا اس میں آخری خوبی تیری رضوان  
اور اچھے درجے نعمت کے بانگھریں امام احمد زہد میں اور ہذا دو بیہقی شعلیٰ ان شاعر نے یہ روایت کئے ہیں  
کہ ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے سو سکتا ہی تو روئے یعنی اپنی معصیت پر اور جس نے رو نہیں سکتا  
تو تباکی یعنی روتی صورت بنا لیتی تھی تضرع کرے امام احمد زہد میں اور مسند و صحیح روایت کئے ہیں کہ ابوبکر  
رضی اللہ عنہ فرماتے تھوں کو سونا اور زعفران ہلاک کر دے یعنی دیکھو پورے اور خوشبوئی لگانے مشغول ہوئے اللہ  
تعالیٰ کی عبادت سے باز رہتے ہیں عبد اللہ بن امام احمد زہد میں عبید بن عمر سے لیسٹ شعر روایت کیا  
کہا میں نے ابوبکر رضی اللہ عنہ کے پاس کے یہ بیت پڑھا کہ اَلْکُلُّ شَیْءٌ مَّا خَلَقَ اللّٰهُ بَاطِلٌ  
یعنی اللہ کے سوا جو چیزیں باطل ہیں ابوبکر فرماتے تو سچ بولا بعد پڑھا وَکُلُّ نَعِیْمٍ لَا مَحَالَةَ تَزَالُ  
یعنی سر نعمتیں خونخاہ زایل ہوتی ہیں ابوبکر فرماتے کہ جو اللہ تعالیٰ کے پاس جو نعمتیں ہیں بہشت میں ایل  
نہیں ہوتیں جب پسیدہ ہوں گے کیا تو ابوبکر رضی اللہ عنہ فرماتے بعضے کلمے حکمت کہتا ہی بہت سی دلائل میں  
بنت ابی بکر رضی اللہ عنہما روایت کیا ہے کہ فتح مکہ کے سال التوحید کی لڑکی نکلی اسکے گلے میں روئے کا طوق  
تھا مسلمانوں کے سواروں نے کسی نے اسکے گلے کا طوق توڑ لیا جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مسجد میں تشریف لے گئے  
تو ابوبکر رضی اللہ عنہ کہتے ہوئے کہے اللہ کی اور اسلام کی قسم دیتا ہوں میری بہن کا طوق کس نے لیا ہے سو دوا کوئی جواب  
نہ دیا پھر دو سکر باگھے اب بھی کوئی جواب نہ دیا ابوبکر اپنی بہن کو کہے ان دنوں میں واللہ امانت لوگوں میں کم ہی  
تم اپنا طوق اللہ پاس ہی کر کے حساب کرے سمویہ اور بیہقی سنن ابی بکر بن عبد الرحمن بن حارث بن ہشام روایت  
کئے ہیں کہ ابوبکر صدیق اور زید بن ثابت رضی اللہ عنہما مسجد میں داخل ہو اور امام رکوع میں تھے اور دونوں صف کے  
ورے امام کے ساتھ رکوع کئے اور رکوع کی حالت میں چلے صف میں لاحق ہوئے ابن راہویہ اور ابن ابی عاصم اور ابی  
اور ابن خزیمہ نے طارق بن سہب سے رافع بن عمرو طائی سے روایت کئے ہیں کہ ابوبکر رضی اللہ عنہ مجھے اللہ تعالیٰ اپنے  
نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو بھیجے سے لو کہ سلام میں داخل ہو بعضے تو اللہ تعالیٰ کی ہدایت سے اور بعضے تلوار کے  
در سے سوار ہو کر اللہ تعالیٰ کے ظلم سے بڑا دیا پھر تمام اللہ کی پناہ والہ میں اور اسکے ذمے میں آئیں جس نے ان میں  
کسی پر ظلم کیا وہ اپنے رب کے ذمے کو توڑا امام احمد کتاب الزہد میں اور ابن سعد اور حسین بن اصرم کتاب السنن

اس خطبے سے از ہذا جلد ۱۰ ص ۱۰۰  
یہ خطبہ صحیح ہے ابوبکر صدیقؓ کی روایت ہے  
وہ نوجواں باطل ہو گئی



میں مسلمان رضی اللہ عنہ سے روایت کئے ہیں کہ میں نے ابو بکر رضی اللہ عنہ کو لڑائی میں کچھ وقت کے لئے ابو بکر رضی اللہ عنہ  
 دیکھے اسی مسلمان کو اللہ سے دعا کروا کر اور جو اس وقت سے پہلے ہو چکا تھا میں نے اس سے کہا کہ تم نے جو کام کیا  
 میں نے دیکھا اسی سے مراد ہے اور جو کوئی ہاتھوں ہمارے پر رہا ہے وہ اللہ کے دے میں صبح کی  
 اللہ کے دے میں سام کرنا ہی سو اللہ کے دے والوں کے کسی کو صل مت کرو کیونکہ اللہ تعالیٰ بھی تم سے  
 دے کو لوڑیگا پھر عموماً اللہ سے روایت ہے کہ اس کی تفسیر اور طریق تفسیر ہے اللہ سے روایت  
 کہ ہی کہ میں ابو بکر رضی اللہ عنہ کے ساتھ صبح کی نماز میں آئے ہیں اے عمار کا سورۃ رحمت سے فراموش ہوئی  
 عمر رضی اللہ عنہ سے ہو کے کہ اللہ کو معرفت کرے فرماتے کہ سلام پھرنے کے بعد اللہ تعالیٰ کے لئے ابو بکر کے  
 اگر اقامت نکلا تو ہم کو غافل بنا دیا اس امر کو امام سماعی اور عبد الرزاق اور صالح بن سعدی اور بھی بھی اللہ سے روایت  
 کئے ہیں اور سورۃ آل عمران کے درمیان سورۃ النور کو ذکر کئے ہیں امام مالک اور عبد الرزاق نے سورۃ رواہ کئے ہیں  
 کہ ابو بکر رضی اللہ عنہ صبح کی نماز کے دونوں رکعتوں میں سورۃ النور پڑھے جاری اور ابوداؤد اور اس ہادی  
 نے ابو بکر رضی اللہ عنہ سے روایت کئے ہیں کہ جس دن میں ابو بکر رضی اللہ عنہ مدینہ کوئے آئے تھے ایک ساتھ ہیں ابوبکر  
 آئے پھر میں گما دیکھا انہی نے عائشہ رضی اللہ عنہا کو سنا آئی اور وہ کسی بھیس ابو بکر اسی ہی سے جو جیسے سری مراجع لکھا  
 اور ایک رحمت کو ابوبکر نے عبد الرزاق اور ابوعبید اللہ کے صلوات میں اور دارقطنی میں میں عبد اللہ بن  
 سعد بن مسعود سے روایت کئے ہیں کہ ایک دن میں نے جموع کی نماز ابو بکر رضی اللہ عنہ کے ساتھ پڑھا تھا آفتاب طلوع  
 کے آگے خطبہ اور نماز سے فراغت ہوئی اور عمر رضی اللہ عنہ کے وقت حاضر ہوا تھا خطبہ اور نماز سے فراغت ہوئی  
 سے آفتاب میرا نماز کے کہہ سکتا ہوں پھر عمار رضی اللہ عنہ کے وقت حاضر ہوا تھا آفتاب طلوع کا کہنے  
 کہ سکتا ہوں لیکن کسی کو ان رعیت کا ہوا میں نے نہیں دیکھا معلوم ہے جموع پڑھا کا مدہب ہم ہی جموع کی نماز کا  
 آفتاب طلوع ہوا ہی تھا طہر کا وقت ہوا ہی سلف کے بعض علماء میں اس کے حار کہے ہیں وہ  
 جس احادیث سے استدلال کرتے ہیں وہ ضعف ہیں قابل حجت کے نہیں چاہئے ابو بکر کا الرجوع کہہ کے آئے  
 اس کے ساتھ حال اگرچہ ابوبکر بن سعد بن مسعود کا حال معلوم نہیں اس عدی کہا وہ مجھ کو ہی اور کہا  
 نے کہا اس کی حدیث میں کوئی ممانع نہیں اسے اقویٰ احادیث کے معارض واقع ہو میں جاری اللہ سے  
 اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ نبی اللہ علیہ وسلم جموع کی نماز آفتاب طلوع کا کہے تھے دارقطنی اور بھی روایت  
 آئے ہیں میں ابی عمار سے روایت کئے ہیں کہ ابو بکر اور عمر رضی اللہ عنہما صبح کی نماز میں رکوع کو قیامت پڑھے  
 اس کی سند طویل اور بعضی سے روایتوں کے کہ ابو بکر رضی اللہ عنہ صبح کی نماز میں دو رکعت پڑھے تھے

۱۰  
 عام احمدی کی عبادت  
 میں معمول تھے صلیب  
 میں ہوس تھے کو آفتاب  
 کے نکلنے سے ابھی  
 ۱۲

نبی دیکھ کر کوئی اس  
 حضور کی حدیث  
 روایت نہیں  
 کہ ۱۳

بندہ حاضی کہتے ہیں ان دونوں اثر کا حال معلوم نہ ہوا کہ قوی کون تھا اور ضعیف کون برتے بغیر دونوں کے بیوت کے چلے  
 رکھتے ہیں کہ بعض اوقات میں قنوت پڑھتے تھے اور بعض اوقات میں ترک کرتے تھے اگر اس طرح سے جمع کر کے  
 کہیں مثبت مقدم ہی کافی ہو تو ترجیح ہو سکتی ہو واللہ اعلم طحاوی نے سعید بن المسیب سے روایت کیا ہے کہ  
 ابو بکر رضی اللہ عنہ شب کو بیدار ہوئے تو وتر کی نماز کے طرف دوسری رکعت ضم کرنے معلوم رہے جس نے وتر  
 کی نماز میں شب کو پڑھا بعد پھر جب تہجد کی نماز پڑھنا چاہتا ہے تو کیا کرے اصح شافعیہ کے پاس ہے کہ اگر  
 شخص تہجد کی نماز پڑھے وتر کا اعادہ کرے کیونکہ ایک شب میں دو وتر نماز پڑھنا ممنوع ہی اور بعض نے کہا وتر  
 کو حاقی کرنے کے واسطے بھی ایک رکعت پڑھنا بعد تہجد کے رکعتوں سے فارغ ہو کے وتر کی نماز پڑھنا بہتر اثر نہیں  
 لوگوں کے قول کے مطابق ہی اس مذہب والوں کے دلائل فقہ کے کتب میں مذکور ہیں ابو بکر سے اس کے خلاف بھی روایت  
 آئی ہے عبدالرزاق نے مسروق سے روایت کیا ہے کہ اس نے وتر کی نماز پڑھنے کو جاتا پھر جب ہوشیار ہوتا  
 تو صبح تک جتنی نماز پڑھتا تو دو رکعت پڑھتا اور غار رافع بن خدیج اور ابو ہریرہ اور ابو بکر رضی اللہ عنہم  
 روایت کیا کہ وہ بھی ایسا ہی کرتے تھے مسدد اور طحاوی نے اس عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کئے ہیں کہ  
 ابو بکر رضی اللہ عنہ منبر پر کھڑے ہو کے ہاتھ نہ رکھتا تھا جسٹام بخون کو مکتب تک تعلیم تا ہی عبدالرزاق اور  
 ابن سعد اور طحاوی نے مسروق سے روایت کئے ہیں کہ ابو بکر رضی اللہ عنہ نماز سے فراغت پاتے سو اپنے داہنے  
 اور بائیں طرف سلام کرتے اور کہتے السّلام علیکم ورحمۃ اللہ بھرا اسی وقت اس جگہ سے انتقال  
 کرتے گویا گرم پتھر پر تھے دارمی نے ابراہیم سے نقل کیا ہے کہ ابو بکر اور عمر اور عثمان رضی اللہ عنہم حمل کو مار  
 نہیں کرتے تھے ابن ابی شیبہ اور دارقطنی اور حمالی اپنی امالی میں اور بیہقی سنن میں اسوین زید روایت کئے  
 ہیں کہ ابی بکر رضی اللہ عنہ کے ساتھ حج کیا اپنے حج کو افراد کئے قرآن کئے اور عمر کے ساتھ حج کیا انھوں  
 بھی حج کو افراد کئے اور عثمان رضی اللہ عنہ کے ساتھ حج کیا انھوں بھی حج کو افراد کئے عبدالرزاق اور  
 ابن ابی شیبہ اور دارقطنی نے ابی قلابہ سے روایت کئے ہیں وہ بولا کہ ایک شخص مجھے بولا کہ آپ کو فطرے میں  
 ابو بکر کو ادھا صاع گپھون یا امام ابو حنیفہ کے یہاں کافہ فطرے میں گپھون کا نصف صاع کفایت کے تا ہی  
 امام شافعی کے پاس ایک صاع ہی دیکو اور اس اثر کا راوی مجھول ہی حاکم نے حمید بن عبدالرحمن سے ان کے  
 پاس سے یعنی عبدالرحمن بن عوف سے روایت کیا ہے کہ ابی بکر رضی اللہ عنہ کے پاس گیا ابو بکر فرما مجھے آرزو ہے کہ  
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بھی اور خالہ کی میراث کا حال پوچھنا امام مالک اور ابن جریر اور خراطی  
 مکرم الاخلاق میں اور بیہقی سنن میں عمر بنت عبدالرحمن سے روایت کئے ہیں کہ ایک بی بی عایشہ رضی اللہ

افراد کو کچھ نہیں جانتی کہ ایک سال کا غلام  
 کہ ابی بکر نے حج کو افراد کئے اس کا نام کرنا اور ان  
 اس کو کہتے ہیں حج کو افراد کئے اس کا نام کرنا اور ان  
 علیہ السلام کا اقرار ہے کہ اس کا نام کرنا اور ان  
 طوائف قبل حج کو افراد کئے اس کا نام کرنا اور ان  
 اس میں دونوں اور ہوتا ہیں ۱۲

عہد یا تھے ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ اس کے پاس گئے وہاں دیکھے ایک یہودیہ کچھ مسرتی تھی تو مکرہا کہ  
 کہتا ہے میں کچھ مسرت ہوئی ہوں عبدالرزاق نے معمر سے بھی اس کی کثیر سے روایت کیا ہے کہ جسے ابو بکر صدیق  
 رضی اللہ عنہ وضو کرے تو اسے اگلو کی حلال کرنے اس کی تیسرے رہی سے روایت کیا ہے کہ جو کلام ابو بکر  
 اول جو کلام ابو بکر تھے اس کی تیسرے معصوم روایت کیا ہے کہ اول نماز کو جو جمع کئے اول جو کلام ابو بکر  
 دئے ابو بکر تھے عبدالرزاق اور مسند احمد سے روایت ہے کہ ابو بکر اور عمر اور عثمان رضی اللہ  
 عنہم کے اگے دو رکعت ہیں برہتے تھے دارقطنی اور بہقی ایسے میں عبداللہ بن عامر بن ربیع سے  
 روایت کئے اس کہ اس نے ابو بکر اور عمر اور عثمان رضی اللہ عنہم کو دیکھا ہوں کسی مقدمے میں ایک شہد ہو تو  
 اس کے ساتھ مدعی سے قسم لیکر حکم کرتے تھے اس کی تیسرے اور اس راہور اور بہقی روایت ہے کہ ابو بکر رضی اللہ  
 عنہ نے حاکم کو وہ مال جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دلو گئے کر کے وعدہ کئے تھے دیکر کہ میں یہ مادہ با  
 ہوں کہ اس مال جنگ ایک سال گزرے رکوع ہیں سو طے نے کہا اس ار کی سبب صیغہ ہی عام مالک  
 اور مسند اور بہقی ایسی میں اس میں محمد سے روایت کئے ہیں کہ جسے ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کسی  
 کچھ عطیہ دیتے تو اسکو لو جھٹے سے یہاں کچھ مال ہی اگر وہ کہہ کہ ہی لو اسکو کہتے ہر کسی رکوع ادا کر اگر وہ مال  
 ہو تو کہتے ہر کسی کے اس عطیہ کی رکوع مت دھاظ عسقلانی کہ اس کی سبب صحیح ہی لیکن حد  
 مقطع ہی کہو کہ قاسم ابو بکر رضی اللہ عنہ کو نہیں دیکھا مسند دارقطنی السقر روایت کیا ہے کہ ابو بکر رضی اللہ  
 عنہ حد سے اس کی طرف کسی کو بھیجتے تو اس سے طعن اور طاعون بر بعضی ان آفتوں کی سختی بر سر کر کے  
 یعت لیسے طحاوی عودہ روایت کیا ہے کہ ابو بکر روایت صحیح کہ ابو بکر اور عمر رضی اللہ عنہما فرما جا حیا  
 حلال ہوں جبکہ لوم الخیر ہو مسند دارقطنی رضی اللہ عنہ روایت کیا ہے کہ کسی ایک شخص کے پاس کچھ حیرا  
 رکھا تھا وہ ضائع ہوئی تھی دو لو ابو بکر رضی اللہ عنہ کے پاس گئے ابو بکر اس سے تاواں ہیں دو اس مسند دارقطنی  
 معذراں روایت کیا ہے کہ ابو بکر رضی اللہ عنہ فرما اللہ تعالیٰ تمہارا مال سے تمہارے تھکا موت کے وقت ملک و  
 دیبا یعنی مروت کچھ وصیت کرے تو ثلث مال میں ماہر ہوتی ہی گویا بہرہ اللہ کی طرف سے صدقہ ہی کہ مروت اسکو  
 اسنا احیاء دیا عند حسن حمید اس کی حاتم میں اس مہراں سے روایت ہے کہ ایک اسے انی ابو بکر رضی اللہ عنہ  
 ماس آنا اور لولاس احرام مانہ ہلکے شکار کیا ہوں یہ کس قدر یہ کیا ہی ائی اس کعب رضی اللہ عنہ خود اس  
 بیٹھے تھے اس ابو بکر کہ یہ شخص کا فہرہ دیا انی لولا آیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حلیع میں کر کے  
 میں آپسے پوچھے آیا تو آپ سے کہنے کو پوچھتے ہو ابو بکر کہ لو کیا اکار کر رہا ہی اللہ تعالیٰ فرما ہی بیٹھ کر نہ

فرما کر کہ ہے اسکی  
 جمع کرے ہاکم  
 مکرہا ۱۲

اسی اور اسکو کا بہی  
 عطیہ کو مالک جوئے بعد اگسال  
 گد نہ تو اس کو وہ ہی  
 ہیں جو کہ وہ ہیں  
 حواہ کے سوال  
 سو ماہور اور بہ  
 اثر مطلع ہو  
 سے حامل  
 محبت  
 نہ

ذَوِ الْعَدْلِ مِنْكُمْ یعنی وہ فدیہ تھمراؤ دو معبر شخص تمکے سو میں اپنے رفیق سے مشورت کیا تاہم دونوں  
 جلیک بات پر متفق ہوئے تجھ کو حکم کریں ابن المبارک زہد میں اور بیہقی شعب الایمان میں رافع طائی  
 روایت کئے ہیں کہ ایک جنگ میں ابو بکر رضی اللہ عنہ کے ساتھ میں تھا جب ہم پھر میں ابو بکر کو بولا مجھے کچھ  
 وصیت کرو تو فرمایا زود وقت پر بڑھا کر و مال کی زکوۃ خوشی سے دے اور رمضان کے روزے رکھ اور بیت اللہ کا  
 حج کر اور معلوم کر کہ اسلام کے بعد ہجرت کرنا بہت نیک کام ہی اور ہجرت کر کے جہاد کرنا بہت نیک اور تو  
 ہرگز اہمیت ہو اور فراموش نہ رہے ان دنوں میں بقاءت میں عنقریب ہو گئے اتنا پھیل گیا کہ نا اہل لوگ تم کو جاننے لگے  
 جو امیر ہوگا اسکو بڑا محارم دینا پڑے گا اور اُس پر بڑی مار ہوگی اور جو امیر ہوگا اسکا حسنا بہت سہل طور سے  
 ہو جائیگا اور عذاب بھی خفیف ہوگا کیونکہ امیر مومنوں پر ظلم کرتے ہیں جن مومنوں پر ظلم کیا وہ خط اللہ تعالیٰ  
 کی عہد شکنی کیا تو ان اللہ تعالیٰ کے ہمسایہ دربتک ہیں اللہ تعالیٰ کسی ہمسائے والے کی بکری یا اونٹ کو کچھ چارو  
 تو تم بیکار رہی سب کچھ دے دیتے ہو میرے ہمسائے والے کی بکری میرے ہمسائے والے کا اونٹ سوائے اللہ تعالیٰ اپنے ہمسائے  
 والوں کے لئے غصے ہو تو زوار ہی ابن سعد عروہ سے روایت کیا ہے کہ ابو بکر رضی اللہ عنہ فرمائیے مال کے خمس کی وصیت  
 کرنا میرے پاس حسب رجب اور رجب کی وصیت کے نا حسب رجب میں نے ثلث سے جس نے ثلث کی وصیت کیا تو وہ کچھ چھوڑا  
 بیہقی شعب الایمان میں ابی امامہ باہلی رضی اللہ عنہ روایت کیا ہے کہ ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کہے تیرا دشمنی  
 آخرت کے لئے ہی اور تیرا پیسا تیری معاش کے واسطے جس آدمی کے پاس بیسیا نہیں اُس میں خیر نہیں اُزاق  
 اور ابن ابی شیبہ اور ست کتاب الایمان میں اور ابن جریر ابن سیرین سے روایت کئے ہیں وہ کہا ہم کو خبر پہنچی کہ ابو بکر  
 رضی اللہ عنہ کسی کو اسلام کی تعلیم کرتے پتے پتے اللہ کی عبادت کرو اور اسکا سا جھج کسی کو مت تھمرا اور  
 نمازیں جو اللہ تجھ پر فرض کیا ہے انکو بروقت ادا کر کیونکہ اُس میں تفریط کرنا ہلاکی ہی اور زکوۃ خوشی سے ادا کر  
 اور رمضان کا روزہ رکھ اور اولی الاکابر کا ہمارا اور اُن کی طاعت کر عبد الرزاق نے اسمعیل بن ابی خالد سے  
 روایت کیا ہے کہ ابو صدیق رضی اللہ عنہ میت کو قبر میں داخل کرتے تو یہ کہتے بسم اللہ و علی صلوٰۃ رسول اللہ  
 صلی اللہ علیہ وسلم و بالیقین بالبعث بعد الموت عبد الرزاق اور ابن ابی شیبہ عبد الرحمن  
 بن اسمانی سے روایت کئے ہیں کہ ابو بکر رضی اللہ عنہ نے عمر کو جو وصیت کئے اُس میں کہ جس نے زکوۃ مستحق کو نہ دیا  
 اسکی زکوۃ مقبول نہ ہوگی اگرچہ تمام دنیا کو صدقہ دے اور جس نے رمضان کا روزہ دوسرے مہینے میں رکھے تو اسکا  
 روزہ مقبول نہ ہوگا اگرچہ تمام عمر روزہ رکھے سیوطی نے کہا ابن اسمانی ضعیف ہے ابو بکر رضی اللہ عنہ کو  
 دیکھا نہیں عبد الرزاق اور ابن ابی شیبہ اور بیہقی اپنی سن میں ابی عون ثقفی سے محمد بن عبید اللہ سے روایت

بیہقی شعب الایمان میں

ابن جریر ابن سیرین سے روایت کئے ہیں

کئے ہیں کہ نمائے کی فتح کی حرج الوکر رضى الله عنه کی اس آئی ہو الوکر رضى الله عنه نے محمد بن عبد الرزاق سے  
 انی سعد بن رضى الله عنه سے روایت کیا ہے کہ الوکر رضى الله عنه ایک شخص کو جو شریعہ اعلیٰ سے  
 جالبہ مار کر بیہوشی میں لے آیا تھا روایت کیا ہے کہ تمکے کے حکم میں مسلمان خوش ہند  
 ہو کر الوکر رضى الله عنه مجھے امر کئے کہ اموات کی میراث ایک قرابتی لوگ کو حور مدہ ہیں دو اور بعض اموات کو بعض کو  
 وراثت کروں اس کو عبد الرزاق نے حارص بن یزید سے روایت کیا ہے کہ الوکر صدیق رضى الله عنه تمکے کے حکم میں ہند  
 سو لوگوں کی میراث میں تات کے قول کے موافق مردوں کو مردوں کے وارث کے اور مردوں کو مردوں کے وارث کے یعنی ان کی  
 متوا اول ہوئی یا بعد ہوئی معلوم ہوا اس لئے وارث گرد آئے عبد الرزاق اور اس انی سعد بن رضى الله عنه سے  
 عمرو بن سعید سے روایت ہے کہ کسی کی ہوں کو کوئی مرد اور اس مال جائے رہے تو الوکر صدیق رضى الله عنه ان کی  
 دس میں دس دے کر دے حکم کرتے عبد الرزاق اور اس انی شیبہ اور بیہوشی میں عمرو بن سعید سے روایت  
 کئے ہیں کہ الوکر رضى الله عنه دو لوں اور تھو کی دس میں سوا دس دے کر دے حکم کئے اور جیبہ کو حرج کوئی اللہ  
 اس کی دیت میں سوا دس دے کر کوئی جیبہ کا لکرا کا اور وہ حص جیبہ کئے پر بھی سا کرتا ہے تو اس میں آدھی دس  
 یعنی بجا اوست ہیں اور مرد کو دسوں کے حکم کو حرج کوئی قطع کے بواج اوست ہیں اور عورت کے بیسوں کے  
 قطع کرنے میں اوست دس دے کر دے حکم کرتے حرج حرج کے لئے بوسد اوست اور مرد کا صلہ نوے کے حرج  
 اور اس میں عمل ہیں تہرماں بوری دس سوا دس کا حکم کرنے اگر حمل تہرماں آدھی دس یعنی بجا اوست کا  
 حکم کرتے اور دس قطع کئے بوری دس سوا دس ہی اور عبد الرزاق اور اس انی شیبہ عکرمہ سے روایت ہے کہ الوکر  
 رضى الله عنه عورت کی استاں کی حلیہ میں سود سار کا حکم کئے اور مرد کی حلیہ میں بجا سار اس انی شیبہ اور بیہوشی  
 میں میں سعید بن جبیر عیسیٰ سے اور وہ آتاک سے روایت کئے ہیں کہ الوکر رضى الله عنه کسی شکر کو روئے کے بوسوں  
 متباہت کے واسطے آتاک یا سبیل حلیہ لگے اور کہے اللہ کو حمد ہی ہمارے قدموں کو اپنی راہ ہمارا کو دیا تاکہ لکھا  
 ہم عطا کی جیتا کئے ہیں الوکر مرما ہم انکی تارسی کرد اور ان کی عتاکے اور ان کے لئے دعا لگے اس انی شیبہ عکرمہ  
 بنی سے روایت کیا ہے کہ الوکر رضى الله عنه کہہ حالور کے بی سار و اگر وہ جیسے عاصر ہو جا د اس انی شیبہ سعد  
 بن السب سے روایت کیا کہ الوکر اور عمر رضى الله عنہما عول کر یا کر وہ حاد اور اس سے عمل کا حکم کرتے عبد الرزاق نے  
 روایت کیا ہے کہ رومی نے ایک ایسے مرد کے مال میں بیک تھا بایں بولامیر اور تیر درمیاں حوالا شکر لکھا  
 اس سے بھوکوں سود سار دیا بولامیر کا کیا حکم بھی لکھا الوکر اور عمر رضى الله عنہما حکم کئے ہیں کہ وہ لکھا  
 دسار کا مالک ہو چکا دس اس سود سار کو اس مال سے علاحدہ کر کے فالص ہو عبد الرزاق اور اس انی شیبہ

عکرمہ

عکرمہ

ان کی

ان کی کہان لکھا اور  
 ارال کا وہ اس بجا  
 کان لکھا

محمد بن عبد الرحمن بن ثوبان سے روایت کیا ہے کہ ابو بکر رضی اللہ عنہ فرما جو روزانی اور شہادۃ الخمر کے لئے اگر بن  
 کچھ نہ بنا ونگا کر اپنا کپڑا اٹھائے انکو پوشیدہ کرنا دوست جانو گناہن ابی شیبہ نے ابی بکر رضی اللہ عنہ  
 روایت کیا ہے کہ جس عورت کو کپڑا ہو تو عیدین کے واسطے اُسکو نکلتا سزاوار ہی ابن ابی شیبہ نے ابن  
 رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ ابو بکر رضی اللہ عنہ خطبہ جنت یتھتے اور اُس میں انسان کی پیدائش کا ذکر کرتے  
 کہتے انسان پیشانی پر دو بار کھٹکا پھر واپسی نصیحت کرتے کہ ہم اپنے تین تجس سمجھے عبد الرزاق اور ابن  
 شیبہ نے عبد اللہ بن عامر بن ربیع سے روایت کی ہے کہ ایک غلام چوری کیا تھا ابو بکر رضی اللہ عنہ اُسکا ماتھے قطع کئے  
 اور عبد الرزاق نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے کہ ابو بکر رضی اللہ عنہ نے علی بن ابی بکر یا وکی کا تے کیونکہ  
 اس کا ٹھکانہ تھا ابن ابی شیبہ نے ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ ابو بکر رضی اللہ عنہ عید کی نماز میں سورۃ بقرہ  
 پڑھتے ہوئے دیکھا کہ قیام دراز ہونے کے سبب ہل رہے تھے ابن ابی شیبہ نے ابو بکر اور عمر رضی اللہ عنہما سے  
 روایت کیا ہے کہ نماز میں کسی کو رعبا ہو تو وہ جا کے وضو کرے پھر اگر اول پڑھتا تھا وہ اُسکے لئے محسوب ہوگی  
 ابی شیبہ نے حمید بن عبد الرحمن سے روایت کیا ہے کہ ابی بکر رضی اللہ عنہ کو دیکھا چار زانو بیٹھکے شیکا لگانا  
 پڑھتا ہوا عاصی کہتا ہے شاید بیماری کا عذر تھا اس لئے یوں نماز پڑھتا تھا بخاری اور ابن ابی شیبہ اور ابن  
 اور عالم کتاب الکافی میں مورق عجلی سے روایت ہے کہ ابن عمر رضی اللہ عنہما پوچھا کیا تم صبح کی نماز پڑھتے ہو  
 تو کہہ نہیں پھر میں پوچھا عمر پڑھتے تھے تو کہہ نہیں پھر پوچھا ابو بکر پڑھتے تھے تو کہہ نہیں پھر پوچھا نبی صلی اللہ علیہ وسلم  
 پڑھتے تھے تو کہہ میرا گمان ہے کہ میں نہیں معلوم رہے صبح کی نماز پڑھنا سنت ہی اُسکو بہت صحابہ روایت کئے ہیں  
 ابن عمر وغیرہ مجھ موی ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اُسکو نہیں پڑھتے تھے اور ابن عمر کے بعضی روایتوں میں  
 آیا ہے کہ صبح کی نماز بدعت ہے بنی بکعت کی تاویل یوں کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اُس پر نصیحت  
 نہیں کرتے تھے عادت شریف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ایسی ہی تھی کہ سنتوں کو اکثر اوقات میں  
 ترک کر دیتے تالو لوگوں کو شبانہ ہو کہ وہ دہائی اور بدعت ہی کے ابن عمر جو کہ شاید اُسکو علانیہ پڑھنا بدعت قرار دے دیا ہو کیونکہ  
 انھوں نے نماز میں صبح کی نماز اکثر لوگ مسجد میں پڑھتے تھے ابن عمر کو پوچھے یہ نماز پڑھنا کیا ہے تو سب کے جواب میں بولے بدعت  
 ابن ابی شیبہ نے ابی اللہ سے روایت کیا ہے کہ ہم ابو بکر رضی اللہ عنہ کی پاس میں نماز اذان دیا ہم مغرب کی نماز کے واسطے نکلے اس صبح میں  
 گوشت اور ترید کا باس آیا ابو بکر نے پوچھا اُسکو کھائے کھانا کھائے لئے تیار ہوا ہی پھر سکو تناول کئے اور اپنے ہاتھ دھوئے  
 غراہ کئے بعد پڑھنے ابی شیبہ نے منصوص سے روایت کیا ہے کہ ابی بکر رضی اللہ عنہ نے پوچھا کہ ابی بکر رضی اللہ عنہما شکر کا سہی کہ ابن ابی  
 نے عون بن عبد اللہ سے روایت کیا کہ وہ شخص ابو بکر رضی اللہ عنہ کی پاس میں تو آپ صبح کر تھے ایک بوللج صادق نکلی دوسرے بوللج نہیں

۲ نماز پڑھ

اشاء عازین وضو نہ تھا  
 تھا کہ اس میں خلاف ہی کہ عادت  
 سے پڑھنا یا اسی پر سار کا متاع  
 کا صبح قول یہی کہ نماز پڑھتے  
 پڑھنا ۱۲ منہ

ابن ابی شیبہ نے ابی اللہ سے روایت کیا ہے کہ ہم ابو بکر رضی اللہ عنہ کی پاس میں نماز اذان دیا ہم مغرب کی نماز کے واسطے نکلے اس صبح میں

معلوم ہے جسک ہر صبح صادق صاوی کالی ماہیں تو اعشارہ کھلے کو ہی کیونکہ اصل تقاضا تھا اسکی کالی اور کور  
 سحر کر داس الی تسمیہ اسمعیل اسمیں سعید صاوی است کیا ہی کے اعراض رکوعہ قطر میں الومکر  
 صلی اللہ علیہ وسلم آقظ لیا کرتے تھے اس الی تسمیہ ہر جی روایت کیا ہی کیونکہ اس کے الیوں سے جو تسمیہ میں  
 الومکر اور عمر اور عثمان صلی اللہ علیہ وسلم سے ہر کو روایت کیا ہی کہ صدقہ دھرائے ہوں لیکن عالمو کو روکو و کو  
 کرنے کے خاطر ہر سال بھیجتے جو ادھر سال سے یا مکہ سال کیونکہ مکہ کا لیس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
 کی سب سے اس الی تسمیہ کی روایت کیا ہی کہ الومکر اور عمر اور عثمان صلی اللہ علیہ وسلم اور والدہ اور عثمان  
 صلی اللہ علیہ وسلم اور عثمان صلی اللہ علیہ وسلم اور عثمان صلی اللہ علیہ وسلم اور عثمان صلی اللہ علیہ وسلم اور عثمان  
 دیو کو وہ عورت میسر تھیں کا غسل اس کے نکمہ مرد اس عورت کا سستی ہی یعنی اس عورت سے رجعت  
 کر سکتا ہی اور عثمان صلی اللہ علیہ وسلم اور عثمان صلی اللہ علیہ وسلم اور عثمان صلی اللہ علیہ وسلم اور عثمان  
 سعید صلی اللہ علیہ وسلم روایت کیا ہی کہ الومکر صلی اللہ علیہ وسلم ہمارا طحال مرادیں تو اس رجعت کی ہمارا  
 حق ہی اس الی تسمیہ صالح جو مولیٰ تو امر کا تھا روایت کیا ہی کہ لوگ جو الومکر اور عمر صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھے  
 مجھے کہ ہیں جس جگہ میں مصلیٰ ہو جانا تو الومکر اور عمر صلی اللہ علیہ وسلم ہمارا رجعت کی ہمارا  
 کی ہمارا ہیں رہتے معلوم ہے یہ بہت زیادہ حسیفہ کے مدہ کے موافق ہی تمام تسمیہ کے ہمارا رجعت کی ہمارا  
 میں رہا حائر ہونے کے دلائل کثرت سے منکور ہیں اس الی تسمیہ جس سے روایت کیا ہی کہ ایک ایک  
 ناحیت لولیا فاس لولا الومکر صلی اللہ علیہ وسلم کہ اس میں برکت لولا لیکن اس کے لئے کچھ عقوبت اور رجعت  
 معلوم ہے کہ کسی نے کسی کو بد لولا تو اس کے لئے حد مقرر ہے لیکن اگر عمر صلی اللہ علیہ وسلم کی راہ میں ہو تو  
 ہی شاید وہ بد لولا شو شخص کو اس الی لولیا کافی تھا اس لئے ہنگو دوسری عمر دے اس الی تسمیہ  
 عثمان صلی اللہ علیہ وسلم عامر بن سعید روایت کیا ہی کہ اگر کوئی علامہ کسی پر ساکی بہت کرنا لولا الومکر صلی اللہ علیہ وسلم اور عمر  
 اور عثمان صلی اللہ علیہ وسلم حال میں مارتے ایک بعد میں دیکھا حال میں سے راہ دے لگے اس کو عثمان  
 عثمان صلی اللہ علیہ وسلم عامر بن سعید روایت کیا ہی کہ الومکر اور عثمان صلی اللہ علیہ وسلم اور اس کے بعد کہ حلقا کو دیکھا ہوں کہ  
 حد قد فہم ہمارے تھے مگر حال میں اس الی تسمیہ علی بن ماجہ روایت کیا ہی کہ ہمارے ایک  
 جھگر کر ہنگی مالک لولا لا محض الومکر صلی اللہ علیہ وسلم کے ماسلے لئے حلیہ فاس کر کر دیکھے تو مجھے مضامین  
 ہیں مگر عقائد سے یہ لولا اس سعد اور اس الی تسمیہ اور بہت ہی میں جمع سے روایت کیا  
 الومکر اور عمر اور عثمان صلی اللہ علیہ وسلم الگوئی مائش ہاتھ میں ہوتے تھے اس الی تسمیہ سعید صلی اللہ علیہ وسلم

اقتداس کے جس میں کالی دور  
 رتہ میں اور کالی دور  
 ناکہ دھوئے جسکے تھے ہیں اس  
 اقرضہ معلوم ہوا کہ روکوہ  
 قطر میں آقظ لیا  
 طبری کی روکوہ  
 وانی لولا  
 قوت ہی  
 مائش

تھیں اس میں احتیاج تھی  
 پہلے اور بعضی مائش  
 مائش مائش مائش  
 مائش مائش مائش



روایت کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ میں سوا ابوبکر اور عمر رضی اللہ عنہما کسی نے رکوع نہیں جانتے  
 جو انگوٹھی پہنا ہوا بن ابی شیبہ نے حمید بن ہلال سے روایت کیا ہے کہ ابوبکر رضی اللہ عنہ بیٹھے اپنے داہنے طرف  
 تھوکے اوکے اس کے سوا کبھی بن داہنے طرف نہیں تھوکا بن ابی شیبہ اور ابن جریر عبد الرحمن بن قاسم  
 وہ اپنے سے روایت کیا ہے کہ ابوبکر رضی اللہ عنہ کے پاس یقیف کی وفد آئی ابوبکر رضی اللہ عنہ ان کے لئے کھانا منگوئے انہیں  
 ایک شخص کو یہ بیماری تھی یعنی جذوم کی بیماری تھی اس لئے کہ ابوبکر رضی اللہ عنہ اس کو اپنے نزدیک بلائے کہ  
 کھانا میرے ساتھ کھاؤ وہ مجذوم جس کے سے کھانا تھا آپ بھی اپنا کھانا اسی جگہ ڈال کے کھانے لگے معلوم ہے  
 مجذوم کے نزدیک ہونا اس مسئلہ میں احادیث مختلف وارد ہیں بعضوں میں وارد ہوا ہی مجذوم سے  
 بھاگا کر جیسے شیر سے بھاگتے ہو اور بعضوں میں آیا کہ لا حک ولی یعنی بیماری انتقال نہیں کرتی اور مجذوم کے  
 ساتھ کھانا تناول کئے کر کے وارد ہوا ہی اختلاف کے دفع کرنے کے لئے علماء کو چیز مسلک میں ان سے ایک  
 مسلک کو یہاں کہہ دیتے ہیں کہ جب کا یقین ضعیف ہو تو کل ان سے دشوار ان لوگوں کو حکم ہی مجذوم سے کنارہ  
 کشی کے اس کے ساتھ اختلاف نہ رکھے کیونکہ احیاناً اگر اس کو وہ بیماری آوے تو ضعف یقین کے نظر کرتے وہ  
 سمجھا کہ اس مرض اپنی طرف نقل کیا یہ نہ سمجھا کہ اللہ تعالیٰ وہ بیماری اپنی تین لائق کیا اس نوبت کو اس  
 ضعیف یقین کی بات نہ پہنچا کر کے اختلاف اس سے منع کئے جب کا ایمان کامل ہے اور یقین اس کا قوی اور توکل  
 تھیک تو اس کو اختلاف کرنا جائز ہی کیونکہ اختلاف کرنے سے احیاناً اس کو وہ بیماری آوے تو نہ سمجھا کہ اس  
 انتقال کیا بلکہ اس کو اللہ کی طرف سے ہی کر کے جانیکا اور اس کے اعتقاد میں کچھ خلل نہ ہو دینا امام مالک ان  
 امام شافعی اور بیہقی سنن میں قاسم بن محمد سے روایت کئے ہیں کہ ابوبکر رضی اللہ عنہ مال کی زکوٰۃ جنگ گذارتا  
 نہیں لیتے بیہقی نے روایت کیا کہ امام شافعی کہ مجھے ہشام بن یوسف نے خبر دیا کہ ابوبکر رضی اللہ عنہ کا خط  
 چتر پر لکھا ہوا جو ہمارے لوگوں کو لکھا بھیجے تھے میں دیکھا ہوں اس مضمون یہ تھا کہ در کاش دیا کر  
 بیہقی سنن میں محفل بن سیر مزی سے روایت کیا کہ میں ابوبکر رضی اللہ عنہ سے سنا ہوں کہتے تھے کہ علی بن ابی  
 رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی عترت میں داخل ہیں بیہقی کہا اس اثر کی سند میں ایک راوی مجھول  
 ہی بیہقی اپنی سنن میں عبد اللہ بن عامر بن ربیع سے روایت کیا ہے کہ ابوبکر صدیق اور عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہما  
 بے تیسرے قسم لیتے کہ واللہ میرا سب کچھ سب نہیں مجھے کچھ مل جاوے تو میں فرض ادا کرونگا یہ کہتے بعد اس کے  
 متعرض ہوئے سعید بن منصور اور بیہقی اپنی سنن میں جابر سے روایت کئے ہیں کہ ایک شخص کسی امانت  
 جراب میں کھا تھا جراب کے سوا خون سے کل کے وہ چیز ضایع ہوئی تب ابوبکر رضی اللہ عنہ حکم کئے کہ اس کو دا

وینظر فی حدیث ابی شیبہ  
 صحیح ابی شیبہ  
 و قد جرد لوگ جدیدہ اینے  
 قوم کے پاس سے حاکم سے جو  
 ملاقات کر کے  
 واسطے لے  
 ہیں

درس میں ایک پھل ہوتا ہے  
 اس کے اندر صرغ تار ہوتی ہیں ان سے  
 کپڑوں کو رنگ دیتے ہیں  
 ۱۲

۱۸  
ہیں امام شافعی اور سہی ای سس میں عمرو بن شعیب سے روایت ہے کہ ابوکر رضی اللہ عنہ کے وقت جب  
مال بہت ہوا اور اوست گراں ہو تو آست کی قیمت جیسے سو دو مار سے آٹھ سو دو مار تک مقرر کئے  
سعید بن مسعود اور سہی ای سس میں رس ابی مالک د مستقی سے اور دارقطنی اور سہی ای سس میں سعید  
بن عبد العزیز موی روایت کئے کہ ایک عورت حسن کا ام و دم تھا اسلام لاکے تھر مرتبہ ہوئی ابوکر  
رضی اللہ عنہ اس کو فرمائے لو کہ میں نے لوہے کی تپ کو قتل کئے عبد الرزاق اور سہی ای سس میں  
اس طرح سے اور اس ابی ہریرہ سے روایت کئے ہیں کہ دو بھل ایک دوسرے کو گالوں میں ابوکر انکو کہہ کر کہ جب عمر  
رضی اللہ عنہ کے وقت میں ایسا ہی کئے لو عمر انکو سہی ای سس میں عبد الرحمن بن انری سے روایت کیا  
کہ ابوکر اور عمر رضی اللہ عنہما حصار سے کے ساتھ جاتے حصار کے آگے چلتے اور علی رضی اللہ عنہ حصار کو حصار  
چھو چلتے کسی نے علی رضی اللہ عنہ سے کہا ابوکر اور عمر حصار کے آگے جاتے آپ کوں چھو چلتے ہو علی رضی اللہ عنہ فرما  
حصار کے چھو چلتا فصل ہی آگے جاتے جیسی جماعت سے ہمارے فصل ہی تھا ترہے سے دونوں کو  
جاتے ہیں لیکن لوگوں کی آسانی کے واسطے آگے جاتے ہیں معلوم رہا اس سلسلے میں دعہ کا حلال ہے بہت معنی کا ہے  
حصار کے آگے چلتا فصل ہی بہت الوجہ کا ہے چھو چلتا فصل ہی دلیل ہر ایک کی کست دفعہ میں کہ سہی ای سس میں  
اور سہی ای سس میں ایک مرتبہ سے روایت ہے کہ ابوکر صدیق رضی اللہ عنہ کہہ کہ دس مسلمانوں کا مال لے لے کے لو کہ مسلمان  
نہی انکو چھین لیں یا کسی کا عام ہاگ کے دس کے یہاں چلا گیا تھر مسلمان اس غلام کو کر لیں مالک ابی اسکا  
مسحوق ہی خیر الی علی مکارم الاخلاق میں اور سہی ای سس میں یس بن الصلت سے روایت ہے کہ ابوکر صدیق رضی اللہ  
عنہ کہ اگر کوئی شخص کچھ فعل کر یا ہو کہ جس میں حدود الہی جاری ہیں اور میں دیکھوں تو اس کو حد ماروں گا اور  
میرے ساتھ دوسرے شخص بھی آہا کر کے دوسرے کو ملو کہ بھی ہو کھا و گا اس جس سے وسدہ امام ابو حنیفہ میں ہر جی سے  
روایت کیا ہے کہ ابوکر اور عمر رضی اللہ عنہما سے کہ بیت ہودی اور نصرانی کی مسلمان صحر کی دیت کے  
راہی اس ابی شیبہ سے روایت کیا ہے کہ حکم مولیٰ ابی حنیفہ رضی اللہ عنہ کے تہہ ہو تو ابوکر  
رضی اللہ عنہ ان کے مال سے آدھا حصہ انکی بیٹی کو دئے دوسرا آدھا حصہ ان صوفی کے امام احمد نے واحد سے  
روایت کیا ہے کہ ان کے سے میں نے نصیب کیا اور میں نے مال کا دیت کا تا سو ایک تکر اس کا ثبوت کیا ابوکر  
رضی اللہ عنہ حصار کے کوچ کرنے آئے میں اس قصیر لکے یا سنے لکے ابوکر فرما اسکو عمر کے یاں لجا د اگر میں قصاص  
ہو یاں لو اس سے قصاص لیوں جس کے ماس کے تو دکھ کے کہ اس میں قصاص جاری ہو یاں حجام کو ملو  
نہی حجام کو ملو کہ دوسرے کا کاں کاتے یہ سہی ای سس میں شعیب سے روایت کیا ہے کہ حبشی لی فاطمہ رضی اللہ

[illegible]

عنها یحاربونہ ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ عیادت کے واسطے آگئے یہاں گئے اور ان کا اذن چاہتے تھے رضی اللہ عنہ بی بی فاطمہ سے کہے ابو بکر آئے ہیں اور تم سے اذن مانگتے ہیں بی بی فاطمہ نے ان کو اذن دیا تو تم رضی اللہ عنہ علی کہے ہاں پھر ابو بکر رضی اللہ عنہ کو اذن دے ابو بکر آگئے کہ والدین اپنے گھر اور مال اور لوگ اور قبیلہ کو نہیں لڑ کیا مگر خدا اور رسول اور اہل بیت کی رضامندی کے لئے بہت پیہڑی کہا ہے کہ یہ حدیث مرسل حسن ہے اس کے صحیح ہے ابن سعد نے داؤد بن ابی ہند ریتو کیا ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کنہہ کی ایک عورت کو جس کا نام قتیلہ تھا مالک سے تھے حضرت علی وفا کے بعد وہ عورت اپنی قوم کے ساتھ مرتد ہوئی بعد اسلام آلا اس کو عمر بن ابی جہل نکاح کئے ابو بکر رضی اللہ عنہ جب بکرا آپ سے نہا شاق ہوا عرضی اللہ عنہ کہ یہ باخلفہ رسول اللہ وہ عورت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ازواج میں داخل نہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم سکو نہ اختیار کئے اور سکو ویرہ نشین کئے ولقد برکواھا اللہ منہ بالآر تکلاد الذی ارتکبت مع قومہا یعنی اللہ تعالیٰ اس عورت کو رکتے سبب سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو دور رکھا جو وہ اپنی قوم کے ساتھ مرتد ہوئی ابن ابی داؤد کتاب المصاحف میں ہشام بن عروہ سے ریتو کیا ہے کہ قاریوں کا قتل بہت ہوا یعنی یمامہ کے جنگ میں بہت قاریاں مارے گئے ابو بکر کے دل میں اندیشہ پیدا ہوا کہ قرآن ضائع ہو گا تب عمر بن الخطاب اور زید بن ثابت کو کہے تم مسجد کے دروازے پر ہو جو قرآن کی آیت لاؤ اس میں دو ہزار تو اس کو لکھا کرو ابن سعد محمد بن ابراہیم ریتو کیا ہے ابو بکر رضی اللہ عنہ ماریہ کو نفقہ دیا کرتے تھے ابو بکر کی وفات کے بعد عمر کو نفقہ دیتے تھے یہاں تک کہ عمر کی خلا میں ماریہ کی وفات ہوئی ماریہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی حرم تھی ابراہیم کی والدہ رضی اللہ عنہا ابن سعد جعفر بن محمد سے اپنے بابت ریتو کیا ہے ابو بکر رضی اللہ عنہ کتوں کو مار ڈالنے کا حکم کئے عبد بن جعفر کا ایک کتا تھا ابو بکر کے پلنگ کے نیچے غائب کہے بیامیر کتے کو مت مار ابو بکر کہے لڑکے کے کتے کو مت مار پھر بعد حکم کئے اس کتے کو وہاں سے گالین معلوم رہے عبد اللہ بن جعفر کی ماں اسماء بنت عمیس کو جعفر بن ابی طالب کی وفات کے بعد ابو بکر نکاح کئے تھے اس لئے عبد اللہ نے ابو بکر کے پاس رہا کرتے تھے اور کتوں کو مار ڈالنے کا مسئلہ مختلف فیہ ہی امام شافعی کا مذہب یہ ہے کہ کتوں کو مار ڈالنا مکرم جس کتے سے ضرر پہنچتا ہے اس کو قتل کرے اور کتوں کی پرورس کرنے سے نہیں وارد ہوئی ہے اگر شکاری کتا ہو یا ذراعت وغیرہ کی محافظت کرتا ہو اس کو یا لانا جائز ہے شاید عبد اللہ کا کتا انہی قبیل کا تھا ابن سعد نے علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تجہیز و تکفین جب ہم شروع کئے تو حجرے کا دروازہ کئے انصار پر کھانے لگے کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی دادی کی قربت والے ہیں اور سلام میں ہماری جو منزلت ہے سب کو معلوم ہے ہلو اندر ہوا اور قریش پر کھانے لگے کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے عصبات ہیں ہلو اندر ہوا ابو بکر رضی اللہ عنہ پکار کے کہ اے معشر مسلمان ہر قوم اپنے قرابتی کے جنازے کے احق ہیں

مالک سے تھے یعنی اس کو نکاح کئے کہ وہ طیبہ کو آئی نہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا وفات ہوا

مکو حد کی دھم ہوں کہ وہاں ست عا د کو کرم سٹاں جاوینگے تو انکی فرست والوں کو وہاں سے کال دگو واللہ وہاں  
 کوئی رحمان اور بھی ان سے علیٰ حق حسین سے روا کیا ہی الصار کہ ہم بھی حق دار ہیں کیونکہ رسول اللہ صلی  
 علیہ وسلم ہماری ہیں کی اولائیں ہیں اور عمارتہ اسلام میں جو ہیست ظاہری اور لوکر سے احار مانگے ابوکر صلی  
 علیہ وسلم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے فرسی لوگ اس بات کے حق ہیں تم علی اور عباس سے احار مانگو جسے کو احار دیں وہ حاد  
 مسند سے انی بیاد کوئی درج کا مولی تھا تو کیا ہی کہتے کر صلی اللہ علیہ وسلم ماس کھڑے ہو داہے تھے سے ماس کا  
 مسکت پکرتے مسند سے وہ کیا سات وہ ایک مرتے روا کیا ہی کہ لوکر اور عمر صلی اللہ علیہ وسلم عہد کی مہار خطیہ کا  
 اس کے نام مالک بھی ملا عباد کیا ہی اہام مالک اور ہقی سے اس مالک صلی اللہ علیہ وسلم روا کیا ہی کہ ماس کوکر صلی  
 اور عمر بن الخطاب عمار بن عمار صلی اللہ علیہ وسلم کی سات تھے مہار رہا ہوں وہ سے شروع کرتے تو لہم اللہ الکر  
 الرحیم ہیں پڑھتے معلوم ہے کہ سورہ فاتحہ کے شروع میں لہم اللہ رہا ہوا یہ مختلف سند ہیں مہار ماس  
 صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ہی سند تھے مہار صلی لائل ان کے کتے میں مکوہ میں اس ابی الدیاء کتہ التکرین عبد العزیز  
 ماس میں ماحشوں روا کیا ہی کہا ایک شخص نے جس کو میں است کو سمجھا ہوں حردیا ہی کہ لوکر صدیق صلی اللہ علیہ وسلم  
 اسی دعاء میں فرماتے اَسْأَلُكَ عِلْمَ الْعَمَةِ فِي الْأَشْيَاءِ كُلِّهَا وَالسَّكْرَ لَكَ عَلَيْهَا أَحَقُّ تَرَضَى  
 وَتَعْدُ الرِّضَا وَالْخَيْرَ فِي جَمِيعٍ مَا يَكُونُ خَيْرٌ لِّخَيْرٍ مِّنْ سِوَرِ الْأُمُورِ كُلِّهَا لَا  
 عَعْسُورَ هَا يَا كَرَّمَ رَأْسُ عَسَاكِرْ سَعِيدِ عَامِرٍ مِّنْ أُمَّسْ خُومِرٍ مِّنْ أَسْمَاءِ رَوَا کیا ہی کہ لوکر صلی اللہ  
 ایک روز الوسعیاں کو سخت باتیں کہیں اوقی د کہ اے لوکر کیا تم ابو سعیاں کو اتنی سخت بات کہتے ہو  
 ابوکر صلی اللہ علیہ وسلم سے اللہ تعالیٰ کچھ دیکھو دیکھو کیا اور چند کھڑوں کو پست کیا میرے گھر اس میں ہی جنکو  
 ملد کیا اور ابو سعیاں کا گھر اس میں ہی جس کو پست کیا اس کی سند صعیف ابی الوالتجیح نے جس سے روا  
 کیا ہی کہ لوکر صدیق صلی اللہ علیہ وسلم دیکھو اللہ تعالیٰ جہاں کہیں شدت کی آیت فرمایا ہی ہاں رمی کی  
 بھی فرمایا اور جہاں کہیں راجی کی آیت فرمادہاں بھی کی آیت فرمادہاں کو صرور ہی اعلم مہار اور  
 اللہ سے حق کے سوا کچھ آرمہ کرے اور اسے تاتھ سے ہلاکی میں دالے اس ابی الدیاء نے انی کر دیتے روا کیا ہی  
 کہ ابوکر صدیق صلی اللہ علیہ وسلم ہر عامانگتے عھے اللَّهُمَّ قَرِّبْ لِي إِيْمَانًا وَيَقِينًا وَمُعَاوَاةً وَبَيْتَةً اِسْ اِنِّي اَتَمُّ  
 انی کر صدیق صلی اللہ علیہ وسلم روایت کیا کہ اللہ تعالیٰ تم کو کجاک کر دے کہ جو فرمایا ہی تم اس میں اللہ کی اطاعت کر  
 عی کرو گا کہ جو وعدہ کیا ہی پورا کرے گا اللہ تعالیٰ فرماتا ہی اِنْ يَكُونُوا فُقَرَاءَ يُعْجِبْكُمْ اَللَّهُمْ فِصْلُ  
 اگر ہو گے فقر تو عی کرو گا انکو اتنے ایسے فصل سے حرالطی اعمال العلویں ابی عساں حدی سے روا کیا ہی

میں جہاں سارہ ہی آیت کی پڑھ  
 وَلَا تَلْعَوْنَا لَكُمْ  
 اَللَّهُمَّ

کہ ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ اپنی خلافت میں ایک بار مدینے کے کسی رستے میں چلتے تھے کہ ایک لڑکی چکی پیسے  
 اور یہ کہتی ہی دھوئیت من قبل قطع نکائی، مٹما کیسا مثل القصب الناعم، وکان نور البدر  
 سُنْتُ وَجْهَ یُوحٰی دِیْصَعْدُ فِی ذَوَابِتِهَا شَمَّ یَعْنِی ہر گلے میں کے تعویذیں بکھلنے کے قبل اسکی  
 عاشق ہوئی لتک حال الاناک جھڑی کے سی کے چہرے کا حسن گویا جو دھوین است کا چاند ہی کا اشارہ  
 کرتا ہی اور چہرہ تھا ہی جوتی میں شام کے ابوبکر رضی اللہ عنہ یہ سن کر دروازہ پر مل کر ایک عورت نکلی ابوبکر کو چہرے تو بلند  
 ہی تو کبی یا خلیفہ رسول اللہ میں باندی ہوں کہ تو کس عاشق ہی تو روئی اور کبی یا خلیفہ رسول اللہ اس کے  
 صاحب کے حق کے واسطے میرا پاس پیسے جاؤ ابوبکر فرما اسی صاحب قبر کی حق واسطے میں جاؤ گا جنگ تو ایسا احوال  
 نہ کہ پھر وہ باندی یہ بیت پڑھی وَأَنَا الَّتِی لَعِبَ الْغَرَامُ بِعَلَمِیْ سَابَقْتُ لِحَبِّ مُحَمَّدِ بْنِ الْقَاسِمِ  
 یعنی میں ہی ہوں جو عشق کی حرارت میں دل میں بازی کر رہی ہی سو میں محمد بن القاسم کی دوستی میں بی بی ہوں  
 ابوبکر نے اس باندی کو اس کے صاحب سے خرید کئے اور محمد بن قاسم بن جعفر بن ابی طالب اس کو بھیج دے معلوم ہے  
 اس قصہ کو سیوطی نے جمع الجوامع میں لکھا ہی لیکن اس کا حان بیان کیا جعفر بن ابی طالب کے فرزندوں میں کوئی  
 اتنی عمر والا تھا جو ابوبکر کی خلافت میں اس کو فرزند بالغ رہے اور محمد بن قاسم بن جعفر نے ابوبکر کی خلافت میں اس  
 باندی کا معشوق ہونے کی صلاحیت رکھتا تو وہ البتہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں موجود رہتا لیکن  
 کوئی مورخ و اہل سیر اس کا مذکور نہیں کئے معلوم ہوا کہ یہ قصہ صحیح نہیں معلوم رہے حافظ جلال الدین سیوطی نے  
 ابوبکر رضی اللہ عنہ کے آثار اپنی کتاب جمع الجوامع میں جو لکھا تھا ہم انکو جمع کئے ان میں احکام جو مذکور ہیں اکثر  
 اجتہادی ہیں دوسرے مجتہدوں کی رائے میں ان سے قوی دلائل جو معلوم ہو اس پر عمل کئے ہم مقلدون ضرور  
 ہی کہ فقط ان آثار کو دیکھ کے ان پر عمل کرے بلکہ احکام میں اپنے امام کے تابع رہے چھٹا چمن انکی خواب کی تعبیر  
 کرنے میں خواب کی تعبیر بولنا نبوت کے علوم میں کا ایک ہی ہر کسی سے نہیں آتا صدیق رضی اللہ عنہ کو خوابوں کی تعبیر  
 میں بڑا کمال تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں کوئی شخص خواب اپنا بیان کرتا تو صدیق اکثر اسکی تعبیر  
 کرتے ابن سعد نے محمد بن سیرین سے جو تعبیر کے علما کا امام تھا روایت کئے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد  
 خواب کی تعبیر کرنے والے ابوبکر رضی اللہ عنہ تھے دیلمی اپنی سند فردوس میں اور ابن اسیر نے بن جندب رضی اللہ عنہ  
 روایت کئے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے مجھے امر ہوا کہ خواب کی تعبیر ابوبکر سے کرواؤ ابن کثیر کیا یہ حدیث غریب  
 طبرانی کبیر میں سمرہ بن جندب سے روایت کیا ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرما ابوبکر خواب کی تعبیر کرتے ہیں  
 انکا جو بہتر خواب ہی وہ انکا ایک حصہ ہی نبوت سے اب چند خوابوں کی تعبیر جو ابوبکر رضی اللہ عنہ مروی ہی ہم یہاں

یابی ۴۵

صحابہ جو ان میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
 کی طرف سے نقل کرتے ہیں اس کو حدیث  
 بولا کرتے ہیں اور جو بات ابی  
 طرف سے بولتے ہیں تو  
 اسکو آثار کہا کرتے  
 ہیں اس کی جمع  
 آثار ہی

لکھتے ہیں سعید بن مسعود سے روایا کی کہ نبی عالیٰ رضی اللہ عنہما جواب دیکھے کہ اسے کہیں  
 تین جاہل ترے ہیں بہ جواب لو کر رضی اللہ عنہ سے کہے لو کر جواب کی تعبیر جو یہاں کرتے تھے فرماتے تھے  
 جواب اگر سچ ہو تو تمھارے گھر میں رہیں گے بہتر لوگوں سے تین شخصوں میں ہو دیکھے اس میں کیا بہتر جاہل سعید  
 دقا ہوئی اور حضرت کے وہاں دس کے لو کر فرما کر جواب میں تین جاہل دیکھے اس میں کیا بہتر جاہل سعید  
 بن مسعود اور حاکم نے عمر بن شریح سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے جواب دیکھا  
 ایسے مجھے سیاہ مکران آتا ہوں عمر کے مجھے سعید مکران اتنی لایا جس سے سیاہ مکران ڈھک گئیں لو کر  
 عرض کہ یہ یا رسول اللہ سیاہ مکران عرب ہیں اسلام لائے بعد اس میں عمر اتنی کثرت سے داخل ہو گئے کہ عرت دیکھے  
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرما فرستے بھی یہی تعبیر کیا ہی امام احمد اسے سند میں اور دارمی میں اس میں حاکم  
 رضی اللہ عنہما سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے اس جواب دیکھا کہ ایک جے مکہ کے طرف میں  
 حرام لاہیں مگر مسجد میں وہ سب جمع ہوا ہی اس میں کا ایک کھم میرے مسجد میں آتا ہے اسکو تھک دیا لو کر کہے  
 رسول اللہ وہ ایک کت کر ہی حرم رواہ کئے ہو سلمانی سے عیسیٰ بن آوگا اور ایک شخص سے ملیگا اس نے لکے  
 دے کی قسم اس کو دیکھا وہ اسکو جھوٹو دیو لکے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرما فرستے بھی یہی تعبیر بولا ہی  
 اس بعد اس سے ہاتھ سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک جواب دیکھے لو کر کو فرما اس جواب  
 دیکھا کہ میں اور عمر ملے سققت کر ماہا ہے تو میں ستری کے دو درے اور آدھا درجہ تم پر رہ گیا لو کر سگی  
 تعبیر کئے کہ یا رسول اللہ انکو اللہ تعالیٰ اسی رحمت و معرفت لیا گیا یعنی روح مبارک قص کر لگا اور میں  
 ایک بعد اٹھ سال رہ رہو گا عند الرراق ای کتاب مصنف ابی قتادہ سے روایت کیا ہے کہ ایک شخص لو کر  
 صدق رضی اللہ عنہ سے کہا میں جواب میں لہو کا سیاہ کیا لو کر فرما تو اسی عورت سے حیض کے عالم میں  
 ہمستر ہوا ہی اس نے کہا سچ ہی فرماتے اللہ اسے سعفا کر بھیجے اس کا کام مت کر اس ابی سیدہ بنی وقف  
 سے روایت کیا ہے کہ ایک بار صہبہ رضی اللہ عنہا لو کر کو دیکھ کے کمارہ کشی کئے لو کر کو چھ تم کیوں مجھ سے  
 اعراض کئے کیا کچھ تمھاری ماہوسی کی بات میں کہا ہوں کہ کسی نے تمکو حرد یا ہی صہبہ کے والدہ ایسی بات کچھ  
 ہیں سچ مگر میں نے ایک جواب دیکھا کہ اس کو مکروہ حاما لو کر کہے وہ کیا جواب ہی صہبہ کے لئے میں دیکھا ہوں  
 تمھارے دونوں ہاتھ گردن سے نکلے ہیں اور انصار ایک شخص کے دروازے پر حاکم امام ابو الحسن ہی کھڑے  
 لو کر کہے تم نے اچھا جواب دیکھے ہو اللہ تعالیٰ میری کوشش تک جمع رکھیکا اس ابی شیبہ اور عیم  
 بن حماد کتاب الفتن میں اور اس ابی الدیاء کتاب التراف میں سعی سے روایت کئے ہیں کہ نبی عالیٰ رضی

رضی اللہ عنہا ابوبکر رضی اللہ عنہ کو کہہ میں خواب دیکھی ہوں کہ میرے گرد گائیں خر ہوئیں ابوبکر کہ تمہارا خواب اگر  
 سچ ہو تو تمہارے گرد ایک جماعت مارچریگی ابن ابی شیبہ اور ابوبکر غیلانی کتاب الغیلانیات میں ہے  
 سے روایت کئے ہیں کہ ایک مرد ابوبکر کے پاس آیا اور بولائیں میں خواب دیکھا ایک مہی کی کو جاری کرتا ہوں  
 ابوبکر رضی اللہ عنہ فرمائے تو نے ایسی شے کو جو جاری نہیں ہوتی جاری کیا تو مرد ہی جھوٹا بولا کرتا ہے  
 اللہ سے درجھوٹھ مت بول ابن سعد صالح بن کثیر سے روایت کیا ہے کہ حجر بن عدی رضی اللہ عنہ  
 کہ میں خواب دیکھا کہ یہ آسمان شاد ہوا اور میں اُس میں گیا یوں ہیں ساتھوں آسمان پر گیا وہاں سے  
 سدرۃ المنتہی کے پاس گیا مجھے کہ یہ یہ تیرا گھر ہی ابوبکر رضی اللہ عنہ خواب کی اچھی تعبیر کرتے تھے میں خواب  
 اُن سے بیان کیا فرمائے تھے شہادت کی بشارت دیتا ہوں غرض اُس کے دو سر روز محرز نے نبی صلی اللہ علیہ  
 وسلم کے ساتھ غزوہ غابہ کو گئے جس کو یوم الشرح اور غزوہ ذی قرد بھی کہتے ہیں کتنے چھ ہجری میں  
 واقع ہوا اور مسعدہ بن جملہ مخزومی رضی اللہ عنہ کو قتل کیا ابوبکر غیلانی غیلانیات میں حسن سے روایت کئے  
 ہیں کہ ہمزہ بن جندب رضی اللہ عنہ نے ابوبکر کو کہہ میں خواب دیکھا ہوں کہ قازار کے ایسے بازو رکھتا ہوں  
 میرے پیچھے کے دور والے اُس کو کھاتے ہیں ابوبکر رضی اللہ عنہ فرما تمہارا رویا صادق ہو تو تم ایک صاحبِ اولاد  
 عورت کو نکاح کرو گے اُس کی اولاد تمہارا مال کھاوے گی سمرہ بھی ایک خواتین میں ایک میل دیکھا ایک سو اچ  
 نکلا بعد اُس میں چائے چائے تو نہ جاسکا ابوبکر فرما وہ ایک سخن عظیم ہی کہ آدمی سے نکلتا ہی پھر عود نہیں کرتا  
 سمرہ بھی ایک خواتین میں دیکھا دجال نکلا ہی اور میں دیوار میں جا رہا ہوں اور منہ پھر کے دیکھتا ہوں تو  
 وہ میرے قریب ہی یکایک نے میں پھٹ گئی اور میں اُس میں جاتا رہا ابوبکر رضی اللہ عنہ فرما تمہارا  
 رویا صادق ہو تو تم پر اپنے دین میں سختی پڑے گی ابن عباس نے ابی حذیفہ اسحق بن بشر قدسی سے وہ محمد  
 بن اسحق سے روایت کیا ہے کہ ابوبکر رضی اللہ عنہ اپنے دل میں دیسوں جنگ کرنے کا ارادہ کئے اور اُس  
 کسی کو ہنوز اطلاع نہیں کئے تھے کہ یکایک شہر خیل بن حسنہ رضی اللہ عنہ آگے بیٹھے اور کہے یا خلیفہ رسول اللہ  
 کیا آپ فوجیں شام کی طرف بھیجنے کا ارادہ کئے ہو کہے ہاں لیکن اُس پر کسی کو مطلع نہیں کیا اور تم جو چاہتے  
 ہو اُس کا کچھ سبب تیز جیل کہ ہاں میں خواب دیکھا آپ ایک پہاڑ کے پتے پر لوگوں کے ساتھ چلتے ہیں  
 وہاں چلتے ہوئے پہاڑ کی چوٹی پر سوار ہو اور لوگوں کو دیکھنے لگے آپ کے ہمراہ چند رفقا بھی ہیں  
 بعد وہاں سے اتر کے ایک نرم زمین پر جس میں زراعت اور قریے اور قلعے تھے گئے اور مسلمانوں کو کہے  
 اللہ کے دشمنوں کو بڑی طور سے غارت کر دے اور غنیمت کا میں ضامن ہوں اس پر مسلمانوں نے



میں بھی ابھی میں تھا جھنڈا میری ہاں تھا میں لپکتا ایک قریے والوں کے پاس گیا وہ میرے آماں کے  
 میں اُن کو آماں دیکھے اسکے یا آئل دیکھتا کیا ہوں کہ آب ایک قریے والے کی طرف متوجہ ہوئے اللہ تعالیٰ  
 انکو اُس قلعے کی فتح نصیب کیا اور لوگ آئے آماں ملے پھر اللہ تعالیٰ آیکے لئے ایک تخت مقرر کیا  
 آئے اُس تخت پر بیٹھے کسی ایک کو کہا اللہ تعالیٰ تم کو فتح اور نصرت دے گا تم اللہ تعالیٰ کا شکریہ ادا کرو اور اُس ادا  
 نصرت اللہ والفتح کا سوہ آحرنگتے ہاں میں میں سید ہوا لو کر صلی اللہ علیہ وسلم فرما تمھاری آنکھیں ایک دیکھیں  
 اللہ ایک ہو گا بعد فرما تم فتح کی لہار اور میری موت کی خبر دے اور آئے آنکھوں میں آنکھوں میں آنکھوں میں آنکھوں میں  
 تم جو ہمارے کیستے کو دیکھے اور اُس پر تم جلتے تھے بعد ہم ایک طے حوتی رنگے اور لوگوں کو دیکھے اُسکی تعبیر یہ  
 ہم کو اُس لہار کے بھیسے میں اور دھن کے مقابلے میں مشقت حاصل ہوگی بعد ہم غالب آویگے ہمارا کام تمہیں  
 آویگا اور ہم جو ہمارے کی حوتی سے اتر کے روم میں میں جہاں رعیت اور رہیں اور قرے اور قلعے تھے گئے  
 اُسکی تعبیر یہ ہی ہم تنگی معاش اور سختی سے کل کے آسانی اور فراہم آویگے اور وہ حویں کہا اللہ کے رسول کو  
 رُئی طور سے عارت کر تمھاری فتح اور عیمت کا میں صاں ہوں اُسکی تعبیر یہ ہی مسلمان کا فرد کے ملا  
 فرست ہو سکے میں انکو جہاد کی اور اصرار عیمت کی حوائج میں تقسیم ہو گئی رعیت دے گا اور وہ اسکو  
 قبول کرے اور تمھارے ہاتھ میں جو جھنڈا تھا اُسکو لیکے تم اُن کے قریے میں گئے تم سے آماں اُسکی  
 تعبیر یہ ہی کہ تم بھی لہار کے امرا میں ہو گے اور تمھارے ہاتھ فتح ہوگی اور قلعہ جو مجھ سے فتح ہوا وہی فتح ہی  
 اور تخت خیم میں تھا تھا تعبیر اُس کی یہ اللہ تعالیٰ مجھے رفعت دے گا اور دیکھو لیست کرے گا اللہ تعالیٰ  
 یوسف علیہ السلام کو کہا وَرَفَعَ آتُونَا عَلَی الْعَرْشِ اور وہ حوائج کا شکر و کہا اور ادا حوا کا سوہ  
 رہا وہ میری ہوئی حردا کیو کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب یہ شور مارا ہوئی انکی ہوئی حردا  
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم معلوم کر لئے کہ وہ ایسی موت کی خبری بعد لو کر فرما اللہ میں امر معرہ اور یہی  
 مسکر دے گا اور جس اللہ کے امر کو ترک نہ کرے گا اللہ کے دشمنوں سے جنگ  
 کرنے واسطے مترن و عرب میں لشکریں روانہ کروں گا یہاں تک کہ کہیں اللہ ایک ہی اللہ ایک ہی ہوا کوئی ساچی  
 ہیں باور دہن دلیل ہو کے ایسے باتوں سے حرے دیں یہ اللہ تعالیٰ کا امر اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف  
 ہی جب مجھے اللہ تعالیٰ ایس جہاں سے اٹھا و تو تم اللہ کو عا حرا و رستی کرنے والا اور مجاہدین کے نوا کو  
 گھٹانے والا رہا و گے اس حری کے بعد لو کر امر کو مقرر کئے اور لشکر میں تمام کی طرف بھیجے اس کی  
 صغیف ہی اس ابی عاصم کہتا ہے میں ابی کر صدیق صلی اللہ علیہ وسلم روایت کیا ہی کہ کہ حاصل

خواب یہی کسٹم اپنے پروردگار کو دیکھیں یا اپنے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کو یا اپنے والدین کو جو مسلمان  
 مومن حلیم ترمذی اور بہتی شعب الایمان میں روایت کئے ہیں کہ ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ صبح کو فرماتے  
 جو کوئی اچھا خواب دیکھا تو ہم سے بیان کرے مسلمان آدمی جو کامل وضو کیا ہو اچھا خواب سیر  
 لئے دیکھنا میرا پاس اسے اور اسے بہتری سنا تھوان چمن آپ کے خطبوں کے بیان میں زبانِ نبی  
 میں عرب کے لوگوں میں جہل بڑا تھا فلسفی وغیرہ کے علوم اسوقت جو دوسرے قوموں میں مروج  
 تھے وہ لوگ نہیں جانتے تھے عرب کا برا علم فصیح خطبہ بنا کے فی البداہت پڑھنا اور شعر کہنا تھا  
 ابوبکر رضی اللہ عنہ کو خطبہ بنا کے پڑھنے میں بڑا کمال تھا خطبہ نہایت فصاحت و بلاغت سے بنا کے کہا کرتے  
 زبیر بن جراح نے کہا ہی میں بعض علمائے سنا ہوں کہتے تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صنیعین  
 ابوبکر صدیق اور علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہما خطبہ اچھا بنا کے کہتے تھے ناظرین پر ظاہر ہو کہ اسوقت کی  
 عادت یہ تھی کہ جو خلیفہ ہوتا وہی نماز کی امامت کرتا اور خطبہ پڑھتا اس وقت میں ابوبکر کی خلافت کے  
 ایام میں فقط جمعہ اور عیدین کے خطبے ایک سو تیس سے زیادہ ہوتے ہیں انکے سوا اگر کوئی مہم درپیش ہوتا یا کچھ  
 حکم کرنا ضرور ہوتا یا کسی کی تنبیہ منظور ہوتی یا لشکر کی روانہ کی مقصود ہوتی یا کچھ فتح ہوتا تو بھی خطبہ  
 پڑھا کرتے ایسے خطبوں کا اتفاق بہت بار ہوا ہی مگر وہ تمام خطبے کتب میں مدون نہیں فقط چند خطبے جو  
 بہت ضرور تھے نقل کئے ہیں ان میں کے چند خطبے خلافت کے گذار میں مذکور ہو گئے اور چند خطبے جو فقط  
 و لصال پر مشتمل تھے انکو ہم یہاں ذکر کرتے ہیں ابن ابی شیبہ اپنی مصنفین زبیر سے نقل کیا ہی کہ ابوبکر رضی  
 اللہ عنہ ایک بار خطبہ پڑھنے لگے اور کہے اے لوگو اللہ سے جیا کرو قسم ہی اسکی جو میرا حلی اسکی دست قدیمین  
 جب قضاء حاجت کے واسطے میت لکھا کو جانا ہوں تو اللہ سے جیا طلب کئے ہوں اور اپنے سر کو دھانیات ہوں  
 اسکو عبدالرزاق اپنی کتاب مصنفین میں عمرو بن دینار سے یوں روایت کیا ہی کہ ابوبکر رضی اللہ عنہ فرما اللہ سے جیا  
 طلب کے و خدا کی قسم جب میں بیت الحلا کو جاتا ہوں تو اللہ سے شروا کے اپنی پشت دیوار کی طرف کرتا ہوں  
 اور ابن جبار روضۃ العقلا میں ابن شہاب سے یوں روایت کیا کہ ابوبکر رضی اللہ عنہ اپنے ایک خطبہ میں فرما  
 اللہ سے جیا کرو واللہ جبروت سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی معیت کیا ہوں قضاء حاجت کے واسطے  
 جلاؤں تو اپنے پروردگار کی جیاسے سر پر کپڑا ڈالتا ہوں سیوطی نے کہا اسکی سند منقطع ہی ابن عربی  
 مومن عقبہ سے روایت کیا ہی کہ ایک بار ابوبکر رضی اللہ عنہ یہ خطبہ پڑھے الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ  
 اَحْمَدُهُ وَاسْتَغْنَيْتُهُ وَنَسَّاهُ الْكَرَامَةَ فِيمَا بَعْدَ الْمَوْتِ فَإِنَّهُ قَدْ رَنَا أَجَلِي وَأَحْلَمُ

اسے اور اس سے بہتری ہے اقسام کے  
 معین تھے وہ بہتری بہت عکاس کا  
 ہی جہاں بہت سی نعمتیں حاصل  
 ہو گا ارادہ کرتے ہیں انکو  
 کدا کدا کر کے تسہم  
 ذکر کرتے ہیں

وَاشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ رَحِمَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ أَرْسَلَهُ  
 بِالْحَقِّ تَسْبِيحًا وَبَرَاءَةً وَرَأْسًا حَامِيًا لِلدِّينِ مَنْ كَانَ حَتَّى يَأْتِيَ الْعَوَّلَ عَلَى الْكَافِرِينَ  
 وَمَنْ يُطِيعِ اللَّهَ وَرَسُولَهُ فَقَدْ رَشَدَ وَمَنْ يَعْصِهِمَا فَقَدْ ضَلَّ سَبِيلًا لَا مَسَاجِدَ  
 أَوْ صِيغَةً يَتَّقِي اللَّهَ وَالْإِعْتِصَامَ بِأَمْرِ اللَّهِ الَّذِي شَرَعَ لَكُمْ وَهَذَا كَرَمٌ فَإِنَّ  
 حَوَامِجَ هُدًى الْإِسْلَامِ بَعْدَ كَلِمَةِ الْإِحْلَاصِ السَّمْعُ وَالطَّاعَةُ لِمَنْ وَلاَهُ  
 اللَّهُ أَمْرٌ كَرَمٌ فَإِنَّ مَنْ يُطِيعِ اللَّهَ وَأُولَى الْأَمْرِ بِالْمَعْرُوفِ وَالنَّهْيِ عَنِ الْمُنْكَرِ قَدْ أَلْبَحَ  
 رَأْدَى الدِّينِ عَلَيْكَ مِنَ الْحَقِّ وَأَنَا كَرَمٌ وَسَاعَ الْهُوَى فَقَدْ أَلْبَحَ مَنْ خُفِظَ مِنَ الْهُوَى فِي الطَّيِّبِ  
 وَالْعَصَةِ أَنْتَا كَرَمٌ وَالْفَرْجِ وَمَا خَرَجَ مِنْ حَلْقٍ مِنْ تَرَابٍ ثُمَّ إِلَى التَّرَابِ نَعُودُ ثُمَّ يَأْكُلُ  
 الدُّرْدُ ثُمَّ هُوَ الْيَوْمُ ثُمَّ وَعْدًا مَسِيَّتٌ فَاعْمَلُوا أَنْتُمْ مَا يَوْمَ وَسَاعَةً نَسَاعَةً وَيَوْمًا قُدُّوْغًا  
 الْمَطْلُومَ وَعَدًا وَانْقَسَمُوكُمْ فِي الْمَوْقِفِ وَأَصِرُوا فَإِنَّ الْعَمَلَ كُلَّهُ بِالصَّبْرِ وَاحِدٌ وَأَوَّ  
 الْحَدِّ رَيْفَعٌ وَاعْمَلُوا وَالْعَمَلَ يُفْعَلُ وَاحِدٌ وَأَمَّا أَحَدٌ رَكْمٌ اللَّهُ مِنْ عَدَابٍ بِسَارِعُو  
 فَمَا وَعَدَ كَرَمٌ اللَّهُ مِنْ دَعْمَتِهِ وَافْتَمُوا نَقْمَهُمْ وَأَنْتُمْ أَنْتُمْ قَوَائِمٌ اللَّهُ قَدْ سَبَّ  
 لَكُمْ مَا أَهْلَكَ بِهِ مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ وَمَا خِيَلُ بِهِ مِنْ خَافَتَكُمْ قَدْ بَيَّنَّ لَكُمْ فِي كِتَابِهِ  
 حَلَالَهُ وَحَرَامَهُ وَمَا يَحْتَ مِنْ الْأَعْمَالِ وَمَا يَكْرَهُ فَإِنَّ لَا الْوَكْرَ وَنَفْسِي وَاللَّهُ  
 الْمُسْتَعَانَ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيمِ وَاعْمَلُوا أَنْتُمْ مَا أَحْلَصَ  
 اللَّهُ مِنْ أَعْمَالِكُمْ فَتَكْمُرُ أَطْعَمَ وَخَطَمَكُمْ خُفِظْتُمْ وَاعْتَسَطْتُمْ وَمَا تَطَوَّعْتُمْ  
 بِهِ لِدِينِكُمْ وَاحْعَلُوهُ نَوَافِلَ بَيْنَ أَيْدِيكُمْ لَسْتُمْ تَوْفُوا السَّلَفِ كَرَمٌ وَتَعْطُوا حَرَامَهُ  
 جِبِينَ فَرَكُمُ وَحَاحَتِكُمْ إِلَهُكُمْ تَعَلُّوا عِبَادَ اللَّهِ فِي أَحْوَابِكُمْ وَصَحَابَتِكُمْ الَّذِينَ  
 قَدْ مَضَوْا قَدْ رَدُّوا عَلَى مَا قَدْ مَضَوْا قَامُوا عَلَى حُلُوِّ الشَّقَاءِ وَالسَّعَادَةِ  
 بِمَا نَعَدُوا لِمَوْتِ إِنْ اللَّهُ لَيْسَ لَكُمْ شَرِيكَ وَلَيْسَ بَيْنَهُ وَبَيْنَ أَحَدٍ مِنْ خَلْقِهِ نَسَبٌ  
 يُعْطِيهِ حَيْرًا وَلَا يَصْرُبُ عَنْهُ سُوءٌ إِلَّا بِطَاعَتِهِ وَأَتَانِ أَمْرُهُ فَإِنَّ لَا حَيْرَ فِي حَيْرِ  
 نَعْدَهُ النَّارَ وَلَا شَرِيكَ شَرِيكَ نَعْدَهُ الْحَسَنَةَ أَقُولُ قَوْلِي هَذَا وَاسْتَعْمِلُوا اللَّهَ الْعَظِيمَ  
 لِي وَلَكُمْ وَصَلُّوا عَلَى نَبِيِّكُمْ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ وَعَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللَّهِ وَبَرَكَاتُهُ  
 اسْكُرْتُمْ بِهِ هِيَ النَّدْبُ الْعَالِي كُوشِكْرِي مِنْ اسْكُرْتُمْ كَرَامَتِهِمْ أَوْ اسْكُرْتُمْ دَمْلَهُمْ

اور موت کے بعد جو کرامت اُنکے ہم خوان ہوں میری اور تمھاری موت کا وقت قریب پہنچا اور گواہی دیتا ہوں  
 کہ کوئی اللہ نہیں سوا اللہ کے وہ ایک ہی اُسکا کوئی سا جی نہیں اور محمد اُسکے بندے اور رسول ہیں اُنکو  
 تھیک بات دیکے بھیجا آجے تجھری دینے والے اور دُرانے والے اور چلتے چارغ ہیں تا دُرستان و اُسکو جو زندہ  
 ہی اور ثابت ہو دلیل کافرون پر اور جس نے اللہ کی اور اُس کے رسول کی اطاعت کی اُس نے سید ہی پایئی  
 اور جس نے اُنکی نافرمانی کی بڑا گمراہ ہوا میں تم کو اللہ سے دُرانے کے لئے وصیت کرتا ہوں اور مضبوط کرنے کو اُسکے  
 امر کے جو تمھارے لئے مقرر کیا اور اُس سے تم کو ہدایت دیا کیونکہ اسلام کی ہدایت کے جوامع کلمہ خلاص کے بعد  
 اطاعت کرنا ہی اُسکی جس کو اللہ تعالیٰ نے تمھارے امر کا والی کیا کیونکہ جس نے اللہ کی اور اُوالی الامر کی اطاعت  
 امر معرود اور نہی منکر میں کریگا نو وہ فلاح پایا اور اپنے پر جو حق تھا اُسکو ادا کیا اور تم اپنی خواہش نفس کی  
 متابعت کرنے سے ڈرا کر جو جس خواہش اور طمع اور غصے سے محفوظ رہا تو وہ فلاح پایا اور تم فخر کرنے سے ڈرا کر  
 مٹی سے جو شخص پیدا ہوا اور پھر مٹی میں جانیا لاہو بعد اُسکو کترے کھاتا ہوا اور آج کے دن زندہ ہی اور کل چھا  
 اُسکو کس چیز کا فخر ہی پھر عمل کرو ہر روز اور ہر ساعت کا اور مظلوم کی دعا سے ڈرا کر اور تم اپنے تین مُردوئین  
 شمار کیا کرو اور صبر کرو کیونکہ سب اعمال کی خوبی صبر کرنے سے ہی حذر کیا کرو وہ نفع دیکھا اور عمل کرو مقبول  
 ہوگا اور اللہ جو اپنے عذاب سے ڈرایا ہی اُس سے حذر کرو اور اپنی رحمت کا جو وعدہ کیا ہی اُسکی طرف مسامت  
 کرو خود سمجھو تب دوسروں کو سمجھاؤ نگے خود درود و سرون کو دروا گے کیونکہ اللہ تعالیٰ غم کو بیان کر دیا ہی  
 وہ چیز جس سے ہلا کیا اُنکو تم سے پہلے تھے اور وہ چیز جس سے پہیلون کو نجات دیا اور تمھارے اپنی کتا  
 میں جلال و حرام کا بیان کیا اور اُن اعمال کا کہ جنکو دوست رکھتا ہی اور جنکو مکروہ جانتا ہی میں تم کو  
 اور اپنی نفس کو نصیحت کرنے میں قصور نہ کرونگا اللہ سے استعانت مانگتا ہوں اور طاقت و قوت نہیں مگر اللہ  
 ہی سے جو بلند اور بڑا ہی اور جانیو تم اپنے اعمال جو اللہ کے لئے خالص کرے ہو اُس میں اپنے رب کی اطاعت  
 اور اپنے حصے کی محافظت اور اغتباط کرتے ہو اور تم اپنے دین کے خاطر جو تقویٰ کرتے ہو اُسکو اپنے آئندہ کے  
 واسطے نوافل تمھارے تم اپنے سلف کو پورا حاصل کر لو تمھارے فخر اور حاجت کے وقت اُسکی جزا پاو گے  
 اسی اللہ کے بند و تمھارے بھائی اور رفیق جو گذر گئے ہیں ان کے احوال میں تفکر کرو جو عمل کئے تھے اُسی کو دیکھو  
 اور سعادت یا شقاوت جو موت کی بعد ہی اُسی پر اترے اللہ کا کوئی سا جی نہیں اور اُس کے اور کسی مخلوق کے  
 درمیان کچھ نسب نہیں جس کے سبب اُس کو خوبی دیکو اور کسی بدی دور نہیں کرتا مگر اُسکی طاعت سے اور اُسکے  
 حکم پر چلنے سے کیونکہ جس خوبی کے بعد آتش ہو اُس خوبی میں کچھ خوبی نہیں اور جس خرابی کے بعد جنت ہو

سلف کو ملنے کہتے ہیں کہ کسی یا کسی  
 آگھا دیکھ لو ایسے صورت کے وہ سب  
 لیا اور ایک عمل جو آئندہ کے لئے ہے  
 سلف کہتے ہیں اس سلف سے  
 اُسکو بھی سلف کہتے ہیں اس سلف سے  
 مراد ایک عمل جو ابی عاقبت کے لئے  
 کہتے ہیں پہلا معنی بھی مجاز البیوت تو  
 صحیح ہی ۱۲ سالہ کا لفظ

اُس حرائی میں کچھ حرائی ہیں جن میں ہر بات میں کو کہتا ہوں اور سر تمہارے لئے اللہ سے معرفت لگتا ہوں ہم پر ہے  
 ہی صلی اللہ علیہ وسلم برصلاہ و سلام بھی کر دے تمہارے لئے اللہ کی رحمت و برکات ہو اس انی سیدہ اور ہمار  
 اور ربو لعیم جملہ میں اور حاکم اور یہی علم میں علم سے روایت کئے ہیں کہ لو کہ رضی اللہ عنہا کیا خطبہ پڑھے ہیں  
 اللہ تعالیٰ کی حمد و ثناء کے یہ وہ ہے اَوْضِیْکُمْ بِقُوَى اللّٰهِ وَاَنْ تَشُوْا عَلَیْہِ عَمَہُوْا اَہْلُوْا وَاَنْ  
 خُطُّوْا الرَّعْدَ بِالرَّهْمَةِ وَتَجْمَعُوْا الْاِلْحَافَ بِالْمُسْتَلَمِ فَاِنَّ اللّٰہَ اُنْیَ عَلٰی رُکْبَہِ  
 وَاَہْلِ بَنَیْہِ فَقَالَ اَنْتُمْ کَانَوْا سَارِعُوْنَ فِی الْحَرَابِ وَیَدْعُوْا سَارِعًا وَرَهْطًا وَاَنْتُمْ  
 لَمَّا حَاسِبَیْنِمْ اَعْلَمُوْا عِبَادَ اللّٰہِ اِنَّ اللّٰہَ قَدَارُہُمْ حَقَّہِ اَنْفُسُکُمْ وَاَحَدٌ عَلٰی ذٰلِکَ  
 مَوَاتِقُکُمْ وَاَسْتَرٰی اَنْتُمْ الْعَلِیْلَ الْعَلٰی بِالْکِبْرِ الْکَلٰی وَہٰذِکَ نَابُ اللّٰہِ فِیْکُمْ لَا یُطِی  
 نُوْرَہُ وَّلَا یَقْصِی عَمَّا یَشَیْءُ قُصْدٌ قُوَاوِلٌ وَاَسْتَحُوْا اِکَانَہُ وَاَسْتَصِرُّوْا بِیْہِ لَیْسَ  
 الطَّلٰہُ فَاِنَّہُ اَمَّا خَلَقَکُمْ لِعِبَادَہِہِ وَرَزَّلَ کَیْکُمْ کِرَامًا کَاتِبَیْنِمْ یَعْلَمُوْنَ مَا تَفْعَلُوْنَ اَنْتُمْ  
 اَعْلَمُوْا عِبَادَ اللّٰہِ اِنَّکُمْ بَعْدُوْنَ وَتَرْوَحُوْنَ فِیْ اَحْلِ قَدْ عِیْبَ عَنْکُمْ فَاِنْ اَسْطَعْمَ  
 اَنْ تَقْصِی الْاِحَالَ وَاَنْتُمْ فِی عَمَلِ اللّٰہِ فَاَفْعَلُوْا وَاَنْتُمْ طَبِیْعُوْا ذٰلِکَ اِلَّا بِاللّٰہِ فَعَسَا  
 فِی مَہَلِّ اِحَالِکُمْ قُلْ اَنْ تَقْصِی فَرَدَّ کُمْ اِلَى اَسْوَا اَعْمَالِکُمْ فَاِنْ قَوْمًا حَعَلُوْا اَحَاکُم  
 لِعِیْرَہُمْ وَاَنْتُمْ اَنْفُسُہُمْ فَمَا کُمْ اَللّٰہُ اَنْ تَکُوْنُوْا اَمْتًا لِّہُمْ فَاَلَوْ حَاکُمُ النّٰجِیَہُ  
 فَاِنْ وَرَاءَ کُمْ طَالِمَا حَتَّتَا اَمْرَہُ سَبَّحَ تَرَجْمَہُ سَکَلُوْنَ ہِیْ مِیْنِ تَمَّ کُوْصِیْتِ کَرْتَاہُوْنَ  
 اللہ سے ڈرنے کی اور وہ حاکم لال ہی ولسی سا کیا کرو اور رحمت کو رحمت سے ظاہر ہو اور اس سے  
 سوال کرنے میں لحاظ کرو کیونکہ اللہ تعالیٰ رکریا کی اور ان کے گھر والوں کی تعریف کیا اور فرمایا وہ  
 میکوں میں جلدی کرتے تھے اور ہمو توقع سے اور ڈر سے بکارتے تھے اور ہمارے سامنے دے ہوئے  
 اسی اللہ کے مدد و حایو اللہ عز و جل ایسے حق کے واسطے تمہارے نفس کو گرو کر لیا اور اس پر تمہارے  
 اقرار لیا اور تم کو کثیر مافی دیکے قلیل مافی حرید کیا تمہارا یاس اللہ کی کتاب ہی حاکم اور کھٹا سہاں اور غائب  
 اُسکے سر پہلے کے قول کی تم تصدیق کرو اور اُسکی کتاب کی حیرت و اہی میں ہو اور تارکے کے واسطے  
 میانی ملک کے و تملو پیدا ہیں کیا مگر اسی عبادت کے واسطے اور تم رکرا تا کاتبین موکل کیا حوتم کرتے ہو  
 دے حاسے ہیں اسی اللہ کے مدد و حایو تم دل است کرتے ہو ایک اجل تک حاکم علم تم سے ہو  
 ہی اور تمہاری اجل مقصی ہوئی تک اللہ تعالیٰ کے کسی کام میں ہہ سکتے ہو تو رہو لیکن اس کی طاقت

تم میں ہرگز نہیں مگر اللہ ہی مدد کرنا اور تمھاری اجل چن مہلت دیا ہی اس مہلت کی ایام میں تم نیکوں کی طرف سبقت کرو نہیں تو تمھارے اعمال کی طرف تمکو لپی اوگا لکھ لکھی لوگ اپنی عمر کو غیر کے لئے صرف کئے اور اپنے تئیں بھول گئے تم ویسے ہونا کر اللہ تعالیٰ تم کو مسع کیا ستابی کرو ستابی کرو جلدی کرو جلدی کرو کیونکہ تمھارے صحیحے ایک جلد بلانے والا لگا ہی اس کا امر بہت جلدی کا ہی امام احمد زہدین اور ابن ابی الدینا کتاب قصر الامل میں اور ابو نعیم حلیہ میں بھی بن ابی کثیر سے روایت کئے ہیں کہ ابو بکر رضی اللہ عنہ اپنے خطبہ میں کہا کرتے اِنَّ الْوُضَاةَ الْحَسَنَةَ وَجُوهَهُمْ الْمَعْجُونُ بِسَبَابِهِمْ اِنَّ الْمُلُوكَ الَّذِيْنَ نَبَوُا الْمَدَائِنَ وَحَصَّنُوْهَا بِالْحِطَانِ اِنَّ الَّذِيْنَ كَانُوْا يُعْطُوْنَ الْعَلَبَةَ فِيْ مَوَاطِنِ الْحَرْبِ قَدْ تَضَعُّعَ اَرْكَانَهُمْ حِيْنَ اَتَتْهُمْ الدَّهْرُ وَاصْحَوْا فِيْ ظِلْمَاتِ الْقُبُوْرِ اَلْوَحَا اَلْوَحَا اَتَمَّ الْجَا الْجَا اَشْكَارَ تَرْجَمَةُ يُونِیْ کُہاں ہیں و خوبصورت لوگ جنکے چہرے اچھے تھے و جوانی برنا کرتے تھے کہان ہیں و یادشامان جو شہر میں بسا اور دیواروں سے انکو مستحکم کئے کہان ہیں و لوگ جنگ میں غالب ہوا کرتے تھے سمجھوں پر ایک زمانہ آیا جو انھوں کو پست کر دیا اور اپنے قبروں کے اندھیرے میں ستابی کرو ستابی کرو و پھر ستابی کرو ستابی کرو ابو نعیم حلیہ میں عمرو بن دینار روایت کیا ہے کہ ایک ابو بکر رضی اللہ عنہ یہ خطبہ پڑھے اَوْصِيْكُمْ بِاللّٰهِ تَقْفِرْكُمْ وَفَاتِكُمْ اَنْ تَنْقُوْهُ وَاَنْ تَشُوْا عَلَيَّ مَا هُوَ اَهْلٌ وَاَنْ كَسْتُمْ غَفْرًا اِنَّكَ اِنْ كَانَ غَفَّارًا وَاَعْلَمُوْا اَنَّكُمْ مَا اَخْلَصْتُمْ لِلّٰهِ فَرِيْقَكُمْ اَطْعَمُوْكُمْ وَحَقَّقْكُمْ حَفِظْتُمْ فَاَعْطُوْا ضَرَابَكُمْ فِيْ اَيَّامِ سَلَفِكُمْ وَاَجْعَلُوْهُمَا نَوَافِلَ بَيْنَ اَيْدِيْكُمْ حَتّٰی تَسْتَوْفُوْا سَلَفَكُمْ وَضَرَابَكُمْ حِيْنَ فَرَغْتُمْ وَحَاجَتِكُمْ مِّنْ نَّفْعِكُمْ وَاَعْبَادًا لِلّٰهِ فِيْهِمْ كَانَتْ قَبْلَكُمْ اِنَّ كَانُوْا اَمْسَ وَاِنَّهُمْ اَلْيَوْمَ اِنَّ الْمُلُوكَ الَّذِيْنَ كَانُوْا اَنَارًا وَاَلْاَرْضَ وَاَعْمُرُوْهَا فَذُنُّوْا وَاَنْتُمْ ذِكْرُهُمْ فَمَنْ اَلْيَوْمَ كَلَّ شَيْءٌ فَلَكَ يَوْمُهُمْ خَاوِيَةٌ وَهُمْ فِيْ ظِلْمَاتِ الْقُبُوْرِ رَهْلٌ خَشَّ مِنْهُمْ مِنْ اَحَدٍ اَوْ لَسَمِعَ لَمْ يَرْكُزْ وَاِنَّ مِنْ نُّعُوْمٍ مِّنْ اَصْحَابِكُمْ وَاَخْوَانِكُمْ قَدْ وَرَدُوْا عَلٰی مَا قَدْ مَوَافَقُوا السَّعُوَّةَ وَالسَّعَادَةَ اِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ لَيَسْئَلُنِيْ عَنْ اَحَدٍ مِّنْ خَلْقِيْ نَسَبٌ يُعْطِيْ بِهٖ خَيْرًا وَّلَا يَنْصُرُ عَنْ سُوءِ الْاَبْطَاعَةِ وَاِتِّبَاعِ اَمْرِهِ وَاِنَّ لَآخِرَ خَيْرٍ بَعْدَ النَّارِ وَاِنَّ لَآخِرَ بَشَرٍ بَعْدَ الْجَنَّةِ اَقُوْلُ قُوْلِيْ هٰذَا وَاَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ لِيْ وَلَكُمْ تَرْجَمَةُ يُونِیْ کُہاں ہیں تمھاری

میں نے اس کو دیکھا ہے کہ وہ اپنے  
 سر پر ہاتھ رکھ کر روتا ہے  
 اور کہتا ہے کہ اے اللہ! میں  
 نے تجھ سے کتنا کفر کیا ہے

میں نے اس کو دیکھا ہے کہ وہ اپنے  
 سر پر ہاتھ رکھ کر روتا ہے  
 اور کہتا ہے کہ اے اللہ! میں  
 نے تجھ سے کتنا کفر کیا ہے

محتاجی اور فاقہ کے نظر کرتے اللہ سے درجے کی وصیت کرنا ہوں اور وہ جس کے لایں ہی و سہا  
 سے معرفت مانگو وہ بہت بختے والا ہی اور جانیو تم جو عمل اللہ کے لئے حاصل کرتے ہو  
 اُس میں ایسے رکی اطاعت کئے ہو اور ایسے حق کو نگاہ رکھے ہو اور تم اپنے صریح کو ایسے سلف کے امام بنو  
 اور اُس کو ایسے رو رو کو اہل کرو تا اسے سلف اور صریح کو مجلس اور حاجت کے وقت یوں رالو کے ای اللہ  
 مدد و تمھارے اگے جو لوگ گدے ہیں اُن میں لھکر کر و کل دے کہاں تھے اور آج کہاں ہیں کیا دسا مان  
 رہیں کو ملت دے تھے اور اُس کو لے سکتے تھے کہاں ہی اُن کو بھول گئے اور اُن کا نام و سناں رہا دے آج کیوں  
 لاشی ہیں دیکھو اُن کے گھر حالی ترے ہیں اور و قدر دینی تاریکی میں ہیں کیا لو اُسے کسی کی آست یا ما ہی اُن کی  
 کچھ بھٹک سنا ہی کہاں ہیں و جس کو م حاسے تھے ایسے رفیق و بھائی و جو عمل کئے اُس کی کو دیکھے شفا  
 یا سعادت اُن کو حاصل ہوئی اللہ کے اور کسی کے درمیاں کچھ قراب نہیں ہے کس سے کچھ حوی دیوے  
 اور کسی حرائی نہیں بھیرا مگر اسی طاعت کرنے سے اور اسے حکم کو مائے اور جس حوی کے بعد اُس  
 ہو تو وہ حوی نہیں اور جس حرائی کے بعد حس ہو تو وہ حرائی نہیں میں یہ بات کہا ہوں اور اسے  
 اور تمھارے لئے اللہ سے معرفت مانگنا ہوں طرائی اور انو بعیم حلیہ میں بعیم من محمد سے روایا کئے  
 ہیں کہ انو کر صدق رسی اللہ عہ یہ خطہ ترھے اَمَّا تَعْلَمُونَ اَنْتُمْ تَعْدُونَ وَبِرُوحُونَ لَاحِل  
 مَعْلُومٌ مَرِ اسْتَطَاعَ اَنْ يَقْضِيَ لَاحِلٌ وَهُوَ فِی عَمَلِ اللّٰهِ فَلْيَعْمَلْ لَنْ سَالُوا ذَلِكِ  
 اَلَا نَالَهُ اِنْ اَقْوَامًا حَعَلُوا اَحَاکُمُ لِعِزِّهِمْ نَهَاكُمُ اللّٰهُ اَنْ تَكُونُوا اَمْتًا لِّهِمْ  
 وَلَا تَكُونُوا اَكَاذِبِينَ سَوَاءٌ لِّلّٰهِ فَاَسَاھُمْ اَنْفُسُھُمْ اِشْنَ مِنْ نَعْرِ مُوْنٍ مِنْ اَحْوَالِہُمْ  
 فِدِ مُوَا عَلٰی فِدِّ مُوَا بٰی اَبَامِ سَلِیْمِہُمْ وَحَلْوَا بِی السَّعْوَةِ وَالسَّعَادَةِ اٰیْتِ  
 اَلْحَمَارُؤْنَ اَلْاَزَلُؤْنَ اَلْدِّسَ هُوَ لِّلْدِّ اِنَ وَحَقِیْقُوْہَا اَلْحَوَا یَطِ فِدِّ صَارُوْا  
 حَتَّ الصَّخْرِ وَاَلَا تَاْرُھُذِ کَنَا اَللّٰہُ لَا نَعْنٰی عِجَابُہُ فَاَسْتَصِیْوْا مِیْہُ  
 لَوْنِ الطَّلْمِہُ وَاَسْصَحُوْا کِتَابُہُ وِیَا نَہُ اِنَّ اللّٰہَ عَزَّ وَجَلَّ اَمِیْ عَلٰی رُکْنِہُ  
 وَاَهْلِ بَیْتِہُ فَقَالَ کَانُوا اِیْسَارُ عَوْنٍ فِی الْخِیْرَاتِ وَیَدِّ عُوْسَارِ عَمَّا وَرَھُنَا  
 وَکَانُوا السَّاحِاسِیْعِیْنَ لَاحِیْرِیْ فِی قَوْلِ لَا یُرَادُ بِہِ رِیْحُہُ اللّٰہُ وَلَا حِیْرِیْ مَالِہُ  
 یُعْقُوْ فِی سَبِیْلِ اللّٰہِ وَلَا حِیْرَہُ فَمَنْ یُعْلِیْ حَمَلُہُ حَمَلُہُ وَلَا حِیْرَہُ فَمَنْ یُجَاتِ  
 فِی اللّٰہِ لَوْنُہُ لَکُمُ اَنْ کُتِبَہُ اِسْکِی سَدِّ حِیْدِہِیْ اور اُن کا ترجمہ یوں ہی کیا کہ معلوم میں



صبح و شام کرتے ہو ایک مقررہ وقت تک اس برجو کوئی اپنی اجل منقضى ہوئی نگاہیں اندک کام  
 رکھ سکتا ہی تو رہے اس کو ہرگز حاصل نہ کر کے مگر اللہ کی توفیق سے کئی لوگ نئے جوانی اجل کو اپنے غیر  
 کے لئے صرف کئے تم انکی مانند نہ ہونا کر کے اللہ تعالیٰ منع کیا ہی اور فرمایا ویسے مت ہو جنھوں نے بھولے اللہ کو  
 پھر بھلا دیا انکو ان کے جی و کہاں ہیں جنکو تم جانتے تھے اپنے بھائیوں سے اپنے سلف کے ایام میں جو روا  
 کئے تھے وہیں گئے اور ستفاوت و سعادت برائے کہاں ہیں اول کے جہار ان جو شہرین بسائے اور ان کو  
 دیوار و نئے مستحکم کئے آخر پتھر و نئے اور نشانیوں کے نیچے گئے یہ اللہ کی کتاب اس کے عجائب نہیں ہوتے  
 تاریک دن کے واسطے اس سے روشنی حاصل کرو اور خبر خواہی کرو اس کی کتاب کی اور بیان کی اللہ تعالیٰ زکریا  
 اور ان کے گھر والوں کی تعریف کیا اور فرمایا و جلدی کرتے تھے نیکوں میں اور یکارتے تھے ہمو توقع اور  
 سے اور ہمارے گئے دے ہوئے تھے حبس میں اللہ کی ذات کا ارادہ نہ ہو اس میں خوبی نہیں اور جو مال اللہ کی  
 راہ میں خرچانہ جاو اس میں خوبی نہیں اور جس کی نادانی اس کے حلم پر غالب ہے اس میں خوبی نہیں اور  
 جس نے اللہ کے امر میں لوگوں کی ملامت کا اندیشہ کھٹای اس میں خوبی نہیں یا پخوان کلزار  
 صدیق رضی اللہ عنہ کی فضایل میں اس گلزار میں چھ چمن ہیں پہلا چمن صدیق سب  
 اصحاب سے افضل ہونے کے بیان میں علماء امت کا اتفاق اس بات پر ہی کہ اس امت کے  
 تمام لوگوں میں ابو بکر رضی اللہ عنہ افضل ہیں ان کے بعد عمر ان کے بعد کون افضل ہی سو اس میں اختلاف  
 اکثر کہتے ہیں ان کے بعد عثمان ان کے بعد علی رضی اللہ عنہم ہی ہی مذہب امام شافعی اور امام احمد کا اور مشہور  
 قول امام مالک کا بھی ہی ہی علماء کو فخر کی ایک جماعت کہتی ہی شیخین کے بعد فضل علی ہیں ان کے بعد ان  
 سفیان ثوری کا مذہب بھی ہی ہی اور ابن حرمیہ اور ایک جماعت ان کے قبل کے اور بعد کے لوگوں  
 بھی ایسی کہنے ہیں اور بعض کہے ہیں سفیان ثوری اول یہ قول کہا کرتے تھے بعد اس سے رجوع کئے  
 بعضی علماء نے عثمان اور علی رضی اللہ عنہما میں ایک کو دوسرے تفضیل نہ دیکے توقف کئے ہیں امام مالک نے  
 کی کتاب میں ایسا ہی کہے ہیں یحیی القطان اور یحیی بن معین کا مذہب بھی ہی ہی اور متاخرین میں ابن حزم کا  
 مذہب بھی یہی ہی اور یہی کتاب المعروف میں امام شافعی سے نقل کیا ہی کہ صحابہ اور تابعین اجماع گئے  
 کہ ابو بکر سب سے افضل ہیں ان کے بعد عمر ان کے بعد عثمان ان کے بعد علی رضی اللہ عنہم اور ابو منصور بغدادی  
 مائتد بھی افضلیت اسی ترتیب پر ہونے کی اجماع نقل کیا ہی ہندہ عاصی کہتا ہی جب دو لون امام  
 اجماع کا دعویٰ کئے تو معلوم ہوا خلافت کی ترتیب فضیلت کا ہونا قطعی ہی اور اس سے متحقق ہوا کہ اس

یعنی اپنی نفس کی فلاح جسمیں  
 اس کو ترک کر دیا خوب بات کو  
 سمجھتے ہیں تو اس پر  
 عمل نہیں کرتے  
 ۱۲

شیخین یعنی ابو بکر اور علی رضی اللہ عنہما

اجماع ہوئے کے قبل جو لوگ اختلاف کیسے ہیں انکا قول تحت ہیں آمد جو لوگ اس کے بعد اختلاف کئے ہیں تو  
انکا قول ناظر ہے آپ ہم اجماع کے مسند کو ذکر کر رہے ہیں بحاری نے محمد بن عبد الرحمن بن عمر رضی اللہ عنہما روایت  
کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں صحابہ کے درمیان تفصیل دیا کرتے تھے اور کہتے تھے ابوکر  
افضل ہیں ان کے بعد عمر بن الخطاب اس حدیث کو طرانی اسی معجم کس میں بھی روایت کیا ہے اور  
ایکے آخر میں یہ مرادہ کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو سب سے اور احکار میں کرنے اور ان  
عساکر نے اس عمر رضی اللہ عنہما روایت کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی جیساں ہم ابوکر اور عمر اور  
عمران اور علی کو تفصیل دیا کرتے تھے اس عساکر نے انی ہر یہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ  
صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب ہم کثرت سے کہتے تھے کہ اس امت کے لوگوں میں ہمارے ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
کے بعد افضل ہیں تو ابوکر میں ایک بعد عمر ایک بعد عمران بھر م ساک ہوئے تھے اس عدی اور حاکم کی  
میں اور خطبہ ان عساکر سے مارکوں میں ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کئے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ  
علیہ وسلم فرما ابوکر اور عمر حیرا اولیٰ اور حیرا آخری اور حیرا اہل سموات اور حیرا اہل عرص ہیں سو آماؤ  
میں اس عدی کہا ہے حدیث منکر ہے اور دینی ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کیا ہے کہ ابوکر حیرا اہل  
آسمان میں اور حیرا کے حویا امت تنگانی رہے سو طے نے کہا ہے حدیث ضعیف اور حاکم  
کی میں اور ان عساکر اسی تاریخ میں ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کئے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
و سلم فرمایا بعد حیرا لامۃ ابوکر اور عمر ہیں ان کو دار فطی اسی میں میں اور اصحاب گناہت میں بھی روایت  
کئے ہیں اور میں میں یہ زیادہ کئے ہیں کہ ان کے بعد کوں حیرہ ہی اللہ کو معلوم اور اس ماجہ اسی میں میں اور  
عدنی مانتیں اور ابو نعیم حلیہ میں ابوہریرہ روایت کئے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد حیرا لامۃ  
ابوکر ہی ایک بعد حیرا الناس عمر ہی ترمذی حارث بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے کہ عمر  
ابوکر کو کہے اے حیرا الناس بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اس حدیث کا منہ جو تھے گلزار کے حیر  
جس میں سرھوں حدیث میں مذکور ہوا اس عساکر نے عبد الرحمن بن ابی لیلیٰ سے روایت کیا ہے کہ عمر رضی اللہ  
عنہ سر فرمایا در کھو اس نیت میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد افضل ابوکر ہیں جو کوئی اسکا  
حلاف کہے تو وہ افر کیا اس روئے عمر یہی جو معری رہی عبد بن حمید ای مسند میں اور ابو نعیم  
اور اس عساکر نے ابو اللہ در رضی اللہ عنہ روایت کئے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا اوقات کسی  
طلوع کیا اور یہ عرو کیا جو افضل ہو ابوکر سے مگر ہی رہا اور ایک روایت میں آیا ہے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ

بعد کسی پر آفتاب طلوع و غروب نہیں کیا جو افضل ہو ابوبکر سے ابن عباس کی روایت میں آیا ہے کہ ابو الدرداء رضی اللہ عنہ کہ ایک روز میں ابوبکر رضی اللہ عنہ کے آگے جلتا تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دیکھ کے فرماتے سے بہتر شخص کے آگے کیا تو جلتا ہی جس لوگ پر سورج طلوع اور غروب کرتا ہی انہی ابوبکر افضل ہیں اور اس حدیث کو جابر رضی اللہ عنہ بھی روایت کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرما آفتاب تم سے کسی پر طلوع نہ کیا جو افضل ہو ابوبکر سے اسکو طبرانی وغیرہ بھی روایت کئے ہیں سراج مشکوٰۃ میں یہ زیادہ کیا ہے کہ ابو الدرداء ایک روز ابوبکر رضی اللہ عنہ کے آگے جلتے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرما پھر وہ چند کہے جا رہے ہیں پھر ابو الدرداء کو ابوبکر کے آگے جلتے ہوئے دیکھا اس حدیث کو دوسرے جھوٹے بہت شواہد ہیں جنکو دیکھنے سے اس حدیث کی صحت پر حکم کر سکتے ہیں اسی لئے اس کثیر کہا کہ یہ حدیث صحیح ہی طبرانی کبیر میں اور ابن عدی کامل میں اور دیلمی سند فردوس میں اور خطیب کتاب المتفق والمفترق میں سلمۃ بن الوضیع رضی اللہ عنہ سے روایت کئے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرما ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ تمام لوگوں سے بہتر ہے سو ابی کے طبرانی معجم اوسط میں سعد بن زرارہ سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرما رُوح القدس جبرئیل مجھے خبر دیا کہ مہری امت میں میرے بعد بہتر ابوبکر ہی طبرانی اوسط میں عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ جو کوئی ابوبکر اور عمر پر کسی صحابی کو فضیلت دے تو وہ شخص مہاجرین اور انصار پر عیب بھرا حاکم تاریخ میں انس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرما تمام انبیا اور مرسلین کے اصحاب بلکہ صاحب یاسن بھی افضل نہیں ابوبکر سے کا برمان بخندی کتاب المعین میں انس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرما میری امت کا بہتر شخص ابوبکر ہی اور عمر اُن دونوں کو اللہ تعالیٰ فرشتوں کی زینت سے آراستہ کیا اور آسمان کی دو فرشتیں انکا نام انبیا اور مرسلین کے ساتھ لکھا اپنی شبیہ اپنی سنن میں میمون بن مہران سے روایت کیا ہے کہ ایک مرتبہ عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اور بولا میں آپکا مثل نہیں دیکھا عمر رضی اللہ عنہ کہے کیا تو ابوبکر کو نہیں دیکھا تو بولا نہیں عمر کہے اگر تو کہتا میں دیکھا ہوں تو میں بخلو تا عثمان بن ابی شیبہ اپنی سنن میں اس عباس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ عمر رضی اللہ عنہ کہے اگر کوئی مجھے ابوبکر پر تفضیل دیتا ہوا سنو گا تو اُس کو چالیں مارو گا دیئورہی نے ابن حصن اور حاکم ابن سیرین سے روایت کئے ہیں کہ عمر رضی اللہ عنہ کہے ابوبکر کی ایک بات عمر سے بہتر ہے اس حدیث کا تتمہ دوسرے گلزار کے دوسرے چین میں مذکور ہوا حافظ ابوبکر بن احمد خطیب بغدادی جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ ایک روز ہم نبی صلی اللہ

علیہ وسلم کے پاس تھے آپ فرماتے کہ ایک شخص آکا مکر بعد کسی کو اس سے ہنتر اور اصل پیدا نہیں کئے ہیں اور  
 اسکی سقاہت پعمروں کی شفاعت کی سی ہی ہم وہاں سے نکلتے ہیں کہ لو کہ لائے تب ہی صلی اللہ علیہ وسلم  
 اٹھکے انگو لوسہ ڈا اور گئے لگائے اس سعد نے رہی کرواں کیا ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صلا  
 من بات صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے کہ تم لو کہ کے ساں میں کچھ کہے ہو تو عرض کئے ہاں کہا ہوں فرمائے کہ تو میں  
 ہر حساں کہ رہ و تابی اثین اذہما فی العار المبیعہ قد طاف العدو اذ قد  
 صعدا حنلا دوسرا دو میں سے کہ دو دونوں بلند عار میں تھے اس حال میں کہ دتمں بہا رر جھکے  
 انکو گھیر لئے تھے و کان حب رسول اللہ قد عملوا من البریۃ کم تعدل بہ رخللا  
 یعنی سنا ہے کہ لو کہ تھے محب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حلی اللہ میں کوئی انکے رابر بھاہ  
 سکے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اسامہ کے کہ ایک کو کھانا مود ہو اس اور فرمایا حسان ہم سچ کہ  
 لو کہ ویسے ہی ہیں بخاری اور الواد و محمد بن علی سانی طالب یعنی عثمان الحنیف سے یہ لائے ہیں کہ  
 میں اسے والد علی رضی اللہ عنہ سے لوجھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کوں شخص بہتری لو کہ  
 لو کہ میں لوجھا ان کے بعد کوں لو کہ عمر تھے ابد لستہ ہوا کہ اگر اب لوجھوں تو ساید عثمان کا نام نہ  
 سولولا ان دو لو کے بعد اب ہر ہو لو کہ مسلمانوں میں کا میں حتی ایک آدمی ہوں اس حدیث کو درازی  
 لے محمد بن سو قد کی طریق سے یوں روایت کیا ہی کہ محمد بن الحنیف کہ میں علی رضی اللہ عنہ لوجھا یا ایت رو  
 صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کوں شخص فصل ہی تو فرمائے کیا کیا تو ہیں حاسا میں لولا ہیں فرما لو کہ  
 یوجھا انکے بعد کوں کہ عمر اں ایام میں میں کم عمر تھا حدی کر کے لولا انکے بعد اب فصل ہو تو فرما  
 یزایا مسلمانوں میں کا ایک آدمی ہی بخاری کی انکے ایت میں محمد بن الحنیف سے یوں آیا ہی کہ علی  
 رضی اللہ عنہ فرما رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب میں لو کہ ہیں انکے بعد عمر انکے بعد ایک  
 آدمی ہی محمد بن الحنیف کہ ان دو لو کے بعد اب ہنتر ہو تو فرما مسلمانوں میں کا میں بھی ایک ہوں  
 اور امام احمد ابو حنیفہ سے یہ لائے ہیں کہ علی رضی اللہ عنہ فرمایا صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد اس امت کا ہر  
 شخص لو کہ ہی اور عمر اگر چاہوں تو میرا کوں ہی حردوں اور دار قطنی ابو حنیفہ روایت کیا ہی وہ کہ میں  
 سمجھتا تھا کہ علی رضی اللہ عنہ سے فصل بن بعد لو کوں سے سکا کہ اس کا خلاف کہتے ہیں مجھے ہا عم ہوا  
 میں علی رضی اللہ عنہ کے یہاں گیا آپ مرا تھا بکر کے ایسے گھر میں گئے اور لوجھے لو کہ واسطے معوم  
 ہی میں سٹا ہر کیا فرمائے نکلو لو لوں اس امت میں ہنتر کوں ہی میں لولا فرمائے کہ لے لو کہ

نقی حنیفہ

نقی حنیفہ کا حلیہ جو حدیث کے  
 صلاب میں ہوا اور کفار کے عور  
 تھے اس میں اس کی ایک بادی  
 علی رضی اللہ عنہ کے اسکے سکے  
 محمد پیدا ہوئے انکی مانی طرف  
 لست کہ کہ انکو محمد  
 من الحنیفہ کہ ہیں  
 اسی سے وہ  
 مشہور  
 ہیں  
 تہ

بہتر ہی ایک بعد عمر ابو جحیفہ کہتے ہیں کہ میں نے ہستی با علی رضی اللہ عنہ سے سنا تو اللہ تعالیٰ نے مجھ کو زندہ  
 ہونے تک اس سخن کو پوشیدہ نہ رکھو گا اور ابوبکر آجری ابو جحیفہ سے روایت کیا ہے کہ علی رضی اللہ عنہ کو  
 کے منبر پر فرمائی صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد اس میں سب سے بہتر ابوبکر ہیں ان کے بعد عمر اور حافظ ذرہوی اور  
 دارقطنی وغیرہ ابو جحیفہ روایت کئے ہیں کہ میں نے علی رضی اللہ عنہ کے گھر میں گیا اور اکیلو بولا اے حیران اس  
 بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے علی فرمائی ابو جحیفہ تمہارے میں تم کو خبر دیتا ہوں کہ رسول اللہ صلی اللہ  
 علیہ وسلم بعد سب سے افضل ابوبکر اور عمر ہیں اے ابو جحیفہ سو میری دوستی اور ابوبکر اور عمر کی عداوت میں کج دل  
 میں جمع نہ ہوگی اس حدیث کی دوسری طریق میں دارقطنی کے یہاں یوں آیا ہے کہ علی رضی اللہ عنہ فرمائے  
 بعد کہ مکتوم منظور ہو لو ان دنوں کے بعد کون شخص افضل ہی کہوں گا لیکن کچھ نہ فرما ابو جحیفہ کہنے ہیں مجھے معلوم  
 نہ ہوا کہ علی رضی اللہ عنہ ان کے بعد اسی فضیلت حجاب سے نہ بولے یا کسی بات میں مشغول ہو گئے ابن عساکر  
 کی ایک روایت میں آیا ہے کہ علی رضی اللہ عنہ فرمائے کے بعد افضل عثمان ہیں حافظ ابن حجر عسقلانی بولتا  
 ہے وہ ضعیف صحیح روایت ہی ہے کہ ان دنوں کے بعد کسی کی فضیلت آپ بیان نہ کئے تھے دارقطنی کی سنن  
 میں ایک روایت یوں آئی ہے کہ علی رضی اللہ عنہ فرمائے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کہے بہتر اس امت کا  
 ابوبکر اور عمر ہی ان کے بعد کون بہتر ہے سو اللہ جانتا اس حدیث کو ابن عساکر نے علی سے یوں روایت کیا ہے کہ رسول  
 صلی اللہ علیہ وسلم فرمائے اس امت کا بہتر شخص بعد اس کے ہی کے ابوبکر اور عمر ہی ابن عساکر کہا اس حدیث کو موقوف  
 ہے روایت کرنا محفوظ ہے اور اس ماجہ عبد بن سلمۃ المرادی سے روایت کیا ہے کہ علی رضی اللہ عنہ کہے رسول اللہ صلی اللہ  
 وسلم کے بعد لوگوں میں بہتر ابوبکر ہیں ان کے بعد عمر ہیں ابن عساکر نے ابو یعلیٰ سے روایت کیا ہے کہ علی رضی اللہ عنہ  
 فرماتے کوئی مجھے ابوبکر اور عمر پر تفضیل دیو گیا تو اسکو فاجر کرنے والے کا حرام مارونگا اور دینی مسند فردوس میں  
 اور ابن عساکر اپنی تاریخ میں علی رضی اللہ عنہ سے روایت کئے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرما اسلام میں  
 کوئی مجھ سے پہلے نہ ہو جو اطہر اور پاک تر اور افضل ہو ابوبکر سے ان کے بعد عمر ہیں کا اور ابو العباس ولید بن احمد  
 روزی کتاب شجرۃ العقل میں اور ابن عساکر اپنی تاریخ میں اصبح بن نباتہ روایت کئے ہیں کہ میں نے علی رضی اللہ عنہ  
 کے پاس تھا اے ابو جحیفہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کون بہتر ہے ابوبکر صدیق ان کے بعد عمر ان کے بعد عثمان  
 ان کے بعد میں اے اصبح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے میں اپنے کانوں سنا ہوں نہیں تو میرے کان بہرے ہوں  
 اور اپنے آنکھ سے دیکھا ہوں نہیں تو میرے آنکھ اندھے ہوں فرماتے تھے اللہ تعالیٰ کسی مولود کو اسلام میں  
 پیدا نہیں کیا جو زیادہ پرہیزگار اور پاک تر اور عادل تر اور افضل ہو ابوبکر صدیق سے ایک روایت

زیادہ کہا ہی لے بعد عمر کا اور اس ابی عاصم کتا السید میں اور اس الحاراسی تاریخ میں علی بن ابی طالب  
 رضی اللہ عنہ روایت کی ہے کہ اُسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا وقافہ ہوا تھا کہ ہم جاتے ہی صلی اللہ  
 وسلم کے بعد افضل ہم میں لوگوں ہیں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا وقافہ ہوا تھا کہ ہم جاتے ہی لوگوں کے بعد  
 افضل ہم میں عمر ہیں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا وقافہ ہوا تھا کہ ہم جاتے ہی عمر کے بعد افضل ہم میں دی  
 اسکا نام ہمیں کہے اور ابو العالی اور ابو داؤد و دولوں سے سس میں اور عبد بنی ہاشم میں اور ابو نعیم جابر میں  
 اور اس عساکر تاریخ میں روایت کی ہے کہ لکھنے والے علی رضی اللہ عنہ خطبے میں فرما رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
 کے بعد افضل الناس لوگوں ہیں ان کے بعد افضل عمر ہیں پھر میرے کا نام چاہوں لوگوں کے بعد اس کے بعد جو چھو  
 کوں ہی ہو فرما نہ بوج جس کو گناہ کی ماسد دیکھنے کے بعد عمر کا اور ابو طالب عساکر کی اصحاب صدیق  
 میں جس میں ابی کبیر سے وہ ایسے مات روایت کیا ہی کہ کسی نے علی رضی اللہ عنہ کو حوالہ اس لو لا اسکو علی جابر  
 عنہ کے ماسلے آئے اس سے جو چھو کیا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا ہی ہو لو لا ہمیں پھر جو چھو کیا  
 کیا لو لو کر کو دیکھا ہی ہو لو لا ہمیں پھر جو چھو کیا اور عمر کو دیکھا ہی ہو لو لا ہمیں علی رضی اللہ عنہ فرما اگر تو  
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا ہوں کہا تجھ کو قتل کرتا اگر لو کر اور عمر کو دیکھا ہوں کہا تجھ کو درمیا  
 اور خطبے میں اس عساکر ابی تاریخ میں فاضل تاریخ سے روایت کی ہے کہ علی رضی اللہ عنہ فرما رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
 بعد اس امت میں سے ہمارے لوگوں ہیں ان کے بعد عمر ان کے بعد عمر ان کے بعد میں اور اس ابی عاصم اور ابی لکھا  
 دولوں سے سس میں اور اصہبہ ابی کتا السید میں اور اس عساکر ابی تاریخ میں علیہ میں علامہ سے روایت  
 کی ہے کہ علی رضی اللہ عنہ لکھا خطبے میں اس کی حمد و سرا کر کے فرما میں سنا ہوں کہ لوگ مجھے لو کر اور عمر  
 تفصیل دے اگر میں اس کو اول ہی مع کیا ہوتا تو ان لوگوں کو تعزیر دیتا لیکن کرے کے اول عمر و دماں  
 مکروہ حاسا ہوں سیو آئندہ کوئی اگر ایسا کہیگا تو وہ شخص معری ہی معری کو جو تعزیر ہی کو چھو ہی  
 تعزیر ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد حیر الناس لوگوں ہیں ان کے بعد عمر ان کے بعد ہم سے کام کالے  
 اس میں اللہ جو چھو گئے کا اس عساکر نے علی اور رضی اللہ عنہ ہمارا روایت کیا ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ  
 وسلم فرما خیر الامۃ عمر لو کر اور عمر میں حاسو سخی کی تحصیل جو علی مرتضیٰ سے مروی ہو اترا تا بہت دینی  
 کہا ہی کہ اتنے شخص سے زیادہ لوگ اب سے روایت کیے ہیں ابھی اور ان واسوئ سے معلوم ہوا کہ شخص کی فصل  
 رصحاء کے نام اجماع ہو چکا ہی روا فصل کا جہل و گمراہی ہیں اس کو انکار کرتے ہیں اور کہتے ہیں علی مرتضیٰ  
 یہ نقد روایت ہے اجماع میں حایت کہ علی مرتضیٰ اسی خلافت میں کرسی مملکت پر اسے احسان کی جماعت میں

کیا وسط تقیہ کئے اللہ جھوٹوں کا منہ کالا کرے دوسرا چمن اُن آیات میں جو ایک لئے اور آپ کی طرح میں اتریں  
اللہ صانع سورہ توبہ کی چالیسویں آیت میں فرماتا ہی اَلَا تَتَضَرَّوْهُ وَقَدْ نَصَرَكُمُ اللّٰهُ نَارِیْ  
اَشْبَنَ اِذْ هَمَّا فِی الْغَارِ اِذْ یَقُوْلُ لِصَاحِبِهِ لَا تُخَیْرِنِ اِنَّ اللّٰهَ مَعَنَا فَاَنْزَلَ اللّٰهُ سَكِیْنَةً  
عَلَيْهِ وَاٰیْدَهُ یُجْنُوْنَ لَمْ تَزَلْ یَا وَحَّعَلْ کِلٰذَا الَّذِیْنَ کَفَرُوْا السُّفٰلَ وَاَنَّ اللّٰهَ هِیَ  
الْعَلْبَابُ وَاللّٰهُ عَزِیْزٌ حَکِیْمٌ اگر تم نہ مدد کرو گے اُسکی یعنی رسول کی تو اسکی مدد کی ہی اللہ نے جسوت  
اسکو نکالا کافروں نے دو جان سے جب دے نوں تھے غار میں جب کہنے لگا اپنے رفیق کو تو غم نہ کھا اللہ ہمار  
ساتھ ہی پھر اللہ اتاری اپنی طرف سے تسکین اُس پر اور مدد کو اُسکی بھیجیں و فوجیں کہ تم نے نہیں دیکھیں  
اور نیچے دالی بات کافروں کی اور اللہ کی بات ہمیشہ اوپر ہی اور اللہ زبردست ہی حکمت والا سب کا اتفاق ہی  
کہ اس آیت میں صانع سے مراد ابوبکر رضی اللہ عنہ ہی دیکھئے اللہ صانع کا لطف و مہربانی سے ابوبکر کو خطاب کیا  
دو لابی ابوبکر کے فضایل میں حسن بصری اور واحدی اپنی تفسیر میں شعبی اور ابن کثیر نے سفیان بن عیینہ  
بڑھائے ہیں کہ اللہ تعالیٰ آیت سے رو زمین کے تمام لوگوں پر عطا کیا سوائے ابوبکر رضی اللہ عنہ کے کہ آپ  
اس عتاب سے نکلے اور ابن ابی حاتم نے عبد بن عباس رضی اللہ عنہما روایت کیا ہے کہ اللہ نے اپنی تسکین جو  
اتارا ابوبکر پر اتارانی صلی اللہ علیہ وسلم پر نہیں اتارا یعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو تسکین حاصل تھی پس  
اتارا نہیں مگر ابوبکر پر یہ تسکین اتارنے کا سبب بخاری اور مسلم نے انس رضی اللہ عنہ روایت کئے ہیں کہ ابوبکر صدیق  
رضی اللہ عنہ نے غار میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہنے لگے اٹھو میں کا کوئی ایسے پانوں کے نیچے دیکھا  
ہم شکو نظر آوے تب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا ابوبکر تیرا کیا گمان ہے و جان کہ حق میں جسکا تیرا اللہ ہی اجلہ  
واللبل کی سور ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی طرح میں اتری ابن ابی حاتم نے عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ  
روایت کیا ہے کہ ابوبکر رضی اللہ عنہ ایک حادثہ اور دس اوقیہ اُمیہ بن خلف اور اُمی بن خلف کے دیکے بلال کو خرید کئے  
اور آزاد کئے تب اللہ تعالیٰ نازل کیا وَاللَّیْلِ اِذَا یَغْشٰی اَقْسَمُ بِرَأْسِیْ رَأٰنِیْ حَبِیْبًا جَاوِاْ وَاللّٰهُ اِذَا اجْتَلَیْ اَوَّلُوْکِ  
جَبَّ شَهْوًا وَمَا خَلَقَ الذَّکَرُ وَالْاُنْثٰی اور اُس کی جن نے پیدا کیا نر اور مادہ اِنَّ سَبْعَیْکُمْ لَشَیْءٌ  
تمھاری کائی بچھا بچھا ہی یعنی ابوبکر کی سعی اور امیہ بن خلف کی سعی اور اس جبریر عامر بن عبد اللہ بن زبیر سے روایت  
کیا ہے کہ میں علام باندی کسی کے مسلمان ہوتا تو ابوبکر رضی اللہ عنہ انکو خرید کر کے آزاد کرتے بودھی عورتوں کو خرید  
کر کے آزاد کئے سودیکھ کے ابوبکر کے باپ کہنے لگے تم نا تو انوں کو خرید کر کے کیوں آزاد کرتے ہو اگر قوی مردوں  
لے کے آزاد کرو گے تو تمھارا ساتھ کھرے ہو کے لگ کرینگے اور تم کو بچا دینگے ابوبکر کہ بابا میں اللہ پاسکا



احرارے انکو آرا کر ماہوں عامر کیا تاکہ لوگ کہیں کہ یہ آپ ہی پرارل ہوئی فاقم اس اعطی و اتقی صدق  
 بالحسنیٰ الحسنیٰ و الحسنیٰ حسن نے دیا اور در رکھا اور سچ جانا کھلی بات کو نو سچ سچ بھیا  
 ہم اسکو آسانی میں اور اس حاتم اور طرائی نے عروس الرتر روایت کئے ہیں کہ ساتھ علام اللہ تعالیٰ  
 لایسے عداسے تھے انکو کر صدق صی اللہ عنہ انکو حرد کر کے آرا دئے اسی سے آسن مارل ہویں و یحییٰ  
 الاتقی اور کا دیکے ہن متی آگ سے در و انکو اللہ یوپی مالہ یترگی خود بیا ہی یا مال دل پاک  
 کر یکو و صلا احد عند من یحییٰ خیر اور ہیں کسی کا اس بر احسان حسن کا مد لا و الا استعاء و خیر  
 ربه الاعلیٰ انکر جاہر مہیہ رکا حوسے اور و لسوف یرضی اور گے وہ راضی ہو گا اور رارے  
 عبد اللہ بن الرتر صی اللہ عنہما روا کیا ہی کہ یہ اب و صلا احد عند من یحییٰ خیر اور  
 لگ انکر صی اللہ عنہ کے حق میں اتری اور واحدی کتاب اسالہ رول میں اس عباس صی اللہ عنہما سے  
 یہ آ کیا ہی کہ انکر صی اللہ عنہ ملال کو حرد کر کے آرا دئے متشر کوں کہے لگے انکر رملال کا ساد کھیا  
 تھا اس لئے اشکو آرا د کیا یہ اب اری و صلا احد عند من یحییٰ خیر یہاں معلوم کئے کہ اس آت  
 میں اتقی سے مراد انکر ہیں کر کے اگر معسرین حرم کئے ہیں شوع کہتے ہن اتقی سے مقصود علی صی اللہ عنہ  
 ہم ہر ہر مار جو در کئے سیو کے قول کو رد کرے ہیں سیاں آب کا بھی شوع کے قول کو مساعدہ میں کر یا انکو اس  
 آب ہیں الہی شخص اس صفت سے موصوفی کہ اس شخص کا احسان ہیں حسن کا مد لا دیو اس سے ظاہر ہو کہ الہی  
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا بھی ہاں ہیں علی مر صی اللہ عنہ میں ہر صعب ہن کو کر انکار کے  
 میں قحط ہوا تھا الوطال کیر الاولاد اُن سے بہات کلف ہوئے لگی اب اُن کے ایک ایک سے مد کو ایک ایک  
 فراتی لیکے رد رس کیا علی مر صی کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آب لیکے رد رس کئے علی سر بہ احسان  
 حسن کا مد لا ہوا ہی انکر صی اللہ علیہ وسلم کا اس احسان ہیں حسن کا مد لا د اگر کہیں اللہ کی رحمت کا را  
 احسان کی حسن کا مدی اور حیات احروی حاصل ہوئی اسکا حواس ہے کہ احسان سے مراد وہ احسان ہی  
 جو فاعل مدے کے ہوا اللہ کی راہ مانے کا احسان فاعل مدے کے ہن کو کہ اللہ تعالیٰ اسیا علیہم الصلوٰۃ والسلام  
 فعل کیا ہی کہ و اسی ام تو انکو کہا کرے عے ما اشاءکم علیہ من احزان آخری الا علی اللہ یعنی میں اس  
 یعنی بہات راحر ہیں مانکا مرا احر ہیں مگر اللہ تعالیٰ سے اس آت سے معلوم ہوا اسیا علیہم الصلوٰۃ والسلام  
 راہ حق حواس ہیں اس احسان کا مد لا ہیں اس لہر سے ماب ہوا اتقی حواس آت میں مذکور ہوا  
 وہ ہی کہ اس شخص کا احسان ہو و لسا شخص کوئی نہیں سوا انکر کے اور و ما لاحد کے قید سے علی صی

کھل گئے از انجملہ بہایت ہی والہی جَاءَ بِالصَّدَقِ وَصَدَّقَ بِهِ أُولَئِكَ هُمُ الْمُتَّقُونَ اور جو  
 سچے باورسچ مانا جئے اسکو وہی لوگ ہیں قرآن کے سید سمان اور دولابی کہ ہیں سچ جو مانا وہ ابو بکر ہیں اور  
 ابن عساکر امین بن صفوان رضی اللہ عنہ صحابی سے روایت کئے ہیں کہ علی رضی اللہ عنہ فرما سچ باجو لایا وہ  
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں اور سچ جو مانا وہ ابو بکر ہیں جَا قُرْآنَ کی آیت میں والہی جَاءَ بِالصَّدَقِ  
 اور اس اثر میں والہی جَاءَ بِالْحَقِّ وَصَدَّقَ بِكَر کے آیا ہی ابن عساکر نے کہا شاید علی مرتضیٰ کی قرابت بالحق تھی اس  
 واسطے آپ لیسایں مَرَّاز انجملہ بہایت ہی فَمَارَحْمَةً مِّنَ اللَّهِ لَئِنَّتَ لَهُمْ وَلَوْ كُنْتَ فَظًا غَلِيظٌ  
 الْقَلْبُ لَنَفَضُوْا مِنْ حَوْلِكَ فَاعْفُ عَنْهُمْ وَاسْتَغْفِرْ لَهُمْ وَشَاوْهُمْ فِي الْأَمْرِ فَاذْأَعَنْ  
 فَتَوَكَّلْ عَلَى اللَّهِ إِنَّ اللَّهَ يُحِبُّ الْمُتَوَكِّلِينَ سو کچھ اللہ کی مہربانی تو تو نرم دل والا انکو ملا اور اگر  
 تو ہوا سخت دل تو منتشر ہو جائتے گرد سے تو انکو معاف کر اور بخشش مانگ ان کے واسطے اور ان سے مشورے  
 کام میں پھر جب نھر چکا تو بصر و سا کر اللہ پر اللہ دوست رکھتا ہی توکل والوں کو حاکم نے ابن عباس رضی  
 عنہما سے روایت کیا ہی کہ سناور ہم فی الامر ابو بکر اور عمر رضی اللہ عنہما کے حق میں اتری ہی یعنی ان دونوں سے مشورہ  
 کر از انجملہ بہایت ہی فَمِنْ خِصَمَاءِ بِضَاءٍ جَسَدَانِ اور جو کوئی قرآن اپنے رب کے آگے کھڑے ہونے سے اس کے  
 لئے ہیں دو باغ ابن ابی حاتم نے ابن شہزاد سے روایت کیا ہی کہ یہ آیت ابو بکر اور عمر رضی اللہ عنہما کے شان میں نازل ہوئی  
 از انجملہ بہایت ہی فَإِنْ تَطَاهَرْ عَلَيْهِ فَإِنَّ اللَّهَ هُوَ مَوْلَاهُ وَجِبْرِيلُ وَصَالِحُ الْمُؤْمِنِينَ  
 اگر تم دونوں یعنی بی بی عائشہ اور بی بی حفصہ چڑھائی کرو گیاں اس پر یعنی نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر تو اللہ  
 ہی اس کا رفیق اور جبریل اور میکائیل مومنان طہرائی اور وسط میں ابن عمر اور ابن عباس رضی اللہ عنہم سے روایت  
 کیا ہی کہ صالح المومنین سے ابو بکر اور عمر رضی اللہ عنہما مراد ہیں از انجملہ بہایت ہی هُوَ الَّذِي يُصَلِّيْكُمْ  
 وَمَلَائِكَتُكُمْ يَخْرُجُكُمْ مِنَ الظُّلُمَاتِ إِلَى النُّورِ وَكَانَ بِالْمُؤْمِنِينَ رَحِيْمًا وہی ہی جو رحمت  
 بھیجتا ہی تم پر اور اس کے فرشتے کہ کھالے تم کو اندھیروں سے اجالے میں اور ہی ایمان والوں پر مہربان رحمت  
 بن حمید اپنی تفسیر میں مجاہد سے نقل کیا ہی کہ جب یہ آیت اتری ان اللہ و ملائکتہ یصلون علی النبی الایہ  
 ابو بکر عرض کئے یا رسول اللہ اللہ تعالیٰ آپ پر کوئی خوبی نہ اتارا مگر ہم کو اس میں شریک کیا یعنی اس میں ہمارا  
 کیا واسطے شریک نہیں کیا نتیجہ آیت اتری ہو والہی یصلی علیکم و ملائکتہ از انجملہ بہایت ہی وَتَرْحَمُنَا  
 مَا فِي صُدُورِهِمْ مِنْ غَلٍّ حَوَانَا عَلَى السُّرْمَةِ قَالُوا بَلِ انْزَالَهُمْ نَزَلَ اِلَيْهِمْ نَزَلَ اِلَيْهِمْ نَزَلَ اِلَيْهِمْ نَزَلَ اِلَيْهِمْ  
 خفا بھائی ہو گئے تھو توں پر پیچھے سامنے ابن عساکر نے علی بن الحسین سے یعنی زین العابدین رضی اللہ عنہ روایت کیا

ہدایت لو کر اور عمر رضی اللہ عنہما کے حق میں اتنی داری قطعی ہے جو عمر مقرر رضی اللہ عنہ دونوں روایت کیا ہے  
 کسی نے آیت کہا فلا تخص کہتا ہے کہ آپ کہے ہو ورنہ عامی صدور ہم میں علی کی آیت لو کر اور عمر اور علی  
 رضی اللہ عنہم کی سب میں بار ملوئی جو عمر و ما و اللہ اہل کساں میں اسی وہ شخص جو چھا وہ چھلی  
 کیا ہے آپ کے حاکم کے امام میں ہی عم اور سی عدی اور سی ہاشم کے قبیلہ والوں میں علی ابوبہر جہاں  
 لائن میں دوسری ہوئی یہاں تک کہ ایک بار لو کر رضی اللہ عنہ کو درو کر ہوا تو علی رضی اللہ عنہ اسے ہاتھ گرم  
 کر کے لو کر کو سکے اسی بروہ آہری اور داروطی نے رو کیا ہے کہ علی رضی اللہ عنہ فرما کہ آپ در عامی ضد  
 میں علی ان میں قبیلہ والوں کی تباہ میں اسی ہی عم اور سی عدی اور سی ہاشم اور قرما میں اور لو کر اور عمر  
 اہل لوگوں میں ہیں یعنی لو کر سی تم کے قبیلے سے ہیں اور عمر سی عدی اور علی سی ہاشم سے اور کلمہ یہ ہے  
 وَصَفْنَا الْإِنْسَانَ بِوَالِدَيْهِ إِحْسَانًا اور ہم نے لعید کہا ہے انسان کو اسے مائے سے حلالی کا جملہ  
 اُمُّہُ کَرَّهًا اَبٌہُ یَمْنًا کَلِیْفٌ وَوَصَّعُنَا کَرَّهًا اور حسان کو کلیف سے و جملہ  
 وَفَصَّلْهُمُ الْبُلْدَانِ فَجَعَلْنَاهُمْ لَهَا لُبًّا وَأَنزَلْنَاهُ فِي ذُرِّيَّتِهِ لِنَبِّئُكَ بِمَا فَعَلَ الْأَكْفَارُ بِأُولَئِیْنَ  
 وَلَنَعْلَمَ لَنَافَعِیْنَ سَنَنَیْہَا بَلْکَ اِیْحَا اِیْ قُوْتِ کُو اور ہجاء جالس میں کو قال دیت اور عمر  
 اَنْ اَشْکُرْ بِعَمَلِکَ الَّذِیْ اَنْعَمْتَ عَلَیَّ وَ عَلَیْ وَالِدَیْہِ کہے لگا اسی رسمیری قسمت میں کر میں  
 شکر کروں برا حسن کا جو مجھ کر کیا اور میرا ماں باپ رد اَنْ اَعْمَلْ صَالِحًا اَنْزِلْنٰہُ اور یہ کہ کروں کہ  
 کام جس سے نورانی ہو و اَصْلِحْ لِيْ فِيْ ذُرِّيَّتِيْ اور ایک محکو میری اولاد دانی نَتُّ اِلَيْکَ و اِنِّیْ  
 الْمُسْلِمِیْنَ میں توتہ کی میری طرف اور میں ہوں حکم بردار اُولَئِکَ الَّذِیْنَ سَقَطَ عَنْہُمْ اَحْسَرُ  
 مَا عَمِلُوْا وَ یَحْاَوِرُّ عَنْ سِبْطِہُمْ فِیْ اَحْجَابِ الْحُتَّہِ دے لوگ ہیں جس سے ہم قبول کرتے ہیں ہر  
 ہتر کام جو کیے ہیں اور محاف کرے ہیں ہم راہاں ان کے حسرت کے لوگوں میں وَ عَدُّ الصِّدْقِ وَالَّذِیْ  
 کَانُوْا یُوْعَدُوْنَ سَخَاوَعَدَہُ حَوَالِکُمْ مَّا عَمِلَ اَنْہَا کرے اس عباس رضی اللہ عنہما روایت کیا ہے  
 کہ یہ آلو کر صدیق رضی اللہ عنہ کے سب میں اسی اور بھی اس عباس رضی اللہ عنہما روایت ہے کہ  
 سی رضی اللہ علیہ وسلم کے معبود ہوئے بعد دو برس کے لو کر صدیق رضی اللہ عنہ ایمان لائے اُن کے والد  
 ایمان لائے لو کر کہ دیت میرا غی اَنْ اَشْکُرْ بِعَمَلِکَ الَّذِیْ اَنْعَمْتَ عَلَیَّ وَ عَلَیْ وَالِدَیْہِ نعمت  
 مراد ایمان ہے اَنْ اَعْمَلْ صَالِحًا اَنْزِلْنٰہُ رسولوں شخص مسلمانوں سے بھی حوالہ اللہ تعالیٰ مرعاں لائے معبود  
 ہوئے جو لو کر انکو حید کر کے اراد کئے اور لو کر کی یہ دعا جو ہے فَاَصْلِحْ لِيْ فِيْ ذُرِّيَّتِيْ اَسْکُو اللہ تعالیٰ

قبول کیا انکا فرزند اور پوتا سب مان ہو فایرہ موسیٰ بن عقبہ کہا چار پشت جس کے مسلمان ہو بنی صلی اللہ  
 علیہ وسلم کو پانچوں ابوبکر کے سوا کوئی نہیں ابو قحافہ ان کے فرزند ابوبکر ان کے فرزند عبد الرحمن اور ان کے فرزند  
 ابو عتیق یہ منقبت کسی صحابی کے گھر میں نہیں اس قول پر حافظ عسقلانی اعتراض کیا اور کہا عید اللہ  
 بن الزبیر میں بھی یہ پایا جاتی ہی کیونکہ انکی والدہ اسماء اور ان کے باپ ابوبکر اور ان کے باپ ابو قحافہ چار و صحابی  
 ہیں اور ان کے ساتھ اس اسماء اور ان کے والد اسماء اور ان کے والد زید بنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اور ان کے  
 والد حارثہ کو بھی اس فضیلت میں داخل کرنا ہو سکتا ہی اسماء کے فرزند کا نام معلوم نہیں افدی کہا ہی اسماء کے  
 بنی صلی اللہ علیہ وسلم کے زمان میں فرزند پیدا ہوا تھا بندہ عاصی کہتا ہی عبد اللہ بن الزبیر بھی صدیق کے نواسے  
 ہیں وہ بھی ابوبکر کے گھر میں ہوئی اور زید کے والد حارثہ کے سلام میں اختلاف ہی اور اسماء کو فرزند ہوا  
 کر کے فقط افدی لکھا ہی اور بھی ایک نکل انکی کہ آپ اپنے والد اور لڑکا لڑکی اور پوتا نواسے سب صحابی  
 رہنا ابوبکر کے سوا کسی کو میسر نہیں ابو عتیق جو مذکور ہوا کا نام محمد ہی حافظ ابوبکر بن محمد لکھا ہی انکی  
 ولادت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حیات میں ہوئی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ریت سے مشرف ہو  
 لیکن وہ نہیں کہے از انجملہ بہت ہی دلایا اُولُو الْفَضْلِ مِنْكُمْ وَالسَّعَةِ اَنْ يُؤْتُوْا وَاُولُو الْقُرْبٰ  
 وَالْمَسٰكِيْنِ وَالْمُهَاجِرِيْنَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَلْيَعْفُوْا وَلْيَصْفَحُوْا اَلَا يَحِبُّوْنَ اَنْ يَّعْفِيَ اللّٰهُ  
 لَكُمْ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ اور رسم لکھا وین رائی والے اور کشائش والے تم میں اس پر کہ دیوین ناتے  
 والو کو اور محتاجوں کو اور وطن چھوڑ والوں کو اللہ کی راہ میں اور چاہئے معاف کیے میں اور درگزر میں کیا  
 تم نہیں چاہتے کہ اللہ تم کو معاف کرے اور اللہ بخشنے والا ہی مہربان اس آیت کے نزول کا سبب نجاری وغیرہ  
 یوں بتائے ہیں کہ بنی بی عایشہ رضی اللہ عنہا پر لوگوں نے بہتان کی اور انکی رات کے لئے آیتیں اتریں اُن مفرکوں  
 میں ابی بکر صدیق رضی اللہ عنہ کا قرابتی مسطح بن اثاثہ بھی شریک تھا وہ محتاج تھا صدیق رضی اللہ عنہ کی  
 خیر لیا کرتے تھے سو قسم کھائے کہ اب اسکو میں کچھ نہ دوں گا وہ تھا مہاجرین بدر والوں میں اللہ نے اسکی  
 سفارش کر دی ابوبکر کہ اللہ مجھے معاف کرنا میں چاہتا ہوں پھر اسکا خرچ موقوف کئے سو جاری کئے  
 اور تم کھائی جو دیتا ہوں کبھی مذکر و نگا از انجملہ بہت ہی وسیع سبیل من اناب الی راہ چل  
 اسکی جو رجوع ہو امیری طرف و احدی اپنی نفس میں ابن عباس رضی اللہ عنہا سے روایا کیا ہی کہ بہت ابوبکر رضی  
 عنہ کی شان میں اتری اور راہ چل کر کے سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کو خطاب کیا از انجملہ بہت ہی  
 اِنَّ الَّذِيْنَ قَالُوْا رَبُّنَا اللّٰهُ ثُمَّ اسْتَقَامُوْا تَتَنَزَّلُ عَلَيْهِمُ الْمَلٰٓئِكَةُ اَلَا تَخٰفُوْا وَاَلَا تَحْزَنُوْا

وَأَنبَشُوا بِالسَّحَابِ إِلَى كُنُفِهِمْ لَوْ عَدَّوْنَ تَحْقُقَ حَقَّهُمْ كِبَارُهَا وَاللَّهُ هِيَ بَعْدَ أَسْرِ رَهْمَتِهِ هِيَ أَنْ  
 اتریں دشتے کہ ہم در واد پر ہم کھاوا اور خوشی سوائے ہست کی جس کام کو وعدہ تھا و احدی ایسی نفس میں  
 اس عباس رضی اللہ عنہما روایت کیا ہے کہ بہت الکر رضی اللہ عنہ کی ستاں میں بارل ہوئی ارا کھلہ بہت ہی  
 أَهْلٌ يُلْقَى فِي السَّارْحَةِ أَمْ يَأْتِي أَصَابُكُمُ الْقِيَمَةُ مَعَهَا أَيْ تَرَاهِي بَاگ میں بھرتا الکر واد  
 اس سے فامست دل تعالیٰ ایسی تفسیر میں اس عباس رضی اللہ عنہما روایت کیا ہے کہ آتس میں رہتا سبب شخص اول  
 اور اس سے تا سبب الکر رضی اللہ عنہ ارا کھلہ بہت ہی لایستوی میں کم من انفق من قبل الفج و  
 فَاثِلْ أُولَئِكَ أَكْثَرُ دَرَجَاتٍ مِنَ الَّذِينَ أَنْفَقُوا مِنْ بَعْدِ مَا نُكِّلُوا وَكَانَ اللَّهُ غَفُورًا  
 وَاللَّهُ يُعْمَلُونَ بِصُرِّ رَارِهِمْ تَمَّ مِنْ حَسْبِ حَرْجِ كِيَا مَحْجَ سے پہلے اور رانی کی ان لوگوں کا درجہ  
 ترا ہی ان کو حرج کر کے ان سے سمجھے اور اس اور سب کو وعدہ دیا ہی اللہ نے حوی کا اور اللہ کو حری جو تم  
 کرتے ہو و احدی تفسیر میں کلی سے روا کیا ہے کہ بہت الکر رضی اللہ عنہ کی ستاں میں بارل ہوئی ارا کھلہ بہت  
 ہي لَا يَخْذَرُ مَا يُؤْمِنُونَ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ تَوَادُّوْنَ مَنْ حَادَّ اللَّهَ وَرَسُولَهُ  
 لَوْ كَانُوا أَلَاءَهُمْ أَوْ إِنْ شَاءَهُمْ أَوْ إِخْوَانَهُمْ أَوْ عَشِيرَتُهُمْ أُولَئِكَ كَتَبَ فِي قُلُوبِهِمُ الْإِيمَانَ  
 وَأَيَّدَهُمْ بِرُوحٍ مِنْهُ وَنَدَّ مِنْهُمْ مَتَابِ خَرِي مِنْ تَحْتِهَا أَلَا تَهَارُ خَالِدِينَ فِيهَا  
 رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ وَرَضُوا عَنْهُ أُولَئِكَ حِزْبُ اللَّهِ أَلَا إِنَّ حِزْبَ اللَّهِ هُمُ  
 الْمُفْلِحُونَ لَوْ مَا دَجَا كَوْثِي لَوْ كَحِ اِمَامِ لَأَهْلُ اللَّهِ رَاوَرُ كَحْلِي دَل رَدَوِي كَرِي اَلِيَسُوْلِي حَو مَحَالِي  
 ہو اللہ کے اور اس کے رسول کے سے اگر وہ دیکھے مایہ میں مایہ مایہ بھاشی یا لے گھر لے کے ان کے  
 دلوں میں لکھ دیا ہی ایمان اور انکو مدد کی ایسے عیب کے بیس سے اور داخل کر گا انکو ماعوں میں حکم کیجے  
 آہی ہر سدا رہے انہیں اللہ ان سے راضی اور و اس سے راضی وہیں حق ہے اللہ کے سسا ہی جو تھا ہی اللہ کا  
 وہی مراد کو ہے و احدی ایسی تفسیر میں اور الو العرج اس الحوری مہباح الاصابہ میں اس حرج سے  
 روا کئے ہیں کہ الو خاد نے ہی صلی اللہ علیہ وسلم کے حساب میں کچھ کلمہ یا ماسا کہے الکر رضی اللہ عنہ  
 انکو اتنا روئے طایکہ مارے کہ وہ گریے بعد الکر نے ہی صلی اللہ علیہ وسلم کے خدمت میں حاضر ہو کے  
 یہہہ کر کے ہی صلی اللہ علیہ وسلم فرما دے مارا ایسا کام میں الکر کہے واللہ اس وقت اگر میر یا س تا نور  
 میں انکو گھایل کرتا اس ہی یہ بہت اتری ارا کھلہ بہت ہی اللہ اس سے استخافوا للہ وللرسول  
 مِنْ بَعْدِ مَا أَصَابَهُمُ الْقَرْحُ لِلَّذِينَ أَحْسَنُوا مِنْكُمْ وَاتَّقُوا أَعْرَضَ عَنِ كُنُفِهِمْ

حکم مانا اللہ کا اور رسول کا بعد اس کے کہ چرچکا تھا ان میں کتنا جو ان میں نیک ہیں اور پرہیزگار انکو ثابت ہے  
مسلم نے نبی بنی عایشہ رضی اللہ عنہا روایت کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انکو فرمایا اب انھیں  
ہی جن لوگوں نے حکم مانا اور بخاری نے عروہ بن الزبیر روایت کیا ہے کہ نبی بنی عایشہ اُس آیت کو پڑھنے لگے ہی  
میری بہن کے لئے تیرے باپ، نانا، زبیر اور ابوبکر انھیں میں احاد کے جنگ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو  
جو پہنچنا تھا پہنچا اور مشرکوں نے چلا گئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ان کے پلٹ کر آنے کا اندیشہ ہوا تو فرما  
اب انکا پیچھا کون کون کرتے ہو تب ستر آدمی مستعد ہوئے انھیں میں ابوبکر اور زبیر بھی تھے تیسرا حمزہ بن جادیت  
میں جو صدیق رضی اللہ عنہ کی فضیلت میں وارد ہوئے ہیں سابق کے گزارشوں میں بہت سی حدیثیں  
جو حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی فضایل پر دلالت کرتی تھیں مذکور ہوئیں تہہ ان احادیث کا یہاں مذکور  
ہوگا بخاری اپنی صحیح میں اور شیرازی نے نجد اللہ بن الزبیر رضی اللہ عنہما روایت کئے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
فرما اللہ تعالیٰ کے سوا اگر میں کسی کو اپنا خلیل یعنی دوست جانی ٹھہراتا تو ابوبکر کو ٹھہراتا لیکن ابوبکر میرا بھائی اور  
غار میں کا رفیق ہی بخاری کی ایک روایت میں یوں آیا ہے لوگوں میں جان اور مال کے بہ نسبت میرے پر جری منت  
کوئی نہیں سوا ابوبکر بن ابی قحافہ کے اگر میں کسی کو اپنا خلیل ٹھہراتا تو ابوبکر کو ٹھہراتا لیکن اسلام کی افضل ہی مسلم  
اور ترمذی اس حدیث کو ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ یوں روایت کئے ہیں کہ لوگوں میں مال اور صحبت کی بہ نسبت  
میرے پر جری منت والا ابوبکر ہی اگر میں کسی کو اپنا خلیل کرتا تو ابوبکر کو کرتا لیکن اخوت ہلام کی ثابت ہے اور مسلم  
ابوذر رضی اللہ عنہ یوں روایت کیا ہے کہ فرما تمھارے میں کوئی میرا خلیل نہیں سوا اللہ پاس میں برأت کرتا ہوں کیونکہ اللہ  
تعالیٰ مجھے اپنا خلیل کیا ہے جیسا ابراہیم کو خلیل کیا میری امت سے میں کسی کو خلیل کرتا تو ابوبکر کو خلیل کرتا تھا  
کا لفظ یوں آیا ہے ای لوگو میرے تین تمھارے ساتھ اُتو اور صداقت ہی میں اللہ کے پاس اپنی برأت  
کرتا ہوں کہ تم سے کوئی میرا خلیل نہیں الحدیث اور مسلم اور ترمذی اور ابن ماجہ عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ یوں  
روایت کئے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرما سنو میں ہر دوست کی خلت اپنی تین بری کرتا ہوں اگر میں کسی کو  
خلیل کرتا تو ابوبکر کو خلیل کرتا سنو میں جو تمھارا ہم نشین ہوں اللہ کا خلیل ہوں اور امام احمد اپنی مسند میں ابن عباس  
رضی اللہ عنہما یوں روایت کیا ہے کہ لوگوں میں جان و مال کے بہ نسبت کسی حد کی منت میرے پر ابوبکر سے زیادہ نہیں اگر  
میں کسی کو خلیل کرتا تو ابوبکر کو خلیل کرتا لیکن اسلام کی دوستی افضل ہے اور عبد اللہ بن احمد زواید میں اور ابن  
مردویہ اپنی فواید میں اور دیلمی مسند فردوس میں ابن عباس رضی اللہ عنہما یوں روایت کئے ہیں کہ ابوبکر میرا رفیق اور مجھے  
غار میں نشست دیا ہے حق تم جان رکھو اگر میں کسی کو خلیل ٹھہراتا تو ابوبکر کو خلیل ٹھہراتا اور طبرانی کثیر

اس عمارت صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا ہے کہ لوگوں میں اپنا اور مال کے دیکھتے کسی احد کی محنت سے مراد وصل ہیں ابو کریم اگر  
 میں کسی کو حلیل کرنا لو کر کو کرنا لیکن احوت اسلام کی حاصل ہے طہرائی کی دوسری روایتیں ہوں آنا ہی کہ  
 اپنا مال خرچ کرے میں کسی کی مست مجھ را لو کر سے زیادہ ہیں اہوں اسی لڑکی مجھے کاح کر دے اور مجھے دارا بحر  
 کی طرف لے گئے اگر میں کسی کو اس حلیل کرنا لو کر کو حلیل کرنا لیکن مرادری اور شہود دیا مت لگائے عہد الرراق  
 مردی ابو ہریرہ اور طہرائی کیر میں اور اس کراسی ہایج میں اپنی واقف سے ہوں روتا کے اس کہ اگر میں کسی کو حلیل  
 کرنا لو کر کو حلیل کرنا سو مجھ را صا حلیل اللہ ہی عہد الرراق کی دوسری روایتیں ہوں اللہ کی طافا  
 حاصل ہوئی تگ میں کسی کو حلیل کرنا لو کر کو حلیل کرنا اور اس جہاں ایسی صحیح میں سعد بن ابی وقاص صلی اللہ  
 عہد بھی ہی لوط سے روتا کیا ہی اور اس عمارت سے حارس عہد اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا ہے کہ اگر میں کسی کو حلیل  
 کرنا لو کر کو کرنا اللہ تعالیٰ ان کو مرصا حاکم کے جو کہا ہم بھی دیسا ہی کہو اور اس کراسی ہایج میں بی بی سہ  
 رصی اللہ علیہ وسلم نے روایت کیا ہے صحت رکھے میں اور اسی ہاتھ کا خرچ کرے میں لو کر سے زیادہ مست والا تمہ  
 کوئی ہیں اور کسی کا مال مجھے بفع ہیں داجیسا لو کر کا مال بفع دیا میں کے لوگوں اگر کسی کو میں اس حلیل کرنا لو  
 لو کر کو حلیل کرنا اور اس کی اس عمل الیوم واللیلہ میں الو المعلا رصی اللہ علیہ وسلم نے روایت کیا ہے صحت میں اور مال بحر  
 کرے میں کسی احد کی مست مجھ را اس الی قحاد سے زیادہ ہیں اگر میں کسی کو حلیل مجھ را ما لو کر کو حلیل مجھ را ما لو  
 کو اماں اور مرادری ہی اور میں اللہ کا حلیل ہوں اور اس الدماغ المدلسی جمیل بحرانی رصی اللہ علیہ وسلم نے روایت کیا ہے  
 کہ میں سری کر دیا ہوں ہر حلیل کو اپنی حلت اگر میں میں والوں سے کسی کو اس حلیل کرنا لو کر کو حلیل کرنا لیکن وہ را  
 عہائی اور صا ہی اس حدیب کو اس فوج نے یعقوب سے کی طرف بھی روایت کیا ہے اسکے شروع میں ہند زیادہ لگا  
 کہ جمیل بحرانی کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ماس حاصر ہوا آیتے تو فاس کے ایک سال کے قبل قرآن میں سری کر دیا  
 الحدیث ایک طریق اس حدیث کی اس عمر صلی اللہ علیہ وسلم کی روایت ہے اس گلزار کے ماکھوں جس میں آویگی اور حدیث  
 جس میں مسجد کے جوئے مد کرے کا بھی ذکر ہی حلاب کے گلزار میں منکور ہو گئے اور حلت کا معنی بھی اُس ہی مقام  
 لسط کے ساتھ لکھیں اور اس احادیث کے معارض ایک حدیب آئی ہی اُکایاں بھی ہیں کر تگے اور انوالا  
 نوحی اوداودن عمر سے روایت کیا ہے اُس لولا ہکو عہد الحارث اور دھرم داکہ اس ابی ملیک نے کہا انکار رسول  
 صلی اللہ علیہ وسلم اور ان کے اصحابا لاکو گئے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قرآن ہر شخص ترکے اسے رفق  
 حارس ہر شخص ترکے اسے رفق ماس گیا مگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم باقی رہ گئے تھے ہی صلی اللہ علیہ وسلم  
 سر ہوئے لو کر ماس گئے اور انکو گلے لگائے اور قرآن میں اللہ تعالیٰ ملاقات کئے تگ کسی کو اس حلیل کرنا لو



ابو بکر کو کرتا لیکن وہ میرا رفیق ہی اس حدیث کو ابن عساکر بھی عبد الجبار سے روایت کی ہے کمالی عبد الجبار ثقفی اور ابن ابی ملیکہ امام حلیل القدر ہی لیکن یہ حدیث مرسل ہی اور بہت غریب یوٹی نے کہا اس حدیث کو طبرانی محکم کبیر میں اور ابن شاہین کتاب السنن میں دوسرے وجہ ابن عباس رضی اللہ عنہ کی روایت سے موصول روایت کئے ہیں بخاری اور مسلم اور ابو داؤد و عبد الرحمن بن ابی بکر صلی اللہ عنہما روایت کئے ہیں کہ صحابہ میں چند فقرہ تھے انکو اہل صفہ کہا کرتے تھے ایک موزر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرما جس کے یہاں دو آدمی کا کھانا ہو تو اوصاف صفا سے ایک تیس کو لیجا جسکے یہاں چار آدمی کا کھانا ہو تو ایک یا نوین کو لیجا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے ہمراہ دس شخص کو لیگئے ابو بکر تین شخص کو لا ہمارے یہاں تین شخص کھائے والے تھے میں اور میر والد اور والدہ شاید یہ بھی کہہ لایں عورت اور ابو بکر کے اور ہمارے گھر میں خدمت کرنے والی ایک عورت غرض ابو بکر رضی اللہ عنہ شام کا کھانا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس کھا کے بری رات کو ائے مہمان لوگ کھانا نہ کھا کے انتظار کر رہے تھے ابو بکر کی بی بی کے مہمانوں کو چھوٹے تم اتنی دیر سے کیوں آئے ابو بکر کے کہا انکو ابھی کھانا نہیں کھلا تو بولے ہم انکو کھانا کھانے کے پروہ نہ مان کے تھا ہارا انتظار کرتے ہیں عبد الرحمن کہتے ہیں میں نے کے چھ گیا ابو بکر مجھے پکار پر میں سامنے نہیں آیا پھر مجھے قسم دیکے جا رست میں دبر دھوا مجھے غصہ کئے اور مہمانوں کو کہے کھانا کھاؤ اور اب کہے واللہ میں کھاؤ مہمان کہنے لگے واللہ تم نہ کھاؤ میں تو ہم بھی نہ کھاؤ گے ابو بکر لاچار ہو کے کہے یہ قسم شیطان کی طرف سے بھی پھر کھانا منگو لے آئے اب بھی کھاؤ اور مہمانوں کو بھی کھلا عبد الرحمن کہتے ہیں واللہ ہم جب کھانے کا ایک لٹا لیتے تو بائیں اُس سے زیادہ موجود ہوتا تمام لوگ کھانا کھا بعد دیکھے تو اول سے زیادہ باقی رہا ہی ابو بکر یہ دیکھ کے ابنی بی بی کو کہے یا اَحْتَبِیْ فِرَاسَ عِنِّیْ اِیْ بَنِیْ فِرَاسَ کِیْ ہِنْ یہ کہہ ہی اکی بی بی کہے وَقُرْةٌ عِنِّیْ لَیْ اَکْرَمُ مَکَّانًا قَتَلَ ذَٰلَکَ سَلَاتٍ مَّرَارَ بَعْضِیْ مِیْرَیْ اَنکھ کی خنکی کی وہ کھانا اول سے تین دن زیادہ بھر وہ کھانا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لے گئے شب کو وہ کھانا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لے آیا تم ہمارا ایک قوم کے درمیان جو صلح ہوا تھا صلح کے ایام تمام ہو چکے تھے سو ہم بارہ شخص کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم روانہ کئے ہر شخص کے ساتھ کتنے لوگ تھے اللہ ہی جانے سب اسی کھانے کو کھائے ابو داؤد اور ابو نعیم فضائل میں اور حاکم نے ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کئے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرما ایک بار جب ریل کے میرا ہاتھ پکڑے اور وہ دروازہ جس سے میری امت بہتست میں جاوے گی مجھے بتا ابو بکر رضی اللہ عنہ عرض کئے کہ مجھے آرزو ہی کہ میں بھی آپ کے ساتھ ہونا اور اُسکو دیکھنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرما سن رکھو ای ابو بکر میری امت بہتست اول تم جاوے گے حاکم اس حدیث کی تصحیح کیا یہ ہقی نے

اے بکر بنی امیام روم بنی فراس  
 کے قبیلے والی تھی اس لئے اس کو  
 اخت می فراس کر کے  
 خطاب کئے  
 ۱۲

[illegible]

فرما بہشت میں بہت حور ہیں جنکو اللہ تعالیٰ گلاب کے پھول سے پیدا کیا انکو کھانچ نہ کر گیا مگر نبی یا صدیق یا شہید  
اُن میں ابوبکر کے لئے چار سو ہیں کا احاطہ ابوعبداللہ مسند فضائل صدیق میں انس رضی اللہ عنہ روایت  
کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرما اس کی شب کو میں جنت میں گیا وہاں دیکھا ایک سبج تھا اُسکے نیچے اوپر  
حریر کا غلا ہی میں پوچھا ای جبریل یہہ برج کس کے واسطے بنا ہی تو کہا ابوبکر کے واسطے کا دیلمی مسند فردوس  
میں انس رضی اللہ عنہ روایت کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرما مجھے کوئی فضیلت عطا نہ ہوئی مگر ابوبکر  
کو اُس میں کا ایک حصلا یہاں تک شہادت بھی کیونکہ میں خیر میں ہر اکو ایک لقمہ کھایا تھا اُس سے مجھے شہادت ملی ابوبکر  
غار میں تھے شوب کو ستا جو تھیں قسا تھا اسی ہر سے تم کو شہادت ملیگی کا ابن سبج اندلسی کتاب الشغایں ابی  
ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کیا ہے کہ ایک بار رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مسجد میں جو آئے کیا دیکھتے ہیں کہ ابوبکر رضی  
اللہ عنہ سوتے نماز کے واسطے بیدار کئے ابوبکر کہے یا رسول اللہ کیا میں نماز کے واسطے مسح یعنی تیمم کروں نبی صلی اللہ علیہ  
وسلم جلد سی پانی کے لئے باہر نکلا دیکھتے ہیں کہ جبریل سونے کے آفتاب میں پانی لیکے حاضر ہوئے صلی اللہ علیہ وسلم پوچھے  
یہہ کیا ہے جبریل کہے یہہ عرش کا عرق ہی اللہ تعالیٰ ابوبکر کے واسطے بھیجا ہے تب نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ابوبکر کو اس  
بات کی خبر دے کا دیلمی مسند فردوس میں بی بی عاتقہ رضی اللہ عنہا روایت کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ  
وسلم فرمائے ابوبکر میرے ہی اور ابوبکر سے ہوں اور ابوبکر میرا بھائی ہی دنیا و آخرت میں کا ابن عبداللہ کہتا  
ہجۃ المجالس میں روایت کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرما ابوبکر قیامت کے دن عفران کے گھوڑے پر چڑھتا  
بنا ہی بیٹھ کے ایک اُن پر نور کے دو لباس سیگے تاکہ میں سبز جھنڈا رنگا اُس پر لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ لکھا ہو  
یہہ دیکھ کے فرشتے پوچھیں یہہ کون شخص کیا مقرب شہت ہے نبی مرسل ہی تب کہیں یہہ ابوبکر صدیق ہی کا ہجۃ المجالس  
میں بھی روایت کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرما قیامت کے دن اولین و آخرین تمام جمع ہوں گے تو میرے واسطے  
صراط کے نزدیک منبر رکھیں گے میں اُپر بیٹھوں گا اُس کے بعد دوسرا منبر رکھیں گے سُبْر ابراہیم علیہ السلام بیٹھیں گے اُن دونوں منبر  
درمیان ایک کے سی کھینکے اُس پر ابوبکر صدیق بیٹھیں گے تب ایک فرشتہ آگے میرے منبر پہلے درجے پر کھڑے ہو پکارے گا ای معشر مسلمان  
مجھے جس نے جانتا ہی سو جانتا ہی جس نے نہیں جانتا وہ معلوم کرے کہ میرا نام مالک دوزخ کا داروغہ ہوں اللہ تعالیٰ  
مجھے حکم کیا ہے کہ دوزخ کی کنجیاں محمد کی سپرد کردوں اور محمد حکم کئے کہ اُنکو ابوبکر کے پاس لے آؤں گا وہاں گواہ ہو  
بھر دوسرا فرشتہ آگے میرے منبر کے دوسرے درجے پر کھڑے ہو اور پکارے گا ای معشر مسلمان مجھے جس نے  
جانتا ہی سو جانتا ہی جس نے نہیں جانتا وہ معلوم کرے کہ میرا نام ضوان بہشت کا داروغہ ہوں اللہ تعالیٰ مجھے حکم کیا کہ  
جنت کی کنجیاں محمد کے حوالے کردوں اور محمد کہے انکو ابوبکر کے حوالے کر دے گا وہاں گواہ ہو گا وہاں گواہ ہو گا وہاں گواہ ہو گا

حدیث کے اور صدقہ کو کما اس حدیث کو حافظ ابو سعید و احط کتابت شد النبوه میں اس عباس رضی اللہ عنہما  
 روایا کہا ہے اس کا لفظ یوں ہی کہ دو سر سے ان کے عین کے دہے طرف ان کے کو بائیں طرف کھینکے اور ان سرور  
 دو سر سے کھینکے سو کے مذاکرے اور اس میں یوں آجی کہ محمد ان کیوں کو الومکر اور عمر کے سر کر و کر کے فرما دے ان کا  
 کی بجلی کا ذکر مذکور ہے اس دیووری محالست میں اور ابوطالب عساری فصائل صدیق میں اور جلی حلیا میں اور طب  
 اسی تاریخ میں اور دلی کہا لے لال میں علی رضی اللہ عنہ سے روایت کئے اس کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا ای الومکر  
 اللہ تعالیٰ نے آدم کی سدایت سے قیامت تک جو اعمال لا دیں ان کا ثواب مجھ دیا اور میرے متوہ کے بعد قیامت تک  
 جو اعمال لا دیں ان کا ثواب الومکر کو دیا اس حال اسی صحیح میں اس عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ  
 صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص صاحب ست میں جاگنا تو وہاں کا کوئی کھروالا اور کوئی چوٹی رکھا کہ کو کہیگا مگر حنا اور  
 آو الومکر رضی اللہ عنہ کہے مار رسول اللہ اس دور اس شخص رکھو ہلاکی اور حنا ہوں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
 فرمایاں اور وہ شخص تم ہی ہو ای الومکر اس حدیث کو طرانی کیر میں عبد اللہ بن ابی اونی رضی اللہ عنہ کو روایا  
 کہا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا ای الومکر ایک شخص جس کا نام اور اس کا نام ایک نام میں تھا ہوں حدیث  
 حدیث مذکور اور اس کو تو وہاں کے نام در داروں اور حنلوں اس کو مگر حنا کہیگا وہ شخص الومکر ہی کا حطیب  
 کتاب المسعی والمعری میں بی بی عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا مگر کے  
 نام لوگوں سے حسا لوگے سو الومکر کے سو طے کہا ہے اس کی سدا لاس ہی اور اس حدیث کو ابو نعیم فصائل میں  
 میں اور اس کرے بھی بی عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کئے اس میں مرد وہ اسی نوایا میں اور حاکم مسند رک میں  
 اس رضی اللہ عنہ سے روایت کئے اس کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا ای الومکر تم کو اللہ تعالیٰ رسواں اگر دیا کہ  
 رسواں اگر کیا ہی ہو فرمایا ان اللہ یخالی الخلاق عامۃ و یخالی لک خاصۃ یعنی اللہ تعالیٰ حقائق  
 واسطے تخلی کرے عام اور بھار واسطے تخلی کرے خاص اس حدیث کی سند میں محمد بن خالد حلی ہی ہے کہا مجھے  
 گاہ ہی کہ اس نے اس حدیث کو وضع کیا ہو اور اس کو اس الحوری حد طریق سے روایت کیا اور اس کو موضوع چھڑ  
 ہی اور نوا حلی کذاب ہی اس کو حطیب نے محمد بن عبدہ بن عامر سے اس رضی اللہ عنہ سے یوں روایت کیا ہے کہ  
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عار کے الومکر رضی اللہ عنہ آکار کا کر تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
 الومکر کا مہم دیکھ کر فرمایا ای الومکر میں تم کو ستار سداؤں الومکر کے میرے تاب اس سے جدا ہیں فرمائیے رسول اللہ  
 صلی اللہ علیہ وسلم کہے ای الومکر ان اللہ عز وجل تخلی الخلاق لوم القیمۃ عامۃ و تخلی لک خاصۃ حطیب نے کہا  
 اس حلیب کو اصل میں محمد بن عبدہ اس کی سدا ویت کو وضع کیا ہے اس حدیث کو ایک صاحب بھی ہی اس کو

ابو العباس الولید بن احمد روز فی کتاب شجرۃ العقل حسن بن کثیر سے روایا کیا ہی لیکن حسن بن کثیر مجھ بول تجھ پر  
اور حسن کاروی محمد بن بیان اگر تقبی ہو تو وہ یحییٰ کو وضع کرنے سے متہم ہی اس کی دوسری ایک طریق ہی ہو جس  
بن احمد بنوس سے اس میں اتنا ہی روایا کیا ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرما ان اللہ تجلی للخالق عامۃ و تجلی للابی مکر  
خاصۃ بنوس مجھ بول ہی کوئی اس کو حاستے ہیں اس کی بھی ایک طریق ہی اس میں مجھ بول لوگ ہیں اور ابو نعیم نے حابر  
رضی اللہ عنہ سے روایا کیا ہی کہ عبد الغنیس کی وفات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس آئی بعضوں نے سخن میں لگو  
نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ابو بکر کی طرف متوجہ ہو کے فرمائے جو کہے سو ہم سننے ابو بکر عرض کیے یا رسول اللہ سنا اب  
فرمائے انکو جواب دے ابو بکر جواب تجوی دئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمائے ابو بکر غم کو اللہ تعالیٰ رضوان اکبر  
عطا کیا بعضوں نے تو یا رسول اللہ رضوان اکبر کیا ہی تو فرمائے لگے اللہ تعالیٰ آخرت میں اپنے مومن بند کے واسطے  
تجلی کریگا عام اور ابو بکر کے واسطے تجلی کریگا خاص اس کی سند میں بھی محمد بن خالد خلی موجود ہی وہ تو کذاب ہی  
اور خطیب جابر رضی اللہ عنہ سے بھی روایا کیا ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمائے ان اللہ تجلی للناس عامۃ و تجلی للابی مکر  
خاصۃ اس کی سند میں ابو الحسن علی بن عبدہ ہی وہ یحییٰ کو وضع کرتا ہی اور اسکو ابن عدی بھی روایا کیا ہی اور بولا  
وہ یحییٰ باطل ہی اور میزان میں کہا میں جزم کرتا ہوں کہ اسکو ابن عبدہ وضع کیا ہی اور حسن کو خطیب دوسری  
ایک طریق بھی روایا کیا اور بولا اس کی سند میں ابو حامد احمد بن علی بن سنویہ ہی وہ تقہ نہیں اور بھی ابطل ہی  
اس کی سند میں ابو القاسم عمر بن محمد بن عبد اللہ ترمذی ہی اس میں اشکال ہی اور اس حبان نے ابی ہریرہ رضی  
اللہ عنہ روایت کیا ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ کو جانے کی خاطر جب اسے نکلے ابو بکر رضی اللہ عنہ آپ کا  
رکاب پکڑے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انکو کہے اے ابو بکر میں تمکو ایک بشارت سناؤں اللہ تعالیٰ قیامت کے  
دن تجلی کریگا خلائق کے واسطے عام اور تمھارے واسطے خاص اس کی سند میں احمد بن محمد یامی ہی وہ کذاب  
ہم سمجھتے ہیں کہ اسے چوری کیا اور اسناد کو بدل دیا اور خطیب نے اس حدیث کو بی عایینہ رضی اللہ عنہا بھی روایا  
کیا ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ابو بکر کو فرمائے میں تمکو اللہ تعالیٰ کے رضوان اکبر کی بشارت دیوں عرض کیے  
بہتر تب اب فرمائے ان اللہ تجلی الحدیث اس کی سند میں ابو قتادہ عبد اللہ بن واقد ہی وہ متروک سیوطی نے کہا  
عبد اللہ بن واقد کے حق میں امام احمد کہے ہیں بابہ باس ہندہ عاصی کہتا ہی کہ ذہبی میزان میں بخاری نقل کیا ہی  
کہے سکتو اعنہ اور بھی کہا تر کوہ ابو ذر عہ اور دارقطنی کہے وہ ضعیف ہی اور ابو حاتم کہا ذاہب الحدیث ہے  
اور ابن معین کہا لیس بستی اور یوں بھی کہا ہی لیس باس کبر الغلط اور بھی کہا وہ تقہ ہی عبد اللہ بن احمد  
میں اپنے والد کو کہا یعقوب بن اسماعیل بن صبیح کہتا تھا کہ ابو قتادہ کذاب یہ کہنے سے احمد پر گراں ہوا اور



برارضی اللہ عنہ روایت کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرما اللہ تعالیٰ ہے اعلیٰ علیین میں ابو بکر کے لئے سفید  
یا قوت کا ایک قبہ بنایا ہے اپنی قدرت سے اُس قبہ کو معلق رکھا ہے جس کی باؤ اسکو ہلاتی ہے اُس قبہ کو چار ہزار دروازے  
ہے جب ابو بکر اللہ کی دیدار کا مستحق ہوگا تو ان دروازوں میں ایک دروازہ کھلیگا اُس سے وہاں سے اللہ تعالیٰ کو کھینکا  
اُس جوڑی اس حدیث کو موضوع عائد کیا ہے خطیب نے کہا ہے کہ وہ موضوع ہے ابو بکر محمد بن عبد اللہ بن ثابت  
استثانی وضع کیا ہے اس حدیث کو خطیب نے عبد اللہ بن عمر سے بھی روایت کیا ہے اور کہا ہے کہ وہ حدیث باطل ہے اُکا  
راوی احمد بن نصر بن عبد اللہ الذراع اسکو وضع کیا ہے ذراع اسکو صدیق موسیٰ اور عبد اللہ بن جناد قطیفی سے روایت  
کیا ہے دو لون مجھول ہیں اس حدیث کی دوسری ایک طریق ہے سہکوز وزنی روایت کیا ہے اسکی سند میں ابو بکر  
استثانی ہے وضع ہے ابو العباس وزنی نے اس حدیث کو ابو ہریرہ سے بھی روایت کیا ہے اسکی رجال کا حال دریافت  
طلب ابن حبان ابن عباس رضی اللہ عنہما روایت کیا ہے کہ ابو بکر رضی اللہ عنہ کا مذکور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
باس آیا آپ فرما ابو بکر کے مانند کون ہے لوگ مجھے جھٹلاتا اور ابو بکر مری نصیحتیں کیا میرا ایمان لبا اور اسی لڑکی مجھے  
نکاح کر دیا اور ایسا مال میرے لئے صرف کیا اور حیثیت القسرب میں میرا فتح جہاد کیا سنو قیامت کے دن ابو بکر ہشتب کے  
ساندنیوں سے ایک ساندنی پر بیٹھکے اُکا جس کے پیر مشک و عنبر کے ہو گے اور کجا و اس کا مرد کا رہنکا اور ہمارا اسکی مویوں کی  
ہوگی ابو بکر یہ سدس و استرفی کے دو جوڑے ہینگے میں اُن سے سخن کرتا رہوگا اور وہ ہر سے سخن کر گئے لوگ کہیں گے کہ محمد  
رسول اللہ ہیں اور یہ ہر شخص ابو بکر ہی ابن الجوزی اس حدیث کو موضوع عائد کر دیا ہے اس کا راوی اسحق بن سیرین مقاتل  
کذا ہے یہ حدیث وضع کرنے والا خطیب نے معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ روایت کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمائے  
قیامت کے دن عرش کے روبرو ابراہیم کے واسطے ایک منبر لاکے دھریگے اور میرے واسطے ایک منبر اور ابو بکر کے واسطے ایک منبر  
منادئی ندا کریگا دیکھو صدیق کا کبا نشان ہے خلیل کے اور حبیب کے درمیان بیٹھا ہے اس حدیث کو ابن الجوزی نے موضوع  
میں داخل کیا اُس کا راوی ابو عبد اللہ احمد بن محمد بن ابراہیم بن موسیٰ ضریر جعفی اد کو اُما اُس کے ساتھ کتبے مسودے  
تھے وہ تو نابینا تھا لوگ اس کے مسودوں میں موضوع اتحاد داخل کئے تو یہی میزان میں لکھا ہے کہ ابو عبد اللہ کا شیخ جو  
ابو عمر محمد بن الحلیمی ہی منکر بلکہ باطل اتحاد روایت کیا ہے اور ابن عساکر کہا وہ منکر الحدیث ہے سیوطی نے کہا اس حدیث کو  
ابو العباس وزنی کتاب شجرة العقل میں عبد اللہ بن اوس رضی اللہ عنہ سے بھی روایت کیا ہے اُس کا لفظ یون ہے کہ رسول اللہ  
صلی اللہ علیہ وسلم فرما قیامت کے دن ابراہیم خلیل اللہ کے واسطے ایک منبر اور میرے واسطے ایک منبر اور ابو بکر کے واسطے  
ایک منبر رکھیں گے پروردگار جل جلالہ تجلی کر کے ایک بار ابراہیم کو دیکھے کے ہنسیگا ایک بار مجھے دیکھے کے ہنسےگا اور ایک بار  
ابو بکر کو دیکھے کے ہنسیگا بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہ آیت چرھے اِنَّ اَوَّلَى النَّاسِ بِاَبْرَاهِيمَ لِلَّذِیْنَ





طرف دیکھا کرتے اور قسم کرتے اور کبھی تبسم کرتے ترمذی اور حاکم نے عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما روایت کئے ہیں  
ایک روز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مسجد میں تشریف لائے ایک ایک ایک سے ابو بکرؓ دوسرے بارزہؓ اور رسول اللہ صلی  
اللہ علیہ وسلم آئے ہاتھ پکڑے تھے سو فرما ہم قیامت میں ایسا ہی اٹھیں گے اس حدیث کو طبرانی اوسط میں ابو ہریرہ رضی  
عنه بھی روایت کیا ہے ترمذی سنن میں اور ابو عوانہ اپنی اوایل میں اور طبرانی کبیر میں اور حاکم مسند رکین اور ابن  
عساکر اپنی تاریخ میں اور ابو نعیم فضایل صحابہ میں ابن عمر رضی اللہ عنہما روایت کئے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرما  
زینبؓ پھینکی تو اول میں کھلوں گا میرے بعد ابو بکرؓ کے بعد عمرؓ پھر ہم اٹھنے کے بعد یحییٰؓ کی طرف چاہیں گے وہ لوگ بھی زندہ  
ہونگے پھر میں ملے والوں کا انتظار کروں گا غرض حرمین کے بیچ میں جو لوگ ہیں سب کا حشر میرے ساتھ ہی ہو گا ترمذی  
کہا یہ حدیث حسن غریب اور ابن عساکر اس حدیث کو اپنی تاریخ میں ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بھی روایت کیا ہے لیکن انہیں  
عمر رضی اللہ عنہ کا نام مذکور نہیں ترمذی اور حاکم نے عبد اللہ بن خطاب رضی اللہ عنہ روایت کئے ہیں کہ نبی صلی اللہ  
علیہ وسلم ابو بکرؓ اور عمر رضی اللہ عنہما کو دیکھ کر فرما بہہ دونوں آنکھ اور کان ہیں حاکم اس حدیث کی تصحیح کیا ہے لیکن  
ترمذی کہا کہ وہ مرسل ہے ابن عبد البر کہا ہے کہ وہ تھوڑا مضطرب ثابت نہیں اور ابو یعلیٰ کتاب السنہ میں اور باوردی  
اور ابو نعیم دلائل میں اور ابن عساکر اپنی تاریخ میں مطلب بن عبد اللہ بن خطابؓ وہ اپنے بابت وہ اسکے دادا یوں روایت  
کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرما ابو بکرؓ اور عمرؓ میرے لئے بمنزلہ آنکھ اور کان کے ہیں کہ لئے اور حافظ حلیؒ میں ابن النجاشی  
اور خطیبؒ دونوں اپنی تاریخ میں ابن مسعود رضی اللہ عنہ یوں روایت کئے ہیں کہ ابو بکرؓ اور عمرؓ اس میں بمنزلہ آنکھ اور کان کے  
ہیں اس حدیث کو خطیبؒ جابرؓ بھی روایت کیا ہے اسکی سند راویان ثقہ ہیں اس حد کو طبرانی عبد اللہ بن عمروؓ بھی روایت کیا ہے  
اور طبرانی کبیر میں اور حاکم کئی میں ابن عمر رضی اللہ عنہما یوں روایت کئے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرما میں اراؤ  
کیا کہ میرا صحابہ سے چند لوگوں کو اسلام کی دعوت کے لئے پادشاہوں کی طرف بھیجوں جسبا عیسیٰ بن مریمؑ خاریون کو  
بھیجے صحابہ عرض کئے ابو بکرؓ اور عمرؓ کو آپ کیون نہیں روانہ فرماتے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرما مجھے اس احتیاج ہی  
انکا مرتبہ دین میں بمنزلہ کان اور آنکھ کے ہی ہے اور بمنزلہ سر ہی جس سے اس حدیث کو ابن عساکر اپنی تاریخ میں اور حاکم مسند  
میں جزیفہ رضی اللہ عنہ بھی روایت کئے ہیں امام احمد اور ترمذی اور ابن ماجہ علی رضی اللہ عنہ اور ابن ماجہ اور طبرانی کبیر  
میں ابی جحیفہ رضی اللہ عنہ اور ابو یعلیٰ اور ضیاء مقدسی کتاب المختارہ میں اور ابن عساکر اپنی تاریخ میں اور سعید بن  
منصور انس رضی اللہ عنہ اور بن زرارہ اور طبرانی اوسط میں ابی سعید خدریؓ صلی اللہ عنہ اور طبرانی اوسط میں اور  
ابن عساکر تاریخ میں جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما اور بن زرارہ اور طبرانی اوسط میں اور ابن عساکر نے ابن عمر رضی اللہ عنہما  
اور ابن عساکر نے حسین بن علی رضی اللہ عنہما روایت کئے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ابو بکرؓ اور عمر رضی اللہ عنہما

ابو بکرؓ اور عمرؓ کے ساتھ  
دوسری سلام کو ابو بکرؓ اور عمرؓ کی احتیاج  
۱۲

کہ ہر دونوں ہست کے مآسال والے مردوں کے سردار ہیں خواہ انہوں نے آخر میں ہوا اسناد اور مرسلین کے ہست خدا اس عیسیٰ صلی اللہ  
 علیہما علی مروی ہی علی مرتضیٰ صلی اللہ کی حدیث صحیح ہی اسکی سند کے رجال بحاری کے رجال ہیں انکی ایک اس میں  
 مادہ کہا ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا علی تم انھوں کو اس شخص پر مطلع نہ کرو اور ایک روایت میں ابو جہر  
 ای علی و دونوں جسے ایک کو ہر ہست کہو پھر ان کے وفات کے بعد علی مرتضیٰ اس حد کو روایت کئے سرار اور حاکم نے ابی ہریرہ  
 دوسری مرتبہ روایت کئے ہیں کہ ایک روایت میں ہی صلی اللہ علیہ وسلم کے ماس تھا انوکرا اور عمر رضی اللہ عنہما رسول اللہ صلی  
 علیہ وسلم فرمادے گا کہ اسکر جس نے مجھے ہم دونوں سے ماسد کا جادو عسقلانی کہا کہ یہ حد صعیف تہہ ماسی کہا ہی اسکا  
 ادبی عاصم بن عمر القرظی صعیف ہی لیکن اس حدی کہا ما وجود صعیف کے ایک احاد حسن ہیں اور اس حد کے طے  
 اوسط میں راوی عاصم رضی اللہ عنہما بھی روایت کیا ہی طبرانی نے اس مسعود رضی اللہ عنہ روایت کیا ہی کہ رسول اللہ صلی  
 علیہ وسلم فرمایا ہر ہی کو اسکی امت خواص تھے ہیں مگر خواص انوکرا اور عمر ہیں اس سعد بن سہام سے روایت کیا ہی کہ  
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انوکرا اور عمر رضی اللہ عنہما کو فرمایا یہ بعد تم دونوں رکوئی امیر ہوگا ابولولیعلی نے سہار  
 بن سہار رضی اللہ عنہ روایت کیا ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا میرا بن حریث ابھی آگئے ہیں ان سے کہا عمر بن الخطاب  
 فضیلین کہا ہیں ماں کرو حریث کہے نوح علیہ السلام اسی قوم میں جسی پڑ رہا ہے اسے دن عمر کے فضیلوں کو ساں کہا  
 رہوں نوحی ان کے فضیلین تمام نہ ہو گئے اور انوکرا کی مکیوں سے عمر بھی ایک مکی ہیں اور فاضل انوکرا احمد بن النضر اک  
 عمر کے مسامین بنی عامر رضی اللہ عنہما روایت کیا ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے ہاں رہے کی ایک سبھی  
 حنا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک کچھوئے رہے میں آسمان پر سار کھڑے ہوئے دیکھ کر عرض کئی یا رسول اللہ  
 دعاس کوئی اسکا بھی ہوگا جسکے حساسا ساروں کے سار میں ہوں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمایاں میں لولی  
 یا رسول اللہ وہ کون ہی لو فرمایا عمر بن الخطاب میں کہی یا رسول اللہ میں جاہتی بھی کہ وہ میرے باب ہوں رسول اللہ  
 صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا عمر ایک حسد ہی انوکرا کے حساس میں عمار کی حد کو حسن بن عرد اور طبرانی بھی روایت کئے ہیں لیکن  
 اسکو اس الجوری موضوعات میں اصل کہا ہی امام احمد بن حنبل کہ وہ حد موضوع ہی اور اسکی سند میں سہیل  
 عسدر مایع نصری جو ہی میں اسکو ہمیں حاسا آردی کہا ہی کہ وہ صعیف ہی اس حنا کہا وہ اسے مسکر احاد روایت  
 کرما ہی کہ جسکے موضوع ہو میں کچھ سکتا اور اس حدت کو اس عرد انی اس کو رضی اللہ عنہ بھی روایت کیا ہی کہ رسول اللہ  
 صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا حریث میرے عمر کا ذکر کرنے تھے میں لولا ای حریث عمر کے فضائل اور اللہ تعالیٰ کے ہاں انکا  
 حور تہ ہی ماں کچھ حریث کہے نوح علیہ السلام اسی قوم میں جسی پڑ رہا ہے اسے روزگ میں انکے ماس سمجھئے کہوں  
 بھی عمر کے فضائل تمام ہوں ما محمد تمھاری موت کے بعد عمر اسلام روکنے والی ایک وفات کی بعد جب عمر کا وفات ہو تو

ایک لئے اسلام رونما ہی ابن جوزی کہا یہ حدیث ثابت نہیں اُکا راوی عبد اللہ بن عامر اسلمی کچھ سنی نہیں ابن جبار  
 کہا اُسے اسامید دستونگو پھیر دیتا ہی ابی بن کعب کی حدیث کو عام اپنی فوائد میں حسان بن غالب کی طریق سے امام  
 مالک سے روا کیا ہی یہی میزان کیں حسان متروک ابن حبان کہا اُسے احادیث کو بدل دینا ہی اور نقہ لوگوں سے  
 منکر اختاد روایت کرنا ہی حاکم نے امام مالک سے وہ شخص موضوع اختاد روایت کیا ہی ابن عساکر نے اس حدیث کو زید بن ثابت  
 رضی اللہ عنہ اور ابی سعید خدری رضی اللہ عنہ بھی روا کیا ہی دو دونوں طریق بھی صحیح نہیں اور بی بی عاتقہ رضی اللہ  
 عنہا کی حدیث کو حطیبی روایت کیا ہی اُنکی سند میں ابوالقاسم برید بن محمد بن برید بغدادی ہی وہ اسمعیل صفار  
 روا کیا ہی حطیب کہا یہ نہ حد موضوع ہی برید صفار باطل موضوع اختاد روایت کرتا ہی سیوطی نے کہا اہل تمام  
 طریقوں کے لڑکر نے عمار کی حدیث کی سند اصل ہی باوجود اُنکی دہی میزان میں کہا کہ وہ حد باطل ہی ابن عساکر  
 ابی تاریخ میں عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ روا کیا ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرما فماتکے دن مسادی ندا  
 کریگا اس میں کاکوئی شخص ایسی کتاب کو ابوبکر اور عمر کے آگے نہ اٹھاوے گا ابن المہندی باندہ کتاب التبیح میں ابن  
 عباس رضی اللہ عنہما روا کیا ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرما اُج کا دن گھوڑے دوڑا ہی کل بڑھا ہی اور  
 حب غاب ہی ورج میں جو گیا ہلاکت اس پہلا ہوں ابوبکر مصلی ہی عمر میرا اسکے بعد لوگ بھلے طریقے یہ ہیں اُنکے  
 بعد ایک شرط کے گھوڑے دوڑاؤ دوسرا گھوڑا جو عام براتا ہی اُسکو مصلی کہتے ہیں اس مقام میں ابوبکر مصلی نہ ہو  
 اس حدیث کو امام احمد ابی مسدد ابن اور حاکم مسدد ابن اور طرانی اوسط میں اور ابوالغیم حلیہ میں روایت کئے ہیں کہ علی  
 مرتضیٰ رضی اللہ عنہ فرما رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سب سائق ہو ابوبکر دوسرے ہوئے عمر تیسرے پھر چکوفتہ گھبراہو  
 جاہا سو ہوا اُسکو خطیب نخلص المتناہس بھی روا کیا ہی یہ بھی اُنکے آخر میں زیادہ کیا ہی کہ جو کوئی مجھے ابوبکر اور  
 عمر فضیل دیکھا اُس پر اُفر کرنے والے کا حد ہی اور اُنکی گواہی مقبول نہیں دیکھی مسند مردوس میں ابن عباس رضی اللہ  
 عنہما روا کیا ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرما میں اور ابوبکر اور عمر ایک آٹا خاک سے پیدا ہو اُس حدیث کی سند  
 ہی خطیب کتاب المتعقی والمعتق بن ابن مسعود رضی اللہ عنہ روا کیا ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرما  
 کوئی مولود نہیں مگر اُسکی ناف بن کچھ مٹی ہوئی ہی جس سے وہ پیدا ہوا آخر اُنسی فن ہونا ہی میں اور ابوبکر اور عمر ایک  
 خاک سے پیدا ہو اُسی میں فن ہو ونگے اس حدیث کی سند میں موسیٰ بن سہل ہی وہ ضعیف ہی اور اس حدیث کو  
 ابن عساکر نے دوسری ایک طریق سے روا کیا ہی اور ابوالغیم اور ابن عساکر ابو ہریرہ بھی روایت کئے ہیں لیکن سب کی  
 سندیں ضعیف ہیں موضوع حد کے حد کو نہیں پہنچے ابن جوزی زیادتی کیا جو اُسکو موضوع عا میں داخل کیا ابن  
 اپنی تاریخ میں ابن ابی نجاح مسکسکی سے روا کیا ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرما یا اللہ تو درود بھیج ابوبکر

کیونکہ وہ تھے اور پھر رسول کو دوست کہتا ہے چنانچہ اس الحوری کہ اسے الوہابیاں اس عمر بن عباس رضی اللہ عنہما سے  
 روایت کئے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماؤں کر میرے عمر بن ماروں کے ہی جیسی علیہ السلام تھے یہ حدیث ہے ابی اس  
 اسی تاریخ میں اور دیکھی فردوس میں اس عمر رضی اللہ عنہما سے یہ روایت کئے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماؤں اللہ تعالیٰ  
 کے روز و اس سے اول جو جھگر اگر گئے سو علی اور معاویہ اور سب میں اول جو جائے سو ابوبکر اور عمر یہ حدیث ہے  
 ابو جعفر عقیلی کہ اس الصعقاس اور اس عسکری مارچ میں علی رضی اللہ عنہ تھے اس کے قبل روایت کئے ہیں وہ بھی صحیفہ  
 الوہیم کتاب المہر میں حارس عنہ اللہ رضی اللہ عنہما روایت کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماؤں مثال ابوبکر اور عمر  
 سال بوج اور ابراہیم کی ہی عمر میں ایکے لہذا اللہ تعالیٰ کے کام میں تھوڑے بھی مادہ سخت ہی وہ صلوٰۃ تہا اور  
 دوسرے اللہ کے کام میں تہا رے تھوڑے صلوٰۃ طریقہ طہرائی کس میں اور اس عسکری مارچ میں ام سلمہ رضی اللہ عنہا روایت کئے تہا  
 کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماؤں آسمان میں دھرتے ہیں ایکے کر باہی شدت دوسرا امر کر باہی رہتی و دلوں میں  
 ہیں و دوسرے حرمل اور مکائیل ہیں اور دو عمر میں ایکے امر کرتے تھے رتھا دوسرا امر کرتے تھے شدت و دلوں  
 صلوٰۃ تھے و ابراہیم اور بوج ہیں ایسا ہی سر دھماکی ہیں ایکے کر تہا رہتی اور دوسرا امر کرتا ہی شدت و  
 ابوبکر اور عمر میں حافظ امام محدث حسن عباسی حرمل و اس عدی کامل میں اور الوہیم مسائل صحابہ میں اور  
 اس عسکری مارچ میں اس حارس رضی اللہ عنہما روایت کئے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ابوبکر اور عمر رضی اللہ عنہما کو  
 فرماؤں تمہاری سال جو فرستوں میں اور عمر میں ہیں ہی انکی خبر دتا ہوں ای ابوبکر تمہاری سال فرستوں میں سال  
 سال ہی جس کے اربابی اور اصحاب ابراہیم کی سال ہی قوم انکی کدے کی اور جو کچھ کر تھاکر گدے سر بھی کہے قوم  
 تَبَعِي فَإِنَّهُ مَبِيٍّ مِّنْ عَصَابِي فَإِنَّكَ عَقُورٌ دَجِيمٌ یعنی جو کوی میری راہ چلا سو وہ میرا ہی اور جس  
 مرا کہا ہاں ماسو تو جتنے والا مہراں ہی ای عمر تمہاری سال فرستوں میں حرمل کی سال شجاعت اور جنگ  
 اور نعمت اللہ کے دسموں کے واسطے لیکے اتر باہی اور امیاس بوج علیہ السلام کی سال کچھ سر تے تھے تَدَخَّرَ عَلَى الْأَمْرِ  
 مِّنَ الْكَافِرِينَ دَيَّارًا یعنی ای رست جھوڑیں رکا فردوس کسی کو حافظ عمر بن محمد ملا اسی شیر میں  
 اس مسعود رضی اللہ عنہ اور حاصی ابوبکر احمد بن الصحاک سابق عمر بن الوالدہ رضی اللہ عنہ روایت کئے ہیں  
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماؤں ابوبکر اور عمر کی سال مری ام میں الہما کی ہی ساروں میں کا  
 حطیثے میں اب رضی اللہ عنہ روایت کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماؤں اس سے پہلے کہ ابیہا میں  
 عمر بن الخطاب کو ملے اس کی سعاد آفا کی سی ہوگی جو چھے مار رسول اللہ ابوبکر کہاں ہو گے تو فرماؤں ہاں اسکو فرستوں  
 ہمت میں لہتہ کی مائدہ لیکے اس شد کو اس الحوری موصوعا میں اصل کیا ہے ہکا راوی عمر بن ابراہیم میں حالہ

کر دی ہستم ہوا ہی امام احمد اور ابو یعلیٰ اور حاکم نے علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ روایت کئے ہیں کہ بدر روز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مجھ کو اور ابوبکر کو فرماتے تھے ابیکے ساتھ جبریل اور دو دیگر کے ساتھ مسکائیل ہی امام احمد اور بخاری اور ترمذی اور ابو حاتم نے انس رضی اللہ عنہ روایت کئے ہیں کہ ایک بار نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور ابوبکر اور عمر اور عثمان رضی اللہ عنہم کوہ احد پر چڑھے یہاں کو حرکت دزلزلہ ہوا نبی صلی اللہ علیہ وسلم اپنے یاؤں سے یہاں کو مارا اور فرمادے ای خدا مارہے تیرے نبی ہی اور صدیق اور دو تہید امام احمد اور مسلم اور ترمذی اور نسائی اس حدیث کو ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ یوں روایت کئے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور ابوبکر اور عمر اور عثمان اور علی اور طلحہ اور زبیر رضی اللہ عنہم جبل حرا پر چڑھے پتھر حرکت کیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم فرماتا ہے تیرے ہر پہن ہی مگر نبی یا صدیق یا تہید مسلم کی دوسری طریقہ میں سعد بن ابی وقاص کا نام بھی مذکور ہے اور ترمذی نے سعید بن زید رضی اللہ عنہ یوں روایت کیا ہے کہ ان شخص شتی ہیں کہ زمین گواہی دیتا ہوں اگر دسویں کو بھی ہشتی ہی کر کے گواہی دیوں تو میں گنہگار نہ ہوں پوچھے وہ کیا تو کہے ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ جبل حرا پر تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم فرمادے ای حرا تیرے پر نہیں مگر نبی یا صدیق یا تہید محمد پوچھے یہاں پر کون کون کہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم تھے اور ابوبکر عمر عثمان طلحہ زبیر عبد الرحمن بن عوف پوچھے دسواں کون تھا جواب دے میں ترمذی نے کہا یہ حدیث حسن صحیح ہے اس حدیث کو ترمذی اور نسائی اور دارقطنی عثمان رضی اللہ عنہ یوں روایت کئے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کوہ تیر پر تھے آپ کے ہمراہ ابوبکر اور عمر رضی اللہ عنہما تھے اور میں بھی تھا یہاں پہلنے لگا اسکے پتھر گرنے لگے نبی صلی اللہ علیہ وسلم یہاں کو اپنے پاؤں سے مار کر کہے تیر ساکن رہ تیر رہنیں مگر نبی ہی اور صدیق اور تہید ترمذی نے کہا کہ یہ حدیث حسن ان روایتوں سے ظاہر ہے معلوم ہوتا ہے کہ یہ قصہ مکر ہو ہی لئے جگہ میں اور لوگوں کے تعین میں اختلاف واقع ہوا ہی بخاری اور مسلم وغیرہ نے سعید بن مسیب روایت کئے ہیں اس ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ روایت کیا ہے ایک بار میں وضو کر کے گھر سے نکلا اور یہ ارادہ کیا کہ آج کا تمام دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں رہنا مسجد میں لگے پوچھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کہاں ہیں لوگ کہ آپ اس طرف سدھار ہیں پھر میں دریا کرتا ہوا نکلا معلوم ہوا کہ آب باغ اریس پاس گئے ہیں میں اسکے دروازے جو خرے کے شاخوں سے تھا بیتھا جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قضاء حاجت سے فراغت پا کے وضو کئے میں آپ کے نزدیک دیکھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہر اریس کی میند پر بیٹھے کے یاؤں پر کا کپڑے کا کر کنوین میں پاؤں چھو رہے ہیں میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو سلام کر کے بھی دروازہ پر جا کر بیٹھا اور ابی جگہ کہا کہ آج میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا دربان ہو گا غرض میں بیٹھا تھا کہ ابوبکر رضی اللہ عنہ آگے دروازہ کھولنا چاہے میں پوچھا کون ہی کہے ابوبکر ہوں میں بولا تو وقف کیجئے میں جا کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عرض کرتا ہوں پھر جا کے عرض کیا

یا رسول اللہ لو کر حاضر ہیں دن مانگتے ہیں آئے انکو ادو دو اور حب کی مسارت مساؤں میں جا کے لو کر کو کہہ دیا لو کر کے  
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ذاتیہ طرف سے مدد دینے اور کپڑا کر کو میں میں ولسای مانوں چھوڑے میں جا کر دروازہ پر  
تھا اور میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے وقت میرا بھائی وصور کر رکھا اس کو میں نے مایکد کر رکھا اور وصور کر کے حلد  
سیر یاں آسوں میں کہا اگر اللہ تعالیٰ فلا نے کی معی اسے بھائی کی حوی چاہا ہی لو اسکو وہاں آگیا اس میں کسی نے دروازہ کو ہلایا  
میں لو چھا کوں ہی کہ عمرس الخطائیں میں لولائم تو دفع کھے تاس کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو عرض کرتا ہوں  
وہ ہیں آئے عرض کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرما انکو ادو دو اور حب کی مسارت مساؤں میں جا کے لو کر کو کہہ دیا عمر  
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مائیں طرف سے مدد دینے ولسای مانوں کو میں میں چھوڑے میں مھر کے دروازہ پر تھا  
اور کہا اگر مے بھائی کی حوی اندھا ہوا اسکو لاو گا اس عرصے میں کسی نے دروازہ کو ہلایا میں لو چھا کوں ہی کچھ اعمال  
س عفا ہوں میں لولائم تو وقف کھئے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کر رہا ہوں مھر کے رسول اللہ صلی  
علیہ وسلم عرض کیا آئے انکو ادو دو اور حب کی مسارت مساؤں میں جا کے لو کر کو کہہ دیا عمر  
کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تم کو حب کی مسارت دہیں ایک سو رجو تم کو مھنگا عمار نے کہہ دیا اللہ المستعان عمار  
دیکھ لو کوس کی مسارت جگہ مانی ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے معافی میں وصور حاس تھا جس کا رومی  
سعد بن المسد کے کہا ہی اسکی بایل میں مروے کیا ہوں یعنی لو کر او عمر حوا کے ماس تھا وہ ان کے قدر ہیں جو رسول  
صلی اللہ علیہ وسلم کے ماس میں اور حناں کی قرد و سری جگہ ہی کھاری اور مسلم اور ترمذی عمر و العاص رضی اللہ  
تہا کے ہیں کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو چھا لوگوں میں آئے ماس بادہ دو سے کوں ہی فرما سائشہ میں لولائم  
مردوں میں کوں لولائم اسکا تا معی عاصہ کا ماس لولائم کے بعد کوں لولائم عمرس الخطائیں کے بعد بھی حد حص کا نام  
اس حدیب کو اوداد اور رمدی اور اس مادہ السن سے واسطہ ہیں رمدی کہا وہ حد حص ہے حدیب اس عاصہ اور اس  
عہم بھی آئی ہی لکن ان کی روا میں عمر کا ذکر ہے امام احمد اور ترمذی اور نسائی اور حاکم نے عبد اللہ بن مسعود سے روا  
کئے ہیں کہا میں نبی عاصیہ رضی اللہ عنہا کو چھا صحابہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ماس کوں بادہ دو سے  
کہی لو کر میں لو چھا ایک بعد کوں کہی عمر لو چھا ایک بعد کوں کہی ابو عسیدہ س الخراج حاکم نے اس حدیب کی تصحیح کیا  
اس امی شہیدہ امام احمد اور اس مسیح اور اس امی ماصم اور ابو نعیم حلدہ میں اور اس حدیب میں اس حدیب سے اور امام احمد  
رمدی اور ابو نعیم معرو میں اور اس عمار کے عبد الرحمن بن عوف سے اور طبری اور اس عمار اس عمر سے روا کئے ہیں کہ  
صلی اللہ علیہ وسلم فرما انکو نکر فی الحبہ عمر فی الحبہ عثمان فی الحبہ علی فی الحبہ عند الزحمر بن عوف  
فی الحبہ طلحہ فی الحبہ الزہری فی الحبہ سعد بن ابی وقاص فی الحبہ سعید بن زید فی الحبہ



أَبُو عُبَيْدَةَ بْنِ الْجَرَّاحِ فِي الْجَنَّةِ يَعْنِي أَبُو بَكْرٍ هَشْت مِینْ جَانِیْگے دوسرے صاحبونکے شان میں بھی ایسا ہی فرما  
 بخاری اپنی تاریخ میں اور عبد الرحمن بن سعد اپنی سیر میں اور ترمذی اپنی سنن میں اور حاکم مستدرک میں اور ابونعیم  
 حلیہ میں ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کئے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرما ۱؎ الرَّجُلُ أَبُو بَكْرٍ نَعْمَ الرَّجُلُ  
 عُمَرُ نَعْمَ الرَّجُلُ أَبُو عُبَيْدَةَ بْنُ الْجَرَّاحِ نَعْمَ الرَّجُلُ أُسَيْدُ بْنُ حُضَيْرٍ نَعْمَ الرَّجُلُ تَابَتْ بَنُ فُسَيْنَ  
 سَمَاسَ نَعْمَ الرَّجُلُ مُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ نَعْمَ الرَّجُلُ مُعَاذُ بْنُ عَمْرِو بْنِ الْجَوْحِ يَعْنِي بَهْتَمِرُ دَا أَبُو بَكْرٍ ہجرت  
 صاحبونکے شان میں بھی ایسا ہی فرما ترمذی کہا بہت حد حسن طبرانی سہل رضی اللہ عنہ روایت کیا ہی کہ نبی صلی اللہ  
 علیہ وسلم حجۃ الوداع کے تشریف لائے بعد مبر پر سوار ہو کر اللہ کی حمد و ثناء کے بعد فرمایا ای لوگو ابو بکر نے مبر سے کبھی بدی نہ کیا  
 سو اسکا بہت حق غم جانو ای لوگو میں اسی ہوں ابو بکر سے اور عمر سے اور عثمان سے اور علی سے اور طلحہ سے اور زبیر اور سعد اور  
 عبد الرحمن بن عوف سے اور مہاجرین اولین سے یہ تم ان کے لئے جانو ابو داؤد و طیالسی اور امام احمد اور ترمذی اور نسائی  
 اور ابن ماجہ اور ابن حبان اور حاکم مسند کریم اور ابونعیم حلیہ میں اور بہقی سنن میں اور ضیاء مقدسی کتاب الخبائہ میں ابن  
 بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت کئے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرما میری امت میں اُپر زیادہ مہربان ابو بکر ہی اور  
 اللہ کے کام سخی والا عمر ہی اور صحابہ میں عثمان ہی اور برتر عالم حلال و حرام کا معاذ بن جبل ہی اور دانا تر قرآن  
 میں زید بن ثابت ہی اور برتر قاری ابی بن کعب اور ہر امت میں ایک امین ہو کر تا ہی امت کا امین ابو عبید بن الجراح  
 ترمذی نے کہا کہ بہت حد حسن صحیح ہی حدیث کو ابو یعلیٰ نے اس عمر سے روایت کیا ہی اس میں زیادہ کیا اور برتری چکونی کر لے  
 علی ہی اور حسن کو دہلی نے مسند فردوس میں ادب اس سے روایت کیا ہی اس میں یہ بھی زیادہ کیا کہ ترار اہد اور راہ میری  
 امت ابو ذر ہی اور ترار عابد اور پرہیزگار ابو الدہای اور برتر احلیم و سخی معاویہ بن ابی سفیان ہی اس حدیث کو ابن ماجہ اور  
 سمویر اور عقیلی کتاب الصغفائیں اور ابن الانباری کتاب المصاحف میں اور اسے کرنے ابی سعید خدری رضی اللہ عنہ  
 یوں روایت کئے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرما ۱؎ اس امت کا ترار رحم والا اُن پر ابو بکر ہی اور قوی کا اللہ دین  
 عمر ہی اور افرص کا زبید بن ثابت ہی اور اقضا انکا علی بن ابی طالب اور اصدق حباب بن عثمان بن ابی اس  
 امین ابو عبید بن الجراح ہی اور کتاب اللہ کا برتر قاری ابی بن کعب اور ابو ہریرہ علم کا ظرفی اور سلمان عالم جنی کے  
 علم کو انتہا نہیں اور معاذ بن جبل حلال و حرام کا اعلم الناس اور آسمان سایہ نہیں کیا اور زمیں اٹھائی نہیں کسی کو جو  
 زبان کا سچا زیادہ ہو ابو ذر طبرانی اوسط میں اور ابن عساکر تاریخ میں جابر رضی اللہ عنہ یوں روایت کئے ہیں کہ رسول اللہ  
 صلی اللہ علیہ وسلم فرما میری امت میں اُپر برتر مہربان ابو بکر ہی اور ارفق میری امت میں انکے لئے عمر ہی اور اصدق میری  
 حباب بن عثمان ہی اور اقضا میری امت کا علی بن ابی طالب اور اعلم انکا حلال و حرام معاذ بن جبل ہی قیامت کے دن

علما کا مس دور ہو گا بعد ازاں مکہ کی سربلے اور برافاری مری اس کا اتنی اس کھیت اور ارض کا مردن ٹاسی اور  
 عجم یعنی انوالدردا کو عباد حاصل ہوئی ترمذی اور ابو نعیم تصانیل صحابہ میں اس عساکر اسی تاریخ میں علی رضی  
 رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرما لیا کہ اے ابوبکر برائے رحم کر اسے اسی لڑکی مجھے نکاح کر دیا اور مجھے  
 والہجرت کی طرف لے گیا اور ملال کو اسے مال آزاد کیا اور کسی مال مجھے اسلام میں بعت دیا اور احوال کو مکہ کا مال بعت دیا اور  
 اللہ رحم کرے حق بات کہا تھا اگر نہ کر شش حق بات کا کہا اسکو ایسے دو سو تین کچھ اور ابا عثمان برائے رحم کرے حق  
 اسے حکایت ہے اور جس العسکر کی یعنی عروہ و موکب کی یاری کر دی اور باری سجد کو کسادہ کیا علی برائے رحم کرے حق  
 حق کو اپنے ساتھ رکھ دہ جہاں کہیں جاؤ مرید سنی کہا کہ ہر حد عریک اور اس الجوی اسکو دایا میں اصل کہا ہے اور  
 میراں میں اسکو مکر حد میں من سمار کیا اور اسکا راوی مختار بن یوسف مکر الحدیث ہی لیکن سیوطی نے اس حد کی  
 تصحیح کی ہے اس عساکر نے اس سعد رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا میرے بعد جو فام  
 ہوگا پھر اس کے بعد فام ہوگا اور میرا اور جو چاہے اس میں اس عساکر کو اپنی تاریخ میں مات اس سے روایت کیا ہے  
 کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے ہاتھ میں لکڑے لئے و حضرت کے ہاتھ میں کھج اور ہم انکی آواز سے نکلنے لگے اہل  
 دیکے ہاتھ میں بھی لکڑے ہم انکی آواز سے نکلنے لگے ہاتھ میں لکڑے ہاتھ میں بھی لکڑے اور ہم سے ایک لکڑے ہاتھ میں  
 دے لکڑے ہاتھ میں بھی لکڑے سو ہم سے بعد ہمارا ایک ایک کے ہاتھ میں دو کو کسی کے ہاتھ میں تین تین ہیں کئے اس حد کو  
 اس عساکر نے جس علی رضی اللہ عنہما سے ہی روایت کیا ہے اور اسکو مرار اور طرائی اور سبط میں الود سے بھی روایت ہے  
 ابوالحسن جوہری اسی امالی میں اور اس عساکر کو اپنی تاریخ میں علی رضی اللہ عنہ سے روایت کئے ہیں کہ میں نے جو ہمارا رسول  
 پیامت کے دن اول کون حساب کے واسطے ملا ما حایو گیا تو فرماں اسے رو رو دگا کہ رو رو دکھرا ابو کا حق قدر اللہ  
 حایا ہی ہر مجھے حصت ہوگی میں کلو گا بعد ابوبکر مرد و اساکھرت ہوینگے پھر کھستن باکے پیلے بعد عمر کے ابوبکر  
 دو اساکھرت ہوینگے پھر حسن باکے چلیے گئے جو عمار کا کیا حال ہی تو فرما عمار تری سرم والا ہی میں سرور دگا  
 حروصل سے عرض کیا کہ عمار کو حساب کے واسطے پھر امیر اللہ تعالیٰ مری سفارت کو قبول کیا ابوالو نعیم تصانیل  
 صحابہ میں اور خطبے اس عساکر حارر روایت کئے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا تمام عالم کے سچے سچے  
 امیر اور مرسلین کے اللہ تعالیٰ امیر امیر کو پسند اور مرید واسطے میرا صحابہ سے خارج حص کو پسند کیا اور انکو حرا صحابہ کما اگر نہ  
 میرے اصحاب میں حری و حار لاکر اور عمر اور عمار اور علی ہیں خطبے کہا ہے کہ ہر حد عریک دو سو لوگ کہ ہر حد  
 صعیق یا کچھ اں جمیں ابوبکر کی محبت میں اور ان کو سنا والوں کے لئے وحید حو وارد ہیں اس کے میں  
 معلوم کیجئے کہ تمام صحابہ کی محبت اور تعظیم و احسان الیہ بعض مساوات کے کھاتا گیا ہے اور مرحہ لیاں کا نام

حدیث کا لفظ ابوبکر یعنی ابوبکر  
 والہجرت میں صلی اللہ علیہ وسلم  
 مری کار حرکت  
 ۱۲

احمد اور بخاری اور مسلم اور ابو داؤد اور ترمذی ابی سعید اور مسلم اور ابن ماجہ ابو ہریرہ روایت کئے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا میرے اصحاب کو گالیان دو برابر انفس جسکے دست قدرت میں ہیں اسی کی قسم تم سے کوئی جبل برابر سو ناخرج کرے گا تو انکے ایک آدھے مد کے برابر نہ ہوگا اور امام احمد اور بخاری تاریخ میں اور ترمذی اور ابو نعیم میں اور بیہقی شعب اللیمان میں عبد اللہ بن معقل رضی اللہ عنہ روایت کئے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا اللہ سے روئے اللہ درو بر کھا ہے کہ حق میں کچھ کہنے سے میرے بعد انکو نسانہ مت پھراؤ جن انکو دوست رکھا تو میری دوستی سب کے انکو دوست رکھا اور جن ان سے دشمنی رکھا اور جن انکو ادا دیا وہ مجھے ادا دیا اور جس نے اللہ کو ادا دیا تو اس سے عنقریب اللہ تعالیٰ مواخذہ کرے گا اس کی سند میں عبید بن ابی رافع مجاہد بن جندبہ صدوق ہی اور عبد الرحمن بن یادہ ہی حافظ عسقلانی کہا کہ وہ مقبول ہی سیوطی نے کہا کہ وہ حد حسن اس مضمون کے احاد بہت ہیں ہم انکو اس مقام میں لکھ کے مخصوص اتحاد جو محبت میں ابو بکر رضی اللہ عنہ کے اور انکی ایز کے وعدہ میں حواریوں میں یہاں لکھتے ہیں بخاری ابی الدرداء رضی اللہ عنہ روایت کیا ہے کہ ایک روز ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے یا شقی تھے کہ ابو بکر کے سلام کئے اور کہ میرا اور عمر بن الخطاب کے درمیان کچھ باب ہوئی ہیں جلد سے انکو کچھ برہکے لولا پھر میں نادام ہو انکو کہا میری تقصیر معاف کر دو عمر معاف کئے اس لئے میں حاضر ہوا ہوں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تیس بار فرمایا ابو بکر اللہ تجھ کو بخشے گا بعد عمر نادام ابو بکر کے گھر کو گئے وے گھر میں نہیں تھے پھر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور حضرت کو سلام کئے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا چہرہ مبارک غضب سے سرخ ہوا ابو بکر ادا ت ساگ ہو کے گز گون پر کھڑے ہوئے اور دوبار عرض کئے یا رسول اللہ میرے لئے دقتی ہوئی تھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا اللہ تعالیٰ مجھے تمھاری طرف بھیجا تو تم کہے تو چھوٹا ہی اور ابو بکر کہا سچا اور اسی جان مال سے میری غمخواری کیا سو کیا تم میرے رفیق کا بیچا ہنس چھوڑتے چھوڑتے اسکو دوبار فرمایا اسکے بعد پھر کوئی ابو بکر کو ایز دیا اس حدیث کو اس علی بن عمر سے بھی روایت کیا ہے اسکی روایت میں یون ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا میرے رفیق کو کچھ کہہ کے مجھے ایزانہ دو کیونکہ اللہ تعالیٰ مجھے ہدایت دے گا جس دیکے بھیجا تم سب کے تو چھوٹا ہی مگر ابو بکر کہہ دو سچا ہی اور اللہ تعالیٰ اسکو میرا صحابی کہے بولا نہیں تو میں اسکو اپنا خلیل یعنی دوست جانی کہا پر وہ اسلام کا بھائی ہی ابن عساکر نے مقدمہ رضی اللہ عنہ روایت کیا ہے کہ عقیل بن ابی طالب ابو بکر باہم ایک دوسرے کو گالیان دے ابو بکر سبائے نساخ یعنی بہت ترہ کے دشنام دینے والے تھے یا لوگوں کے نسب سے خوب قف تھے لیکن عقیل کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے فراہم رہنے سے خاموش رہا اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے عقیل کی شکایت کئے نبی صلی اللہ علیہ وسلم اٹھ کے خطبہ پڑھے اور فرمایا تم میری خاطر سے میرے رفیق کا بیچا نہیں چھوڑتے تمھارا اور اسکا کیا نشانہ دیکھو

لوط صاحب کابول ہے  
اللہ تعالیٰ انھیں آفریں  
عاصم رضی کا ترجمہ ہے ۱۱  
سے کان اللہ

بہار دی کا شریف ۱۲

اللہ کی قسم تم سے کوئی ہنس مگر اسکے دروازہ مبارک ہی مگر لوگوں کے دروازہ بر لوہی اللہ کی قسم تم محکوم ہوئے تو جھٹھو تھابی لوکر کے پوچھا اور ہم اسماں چھار کھئے اور لوکر نے اسماں مجھے دیا اور ہم مجھے رسوا کئے لوکر مری عجوباری کیا اور مریاں ہوا امام احمد نے محدث جمع سلی سے روایا کہا ہی کہی صلی اللہ علیہ وسلم مجھے ایک میں العام دے اور لوکر کو بھی سو مہر اور لوکر کے درمیاں ایک ہے کے درخت کے واسطے احلافت ہوا میں لولا وہ میری سرحد میں لوکر مری سرحد میں ہوا ہر اور ایک درمیاں گھسگو ہوئی لوکر مجھے رہنے کے مات کہے ہر بادام ہو کے فرما تم مجھے بھی دسی ہی بات کہو باد لاہو جاؤ میں لولا انکو میں خواہ دو گا فرماؤ مجھے بھی سخت بول ہوں میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ماس میں یاد کرو گا میں کیا نکلوں وہ ماب ہر گرہ بولو گا ہر لوکر چلے گئے اور اسلام کے فیصلے والے انکے مجھے کہے لگے اللہ لوکر پر رحم کرے و تم مریاں کی فرما دی جائے اھوئی سادی کہے ہیں میں اپنی قوم والوں کو لولا تم جاؤ وہ کوئی وہ لوکر صدق ہیں وہاں میں کے دوست جو عار میں تھے اور اسلام کے صحابہ مری ملک کے واسطے جمع ہو ہو دیکھیں لو و تم مرجھا ہو دینگے اور انکے حفا ہوئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بھی حفا ہو دینگے اور ان دونوں کے عہدے اللہ بھی عہدے میں آدینا تو رسوا ہلاک ہوگا عمر میں اکلا لوکر صدق کے مجھے گیا لوکر صلی اللہ علیہ وسلم کے ماس چاکے تو با حلی ہی ہسکویاں کئے صلی اللہ علیہ وسلم مرا تھا کے مجھے دیکھے اور فرما ہی رسوا کر اور صدیق کے درمیاں کہا ہی میں عرض کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اسماں صدق میں مجھے ایک رہنے کہتے تھے رسوا معلوم ہوا ہر صدق کہے میں جو لولا ہوں تم بھی مجھے کہو باد لاہو جاؤ میں اب کے نا انکو لو لیتے انکا سات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماؤ جو کیا لوکر کو اوائت کے وہ ماس بول لیکن لوں کہہ ای لوکر اللہ م کو معہر کے ہر میں لولا ای لوکر اللہ انکو معہر کرے لوکر رو ہو گئے سوطی نے کہا ہی کہ اس حد تک سد جس اس عساکرے اس رضی اللہ عنہ رسوا کیا ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرما لوکر کی دوسی اور انکا مری عام امب رسوا ہی اس عساکر اور حاکم اسی مارچ میں اور انکو تعلیم فصائل صحا میں اور حطی مارچ میں اور دہلی مسند و دوس میں سہل رضی اللہ عنہ بھی رسوا کیے ہیں اس معہر اندلسی کات السعالم میں رضی اللہ عنہ سے رسوا کہا ہی کہ انکا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مار ہوئے لوکر رضی اللہ عنہ صبح ہی آپکو دیکھے آ لوکر کو یہاں بسد بھی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس ایسے رکوی سعت کر ماعرض ہی صلی اللہ علیہ وسلم گھر کے صحن میں درجہ میں جلو کے مادی بر سر رکھے سوئے ہے لوکر کہے السلام علیک آج صبح کو ہی صلی اللہ علیہ وسلم کا مراح کھنا و جب کہ یا حلقہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کھا فلاح پانا اور جس تم سے سداو کی تو اس کا اعصاب ہوا اٹھاری دوسی رسوا صلی اللہ علیہ وسلم کی دوسی ہی اور تمھارے سمون کو محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی شفاعت معہر ہوگی ہم اللہ کے سرگزشت ماس آوے کر دیکھ گئے وجہ اکھ سے ماس بھی صلی اللہ علیہ وسلم ہو سیار ہو کے لوکر سے لوچھے ہوا دار کا

ابو بکر باجرا بن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلمؐ فرمائی ابو بکر وہ وحیہ نہیں جبریلؑ تھے اللہ تعالیٰ تم کو جو نام رکھا ہی سکو اللہ تعالیٰ کی طرف سے بیان کئے انھوں نے ہی مومنوں کے دل میں تمھاری محبت والا اور کافروں کے دل میں تمھاری عداوت کا ملا اپنی سیر میں ابن عباس رضی اللہ عنہماؓ روایت کیا ہے کہ ابو بکر رضی اللہ عنہ بنی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ جب غار میں بہت پیاتے ہوئے بنی صلی اللہ علیہ وسلم سے لستگی کی شکایت کئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انکو کہے تم غار کے اوپر جاؤ اور پانی پو ابو بکر کہتے ہیں میں غار کے اوپر گیا اور پانی پیا شہد سے رباہہ سنیرین اور دودھ سے رماہہ سعید اور مشک زماہہ خوشبو تھا جس نے پی کے بنی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آنا پوچھے کیا تم پانی پئے ہو میں بولا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا میں تم کو خوشخبری دوں میں بولا ہنر فرما اللہ تعالیٰ فرشتے کو جو ہشت کے ندون میں ہو کل ہی امر کما کہ ہشت کی ایک سی کو غار کے پاس لیجانا ابو بکر یو میں بولا یا رسول اللہ کما مجھے اللہ تعالیٰ کے پاس اتنا مرنے ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا بلکہ اس زماہہ قسم ہی اسکی جو مجھے حقیر بھیجا تم سے بعض رکھے والا جس میں جایگا اگر اُسکو ستر نبی کا عمل ہو گا ابن مردویہ اپنی فوائد میں عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہماؓ روایت کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا لوگوں کا کبھی طور ہی میرے بعد کو نور سے اور مبروزیر اور غار کے رفیق یعنی ابو بکر حق میں جو وصت کیا اُسکو ضایع کئے میری شفاعت سے محروم ہیں طبرانی کبیر میں ابن عمر رضی اللہ عنہماؓ سے بڑا کہا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا میرے صاحب کچھ بول کے مجھے ابدامت دو کہونکہ اللہ تعالیٰ مجھے ہشت اور دن حق دیکھ بھی اتم کہے کہ جو چھو تھا ہی ابو بکر کہے تو چھا ہی اللہ تعالیٰ انکو صاحب کے کہا نہیں تو میں انکو اپنا خلیفہ کہتا لیکن اللہ کے دن کی اخوت حاصل ہی یعنی دین انکا اور میرا ایک ہی رہنے سے نسبت اور ہی کی موجود ہی حافظ ابو حیدر اسمعجل بن علی سمانی نے کتاب المواقف میں قبیل حازم سے روایت کیا ہے کہ ابو بکر اور علی مرتضیٰ صلی اللہ عنہما میں نام ملا تا ہوا ہی ابو بکر علی کو دیکھ کے مسکے علی پوچھے تم کیوں تبسم کرتے ہو ابو بکر فرمایا میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہوں فرمایا شرط پر کوئی نہ گذرے گا مگر حکمو علیؑ ان کے نوشتہ کر دیا ہی علی مرتضیٰ ہنسے اور فرمایا سنو میں تم کو بہت بات دیا ہوں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا نوشتہ دجیا گا مگر اُسکو جو و ابو بکر کو دوست رکھا ہی کا حافظ عمر بن محمدؓ اپنی سیرت میں ابن عمر رضی اللہ عنہماؓ روایت کیا ہے کہ ایک یہودی ابو بکر کے پاس آیا اور بولا قسم ہی اسکی جو موسیٰ کو کلیم کر کے بھیجا میں تم کو دوست رکھنا ہوں یہودی کی طرف حقارت سے التفات نہ کئے پھر جبریلؑ نے ہی صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل ہوئے اور کہے یا محمد العلیٰ العلیٰ تم کو سلام کہا اور فرمایا ابو بکر کو دوست رکھنا ہوں کر کے یہودی جو بولا اسکو کہ ابو بکر کو تو دوست رکھنے کے سبب سے دو چیزیں دوزخ میں کی کم کیا تیرے پانوں کی بیریان اور گردن کا طوق پھر نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے یہودی کو بلا کے یہ خبر دئے یہودی اپنا سر آسمان کی طرف اٹھا کے کہا اشھد ان لا الہ الا اللہ والحد

[illegible]





حرم اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا اس کی سب سے حسرت میں حرم کے  
 میں آسمان میں دکھا گھوڑیں باندھے لگام دھوئے کھڑے ہیں ولید ہیں کرنے اور بستانا ہیں کرنے اور عین ہیں  
 کرنے ایک سر راوی کے ہیں سرج اور ایک سم سرجہ کے ہیں سر اور ایک کان عقیق کے ہیں برادر اور انکو رہیں میں پوچھا ہے  
 گھوڑے کس واسطے ہیں تو حرم نے کہا انکو کر اور عمر کے محسوس کے واسطے ہیں دھماکے دن ان یاروں پر سوار ہو کے اللہ سے  
 ملا کرینگے اس حوری کہا ہے حدیث موضوع ہے اور حضرت عائشہ حدیث منکر ہے اور وہی سراں میں کہا ہے حدیث کذب ہے  
 حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا میں نے اس کو دیکھا ہے اور ہر روز صلی اللہ علیہ وسلم اس کے پاس کے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا  
 دس ماہیں سر ہر روز سے ہیں انکو کر اور عمر کے دوستوں کے واسطے اسے سحار کرتے ہیں اور دوسرا سماں میں آتی ہر روز  
 ہیں انکو کر اور عمر کے دوستوں کو لے کے ہیں اس حوری اسکو بھی موضوعات میں اصل کیا ہے اور حضرت عائشہ حدیث منکر  
 ابو سعید الخدری سے روایت ہے کہ اس کو دوسری ایک لڑکی نے لکھ کر دیا اور وہی اللہ راہد  
 محمول ہے اس کو دلی طاؤس عمارت حدیثی روایت ہے اس کو بھی حدیث منکر ہے حدیث منکر ہے حدیث منکر ہے حدیث منکر ہے  
 اس میں کہا ہے حدیث منکر ہے حدیث منکر ہے حدیث منکر ہے حدیث منکر ہے حدیث منکر ہے حدیث منکر ہے حدیث منکر ہے  
 حدیث منکر ہے حدیث منکر ہے حدیث منکر ہے حدیث منکر ہے حدیث منکر ہے حدیث منکر ہے حدیث منکر ہے حدیث منکر ہے  
 علیہ وسلم فرمایا جو کوئی انکو کر دوسرے کھگا دھماکے دن انکو کر جہاں ہیں ان ہینگا اور جو کوئی عمر کو دوست کھگا  
 جہاں ہیں ان ہینگا اور جو کوئی عمارت کھگا وہ جہاں ہیں ان ہینگا اور جو کوئی اس کو دوست  
 رکھگا ان کے ساتھ ہیں ان ہینگا اس قایع اور انکو لعم کے المعروض اور ہر روز صلی اللہ علیہ وسلم اس کے پاس کے ہیں کہ  
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا تم دیکھو گے کسی کو کہ انکو کر اور عمر کا ذکر بدی کرتا ہے اسکو قتل کر دو کہ وہ اسلام  
 مذہبی کا ارادہ کیا ہے اس عساکر نے اس صلی اللہ علیہ وسلم اس کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا جو کوئی  
 دوسری ساتوں کے دل میں جمع ہیں ہوتی اور انکو دوست ہیں رکھگا مگر مومن و خارجہ انکو کر اور عمر اور عثمان رضی  
 اللہ عنہما سے روایت ہے کہ اس صلی اللہ علیہ وسلم اس کے پاس کے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا  
 اللہ تعالیٰ ہم پر انکو کر اور عمر اور عثمان رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ اس صلی اللہ علیہ وسلم اس کے پاس کے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا  
 انکار کرنگا اسکی ہمار اور رکوہ اور ورورہ اور حج معقول ہوگا اس علی اور اس عساکر نے اس عمر رضی اللہ عنہما سے  
 روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا اللہ تعالیٰ مجھے میرا صحابہ سے خارجہ انکو کر اور عمر  
 عثمان اور علی رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ اس صلی اللہ علیہ وسلم اس کے پاس کے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا  
 المسحی من اللہ عنہ روایت ہے کہ اس صلی اللہ علیہ وسلم اس کے پاس کے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا

اور پھر ان بخاریوں سے یوں روایت کیا ہے کہ دوستی ابی بکر اور عمر کی سبب ہی اور ان دونوں سے بغض رکھنا کفر ہی اور نبی  
 اور عیسا کر انس سے یوں روایت کئے ہیں کہ دوستی ابی بکر اور عمر کی ایمان ہی اور بغض اسے لعن اور عیساکر اور علی ص  
 یوں روایت کئے ہیں کہ ابوبکر اور عمر کی دوستی ایمان ہی اور ان دونوں کی عداوت کفر ہی سندان وایتوں کی ضعف و عقیلی  
 کتاب الضعفاء میں اس رضی اللہ عنہ روایت کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرما اللہ تعالیٰ مجھے پسند کیا اور میرا صحاب  
 اور اہل ہمارے کو میرے پسند کیا ایک قوم انکا سب سے بگے اور ان سے بغض رکھنے کے تم و اسے لوگوں کے ساتھ مست ہٹھا کر داور انکو  
 کچھ کھلایا بلایا مت کرو اور انکے ساتھ مناکحت نہ کرنا ابودرہروی اور ذہبی اس عمار رضی اللہ عنہما روایت کئے ہیں کہ  
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرما آخر زمان میں ایک قوم ہوگی انکو رافضی کہا کر گئے و اسلام کو رخصت یعنی ترک کر گئے تم انکو  
 قتل کرو کیونکہ وہ مشرک ہیں طرابلسی صابہ میں اور لا لکائی کتاب السنن علی رضی اللہ عنہ روایت کئے ہیں کہ  
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا علی میں تمکو ایک عمل کی خبر دیتا ہوں تم اگر اسکو رو گئے تو بہنسی ہو گئے اور تم سختی  
 ہی ہو میرے بعد ایک قوم ہوگی انکو رافضی کہیے تم انکو یا د گئے تو قتل کرو کیونکہ وہ مشرک ہیں علی مرتضیٰ فرمایا ہمارے بعد  
 ایک قوم ہوگی ہماری دوستی کا دعویٰ کر لگی اور ہم پر جھوٹے بائبن باندھیں گے وے لوگ دین خارج ہیں انکی علامت  
 یہ ہے کہ وہ ابوبکر اور عمر کا سب کر گئے کا ابودرہروی علی رضی اللہ عنہ روایت کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
 فرمایا میری امت سے آخر زمان میں ایک قوم پیدا ہوگی انکو رافضی کہیے کیونکہ وہ اسلام کو رخصت کرتے ہیں ارقطنی اور ابن  
 ابی عاصم کتاب السنن میں اور اس میں ہے علی رضی اللہ عنہ یوں روایت کئے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرما  
 عنقریب ایک قوم ہوگی انکا لقب رافضی ہوگا ای علی لو اگر انکو دیکھے تو قتل کرو کیونکہ وہ مشرک ہیں میں کہا رسول اللہ  
 انکی علامت کیا ہے فرمایا جو اوصاف چھ میں ہوں وہ ان اوصاف سے مجھ کو سراہو گئے اور سلف طعن کرینگے ایک ہے  
 میں یوں آیا ہے میرا صحابہ طعن کرینگے اور انکو بد بولیں گے ابن شبران اور حاکم نے کتاب الکی میں علی رضی اللہ عنہ سے  
 روایت کئے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا علی ابک قوم ہوگی تیری دوستی کا دعویٰ کرینگے قرآنکی تلاوت  
 کیا کرینگے لیکن وہ تلاوت انکی ہنسی کے ہمارے سے بخا ورنہ کر لگی انکا لقب رافضی ہوگا ای علی لو اگر با یکا تو قتل کرنا کیونکہ  
 وہ مشرک ہیں معلوم کیجئے کہ فقہاء کو ذہ اور ان کے سوا انکے جماعت اہل علم سے سات بیخون کی کفر کا حکم کئے محمد بن یوسف  
 فرمایا کہا ہے ابوبکر کا جو سب سے وہ کا فر ہی بنائے یہ رہنا اور احمد بن یونس اور ابومکر بن مانی بھی روافض کی تکفیر  
 اور کہہ اکا دینہ کھانا کیونکہ وہ مرتد ہیں اور ابومکر کو ذہ سے عبداللہ بن ادبس کہا ہے روافض کے لئے شفاعت نہ ہوگی  
 کیونکہ مسلمان شفاعت کا مستحق ہی نہ ہوں مسلمان نہیں اور عبدالرحمن بن ابزی صحابی کہے ہیں جسے ابوبکر اور عمر کا کہ  
 اسکو قتل کرنا واجب ہے ابن خرم کہا ہے روافض اور خوارج کی کفر جو شخص کیا ہے اسکی دلیل یہ ہے کہ وہ اعلام صحابہ کی تکفیر

کرتے ہیں جسکو طبعی ہستی کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم و ماویں انکی تکفیر جو کیا اسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
بول کی تکذیب کے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تکذیب کیا وہ نے شک کا درجہ اتنا ہی کے مدہ ہے دو حیر  
ماویں حسین ابی طلحہ میں لکھا ہی صحابہ کا جو سب کرے وہ فاسق ہی اس سے مخصوص جس میں ماحسین کا جو سب کرے  
اس میں دو دو تہائی وہ ہر ہی سب کرے والا کا درجہ کو مکر انکی امامت پر تمام اجتماع کر چکی اجتماع کا انکار کیا وہ کا درجہ  
دوسری وجہ وہ فاسق ہی کا درجہ میں بھی صحیح ہی کو مکر ہمارے جو علماء اہل بدلت کی کھڑے میں کرتے امامت پر انکو کہہ  
رضی اللہ عنہ کے جو اجتماع ہوا اگر وہ حجت طبعی امام کے معنی میں ہی لیکن اسے انکار سے کفر لازم نہیں ہونا کہ  
کہ جو اجتماع حکم شرعی پر ہوا ہی اسے انکار سے کفر لازم آتا ہی خلاف حکم شرعی ہیں بلکہ وہ واقعہ حادثہ ہی اسے انکار سے  
کفر نہیں ہونا اس حشر بھی لکھا ہی انکو دیکھ کہ جسکو صلی اللہ علیہ وسلم ہر سب کی سبابت دے ہی کسی انکی کھڑے  
اسکا حکم انصاف سماعی کچھ نہیں لکھے مری راہی ہے ہی کہ وہ مطاع کا درجہ کو مکر اس میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ  
وسلم کی تکذیب انو حصہ کا مدہ ہے ہی کہ اگر کسی انکو مکر کی امامت کا انکار کیا وہ کا درجہ صحیح بول پر اگر سب  
کما انصاف رکھا وہ گمراہ ہی کا درجہ میں قطع میں لکھا ہی و انصاف کی امداد صحیح ہیں کو مکر کا انکار کی خلاف  
انکار کرتے ہیں حالانکہ تمام صحابہ انکی خلافات پر اجتماع کیے ہیں اور عمرہ العاصی میں لکھا ہی جو انصاف انکر کی  
خلافات کا انکار کرے اسے صحیح قرار دھنا صحیح ہیں مرنے والی ہی انصاف لکھا ہی اور انکا امداد صحیح ہو نہ کا سببت ہی  
جو انکا درجہ میں اور فتاویٰ مدلعہ میں لکھا ہی انکو مکر کی امامت کا جو انکار کرے صحیح بول ردہ کا درجہ انصاف ہی مکر کی خلاف  
جو انکار کرے صحیح بول رکھا درجہ خلاف اور مراد میں لکھا ہی جو انصاف جس کا سببت لے کرے کا درجہ جو قرین جس  
شیخ کا سببت کیا ان میں طعن کیا وہ کا درجہ انکو قتل کر ماوا حجت اگر تو یہ کہ اختلاف ہی کہ وہ معمول ہی ہیں  
شہید کہا تو انکا معمول ہیں اور اسلام قبول ہیں بقیہ انواللیت سحر قدی اور انو نصر دوسری اسی قول کو لکھ  
کئے ہیں فتویٰ دے کے واسطے وہی بول محتار ہی قاضی عیاض مالکی لکھا ہی کہ امام مالک کے مدہ میں مسطور بولانہ کہ  
صحابہ کو مدہ کہنے والے رفدہ سببی امام مالک کے کسی ہی صلی اللہ علیہ وسلم کو مدہ کہا انو اسکو قتل کر ماوا جس میں صحابہ  
مدہ کہا انو اسکو قتل کر ماوا ہی کہ جس صحابہ میں انکو مکر یا عتقاں یا معاویہ یا عمر وں العاصی رضی اللہ عنہم کو  
لولا کہ وہ گمراہ تھے کا درجہ تو اس شخص کو قتل کر ماویہ لکھے دوسرے الفاظ مدہ کہ تو اس کو سببت تقریر کر ماوا جس میں  
کہا تو سببت علویا اور عیاض کی غیر کیا تو اسکو سببت تقریر دیا حجت اسے بخادر کر کے انکو مکر اور عیاض کی حجت کر ماوا  
اسکو تری سرادیا مکر اسکو مارا اور فیدہ دار میں رکھا یہاں ملگے وہ وہیں مر جاوا لیکن اسکو قتل کر ماوا اور  
اس انی دیکھتوں لعل کہا ہی کہ جس انکو مکر اور عمر اور عیاض اور علی کو کہے کہ خلافات اور کفر مرتھے تو انکو قتل

حسن ملانہ کہے ہیں حسن سبکا  
مسند ہی میں مدد انا دے  
مراد عثمان اور علی  
حسن امداد  
۱۲

کرنا انکے سوا دوسرے صحابہ کے حق میں ماب کہے تو اسکو سخت تعزیر دینا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے حبس کی سختی سے کہے تو اس کے قتل کا حکم کرنے میں جبرائیلؑ نہ کرو گا لکن اسکو خوش رو گا اور ابولہیٰ حبس کیا ہی ہمارے فقہاء کا یہ قول ہے کہ حبس صحابہ کے بنا حلال تھا تو وہ کافر ہی اگر حلال نہیں سمجھا تو فاسق ہی کافر ہیں چھتواں چمن صحابہ وغیرہ انکی طرح کرنے میں تمام صحابہ صدیقین سے نہایت ادب کے نئے تھے اور انکو ایسا پیر و مرشد جانا کرتے تھے او انکو آرزو تھی کہ آخر میں ابوبکر رضی اللہ عنہ کا مقام حاصل ہو کہ بخاری نے چار صریح روایت سے یوں روایت کیا ہے کہ عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ نے ابوبکرؓ سیدنا و اعقابنا سیدنا یعنی ابوبکرؓ ہمارے دس دس ہیں اور ہمارے دس دس بلال کو آزاد کیا بخاری نے سقیفہ کی حد میں نبی علیہ السلام رضی اللہ عنہما روایت کیا ہے کہ عمر رضی اللہ عنہ ابوبکرؓ کو کہے اَنْتَ سَيِّدُنَا وَخَيْرُنَا وَاحْسَنُ الْاَسْوَالِ لِلَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ یعنی اب ہمارے دس دس ہوتے ہیں اور ہم میں زیادہ دوست رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بخاری نے شمس رزن مجمر سے روایت کیا ہے کہ جب عمر رضی اللہ عنہ کو زخم لگی تو ابن عباسؓ نے بطور تسلی کے کہے اے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی صحت میں خوب سے رہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دنیا رحلت کرے آسے راضی گئے بعد اُسے ابوبکرؓ کی صحبت میں جو طے سے رہے ابوبکرؓ دنیا رحلت کرنے وقت آسے راضی گئے انکے بڑے عمر رضی اللہ عنہ کہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت میں میرا رہنا اور حضرت میرے راضی رہنا جو نعم ذکر کئے ہو وہ اللہ تعالیٰ کی مسرت ہی جو مجھے دے اور ابوبکرؓ کی صحبت میں میں رہا اور انھوں نے میرے راضی جانا وہ اللہ تعالیٰ کی مسرت ہی جو مجھے دیا الحدیث معلوم کیجئے عمرؓ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آیا رہا جیسا اللہ کی نعمت جانتے ابوبکرؓ حد مشکو بھی ویسا ہی جانتے اس سے معلوم ہوا کہ عمرؓ ابوبکرؓ کے ساتھ کمال ادب رکھے اور انکا تراحق اپنے پر گنتے تھے جس پر مزید نہیں بخاری اور سلم نے انس رضی اللہ عنہ سے روایت کئے ہیں کہ امک شخص نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس آیا اور بتھا یا رسول اللہ قیام کب آگے آئے ہائے نونے قیامت کے واسطے کہا تیاری کر رکھا ہی اسنے کہا میں تو کچھ بیار نہیں ہوں لیکن میں اللہ کو اور اس کے رسول کو دوست رکھتا ہوں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مرا اَنْتَ مَعَ مَنْ اَحْبَبْتَ یعنی تو اس کے ساتھ ہو گا جسکو دوست رکھتا ہی انس کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہ فرماتے ہم اتنا خوش ہو گے کسی بات سے اتنا خوش نہیں ہوئے انس کہتے ہیں میں نے اللہ کو اور اس کے رسول کو اور ابوبکرؓ اور عمر رضی اللہ عنہما کو دوست رکھتا ہوں مجھکو امید ہے کہ انکے ساتھ رہوں اگر یہ میرے عمل ایسے نہیں جو انکے تھے معلوم کیجئے کہ انس رضی اللہ عنہ باوجود رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے خادم رہتے یہ ابوبکرؓ اور عمرؓ کے ساتھ رہنے کی آرزو رکھا کرتے تھے بیہقی سے ایمان میں عمر رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ ابوبکرؓ کے ایمان کو تمام خلائق کے ایمان کے ساتھ تو لیں تو ابوبکرؓ کے ایمان کو ترجیح ہوگی اس حدیث کو معاذؓ سند کی سند کے روایات میں اور حکیم ترمذی فصائل صحابہ میں بھی روایت کئے ہیں حکیمؓ کی

[illegible]

تھے قہین نبی صلی اللہ علیہ وسلم آپ کسی کو مقدم نہیں کرتے تھے قاضی ابوبکر احمد بن الصحا کے متنازعہ رضی اللہ عنہ  
 سعید بن المسیب سے روایت کی کہ انصار ایک شخص کی وفات ہوئی اسکو کفن ہمساکے جب لوگ اٹھانا چاہے تو وہ نہ  
 بولا فَمَنْ شِئْتُمْ اَللّٰهُ اَبُو بَكْرٍ الصّدِّيقُ الصَّعِيفُ فِي الْعَيْنِ الْقَوِي فِي أَمْرِ اللّٰهِ عَمْرُو الْخَطَّابِ  
 الْقَوِي الْأَمْنُ عُمَانٌ عَلَى طَرَفَيْهِمْ یعنی محمد اللہ کے رسول ہیں ابوبکر صدیق صعیف جسم کے دکھتے قوی ہیں  
 اللہ کے امر میں عمر بن الخطاب قوی ہی امانت دار عثمان ابھین کے طریقت پر ہی طبرانی اور طبرانی اور ابن عساکر اپنی تاریخ  
 قیسین حارم سے روایت کئے ہیں کہ ایک بار عمر رضی اللہ عنہ اپنے خطبے میں فرما جنات عدن میں ایک چوٹی ہی اسکے یا ننود درواز  
 ہیں ہر دروازہ پر یا پنچزار حور ہیں اس میں نہ جایا مگر نبی اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر کی طرف دیکھ کے کہ ہنئیا لک  
 یا صاحب ہذا القبر بعد کہ یا ائمن جاگا صدیق اور ابوبکر کی قبر کی طرف دیکھ کے کہ ہنس لک یا ابا بکر بعد  
 کہ یا اس میں جاگا تہجد اور اسی طرف متوجہ ہو گئے اسی عمر تھے تہادت کہاں بعد کہ جس مجھے مکے سے مدینے کی  
 طرف ہجرت کروا دیا وہ فادر ہی کہ شہاد میری طرف کھیچ لاؤ گا اس حدیث کو اس ابی سبیدانی سنیں اور ابن  
 اور ابن ابی حاتم رازی نے مجاہد سے روایت کئے ہیں کہ عمر رضی اللہ عنہ ممبر پر ترھے حساب عدل بعد کہ اسی لوگوں غم جاتے ہو  
 جنان عدن کیا ہی وہ حویلی ہی حست میں اس کے دروازہ ہر دروازہ پر یکس ہزار حور رہیں ائمن جاگا مگر نبی اور  
 صدیق اور تہجد کا ابوبکر احمد بن حارم عفار سے یہ حرمین لعل کیا ہی کہ ایک شخص قاسم بن محمد بن ابی بکر صدیق کی مجلس  
 میں کہا واللہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا کوئی مقام نہ تھا مگر علی رضی اللہ عنہ ایک ہمارے تھے قاسم کہ بھائی قسم کھا  
 اللہ تعالیٰ فرماتا ہی نانی ائمن اذھما فی الغار یعنی اس موطن میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ ابوبکر کے سوا کوئی تھا  
 ابوطالب عتاری مصابیل صدیق میں یہ کیا ہی کہ علی رضی اللہ عنہ فرما ابوبکر کی محالعت کرنے اپنے رستہ سترم کرتا ہو  
 ابوطالب عتاری فضایل صدیق میں یہ کیا ہی کہ علی رضی اللہ عنہ ابوبکر رضی اللہ عنہ کا احوال پوچھے علی رضی اللہ عنہ  
 میں نہیں ہوں مگر ایک حسنہ ابوبکر کے حسنہ سے کا ابولغیم فضایل صدیق میں بھی بن سعد سے روایت کیا ہی کہ عمر بن  
 رضی اللہ عنہ نے ابوبکر کے منافق کرکئے اور کہے ابوبکر ہمارے شہید اور ملال ایک حسنہ ہی ابوبکر کے حسنہ سے ابن جوع کے  
 میں یہ کیا ہی کہ حسن بصری جب اس آیت کو پڑھتے وَمَنْ أَحْسَنُ قَوْلًا مِّمَّنْ دَعَا إِلَى اللَّهِ وَعَمِلَ صَالِحًا وَقَالَ إِنَّهُ  
 مِنَ الْمُسْلِمِينَ یعنی اُس سے بہتر کس کی بات جیسے بلایا اللہ کی طرف اور کیا نیک کام اور کہا بن حکم بردار ہوں کہتے ہیں اللہ  
 ہی یہ دلی اللہ ہی یہ صفو اللہ ہی یہ خرقہ اللہ ہی یہ احب اہل نبی ہی اللہ کے پاس ائمن میں اللہ کی دعوت قبول کیا اور  
 لوگوں کو اس کی طرف دعوت کیا اور نیک عمل کیا اور بولا مقرر میں سنانوں سے ہوں یہ خلیفہ ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
 یعنی ابوبکر حافظ ابوطالب ہر سلفی سلفی میں لعل کیا ہی کہ شعیب حرب نے سفر کا ارادہ کر کے مالک بن مغول کے پاس گیا اور

الو کہ مجھے وصیت کرو مالک اللہ سے درالو کر اور عمر کو دوست رکھو کیونکہ اکی دوستی میں مجھے وہ امید ہے جو مالک اللہ  
 کہے میں ہی کا ترجمہ می روایت کیا ہے محمد بن یونس کہ جو الوکر اور عمر بعض کتب میں ہیں سمجھتا رسول اللہ  
 صلی اللہ علیہ وسلم کو دوست رکھنا مولانا لکائی کتاب السنہ میں اور الوطائسی مسائل صدقوں میں اور نصر بن  
 کتاب الحج میں علی بن الحسن رضی اللہ عنہما روایت کئے ہیں کہ علی رضی اللہ عنہ صحابہ سے تھے بعد ازیں ہی ہرم کا  
 کوئی جوان نولامیر المومنین آپ جمعہ کے خطبے میں فرمایا اللہ ہما فی اصلاح کر جس کو حلقہ راشدن کی اصلاح کماؤ  
 حلقہ راشدن کون ہیں علی رضی اللہ عنہ کے اکیچہ اسکت تھے اور کہے و سب حیث الوکر اور عمر ہیں ہدایہ کے نام  
 اسلام کے شیعہ حکماء اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد سے لارم جی سے اکی ہروی کا لوسند راہ حلال اور  
 حو کوئی اکی اور کما تو راہ راہ ناما اور اکا طریق خواجہ کما وہ اللہ کی جماعت والوں میں ہی الوطائس  
 عساری ضایل صحابہ میں امام ابی الحکم سے روایت کیا ہے کہ الوکر اور عمر رضی اللہ عنہما کا احوال علی رضی اللہ  
 عنہ کو چھانے پانے کا ناما امینین ہادی بن محمد بن راشد بن محمد بن راشد بن محمد بن راشد بن محمد بن راشد  
 من الدما حصص یعنی وہ دونوں مرد تھے اس ہمت سے والے ہدایہ ناما ہوسید راہ سائے والی سید  
 راہ ناما ہو فلاح یا سوجا حاصل کئے ہو چکے دیاسے گرسہ دار قطنی روایت کیا ہے محمد بن عبد اللہ محسن  
 حکماء لعل العسکر تھا جو چھے الوکر اور عمر کی سال میں آپ کما کہتے ہو لو کہے و دونوں میر باس علی سے اصل میں  
 ہرم محمد ہرم میں خدا اللہ محسن کے وہ ہرم جس میں کے وہ ہرم جس میں علی رضی اللہ عنہما کے حلال کا ہوا  
 بھی کئے تھے حمار اور میں اور سام کرسولی ہو الوحصر المصوران کے جنگ کے واسطے عسکری موسی عسائی کو رو کما  
 سہ امکسو ممالس میں اکی سہاد ہوئی دار قطنی نے صحیح صادق سے روایت کیا ہے والہ محمد ہرم سے  
 روایت کئے ہیں کہ امک محسن ہرم والد بن العادیں علی بن الحسین سے کہا مجھے الوکر کے احوال حرد وایت جو چھے کما  
 صدق کا احوال تو چھانے وہ لولا کیا آپ الوکر کو صدق کہتے ہیں العادیں فرماتری میر ہرم رو اکامام صدق کہ  
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور مہاجرین اور انصار رکھے ہیں تو کما اکار کر ہا ہی جس امکو صدق ہر لولے اسکو اللہ  
 تعالیٰ دیا اور آخر میں سچا کرے لوات اور الوکر اور عمر رضی اللہ عنہما کو دوست رکھو عبد اللہ بن احمد رواہ  
 میں اور دار قطنی نے حردہ اور وہ خدا اللہ روایت کیا ہے کہ میں الوحصر مقرر رضی اللہ عنہ تو چھانلو اور کوہ و مالک  
 حاروی ہا ہیں آیتانہ کچھ مصلحت ہیں الوکر صدق ایسی ملوار کوہ و مالک گئے تھے میں لولا کیا امکو صدق کہتے ہر  
 ہرم ہاں صدق کہتا ہوں صدق کہتا ہوں جس امکو صدق ہر کہے اسکو اللہ تعالیٰ دیا اور آخرت میں سچا کر  
 دار قطنی اور الوسعید ہاں کما اللہ الوقت میں واکئے ہیں کہ کسی سے سچا کر اسکو ہر میں علی رضی اللہ عنہما

صہب نام امک صحیح کا ہی نام ہے  
 کہ ہے ہاں جنگ ہوتا ہے  
 علی رضی اللہ عنہ کے اور  
 معاد کے ۱۱  
 سکاں سے

الوجه المصور دور حلقہ  
 سی لولے اسکو ہر  
 والی کے  
 ہا



فرما تو اس بات کو معلوم کر دے کہ تیرا کرامت علی سے تیرا کرنا ہی اب تو لگے ترہ یا چھجے جا پہر زید فرزند امام زین العابدین  
 بن امام اور بے زاہد تھے خلافت کا دعویٰ بھی کئے تھے ایک خلعت اہل کوفہ کی النبی بیعت کی تھیو ان سے کہ  
 تم جب ابوبکر اور عمر سے تبرا کر دو گے تو ہم تمھاری بیعت کرینگے انھوں نے اس بات کو قبول کیا وے کہ ہم ابکو فرض یعنی ترک  
 کر گئے آپ فرما جاؤ تمھیں افضہ ہوا اس وز سے نام انکا رافضی کر کے مشہور ہوا اور زید کی جو جماعت تھی زندہ کر کے مشہور  
 ہوئی غرض زید نے خلاف کا دعویٰ کر کے جب ہشام بن عبد الملک کا نائب یوسف بن عمر ثقفی جو عراق کا ناظم  
 تھا النبی جب کہ اس کے سوا کسی اور میں زید تہذیب ہوا ابو سعید سمان کتاب المواقف میں ابو جابر و حسین بن المغیرہ  
 روایت کیا ہے کہ ابی جحٹ عت زید بن علی کے پاس لگے کہی ما ان رسول اللہ اکمل کے ابوبکر اور عمر سے تبرا کر دو گے تو ہم بھی  
 ایک ساتھ سرکے ہو سکے زید کہ ہر کیا باب ہی من ہزارہ کر دگا وے کہ ہم آسے تبرا کر گئے اور ایک ساتھ شریک نہیں  
 ہووینگے اگر ابوبکر اور عمر سے تبرا کر دو گے تو ہمارا بعد از سنہ ہزار آدمی تلوار لیکے آپ کے ساتھ شریک ہوینگے زید اس سے  
 ابائے پھر لوگ اٹھکے جا جا ہے زید کہ ایک حد تک کہ ہوں غم ہکو سنو میرا بابت کئے ہیں علی بن ابی طالب سے  
 سنا ہوں فرما رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کہ اے علی تجھ کو بے شمار ہوتا اور تیری جماعت والے ہست میں ہیں  
 سن تیرے محبوب سے ابگے وہ ہوگا اسلام ظاہر کرگی اور اسکو تلفظ کرگی پر و دین باہر بن جیسا تیرے شکار پر رہوتا ہی انکو  
 ایک لب رہگا انکو رافضہ کہیے اے علی تو اگر انکو یا کیا تو انکو قتل کر کیونکہ وہ مشرک بعد زید کہ تم وہی رافضہ ہو  
 اے لے بدو عاکے حافظ عمر بن شیبہ نے غیر میں حسان سے روایت کیا ہے کہ زید بن علی رضی اللہ عنہما سے کسی نے پوچھا کیا ابوبکر  
 فدک کو فاطمہ رضی اللہ عنہا بھیجے لئے اب فرما ابوبکر نہایت جہم تھے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے وقت میں جو  
 کام مقرر تھا اسکا خلاف نہ کرنا کر وہ جانے تھے فاطمہ نے لگے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مجھے فدک دے تھے ابوبکر  
 کہ اس بات کا کون گواہ ہے تو علی اور ام ایمن گواہی دے ابوبکر کہ ابی عمر اور ایک عورت کی گواہی سے تم کیسا حق ہو گے یہ فرما کے  
 زید کہ واللہ وہ مقدمہ اگر میرے ماس رجوع ہوتا تو ابوبکر جسما حکم کئے میں بھی ویسا ہی حکم کرتا بھی روایت کیا ہے کہ زید  
 رضی اللہ عنہ فرمائے خوارج ابوبکر اور عمر کے سوا دوسروں سے تبرا کر پیران دونوں میں کچھ کہہ سکے اور تم اس کے اوپر جھکے  
 ابوبکر اور عمر سے تبرا کر لے واللہ کوئی باقی نہ رہا مگر اس سے تم تبرا کر لے ہو دارقطنی اور حافظ ابو سعید اسمعیل بن علی سمان کتب  
 الموافقیہ اہل البیت والصحابة میں سلم بن ابی حفصہ روایت کئے ہیں کہا میں نے ابو جعفر محمد بن علی اور جعفر بن محمد رضی اللہ  
 عنہم سے احوال ابوبکر اور عمر رضی اللہ عنہما کا پوچھا وے دونوں کہ اے ای سالم تو ابوبکر اور عمر رضی اللہ عنہما دوستی  
 اور ان کے دشمنوں سے تبرا کر کیونکہ وہ دونوں راہ ہدایت کے امام تھے معلوم کیجئے سالم بن ابی حفصہ مردی ہی لیکن انھیں  
 بھی اسی روایت کئے ہیں بولا میک یا ابن جعفر کے پاس گیا تھا ایک ایت میں آیا ہے میں جعفر بن محمد رضی اللہ عنہما

ہشام صلی اللہ علیہ وسلم کا  
 مروا ہے سے ۱۶۳  
 کان اللہ  
 لہ

یاس گن تھا اب۔۔۔ میں اللہ میں رکھتا ہوں ما اللہ میرا دل میں رکھتا ہوں مجھے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی شفاعت کے دن نصیب کے دار قطنی اور ابو سعید خدری سے اس کے واسطے کہ میں کہیں جعفر بن محمد رضی اللہ عنہما کہ  
 یاس گن تھا اب تاریخ سے فرمے ما اللہ میں اللہ میں رکھتا ہوں ما اللہ میرا دل میں رکھتا ہوں مجھے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی شفاعت کے دن نصیب کے دار قطنی اور ابو سعید خدری سے اس کے واسطے کہ میں کہیں جعفر بن محمد رضی اللہ عنہما کہ  
 اسی عالم کا کوئی ایسے حد کو گالان دنگا لو کر مرحد ہوں اگر میں الکی دوستی رکھوں اور ان کے دسمں شہرہ کر دوں تو مجھے  
 محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی شفاعت نصیب ہوگی دار قطنی اور ابو سعید خدری سے اس کے واسطے کہ میں کہیں جعفر بن محمد رضی اللہ عنہما کہ  
 جعفر صادق رضی اللہ عنہ کو کہا ملا ماخص کہا ہی کہ اب اللہ اور عمر سر کرے ہو قرآن اللہ تعالیٰ ملا سے رہی ہو اللہ  
 رکھتا ہوں کہ مجھے اللہ نصیب ہو اس سے مجھے اللہ نصیب ہو اس سے مجھے اللہ نصیب ہو اس سے مجھے اللہ نصیب ہو اس سے مجھے اللہ نصیب ہو اس سے  
 محمد بن ابی بکر کو اس واسطے کہ تھا دار قطنی سے روا کہا ہی کہ جعفر صادق رضی اللہ عنہ کہ میں علی رضی اللہ عنہ سے  
 شفاعت کی جو امید رکھتا ہوں اللہ میرے بھی ہی شفاعت کی امید رکھتا ہوں اللہ میرے بھی ہی شفاعت کی امید رکھتا ہوں اللہ میرے بھی ہی شفاعت کی امید رکھتا ہوں  
 میں آما ہی کہ جعفر صادق کہ عراق کے حسنت لوگ کہے ہیں کہ ہم اللہ اور عمر رضی اللہ عنہما کو مدلولے ہیں اللہ  
 اللہ میرا مرحد ہیں معلوم ہے جعفر صادق کی والدہ ام فروہ ہی لڑکی فاسم بن محمد بن ابی بکر صدیق کی اور ام ولد  
 والدہ اسماء ہی لڑکی عبد الرحمن بن ابی بکر صدیق کی اسی لحاظ سے جعفر فرما لو کر مجھے دو مار جسے دار قطنی اور احاط  
 عمر بن عبد العزیز سے روا کہے میں کہ میں ابو جعفر محمد بن علی کو کہا آئیے تم آؤ لوگو کا کچھ حق اللہ اور عمر بن عبد العزیز سے  
 لو کہ اسی کی قسم سے اسے مدبر عالم کو درساؤ آں مال کیا دو دونوں ہی کے دائرہ ار بھی ہمارا حق تلف نہیں کئے ہیں  
 میں اب سرحد ہوں کہ اب اللہ دو سب رکھے ہو لو فرما ہی کہ میں دسا و آخر میں دو سب رکھتا ہوں اللہ ابی  
 گردن برادر کے کہنے لگے مجھ کو جو پہلی سری گردن کے سب سے پہلی اللہ اور ابی بکر رسول معمر بن سعید اور سنان سے  
 رہی ہو دو دونوں ہم اہل مہر جھوت سا کہے دار قطنی نے سام صربی سے روا کیا ہی کہ میں ابو جعفر ہمارے  
 لو جھٹا اللہ اور عمر کو اب کہتے ہو لو فرما میں اللہ دو سب رکھتا ہوں اور ان کے لئے اللہ سے معرفت مانگتا ہوں اور  
 ہمارے اہل بیت میں سے کو دیکھا تو میں اللہ اور عمر رضی اللہ عنہما کی دوستی رکھا کرتے تھے دار قطنی سے روا کہی کہ  
 کسی ابو جعفر القاسم رضی اللہ عنہ تو جھٹا اللہ اور عمر کی مجھے حردوائے مانگے ان میں کیا تو وہ ست میں کیا  
 بعد فرماں قیلے والوں میں یعنی ی عم اور ہی عدی ہاسم میں عداوت بھی جس سلام لانا لکھ کر دو سی  
 ہوئی اور ان کے دل میں جو عداوت تھی جاتی رہی یہاں تک کہ ایک بار اللہ کی کمر میں درد ہوا علی رضی اللہ عنہ اس سے  
 گرم کر کے سیکے اسی پر ہر ایک سری و بر غنا ما ہی صمد و ہر ہم من علی الایہ تہد وایت دوسری طریق



۱۶۱  
رضی اللہ عنہا کا احوال جو جیسی محمد میری طرف سے تھا اور فرماؤ کہ جو محمد اس نے اپنے الٰہی اور عمر رضی اللہ عنہما کا حال تھا  
جو جیسے ہیں وہ دونوں میرا ہی سے اصل ہیں بھی روا کیا ہے کہ عند اللہ جس کے اللہ کی قسم جسے الٰہی اور عمر رضی اللہ عنہما  
عہما سے سزا کرے تو اللہ تعالیٰ اس کا نوہ قبول کرے گا اور وہ لو کا حال جس منزل میں آیا ہی تو میں ان کے لئے دعا کرتا ہوں  
اور اسے اللہ تعالیٰ کے پاس بھرتا ہوں بھی روا کیا ہے کہ متصل میں مردوں نے کہا میں نے عمر رضی اللہ عنہما کے عہد میں  
لو چھا انا کے حامدان میں امام ہوا اگر باہمی جسکی اطاعت کرنا سے فرض ہوا اور آئے لوگ اسے امام کو حاکم ہیں جس  
اس امام کو کچا اور مرچا وہ وہ طالب کی موت موائے واللہ وہ امام ہمارے ہیں جسے کہا کہ وہ ہمارے  
ہی وہ تھوٹا ہی عمر میں لو اس سال سا کہ اب لوگ کہے ہیں ہر مرتبہ علی رضی اللہ عنہ کو محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی  
دست انکو کئے تھے ان کے بعد وہ مرہ جس کو ملا علی نے انکو وصف کئے تھے بعد وہ جس کو ملا جسے انکو وصیت کئے تھے  
بعد وہ علی بن الحسن کو ملا جسے وصف کئے تھے بعد وہ مامریں علی کو ملا انکو علی بن الحسن العاصم سے وصف کئے تھے  
عمر بن علی بن الحسن فرما واللہ دو صر فی وصف بھی ٹھیکہ کئے اللہ تعالیٰ لعن کرے ان رجوا ایسا امر کئے ہیں  
دس بار و کا کام ہیں واللہ لوگ کمال کھا جائے کو ہمارا امام لیا کرے ہیں بھی روا کیا ہے عند الحارث بن عمار  
اُسے کہا ہم سے ہے حاکم ہمارا جس جو صمدی بن لعل نے لے اور فرما ام الساء واللہ ایسے ہر کے صلی لوگوں میں ہو  
اپنے ہر کو جسے انکو گے تو میری طرف سے وہ ان کے لوگوں کو کہہ دو جسے گاں کر گا کہ میں وہ امام ہوں جسکی اطاعت کے مامریں  
تو میں اسے سری ہوں اور جسے گاں کر گا میں الٰہی اور عمر رضی اللہ عنہما کے احوال جو جیسی ہیں اور الوسعہ  
سمان واسات کئے ہیں کہ جو صمدی بن لعل نے لے کئے الٰہی اور عمر رضی اللہ عنہما کا احوال جو جیسی ہیں اور الوسعہ  
کرے میں اسے سری ہوں وہ شخص کہا سادہ اسے اب بعد کی راہ سے کہے ہو آفرمائے اگر میں بعد کے کہہ کہ ہوں  
میں سر کر ہوا اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی سعادت مجھے ہوگی دار قطنی اور حافظ الوسعہ سمان واسات کہے ہیں کہ  
الوجہ الدائم رضی اللہ عنہ فرما جسے الٰہی اور عمر رضی اللہ عنہما کے احوال جو جیسی ہیں اور الوسعہ  
حارث جی سے روا کیا ہے کہ مجھ سے محمد بن علی رضی اللہ عنہما فرما ان حارث میں سا ہوں کہ عراں میں جید لوگ ہمارے  
دعویٰ کرتے ہیں اور الٰہی اور عمر رضی اللہ عنہما کے مدلولے ہیں اور کہے ہیں میں انکو اسکا حکم کیا ہوں انکو میری طرف  
کہہ کہ میں ہم لوگوں سے سری ہوں اسی کی قسم جس کے دست قدر میں محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی جاں ہی اگر ٹھیکہ  
ہو تو انکو مل کر کے اللہ تعالیٰ کی طرف بھرتا ہوں اگر میں الٰہی اور عمر رضی اللہ عنہما کے احوال جو جیسی ہیں اور الوسعہ  
کی سعادت مجھ کو نصیب ہو الوسعہ بن رید بن علی سے واسات کہا ہے کہ جسے الٰہی اور عمر رضی اللہ عنہما کو لعن کرے  
اللہ کی اور ملا کہ کی اور عمامہ لوگوں کی لعنت ہی دار قطنی نے امام الوسعہ سے روا کیا ہے کہ میں نے سے کو جسے انا

ابو جعفر محمد باقر کی ملاقات واسطے گیا آپ فرمایا اے اہل عراق کے بھائی ہمارا دست ادا کیونکہ تم لوگ ہمارے پاس مجھے  
 ممانعت ہوئی ہے اب حنیفہ کہتے ہیں میں نے چند روز انکے پاس بیٹھنا کیا ایک روز ابو جہا آب ابو بکر اور عمر کو کہا کہتے ہو اب  
 فرما اللہ ابو بکر اور عمر پر رحمت کرے میں بولا عراق والے کہا کرتے ہیں کہ اب ابو بکر اور عمر سے ترا کرتے ہو کہے معاذ اللہ  
 کعبہ کی قسم وہ جھوٹے کہتے ہیں کہا تمکو معلوم نہیں علی بن ابی طالب اپنی لڑکی ام کلثوم کو جو فاطمہ کے بطن سے تھی  
 عمر کو کھانچ کر دے گا جانتے ہو وہ کون بھی اس کی مانی خدیجہ ہی سیدہ النساء اہل الجنتہ اور اس کے ہمارے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں  
 خاتم الانبیاء اور مرسلین اور رسول رب العالمین اور اس کے بھائی حسن و حسین ہیں سبب استیباب اہل الجنتہ اور اس کا بانی  
 اس ابی طالب اسلام میں صرف مساقبہ الا اگر عمر کو اہل جانتے تو انکو کھانچ کر دینے ابو جہا کہتے ہیں میں اس کے کہا اب  
 یہ مضمون مجھ کو لکھ دین تو بہتر ہے انکا جھوٹا ہر ہوا اب فرمائیں لکھ دوں تو دو گوگ سر لکھا قبول نہ کریں گے  
 میں مکو بالسناء کہا کہ تم میرا دست بٹھو تم نہ آگے اگر میں لکھ دوں تو دے میرا کہا مانتے کی کہا صورت ابو سعید کا کتاب  
 المواقف میں لکھا ہے کہ عبد اللہ بن الحسین ابو بکر اور عمر رضی اللہ عنہما کا احوال ابو جہا نے اب فرمائے انکو میں تفصیل دیتا ہوں  
 اور انکے واسطے مغفرت مانگتا ہوں اور کہے دل میں جو ہی اگر اس کا حلاف کہوں تو مجھے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی  
 شفاعت نصیب ہو اور بھی آئے ایک افضی کو کہے واللہ ہمسائے کا حق نہ ہوتا تو مجھے مل کر سب سے الٹی کا  
 بھا چھٹا گلزار ابو بکر رضی اللہ عنہ کی خلافت کے بیان میں اس گلزار میں آٹھ جہن ہیں پہلا چمن خلفائے  
 شروط و عبرہ میں خلافت لعن میں مجھے آنے کو کہتے ہیں اور حلیف پیچھے آنے والا اور شرع میں رسول اللہ صلی اللہ  
 علیہ وسلم کے بعد دین کے ہما اور ملت کی محافظ واسطے ایک شخص کو قائم کرنا کہ تا اس کے فرمان برداری  
 اسکو خلافت اور امامت اور اس شخص کو طلبہ امام کہتے ہیں اسکا بیان علم فقہ سے غلط رکھنا ہی لیکن اہل بدعت  
 اس کے شروط وغیرہ میں بہت خلاف کرنے سے عہد کے کتابوں میں اسکو لکھ چکے ہیں اسکا بیان کرنا ضرور تھا اس لئے  
 ذکر کرتے ہیں جاسو تمام مکلفین پر واجب اب ایک شخص کو ایسا رہنا جس سے وہ جو حکم کرے اگر مخالف شرع کے نہ ہو وہ  
 ماننے والے واجب ہونے کی دلیل صحابہ رضی اللہ عنہم کا اجماع ہی کیونکہ وہی صلی اللہ علیہ وسلم کے دوس کی طرف متوجہ ہوئے  
 اول امام کو نصب کئے اور ابو بکر رضی اللہ عنہ اسوف تو خطہ یرھے اسمن ایسا کہ اے ای لوگو جس نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی  
 عبادت کرتا تھا تو محمد کی وفات ہوئی اور جس نے اللہ کی عبادت کرتا تھا تو اللہ زندہ ہی رہتا نہیں اور انکا منہ  
 لئے ایک شخص ہونا ضروری ہم تامل کرو اور اپنی ایسی راٹا ہر کرو و نمام صحابہ کہے تم راست فرما صحابہ جو اختلاف  
 کئے کہ کسکو خلیفہ بناویں اختلاف نفس امت کے اجماع میں ضرر نہیں دیتا شیعہ امام مہد کہتے ہیں امام کا نصب کرنا  
 مکلفین پر واجب نہیں بلکہ اللہ تعالیٰ پر واجب ہے کہ نہ ہی کیونکہ اللہ تعالیٰ سب کا مالک اور خالق و

اُس کو کسی حد و احاطہ کی حیثیت کو اُسیر و احکام کے ماتھے کے حاکمی سامانی ہی قطع نظر اسکے مکلفین کے کام جسے حدود  
 قائم کرنا اور اعدا و تدبیر کے ساتھ جہاد کرنا اور لڑنے کی سربراہی دینی اور عصمت و عہدہ کی تقسیم کرنی اور دین کے احکام  
 ترویج دینی تمام کام امام برحق و وف ہیں اس صورت پر امام کا نصیب کرنا بھی اچھے کے دے روایت چاہئے کہ کوئی حد و احاطہ  
 حرکت کے دے روایت ہے ہی لو اس احکام مقدم بھی اس کے دے روایت ہو چاہی ہمارے مکلف کے دے فرض ہوا تھا کہ  
 ملاد و صوبہ بھی مکلف و احاطہ حد و احاطہ است و جماعت کے اس امامت کے حدود و ط ہیں پہلا شرط وہ عالم محمد  
 کو کہ عالم محمد ہو گا نو دین کے امور کو قائم کر سکیگا دوسرا شرط مدبر و الارہام اگر تدبیر و الارہام ہو گا تو صلح کرنا  
 ماحکم کے ماور لڑنے کو آراستہ کرنا اور لڑنے کی محافظت کرنی اس سے ہو سکیگی تیسرا شرط شجاعت ہو اگر حوا و امر و  
 نو ملک کی اور لوگ کی محافظت کر سکیگا تو تھا شرط عادل ہونا اگر فاسق ہو تو سرع کے حدود کی محافظت کر سکیگا  
 اور ایسی حوا و امور میں مال کو صابج کر سکیگا تا جو اس شرط ماقبل ہو ماد لواء ہو تو اُسکی نصیحت و اصلاح میں تھیں تو اس مال  
 مواضع ہو سکی عقل میں تصوری اس سے بدست ہو سکیگا ساتھ ساتھ شرط مرد ہو یا عورت سے خلاف کام  
 میں سکیگا آتھوں شرط فرسی ہو تا کہ کوئی سیدہ کے رور انصار امام اسے میں کا ہو یا حاجہ لو اس مال کو صحابہ رکھے اور  
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جو فرما تھے اَلَا يَمْنَعُ مِنْ شَرِّ ابْنِ عِمْرَانَ عَمْرُو بْنُ عِمْرَانَ دَلِيلُ لَنَا أَنْ شَرِّ  
 ظاہر ہو یا نو سیدہ رہا کہ کوئی امامت عرض وہ ہی مسلمانوں کے کام کا بدست ہو یا نو سیدہ ہو لو و خود وہ  
 اُسکا دونوں برابر ہیں بعد امامت کے واسطے حدود و مرادہ کرنے ہیں انکے ہی ہاسم سے رہا دوسرا دین کے مسائل اصول  
 اور فروع انکو مالعقل معلوم رہا اور اسو امامہ کہے ہیں اسکے ہاتھ بر محرہ ظاہر ہو یا کوئی محرہ حط اگر کر گیا لو  
 دعویٰ کہ صادق رہا گا اور امامیہ اور اسماعیلیہ شرط کرنے ہیں کہ وہ معصوم ہو یا نو ان شرط جو بھی کہ وہ ظاہر رہا  
 اسکو منع کرنے ہیں اور کہتے ہیں نو سیدہ رہا جا رہی و جو بہ شرط کرتے ہیں مخالف اجتماع کے ہی اجتماع کے خلاف  
 ہو لو فاعل اعتقاد کے ہیں سیدہ کے دلائل کا رد اور ہمارے ہاں شرط و ط ہیں انکے دلائل کے خلاف کے لوں میں مذکور ہیں  
 چہرے صدیق رضی اللہ عنہ کی بیعت کے مابین ہی صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات دوسرے کے رور ریح الاول  
 کی مارہوس کو ہو قول زیاد دوسری کو محققوں کے قول سے گیارہ ہجری میں ہوئی انکی ریح مبارک قصص کے وقت انکو  
 ایسے مکاں میں تھے سوچ میں تھا وہاں چائے کا سبب تھا کہ اس رور صبح کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مراح مارا اور  
 انکو مکر رضی اللہ عنہ اسے رحمت لیکے ایسے گھر گئے تھا کہ جاری اور لسانی نے اس رضی اللہ عنہ روایت کی ہے  
 کہ ہی صلی اللہ علیہ وسلم کے مرض الموت میں انکو مکر امامت کیا کرتے تھے دوسرے کے رور لوگ صوفیہ یا بدھکے ہمارے  
 کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خیرے کا ردہ اٹھائے اور کھڑے ہو کے ہلو دیکھے اُسوقت ایک اجہرہ گواہ فرآن کے

ورق کی مانند تھا ہمو دیکھ کے ترسم کئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خوشی سے قریب کہ ہم مفتون ہو جاویں ابو بکر رضی اللہ عنہ سمجھے کہ بنی اللہ علیہ وسلم نماز کے لئے تشریف لائے ہیں جیسے ہتھ لگے ناصح کو بھیجے پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہر طرف اشارہ کئے کہ تم اپنی نماز تمام کرو اور پردہ چھوڑ دو اور اسی روز وفا ہوئی اتنی ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات ہوئی صحابہ شہید پرے بعضے تو سمجھے کہ آئے رحلت کی اور بعضے کہ ایکو عسی ہوئی ہی عمر رضی اللہ عنہ بھی ایسا ہی کہتے تھے اس میں ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ صحیح سے آئے اور خطبہ پڑھے بسبکے یاس ایکی وفات ثابت ہوئی امام احمد نے بزرگ بن بابؤس کی طریق بی بی عایشہ رضی اللہ عنہا روابت کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایسا مبارک سرے کھانڈیر رکھے تھے ایک شمشیر کی طرف جھکا میں سمجھی میری سر کی طرف ایکو کچھ حاجت اس صے میں حضرت کے دہن شریف سے ایک قطرہ سرد نکل کے میری دغدغی پر پراک اس سے میرے بدن کچر بال کھڑے ہو میں سمجھی حضرت کو غشی ہوئی ہی آپ پر چادر اڑائی عمر اور مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہما پہن سکے آنے کا دن ملگے بن پردہ بکڑے انکو اذن دئی عمر نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھ کے کہے **وَإِخْشِيَاهُ** دیکھو تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر کیا سند تک غشی ہوئی ہی بھردو لون یعنی عمر اور مغیرہ اٹھکے گئے جب دروازے کے قریب ہوئے معیرہ بولے اے عمر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم موہیں عمر کہے تم جھوٹ بولتے ہو تمکو فتنہ مچانے کی ہوس ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نہیں مرینگے یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ منافقو کو ہلاک کرے بعد ابو بکر کے بنی اللہ علیہ وسلم کے چہرے پر سے چادر اٹھائے اور آپکو دیکھ کے کہے **إِنَّا لِلّٰهِ وَإِنَّا إِلَيْهِ رَاجِعُونَ** رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات ہوئی اور سر اٹھنے کی طرف سے اسامہ بن جھکا کے ایک بیٹا بی پر بوسہ دئے اور بولے **وَابْكِيَاهُ** پھر حضرت کا سر اٹھا کے بوسہ دئے اور کہے **وَاصْفِيَاهُ** پھر سر اٹھا کے بوسہ دئے اور کہے **وَإِخْلِيلَاهُ** رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات ہوئی اور مسجد کی طرف نکلے دیکھے تو عمر خطبہ پڑنے میں اور کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نہیں مرینگے یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ منافقو کو ہلاک کرے پھر ابو بکر اللہ کی حمد و ثنائے اور فرما اللہ تعالیٰ فرماتا ہی **إِنَّكَ صَيِّتٌ وَإِنَّمَا هُمْ مُسْتَوُونَ** یعنی تو مرنے والا ہی اور وہی مرینگے **وَمَا مُحَمَّدٌ إِلَّا رَسُولٌ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِهِ الرُّسُلُ أَفَإِنْ مَاتَ أَوْ قُتِلَ أَلْقَيْنَاكَ عَلَىٰ عَقَبَيْهِ** فَلْيَنْصُرِ اللّٰهُ سَنَأُوَسِّجِرْهُ اللّٰهُ السَّادِرِينَ یعنی محمد تو ایک رسول ہی جو کچھ پہلے بہت رسول پھر کیا اگر وہ مر گیا یا مارا گیا تم پھر جاو گے اللہ پانوں اور جو کوئی پھر جاو گا اللہ پانوں وہ نہ بگاڑیگا اللہ کا کچھ اور اللہ ثواب دیگا بھلا ماننے والو کو ابو بکر رضی اللہ عنہ یہ آیت پڑھکے کہ جو کوئی اللہ کی عبادت کرتا ہو اللہ تعالیٰ زندہ ہی اور جو کوئی محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی عبادت کرتا ہو تو محمد مغرور گئے عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں اسوقت مجھے وہ آیت قرآن میں ہی کر کے شعور تھا بخاری ابو سلمہ کی طریق سے روایت کیا ہے بی بی عایشہ



رضی اللہ عنہما کہ الکر رضی اللہ عنہ اسے کھڑے سوچ میں بھا کھو رہے سوار ہو چکے تھے اور ار کے محدس اور لوگوں سے  
 کچھ بات کر کے سدھائی بی عاصد رضی اللہ عنہما کے ماسکے تھے ہی صلی اللہ علیہ وسلم سر در حرہ ار اھے اسکو مہر پہناتے  
 اور جھکے کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو لوسد اور روئے بعد کے مانی آست یا لہی اللہ لا اجمع اللہ علیک مؤتس  
 یعنی میرا پاپ آپ سے قدامی اللہ آست اللہ تعالیٰ دوستو جمع کرے وہ متوجہ اللہ تعالیٰ آست لکھ چکا اھا اسکو جاکے  
 ابو سلمہ کہا ہی تھے اس عاص رضی اللہ عنہما حرہ کہ الکر رضی اللہ عنہ ہی صلی اللہ علیہ وسلم کے سر ویکت محل کے دیکھ کر عمر  
 رضی اللہ عنہ لوگوں سے سحر کرنے ہی کہتے ہیں ہی صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات ہیں ہوئی الکر انکو کہ تھہ جاؤ مہر ہیں  
 ماسکے کہ تھہ جاؤ مہر ہیں تھہ مھر الکر کلر شہادہ رہے لوگ عمر کو جھو کے الکر کی طرف سے تھہ الکر کہ تھہ کوئی  
 تم سے محمد کی عبادت کرنا تھا لو محمد مر گئے اور کوئی اللہ کی عبادت کرنا تھا لو اللہ ربہ ہی مرنا ہیں اللہ تعالیٰ فرماد  
 وَمَا مُحَمَّدٌ إِلَّا رَسُولٌ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِهِ الرُّسُلُ أَفَإِنْ مَاتَ أَوْ قُبِلَ أَعْلَمْتُمْ عَلَىٰ أَغْطَابِكُمْ وَمَنْ مَقْلُ  
 عَلَىٰ عَيْشِهِ فَلْيُحْصِرْهُ اللَّهُ سَيَأْتِيهِ مِنَ اللَّهِ السَّيَاطِرُ اللہ کی قسم گو مالو گو کو معلوم تھا کہ اللہ تعالیٰ  
 آس مارا ہی ح الکر رضی اللہ عنہ اسکو رہے گو مالو گو اس آس کو اسے لئے مھر کوئی ہی اس رہنے لگا مہر ہی  
 کہے ہیں مجھے سعد بن المسیب حرہ کہ عمر رضی اللہ عنہ کے الکر حرہ آست تھہ اور میں مارے ہی صلی اللہ علیہ وسلم کی  
 وفات ہوئی اب گر گنا اور سزا لوں کی قوت حا کلی میں کی طرف جھک گیا احسن میں جو ابی کہ الکر کہ آس  
 اللہ تعالیٰ دوستو جمع کرے اس حقیقہ تو مراد ہی عمر کو کہے تھے ہی صلی اللہ علیہ وسلم مھر جی اھلے کے رو کے واسطے مہر  
 فرما گو کہ وہ ماب اگر سچ ہو لو لام امای ہی صلی اللہ علیہ وسلم دوسرا روفا کر مای صلی اللہ علیہ وسلم کی مہر دوسرا روفا  
 تعالیٰ کے ماسکے اسکے دیکھتے آست دو مار ہو گی جسے اس لوگو کو ہوئی تھی جو موت کی در سے ہزاروں اسے گھروں تکے مھر اللہ  
 انکو مار سا پھر ربہ کا اور جیسے وہ محض جوڑے رہے گذرا اور اسکو ویراں دیکھ کے کہا اللہ اسکو کسا ربہ کر گا مھر اسکو  
 تعالیٰ سو برس کے بعد ربہ کا اگر مالوں اسی قول کو سہ کئے ہیں اور بعض کہے ہیں دوستو سے مراد ایک جاں حادہ  
 سرعت مانی رہا اور بعض کہے ہیں مانی موت سے مراد بھی و سہ ہی یعنی اس کی سختی کے بعد اللہ تعالیٰ انکو دوسری جی  
 نہ تاکہ اور مسیح سے کسم اور لوں کے سکوں اسکے احری جاؤ مہر ہی مد سے کے ارانی ایک ہے ہی اس میں ہی الحارس العرف  
 رہتے تھے حرہ حرہ انکے قسم کی حادہ میں میں ساہیں اسر حطوط را کرتے ہیں گراں مہر ہی حرہ جاؤ مہر کی کہ  
 اور مارا موحہ کی فتح اور راؤ مہر کی کسر سے یہ حق نے کماٹ لایل السوہ میں عروہ میں مصر طسٹ سے روایت کیا ہو کہ  
 ح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات ہوئی عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ کھڑے ہو کے حطہ اس مہر بھا رہے کہ  
 جو کہ گار رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات ہوئی ہی میں اسکو قتل کر دگا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ربہ

اب کھڑے ہو کے منافقوں کا قتل کریں گے اسوقت عمرو بن ام مکتوم مسجدِ اقصیٰ میں کھڑے تھے سو یہ بڑھنے لگے وَمَا مُحَمَّدٌ  
اَلَا رَسُوْلٌ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِهِ الرُّسُلُ اَفَاَنْتُمْ مَاتَ اَوْ قُتِلَ اَفَلَيْسَ لَكُمْ عَلٰی اَعْمَالِكُمْ وَمَنْ يَنْقَلِبْ عَلٰی عَقْبَيْهِ  
فَلَنْ يَصِّرَ اللّٰهُ سَيِّئًا وَسَيَّجِيْ اللّٰهُ الشَّاكِرِيْنَ لیکن لوگوں نے رونے میں انکی آواز کوئی نہ سنا پھر عباس بن  
عبدالمطلب نکل کے لوگوں سے پوچھے کہ اگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی وفات کی بات کسی کچھ کہے ہو تو بولئے کہ نہیں  
عمر سے پوچھے مگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کی بات کچھ معلوم ہی کہ نہیں تب عباس کہے ای لوگو تم گواہ رہو  
میں لوگوں سے پوچھا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم اپنی وفات کے مقدمہ میں کچھ عہد کئے ہیں تو کوئی نہ بولا اللہ کی قسم جو اس کے سوا  
کوئی معبود نہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مقرر مومن کو چکے اس عہدے میں ابوبکر رضی اللہ عنہ نسخ سے اپنے جاوے رہے تھے اے  
اور مسجد کے دروازے پر اتر رہا تھا درد و غم سے انی بی بی بی عاتشہ رضی اللہ عنہا کے گھر میں جانے کا اذن چاہے حبس اذن  
بی بیان جو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے آسیاس تھیں گوشتے بن گئیں اور بی بی عاتشہ بیٹھے رہے سب اللہ بکرنے رسول اللہ صلی اللہ علیہ  
وسلم کے چہرے سے چادر اٹھا کے بوسہ دے اور روئے اور فرمائیں الخطاب حیات کہتے ہیں اس کو کچھ اعتبار نہیں میرا جی جسکی دست تقدیر  
ہی اسی کی قسم آپ یر اللہ کی رحمت ہو بار رسول اللہ آج زندگی میں بھی پاک رہے اور وفات کے بعد بھی پاک ہیں پھر حاد را رھا  
اور لوگوں کو اگلے ہو مسجد میں منبر کے پاس اے ابوبکر کے آنے کو دیکھ کے عمر رضی اللہ عنہ بیٹھ گئے جب ابوبکر منبر کے بازو سے کھڑے  
سے لوگ ابوبکر کے پاس کے خاموش تھے ابوبکر اللہ تعالیٰ کی شہادت دے کہ اللہ تعالیٰ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی میں  
موت کی خبر انکو سنا دیا مرنے پر حق ہی اللہ کے سوا کسی کو بغا نہیں اللہ تعالیٰ فرمایا ہی وَمَا مُحَمَّدٌ اَكَا رَسُوْلٌ اِلَا يَوْمَ يَكْتُمُ اللّٰهُ  
بَاوْجُوْدِكُمْ كَيْهَدَّ السَّعْيُ الْقُرْآنِ مِیْنِ تَحْمِيْلِيْنَ اَتَحْمَلُ كَيْهَدَ السَّعْيِ كَيْهَدَ السَّعْيِ كَيْهَدَ السَّعْيِ كَيْهَدَ السَّعْيِ كَيْهَدَ السَّعْيِ كَيْهَدَ السَّعْيِ  
حَيَاتٍ وَانْتُمْ مُمَيَّنُونَ اور اللہ تعالیٰ فرما باکل شئِ هَالِكٌ اِلَّا وَجْهًا لِّاَحْكُمُ وَالْبَنِيْنَ جَعُونَ یعنی ہر  
چیز کو فنا ہی مگر اسکا منہ ایسا حکم ہی اور اسی کی طرف پھر جاو گے اور فرمایا ہی كُلُّ مَنْ عَلَيْهَا قَابٍ وَنَبْعِيْ وَجْهِيْ  
ذُو الْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ یعنی جو کوئی ہی زمین پرست جانو الای اور رہیگا منہ ترے ربکا بزرگی اور تعظیم والے  
فرمایا ہی كُلُّ نَفْسٍ ذٰلِئِكَ الْمَوْتِ وَانْمَا تَوْفُوْنَ اَجْوَرَكُمْ يَوْمَ الْغِيْمَةِ یعنی ہر جی کو چکھنی ہی ہو اور تم کو لو  
بدلائیگا قیامت ہی کے دن یہ کہے ابوبکر بولے اللہ تعالیٰ نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو حیات اتنی دیا کہ دین کو قیام کئے  
اور اللہ کے امر کو ظاہر کئے اور اسکی رسالت کو پہنچا اور اللہ کی راہ میں جہاد کئے اب اللہ تعالیٰ اپنے مٹالیں مٹو سید ہی  
چھوڑیں آپ کوئی ہلاک ہو تو جان بوجھ کے ہلاک ہو جسکا رب اللہ ہی تو اللہ زندہ ہی مرنے نہیں اور جس محمد کی عبادت  
کرتا تھا اور انکو ہی خدا جانتا تھا تو اسکا خدا مگر کیا ای لوگو اللہ درو اور بھارے دین کو مضبوط پکڑو اور اپنے رب سے اعماؤ  
کیونکہ اللہ کا دین قائم ہی اور اللہ کی تائیدی ہی جس نے اللہ کے کام کی نصرت کریگا تو اللہ اسکو نصرت دیگا اور اپنے دین



اب ارادہ رکھے ہو کہ کو کنارے لگا دیں اور کام سے ہٹ کر بیٹھ جائیں جب انصار کا خطیب خوشن ہوا میں چاہا کہ کچھ بات کروں کیونکہ میں چند باتیں تمہارے رکھا تھا ابوبکر کچھ بولنے کے آگے اسکو کہنے کا ارادہ کیا میں انکی تھوڑی حد دفع کرتا تھا اور ابوبکر میرے زیادہ جلم اور بدبار تھے سو ابوبکر مجھے کہے جلدی مت کرو میں انکو خفا کرنا مناسب تھا خوشن ابوبکر میرے زیادہ عالم تھے والدہ میں جو باتیں بخوبی کر رکھا تھا اسکو اور اس سے پہلا اندیشہ کہ انصاری کو یہ فرمائے اپنی خوبیاں جو بیان کیں ان خوبوں کے غم لائق ہو اور عرب اس کام کو اسی قریش کے قبیلہ والوں میں جانتے ہیں کیونکہ عرب کے قبیلوں میں وہ عالی نسب عالی خاندان ہیں پھر میرا اور ابوعبیدہ بن الجراح کا باہم بکر کے ہمارے لئے میں ان دو خصوصیت سے ایک سدا کرتا ہوں غم جسکو جانتے ہو اسکی بیعت کرو عمر کے ابست کے سوا ابوبکر کی دوسری کسی بنا پر میں ناخوش نہ ہوا والدہ جس قتل میں مجھ پر کچھ گناہ نہ ہو بساقتل کرنا میرا نہیں تھا اس لئے کہ قوم میں ابوبکر ہوں میں امیر ہوں انصار کی جماعت کا ایک شخص بولا اَنَا جَدَّيْ لَهَا الْمُحْكَمَةُ وَعَدَّيْ قَتْلَ الْمَرْجَبِ مَنَا اَمِيْرٍ وَمِنْكُمْ اَمِيْرٌ بِاصْعَسَرِ قَرِيْشٍ یعنی میں انکے کھلائی کی بیعت ہوں اور انکے ماردار خرمے کے ذریعے کی بار ہوں یعنی میری را اور تدبیر ان تمام کوششاں حاصل ہوتی ہی اور میرے لئے حادثہ ہوتے ہیں امی معتر قریش تھا ایک امیر ہوا اور تم ابالے میرے عمر کہتے ہیں پھر علانگ بہت سی ہونے لگا مجھے اندیشہ ہوا ابس میں اختلاف ہے جاؤ ابوبکر کو کہا تھا ہاں تمہارا ذکر ابوبکر ہاں تمہارا ذکر میں بیعت کیا اور مہاجرین بیعت کئے پھر انصار بیعت کئے سنو والدہ اسنو ابوبکر کی بیعت کرنے کے سوا کوئی چیز ہیکو مناسب نظر نہ آئی کیونکہ ہم انکی بیعت کر کے نکل آویں تو اندیشہ تھا کہ انصاریس میں سے بیعت کریں سو وقت ہم بھی اپنی مرضی کے برخلاف انکی بیعت کرنی مالا سے مخالفت کرنی جب تک کہ بنی قریظ کا تھا عثمان بن ابی سہبہ اپنی مسند میں ابن عباس رضی اللہ عنہما سے یوں پڑھا کیا ہی کہ عمر رضی اللہ عنہ منبر پر بیٹھے اور اللہ کی حمد و ثنا کر کے فرمائے میں سنا ہوں لوگ کہتے ہیں ابوبکر کی بیعت کیا ایک گئی میری عمر کی تسمیہ ابوبکر کی بیعت دینی ہوئی لیکن اللہ تعالیٰ اسکی خوبی دیکھا یا اور بدی گاہ رکھا اور ہم میں ابوبکر کی مانند کون ہو جسکی طرف کے دنان سبقت کریں جبسا ابوبکر کی طرف سبقت کی تھیں اسکی کیفیت یہ ہے کہ حبیبی صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات ہوئی ہم سنے انصار بنی ساعدہ کے سفینے میں سعد بن عبادہ کے ساتھ جمع ہوئے اور انکی بیعت کرنا چاہتے ہیں ہمارا دل کچھ ایا کہ شاید سلام میں کچھ امر یعنی فتنہ ہو جاوے میں اور ابوبکر اور ابوعبیدہ بن الجراح ملے انصار کے پاس چلے راہ میں انصار کے دور آمد و عوم بن ساعدہ اور معن بن عدی ہم سے ملے پوچھے تم کہاں جانے ہو ہم بولے تمہاری قوم کی بات سنکر ان کے پاس جاتے ہیں بولے تم پھر جاؤ انسے تمکو اندیشہ نہیں اور تمہاری مخالفت کوئی نہ کریگا ہم انکی بات مانگے وہ ان میں سو وقت چند باتیں انکو کہنے لئے تمہارا تھا جب ہم وہاں گئے تو سعد بن عبادہ کے پاس بہت لوگ جمع تھے اور سعد ایک عریض بٹنگٹ پر لیٹے تھے



میں بھی ہمارے ایک شخص اور تمہارے ایک شخص ہونا اسی مانگو انصار کے خطیب کہنے لگے زید بن ثابت کھڑے ہو کہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مہاجرین میں تھے اب انہیں بھی مہاجرین میں کہنا اور ہم جیسار رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انصار تھے اب ان کے انصار ہیں! ابوبکر کھڑے ہو کہے اے معشر انصار اللہ ملکونیک جزا دیو اور ہر بار کرنے والے کو نابت رکھے سنو واللہ کمال خلاف تم کرو گے تو ہم تمہارے سے صلہ نہ کر گئے پھر زید بن ثابت نے ابوبکر کا ہاتھ پکڑ کے انصار کو کہے تمہارے امام یہی ہیں انکی بیعت کرنا تمام انصار بیعت کئے نسائی اور ابوالعلی اور حاکم نے ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے سنا کہ اے ابن مسعود اور حاکم نے اسکی تصحیح کی ہے کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا وفات ہوا انصار کہے ہمارے میں سے ایک امیر تمہارے میں سے ایک ہو اچاہئے عمر رضی اللہ عنہ انکے پاس جلس کہے اے معشر انصار رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ابوبکر کو لوگوں کی امامت کرو کر کے جو حکم کئے تھے کیا تمکو معلوم نہیں ابوبکر پر تقدم کرنے کے واسطے محسن کسکا دل خوش ہوگا انصار کہے اللہ کی بنا ہم ابوبکر کو کہو نہ تقدیم کریں گے ابن حجر مہذب التاریخ میں ابی معشر کی طریق سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا رواج جسوقت قبض ہوا ابوبکر رضی اللہ عنہ حاضر تھے بنی صلی اللہ علیہ وسلم کا منہ کھول کر دیکھنے کو کسی کی جرأت نہ ہوئی جب ابوبکر اُٹھے جادرا اٹھا کر پینا پی رہا وہ دُور کہے بَا بِيْ اَنْتَ وَاُمِّيْ طِبْتَ جَبًا وَطِبْتَ مَبْنًى یعنی میرا باپ اور ماں آسمان سے فدا ہیں آئندگی میں بھی باک سے اور وفات کے بعد بھی باک میں اور انصار نے سعد بن عبادہ سے بیعت کرنے واسطے سقیہ بنی ساعدہ میں جمع تھے کہہ سکے ابوبکر عمر بن الخطاب اور ابو عبیدہ بن الجراح کو اپنے ہمراہ لیکے انکے پاس گئے اور یوں تم کا یہی جمع ہوئے انصار کہے ہمارے میں سے ایک امیر اور تمہارے میں سے ایک امیر ہو اچاہئے ابوبکر کہے ہمارے سے امر اہونا اور تمہارا ورر ابعد ابوبکر نے عمر کے اور ابو عبیدہ کی طرف اشارہ کر کے کہے ان دونوں شخص سے کسی ایک کو میں پسند کیا ہوں کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک قسم آگے کہے تھے ہمارے ساتھ کسی سے امامت اس شخص کو بھیجو تو اب ابو عبیدہ کو بھیجے میں ابو عبیدہ سے راضی ہوں عمر کھڑے ہو کہے کہ بنی صلی اللہ علیہ وسلم جس قدم کو مقدم کئے ہیں انکو بھیجے واللہ تم میں سے کسی دل جانتا ہی ہے عمر نے ابوبکر کی بیعت کئے اور عام لوگ بھی بیعت کئے عثمان بن ابی سبیدہ بنی سہل میں محمد بن سیرین سے وہ بنی زریق کے ایک شخص سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے دن ابوبکر اور عمر رضی اللہ عنہما کھل کے انصار کے پاس گئے ابوبکر کہے اے معشر انصار تمہارا جو حق وہی ہم انکا انکار نہیں کرتے اور کوئی مومن انکا انکار نہ کریگا واللہ ہمکو کوئی خوبی نہ ملی مگر تم اُمّیں ہمارے تیرے ایک عرس صی ہو گئے مگر قریش نے انکی زبان نہایت سحر ہی اور خوبصورت اور عالی خاندان پسند دوسروں کے تنو مند چلواؤ عمر کی بیعت کرو کہے ہم انکی بیعت نہ کر گئے عمر پوچھے کس واسطے تو بولے ہمکو اندیشہ ہی اُترتا یعنی اپنی قوم والو اُتر رہا دیوبنگے عمر کہے من زندہ ہوں تک ایسا نہ ہوگا تم ابوبکر کی بیعت کرو ابوبکر نے عمر کو کہے تم میرے سے قوی ہو عمر کہے تم میرے سے افضل ہو پھر ابوبکر وہی کہے اور عمر بھی وہی جواب دے کہے تمہاری فضیلت

ساتھ مری لوگو کو صر کے وگا پھر لوگ لوگو کی سعت کے اور لوگو کی سعت کرتے وقت لوگ اللہ عقیس الحراج پاس  
 لئے انوعده کے پھارس میں مائی اسنی اذہما فی العار و موجودی پھر م سراس کوں اہو اس سجد طقیان اور ارج سر  
 الامارین فاسم محمد سے روایت کے ہیں کہ حب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات ہوئی انصار سعد بن وہاب کے صاحب  
 سوئے پھر انکے یہاں لوگو اور عمار انوعده س الحراج آئیں اس وقت المدینہ مدری بھی کھڑے ہوئے ہمارے ایک  
 اور پھارس میں ایک امیر ہوا حائے و اللہ ہم تمہارے اپنے کو پھر حائے ہم یہیں چاہتے ہیں لکن ہکو بلدیہ ہی کہ احکام کے  
 والے لوگ ہیں جنکے آپ پھاری کو ہم قتل کے ہیں یعنی پھر وائے قرامیوں کا مدلاہم سے لوگئے عمر کے دیسا ہوگا تو میں  
 تائید میں کھڑا ہو وگا پھر لوگو کر ماں کھولے اور فرمائے ہم امرا ہیں اور تم در راہدہ کام تمہارے اور ہمارے درمیان نصف  
 ہی جیسے صرے کا پتا حیر میں پھر نعمان کے والد التیرین سعد الوکر کی سعت کے موسیٰ بن عقیس ای معاری میں اس تہا کی طرح  
 سے روا کیا ہی کہ الوکر صی اللہ عد اپنے خطے میں فرمائے یعنی خطہ جو سقیے میں کہ ہم مہار س کے اول اسلام لائیں  
 اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی قوم اور قرأت والے ہیں اور عر کے لوگ مصالحت کر گئے مگر اسی حودہ قریس سے  
 لوگ قتل کے بعد ہیں اور عم اللہ کی کتاب میں یعنی اسلام کے دیکھتے ہمارے کھٹاٹاں ہو اور اللہ کے دس میں ہمارے  
 سر کے عام لوگوں سے ہم ہمارے ساتھ دوسرے ہو فصا والی بر راضی ہونے کے تم ہی سر اور ہوا اور اپنے پھاروں کی  
 ررگی پھارے کو اور کسی حوی را کی حد کرنے کو تمہیں لائے ہو موسیٰ بن عقیس کی روا میں ہم بھی آہی کہ انصار اول  
 اساکے مہار س کے ایک شخص کو حلاف کے واسطے مقرر کیا جائے وہ مرجاؤ انصار کے ایک شخص کو مقرر کرنا  
 وہ بھی مرجاؤ تو مہار س کے ایک شخص کو کر یا ہی معمول جاری رہے اس میں مہار س کو اندیسہ رہا کہ کسی کی طرف داری  
 کیا تو میرے انصار چھا ہو گئے اور انصاری کو بھی یہی اندیسہ رہا عمر کے ہرے ہوگا و اللہ ہم سے حواف کرنا تو ہم کو  
 قتل کر گئے حات المدینہ کھڑے ہو کے کہ اناخذ لہا المحکک و عد یقہا المرحب ارتبست ثم کثرنا  
 حذ عتہ یعنی میں انکا حذیل محکک مدیق مرحہوں تم چاہتے ہو لوہم جنگ کو آمادہ ہوو گئے پھر مالکہ مکرہہ ہوا  
 قرین تھا کہ اس میں جنگ ہو جاوے عمر حذی اللہ کر کا ماتھہ مکرے الحدت اور انکی تروا میں لوں ہی کہ سہیدیں الحصر  
 اور سیرین سعد اور انکے عرا پھارے الوکر کی سعت کے تمام لوگ مع کے واسطے حذی کے امام احمد  
 حمید بن عبد الرحمن عوف کی طرح سے یوں روا کیا کہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات ہوئی اہو انوکہ مدینہ  
 کسی جاس بھی سوا اور صلی اللہ علیہ وسلم کے چہرے سے حاد را تھا انکو لوہہ ڈاؤر کے سر مانا ایسے سے قدر مدگی ہو  
 اور بعد وفات کے بھی آپنا ناک پر لکھنے کی قہم کی وفات ہوئی مافی حدیث ذکر کیا اس تروا میں لوں آہی کہ الوکر  
 اور عمر طے انصار کے یا سگئے اور الوکر پھارے سوا اس میں انصار کے سوا میں جو آئیں مارل ہو ہیں پھر اور رسول اللہ



صلی اللہ علیہ وسلم انکے مناقب میں جو کچھ فرماتے تھے تمام ذکر کئے بعد کہ تم کو معلوم ہو جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں  
لو ایک بیابان میں چلینگے اور انصار ایک بیابان میں تو قین انصار کے بیابان میں چلوں گا پھر کہنے لگے اے سعید رسول اللہ صلی  
علیہ وسلم فرماتے تھے قریش اس کام کے والی ہیں نیک آدمی قریش کے نیکو نکات تابع ہی اور بد آدمی انکے بد نکات تابع ہی اسی سعید  
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہ فرماتے تھے سو تم کو تو معلوم ہی اس وقت غم بھی بیٹھے تھے سعد کہے آپ سچ کہتے ہو تم  
امیر ہو اور ہم وزیر جاو ابو بکر کی بیعت یہاں جو ہوئی انکو پہلی بیعت اور سیف کی بیعت کہتے ہیں سقیفہ خرقہ کے بتوں کا  
ایک منہ وہ تھا اسکو بنی ساعدہ حوالہ انصار کے قبیلہ والے تھے تیار کئے تھے انکو کوئی ہم دریش ہوتی تو مستور کے واسطے وہاں  
جمع ہوا کرے اس روایتوں میں اختلاف آیا ہی اسکو تناقض سمجھے کہو کہ اس وقت روداد لکھ رکھنے کی عادت تھی وہاں لوگ  
بکثرت جمع ہوئے تھے انہیں منع ہو رہا تھا اسلئے کلمہ وکلام آپ میں جو چلا تمام تحصیل کسی کو یاد نہ رہا ہر شخص جو یاد رکھا تھا انکو  
نفل کیا حافظ عسعلانی نے لکھا ہی اس جگہ مہاجرین سے دو شخص عمر اور ابو عیث فقط بیعت کئے سو نہیں بلکہ مہاجرین کے دوسرے  
لوگ بھی تھے چنانچہ بخاری کی ایک روایت میں آیا ہے کہ مہاجر اور انصار بیعت کئے اور جو آنا ابو بکر نے عمر کو اور ابو عیث کو اپنے  
ساتھ لینگے اسکا منافی نہیں بلکہ اول دو شخص ابو بکر کے ساتھ گئے ہوں بعد دوسرے بھی چلے آئے سرکہ ہوئے الفصد ابو بکر یہاں کی  
بیعت سے فراغت پا کر مسجد کو گئے بعد وہاں سے منہ کے صبح کو بیعت علی العموم ہوئی بخاری انس رضی اللہ عنہ روایت  
کیا ہے کہ میں عمر کا دوسرا خطبہ سنار رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات جب نئی دوسرے روز ابو بکر خاموش تھے اور عمر  
ممبر پر کھڑے ہوئے اللہ کی وحدانت کی گواہی دیکے یوں کہنے لگے میں امیر رکھا تھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم چوتھے  
ہم سے بعد میں اگر محمد صلی اللہ علیہ وسلم مومین تو کیا اللہ تعالیٰ نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو جو نور سے ہند دیا تھا وہ نور  
نمھار کیا سب باقی رکھا ہی تا اس سے تمکو ہدایت ہو اور ابو بکر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے رفیق ہیں اور دو جان میں دوسرے  
تمام مسلمانوں کی نسبت تمھارے امور کے حق ہیں تم اٹھکے الکی بیعت کرو سقیفہ بنی ساعدہ میں ایک جماعت نے اول ہی  
بیعت کر چکے تھے پھر عام بیعت منبر پر ہوئی اس کے میں سنا عمر نے ابو بکر کو اس منبر پر بٹھادے ہوئے کہنے لگے منبر پر سوار ہو آخر منبر  
سوار ہوئے اور تمام لوگ بیعت کئے اور ابن اسحق اپنی سیر میں انس رضی اللہ عنہ روایت کیا ہے کہ ابو بکر کی بیعت سقیفہ میں  
کئے بعد دوسرے روز صبح کو ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ منبر پر بیٹھے ابو بکر سخن کہنے کے اول عمر رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے اللہ کی  
حمد و ثناء کے بعد کہنے لگے اے لوگو کل کے روز میں ایک بات بولا تھا سو وہ نہ اللہ کی کتاب میں ہی اور نہ اسکو رسول  
صلی اللہ علیہ وسلم مجھے کہے تھے لیکن میں سمجھا تھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہم بھونکے بعد وقت پایکے  
اللہ تعالیٰ جس کتاب سے اپنے رسول کے سنیں ہدایت دیا تھا وہ کتاب تمھارے پاس باقی رکھا اگر اسکو غم اپنا تمکھائے  
اپر عمل کر دے تو اللہ تعالیٰ اپنے رسول کو جو راہ بنایا تھا تمکو بھی وہی راہ بتا دے گا اور اللہ تعالیٰ تم لوگ کا کام ایسے

شخص مرد الا کہ تم سے پہلے ہی رسول اللہ صلی علیہ وسلم کا رفق اور دوحاں میں کا دوسرا جسٹ غار میں تھے تم اچھو اور  
 اسکی سعت کرو پھر لوگ جسٹ کے تہہ سعت سفیع کے یعت کے بعد ہوی پھر صدق رضی اللہ عنہ اچھے کے اللہ تعالیٰ کی جھ  
 وٹیا کے بعد فرمائے لگے ای لوگوں تمھارا والی ہوا ہوں اور میں تم سے ہنتر میں اگر میں ملک جلتں ہوں تو ہم مری  
 اعاس کر دو اگر مدجال احبار کروں تو مجھے درست کرو راست گوئی اسب ہی اور جھوٹھ حساب اور تمھارے میں کا  
 صحت حصہ مریاس قی ہی یہاں لگے اسکا حق اس کے ظالم اساء اللہ لئوں اور تمھارے میں کا کوئی حصہ مریاس  
 ہی جسٹ کے اسٹ اساء اللہ لئوں اور جو قوم خدا تعالیٰ کی راہ میں جہاد کرنا ترک کی ہو اللہ تعالیٰ اس قوم کو نسل  
 کرنا ہی اور جس قوم میں ماہت ہو ماہی ہو اللہ تعالیٰ ان تمام بر ملا مارل کرنا ہی اور میں جسٹ خدا اور رسول کی اطاعت  
 کروں ہم بھی مری اطاعت کرو اور جسٹ اور رسول کی ماورائی کروں تو مری اطاعت کے مام پروا نہیں اچھو مام کو کھتر  
 رہو اس حد تک کی سد صحیح ہی دیووری کما اللہ السہ میں عند اللہ س سلیم سے روا کیا ہی کہ لو کہ رضی اللہ عنہ کی جسٹ  
 ہوئی آپ سر جھ لک ہی صلی اللہ علیہ وسلم جسٹ سے رتھے تھے اسکو جھوٹ کے دوسرے پر تھے اور اللہ کی حمد و ثناء  
 بعد کیے لگے ای لوگوں مری اور دامائی میں تری مری رہر گاری ہی اور مادانی میں تری نادانی مدکاری ہی اور تمھارے میں  
 فوی حصہ مریاس صحت ہی یہاں لگے اسٹ جی کو لئوں اور تمھارے میں کا صحت حصہ مریاس قی ہی یہاں لگے  
 اسکا حق دلاؤں اور میں مری کر یو لا ہوں مینا احتراع کرنے والا ہوں اگر میں جسٹ کام کروں تو مری اعاس کے  
 اگر میں جھ کروں مجھے سدھارو اور اسے لیسو کا محاسہ کرو اسٹ لگے کہ حسا لما حوا و جسٹ ہی قوم جہاد کر کے گئی  
 اللہ تعالیٰ اسکو بغیر کر گا اور جس قوم میں با ظاہر ہو ماہی اللہ تعالیٰ ان پر بلا و عام مارل کر گیا میں اللہ کی اور اس کے رسول کی  
 جسٹ اطاعت کرو گنا ہم مری اطاعت کرو اور جسٹ اللہ کی اور اس کے رسول کی ماورائی کروں تو ہم مری اطاعت  
 یہ کرنا تہہ لولا اور اللہ سے اسے اور تمھارے لئے معصرت مانگا ہوں اور دہر ہوی اسی جامع میں مسس الی حارم سے ہوا  
 کیا ہی کہ لو کہ رضی اللہ عنہ جھ میں کہے ای لوگوں تمھارا والی ہوا ہوں اور تمھارے میں مہر مہر سد ہم محکو کھلف اسٹا  
 دو گے کہ تمھارے ساتھ رسول اللہ صلی علیہ وسلم کی روس بر حلوں رسول اللہ صلی علیہ وسلم برو جی آئے کے سب سے معصوم  
 تھے میں شہر ہوں صوا اچھی کرو گنا اور جھ اچھی اگر میں صواب کروں تو تم اللہ کا شکر و اگر میں جھ کروں تو مجھے درست  
 اسٹا میں جو آنا ہی کہ تمھارے میں ہنتر میں اسکو صدق مروی سے فرما محمدید رجو یہ کتا الامور میں اسمع  
 عند سس انی مریم وہ اسے مات وہ اپنے دادا سے روایت کیا ہی لولا ایک حصہ تھے حر دیا کہ لو کہ رضی اللہ عنہ  
 جسٹ جلسہ ہوئے مری جھ لک اللہ کی حمد و ثناء و اللہ ہم حاضر رہے تمھارے کام صالح ہو گا اللہ سے ہوا  
 مجھے جوتی تھی کہ یہ کام میرے تحت دشمن کو ہو و سس لوگوں میں حسب عدالت دیا و آخرت ملو کہیں پھر لوگ سے اچھے دیکھے

ابو بکر کہ تم جلد کرتے ہو جلدی نہ کرو کوئی پادشاہ حکومت نہیں آتا مگر اللہ تعالیٰ اس کے فتنے کو کھدیتا ہی کہ اس کی آہنی  
 عمر کم کر دیو اور اس پر خوف اور غم غالب کر دیتا ہی اور اس کی ہاتھ میں جو ہی اس سے اس کی رغبت کم کر دیتا ہی اور لوگوں کے پاؤں پر  
 اس پر اس کی رغبت ترھاتا ہی اس کی معیشت تنگ ہوتی ہی اگر اچھا کھانا کھاؤ اور نیا کپڑا پہنے تو من کو نہیں بھاتا جس کا  
 سایہ آخر ہوتا ہی یعنی موت کا وقت آن پہنچتا ہی اور اس کی جان سست ہوتی ہی تو اپنے رب کے پاس ہر گز ہوگا پھر اللہ اس سے جتنا  
 اور جتنا میں سختی کرے گا اللہ کی بخشش اس کے لئے کم ہوگی مساکین کو ہی مغفرت ہی مساکین کو ہی مغفرت ہی مساکین کو ہی مغفرت  
 ہی یہی ہفتی ایسی سن ہیں سن بن علی رضی اللہ عنہما سے روتا کیا ہی کہ ابو بکر بیعت کے بعد خطبہ پڑھے سو اس میں اللہ کی حمد و ثناء  
 بعد فرمانے لگے سب سے کیوں میں بری زیر کی تقویٰ ہی اور نادانیوں میں بری نادانی فوج رہی نور سستی میرا مانس ہو اور  
 دروغ حیا نہ تو قوی شخص میرا ضعیف ہی یہاں تک اس حق کو نکالوں اور ضعیف حص میرا قوی ہی یہاں  
 کہ اس کا حق دلائل سنو میں تمھارا والی ہوا ہوں اور میں تمھارے خوبین مجھے بھی آرزو ہی کہ اس کام کو میرے عوض و سوا  
 لیوے تمھارا مقصود یہ ہوگا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو وحی سے اللہ تعالیٰ جو کام قائم کرتا تھا میں بھی ویسا ہی کروں لیکن  
 میں شہر ہوں تم میری مراعات کرو یہی ایسی سن میں عین عین سے روتا کیا ہی کہ ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ بیعت کے بعد  
 دوسری صبح کو خطبہ پڑھے اس میں اس کے ای لوگو میں تمھاری تجویز کو توڑ دیتا ہوں اور میں تمھارے بہترین جو بہتر ہو  
 اس کی بیعت کرو صحابہ کھرے ہو گئے کہ یا خلیفہ رسول اللہ واللہ آبا سے بہتر ہو بعد ابو بکر کہ ای لوگو اسلام میں جو  
 داخل ہو گواہ خوشی سے ہو یا خوشی سے لیکن واللہ کی پناہ میں اس کے سایہ عطف میں اللہ تعالیٰ اپنے ذمے کی کچھ  
 چیز تمھارے طلب کے نے کی تم طاقت رکھتے ہو تو کرو مجھے بھی شیطان آجائے جتن غصہ آیا سو دیکھے تو میر  
 روبرو نکل جاؤ تا میں تمھارا لونگوں کو نشان پہنچاؤں ای لوگو اپنے غلاموں کے کماٹی کی حسرت جو کرو یعنی وہ  
 حلال کا مال لئے ہیں یا حرام دریافت کرو کیونکہ حرام سے جو جسد پرورش پاتا ہی وہ بہت میں جانے کے لائق نہیں سو  
 تمھاری آنکھوں میں میری عایت کے میں اگر راست ہوں میری متابعت کرو اگر میں خطا پر ہوں تو مجھے سدھارنا اگر میں  
 اللہ کی اطاعت کروں تو تم بھی میری اطاعت کرنا اگر اللہ کی نافرمانی کروں تو اس میں میرا فرمانہ دار نہ رہنا اس  
 تروا میں جو آیا کہ مجھے بھی شیطان آجائے اس سے مراد غصہ ہی حدیث میں آیا ہی کہ غصہ شیطان کے سبب ہے تو اس  
 سبب کو نہ کر کیا اس سبب کا ارادہ کیا ابن سعد نے حسن بصری سے روتا کیا ہی کہ ابو بکر رضی اللہ عنہ اپنی بیعت کے بعد جو  
 خطبہ پڑھے اس میں اس کا جو والی ہوا اس میں پڑا ہوں اللہ مجھے بھی آرزو ہی کہ تم سے اس کام کو کوئی لیکے  
 مجھ کو آرام دیو اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جیسا کرتے تھے ویسا ہی کرو کہ مجھ کو تکلیف دے کہ تو میں کر سگوں گا  
 کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر اللہ تعالیٰ وحی بھیجتا تھا اور انکو معصوم کیا تھا سنو میں ایک شہر ہوں تم سے

یکے ہیں ہم مری رعایت کرو جب مجھ کو دیکھو گے کہ راستی تمہاری متابعت کرو اور جتنے دیکھو گے کہ حاکم ہوں تو  
 درست کرتا اور خایو مجھ کو ست ظالم صحن ہوا ہی پھر مجھ کو عیسے میں دیکھو گے مجھ سے کہا کہ کرتا تھا کار مالوں میں اور  
 مد میں کچھ اسیر کروں اس سعد اور امام مالک کی واس میں عروہ نقل کئے میں کہ انوکروالی ہو کوند حصد جو پڑھے  
 اس میں اللہ کی حمد و ثناء کے بعد کہے لگے اے لوگوں میں تمہارے کام کا والی ہوا ہوں میں تم سے ایک ہوں لکھ قرآن  
 مانڈی اور صلی اللہ علیہ وسلم سب میں ہاں کہے اور ہکو جو علم کئے اسکو ہم کہے اے لوگو حاصو ست دانیوں میں مری  
 تقویٰ ہی اور مادا سوں میں مری مادانی فخر ہی اور تمہارے میں کا قوی میرا صعب ہی جنگ کہ ہرست ہی کوہ کالو  
 او صعب تمہارے میں کا مریاس قوی ہی جنگ کے اسکا حق بدلا دلائی لوگوں میں مری کرے والا ہوں ماہر اعرار  
 کرے والا ہوں میں حق کے وگا تو مری اطاعت کرو اور جتنے کام کروں تو مجھے شہداء و مہتاب میں کہا ہوں  
 اور اللہ سے میرے لئے اور تمہارے لئے معرفت مانگتا ہوں امام مالک کے کوئی امام ہوگا مگر اسی طے حاکم اس  
 حاکم اور اس حرر مہدست اللہ مریں اور ہتی اسی میں الو العصف سے روا کئے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی  
 وفائے بعد انوکرو صلی اللہ علیہ وسلم لوگوں سے جو محبت لئے ہو وقت میں حاضر تھا لوگوں کی ایک جماعت کے انکی جگہ کی  
 انوکرو صلی اللہ علیہ وسلم کہے تھے تم مری معیت کر اسکر کہ اللہ کی اور اس کے رسول کی اطاعت کرو بعد امیر کی اطاعت  
 و کہے تھے تو تھے ہاتھ میں ہاتھ لیتے الو العصف کہا لوگوں سے جو سطر کرتے تھے میں کہو یا ذکر لسان یا م میں میں ہوا  
 پھر جب مجلس خالی ہوئی میں گیا اور بولا انکی معیت کرو ماہوں اللہ کی اور اس کی کتاب کی اور امر کی تا بعد اری سرا انوکرو  
 مری طرف انکھ اٹھائے دیکھے لگے گو ماہرا کہا انکو احصا نظر آتا پھر مری سے معیت لئے تیسرا چمپ انوکرو صلی اللہ علیہ وسلم  
 کی جلالت پر اجماع ہوئے کے بیاں میں معلوم کہے کہ انوکرو صلی اللہ علیہ وسلم کی جلالت پر اجماع صحابہ سات موی  
 اور اہل سنت و جماعت اور عام معر لہ اور اسلام کے اکرم مری بھی ایک جلالت کی حقیقت پر اجماع کئے ہیں بلکہ صحابہ  
 بھی اجماع معقول ہوا ہی حاکم نے عبد اللہ بن مسعود صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا ہے کہ مسلمان جس جہ کو سک جائے وہ سکے اور  
 جس جہ کو بد جائے وہ بدی صحابہ تمام اتفاق کئے کہ انوکرو کو حلیہ کر س حاکم اس وقت کی صبح کیا ہی دیکھئے اس مسعود  
 صلی اللہ علیہ وسلم حاکم صلی اللہ علیہ وسلم اور اہل قوی میں تھے انوکرو صلی اللہ علیہ وسلم کی جلالت پر صحابہ کا اجماع لعل کئے علی مری صلی اللہ علیہ وسلم  
 عہ سے بھی اجماع ہوا معقول ہی دار فطی اور اس کر اور وہی غیرہ حسن روایت کہے کہ علی صلی اللہ علیہ وسلم جب نصر  
 ستر لئے اس انکو اور مری عبادہ کھڑے ہو کہے لگے ہکو حرد و آیت ہاں ہستروالی ہو تیر لعل لائے ہوا ہوں  
 ایک مری کو مل کر گئے اس میں انوکرو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کچھ وصیت کئے ہوں تو فرمائیے انکی ہاں ہاں ہاں  
 علی صلی اللہ علیہ وسلم اس میں تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کچھ وصیت کئے ہوں سو مات ہیں اللہ میں سوال

صلی اللہ علیہ وسلم کی تصدیق سب سے پہلے کیا ہوں آپؐ جھوٹھے پہلے نہ بولو گنا اگر میرا پاس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی کچھ وصیت ہوتی تو بنی یتیم بن مرہ والے کو اور عذرا بن الخطاب کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے منبر پر سوار ہونے دیتا اور ان سے جنگ کرتا اگر میرا پاس اس چادر کے سوائے کچھ نہ رہتا بنی صلی اللہ علیہ وسلم قتل نہیں ہوتا اور یکایک وفات نہیں پائے چند روز تک اب یہاں رہے ان ایام میں بلالؓ کے ایک نماز کے واسطے اعلام کرنے تو آپؐ ابوبکرؓ کو لوگوں کے ساتھ نماز پڑھنے کا امر کرنے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بی بیوں سے کوئی بی بی چاہی کہ ابوبکرؓ کو امر نہ کریں تو آپؐ غصے ہوئے اور فرما اَنْتُمْ حَضُوْا یُوسُفُ ابوبکرؓ کو حکم کرو لوگوں کے ساتھ نماز پڑھو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا جب وفات ہوا تو ہم اپنے امویہ لڑکے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمارے دین کے کام واسطے جس کو کہتے تھے اسی کو ہمارا دنیا کے کاموں کے لئے اختیار اسلام کے کاموں میں کیا اصل اور دین کا قوام نماز غنی پھر ہم ابوبکرؓ کی بیعت کئے انھوں نے اس کام کے اہل تھے ہم دعاؤں میں ان پر اختلاف کئے ایک روایت میں ہوں آیا ہے کہ ابوبکرؓ ہمارے بیچ فاعم ہو سب کی بات اور سب کی راہی ایک ہی تھی ابوبکرؓ کا حق جو مجھ پر تھا میں ادا کیا اور انکی اطاعت کیا ان کے سر میں بہہ کے جہاد کیا مجھے کچھ دینے تو لیتا اور جنگ کے واسطے بھیجتے تو جاتا اور ان کے روبرو میرے کورے سے حد مارتا جب ابوبکرؓ کی وفات ہوئی تو انھوں نے عمرؓ کو والی کئے عمرؓ نے اپنے حنا یعنی ابوبکرؓ کے طریقے پر چلے ہم نے عمرؓ کی بیعت کئے ان پر دشمنی تھی ہم سے اختلاف کئے میں انکا حق ادا کیا اور انکی اطاعت کیا اور ان کے لشکر کے ساتھ جا کر جنگ کیا مجھے عطا کرتے تو لیتا اور جنگ کے واسطے بھیجتے تو جاتا اور ان کے ساتھ میرے کورے سے حد مارتا جب انکی وفات کا وقت آن پہنچا میں اپنی قرابت اور اسلام کی سبقت اور فضیلت اپنے دل میں یاد کیا میرا گمان تھا کہ مجھ کو والی کریں لیکن عمرؓ نے اندیشہ کئے کہ اپنے بعد اپنا خلفہ کچھ کام کرے تو آپؐ موعظے میں بیٹھ گئے اس لئے اپنے اور اپنے فرزند کے تین سال سے الگ کر لئے اگر محبت انکی دامنگیر ہوتی تو اپنے فرزند کو مقرر کرتے لیکن خلاف کا کام قرآن کے مجھے شخص برجن میں میں بھی تھا دال دئے میں سمجھا مجھے جھوٹے دوسرے کو نہ مقرر کرینگے تب عبد الرحمن بن عوفؓ نے ہم سے عہد لئے کہ ان کے کو والی کروں تم اسکی بات سننا اور اطاعت کرنا بعد عثمانؓ کی بیعت کئے میں دیکھا مبریٰ اطاعت بیعت سے سائق ہو گئی ہی اور غبر کے لئے میرے سے عہد لیجے ہیں ہم عثمانؓ کی بیعت کئے میں نے انکا حق ادا کیا اور انکی اطاعت ان کے لشکر میں رہ کر جہاد کرتا جب مجھے کچھ عطا کرتے تو لیتا اور جنگ کے واسطے روانہ کرتے تو جاتا اور ان کے روبرو میرے کورے سے حد مارتا جب عثمانؓ رحلت کئے میں دیکھا اول کے دونوں خلفے جنگ نماز کے واسطے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے عہد تھا گزر گئے اور یہ شخص جس کے لئے مبریٰ بیعت سائق ہو چکی رحلت کیا تب حنین کے اور ان دونوں شہر کے لوگ یعنی کوفہ اور بصرہ کے میری بیعت کئے اس میں ایک شخص جو میرے مثل نہیں اور اس کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قرابت سے قرابت کے مانند نہیں اور اس کو علم میرے علم کے مقابل نہیں اور اس کو سبقت میری سبقت کی سی نہیں انھیں انھیں

میں کے یہ سنتِ مادہ سچی ہوں اس کے ہر طریق میں ایک سے دو کوئی تقویت ہوتی ہے اس کے ساتھ میں سے ہر  
 کیا گیا مجھے عمر سے بعد اعرار نے حسنِ نصری کے پاس کچھ لوجھے تھے میں نے حسنِ نصری کو لاگو احاطہ کرتے ہیں ہم میں  
 نسخہ کرو کیا صلی اللہ علیہ وسلم نے ابوکر کو مکر حلیہ کے مجھے حسنِ نصری شہید سمجھ کر کہا تھا کہ اس میں ہی اللہ  
 قسم جو اس کے سوائے کوئی ایسا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ابوکر کو مکر حلیہ کے ابوکر کو اللہ کی معصیت سے مادہ تھی  
 اور میرے ہر گار اور ہر ہاں سے اس کے حکام کا انکو امر ہو ما انکو سر لکے یہ میرے اس علمی نے انی مکر میں عمارت سے  
 نعل کیا ہے کیا مجھے ایک دن ہاروں شہید لولا ای ابوکر کو لاگو ابوکر کو کو مکر حلیہ کے میں لولا ای امیر المومنین ابی سہیل  
 اور مومنان بھی حامو مستحق ہاروں لولا اللہ تبارک و تعالیٰ سے مراحم مادہ ہوا میں لولا امیر المومنین رسول اللہ صلی  
 علیہ وسلم آتھہ رور ہمارے لال کے عرض کئے ہا رسول اللہ امام کو لکھ کرے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قرآن ابوکر کو کہو کہ  
 امام کے میں ابوکر آتھہ دن ملک امام کے وحی ارنی بھی اللہ تعالیٰ ساکت ہو اسی صلی اللہ علیہ وسلم بھی ساکت ہوئے  
 ہی صلی اللہ علیہ وسلم کے حہ سے مومنان بھی حامو مستحق ہاروں رسد کو ہر پند آئی لولا مارک اللہ اللہ  
 مصالح ابوکر میں محادس قرہ سے نعل کیا ہے ابوکر رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حلیہ ہو میں صحابہ  
 کچھ سے اس کرتے تھے اور ابوکر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا حلیہ کہا کرتے ہم صحابہ خطا اور صلا اللہ تعالیٰ ہر کرتے  
 حاکم کسدر میں انی ہر رہہ رضی اللہ عنہ سے رواست کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفا کی حیرت کو آئی  
 وہاں کے لوگوں کے آوار سے کے میں تو مختصر رہا ہوا ابو محادہ رضی اللہ عنہ پوچھے ہر آوار کہا ہے لوگ کے رسول اللہ  
 صلی اللہ علیہ وسلم کی وفا کی حیرت ابو محادہ کہے ہر تری مصیبت ہی بعد لوجھے اے کا والی کون ہوا ہے کہ تھکے  
 ابوکر پوچھے کیا ہی عند صاف اور ہی میرہ اس سے راضی ہو گئے ہاں ابو محادہ کہے ما اللہ تو حسیکو ملد کرے اہکو  
 یست کر موالا کو ہی ہیں اور تو حسیکو سب کیا انکو ملد کر موالا کوئی ہیں ابوکر رضی اللہ عنہ کی حلاف بھی  
 ایک دلیل ہے اہل اسلام میں اس شخص کی حلاف حق ہی ابوکر اور علی اور عمار رضی اللہ عنہم  
 لکن علی و عمار رضی اللہ عنہما ابوکر سے حلاف کے معاد میں مراع ہیں کہ ملکہ انکی بیعت کئے ابوکر کی امامت راجع  
 ہو اور دونوں کی امامت راجع ہیں ملکہ کوئی اہل حل و عقد انکی حلف کی طرف متوجہ ہوئے حسیکو تھوئی سمج  
 ہوا انکو ظاہر ہو گا کہ اگر ابوکر رضی اللہ عنہ حق رہہ ہوتے اور علی مرتضیٰ کی حلاف ہی صلی اللہ علیہ وسلم نص ہے  
 تو علی مرتضیٰ اللہ سے راع کرتے حسا معاویہ جنگ کے ابوکر رضی اللہ عنہ کی سوکت سے معاویہ کی سوکت سے  
 مادہ بھی علی مرتضیٰ انکی سوکت کا حہ دہ کئے اور اپنے حق کے واسطے جنگ کئے ابوکر سے جنگ کرنا انکے  
 کچھ حیرت سے تھی حسا سے ملی کو کہے کہ میں تمھاری بیعت کے ہاں ہوں تو اپنے اگر حلاف ہی نص ہوا تو اپنے

بیعت لیتے چنانچہ آیتھی فرمائے خلافت سے میرے کچھ حصہ ہوتا تو نبی تم والے کو منبر پر چڑھنے نہ دیتا اور علی اکیلے نہ تھے بلکہ ایک ساتھ تمام بنی ہاشم وغیرہ علی الخصوص زبیر رضی اللہ عنہ جنگی شجاعت شہسوار بھی مسعود تھے اور ابوسفیان جو کہ تھے میں ایک واسطے فوجیں جمع کر دیتا ہوں کہ کس کو پس تھا اگر جنگ کرنے اپنی تاریخ میں سوید بن غفلہ سے اور ابوالاحمد دہقان اپنی جزمین زید بن علی سے روایت کی ہیں کہ ابوسفیان نے علی اور عباس کے پاس جا کے کہنے لگے اے علی ابی عبد کیونکہ ہم کام قریش کے ذلیل قبیلے والے کو دے رہے ہیں اگر تم چاہتے ہو تو میں سوار اور پیدل سے مدینے کو بکھیر دیتا ہوں علی کہہ و اللہ میں اس نہیں چاہتا ابوبکر کو اس کام کا اہل ہم نہ جانتے تو انکو اس کام پر ہونے دیتے اے ابوسفیان مومنان خیر خواہ ہو کر تھے ہیں ایک دوسرے کو دوست رکھتا ہی اگرچہ گھروں کے اور جسموں کے دیکھتے دور ہیں اور منافق ایک دوسرے کا بدخواہ ہوتا ہی اور حاکم نے ذہبی سے وہ قرۃ الطیب سے نقل کیا ہے کہ ابوسفیان بن حرب نے علی مرتضیٰ باس لئے اور کہے کیونکہ یہ ہم قریش کے کم اور ذلیل قبیلے والے یعنی ابوبکر کو دیا گیا و اللہ اگر تم چاہو تو سوار اور پیدل لاکے ان پر بھڑکتا ہوں علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ فرمایا ابوسفیان تم بہت دن تک اسلام کی اور مسلمانوں کی عداوت کے قریب لیکن غصہ صری عداوت انکو کچھ نقصان نہ کی ہم ابوبکر کو اس کام کے اہل جانتے ہیں حاکم نے اس حدیث کی تصحیح کیا ہے علی مرتضیٰ باوجود اقسوت کے منازعت نہ کرنا دلالت کرتا ہے کہ آپ نے ابوبکر رضی اللہ عنہ کی حقیقت کے قابل تھے اور ایک دلیل یہ ہے کہ انصار نے ابوبکر کی بیعت پر راضی ہوئے تھے مگر امیر منکم امیر جب یہ جسد سنے کہ لائمتہ من قریش بن ابوبکر کی بیعت کئے علی رضی اللہ عنہ کی شوکت و قوت و وعدۃ انصار سے زیادہ تھا آپ کی خلافت رضی اللہ عنہ ہوتا تو البتہ منازعت کرتے فرض کرو کہ علی رضی اللہ عنہ جنگ کرنا نہ کر دیتے تھے پر جواب سوال کرنے کو کوئی چیز مانع تھی جب ابوبکر نے علی سے نہ آنے کا سبب پوچھے بجز معذرت کے کچھ نہ کہ عثمان بن ابی شیبہ اپنی سنن میں شعیب سے روایت کیا ہے کہ ابوبکر رضی اللہ عنہ نے علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کو کہے کیا تم میری مارت سے ناخوش ہو علی کہے ناخوش نہیں ابوبکر کہے کیا میں اس میں ناخوش ہوں نہیں تھا اس حدیث کو ابن کثیر ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ یوں روایت کیا ہے کہ ابوبکر رضی اللہ عنہ کی بیعت ہوئی بعد لوگوں دل میں کچھ انقباض دیکھ کے آپ نے اسی لوگوں کو منیٰ حیز مانع ہوئی کیا میں تم سے اس کام کا احق نہیں کیا میں اول اسلام لایا نہیں پھر چند ایسے خصلتیں بیان کئے محامی اپنی امالی میں ابی سعید خدری رضی اللہ عنہ روایت کیا ہے کہ ابوبکر کی بیعت ہوئی تو آپ نے چھ علی کہاں ہیں لوگ کہے و حاضر نہیں ہوئے تو چھ زبیر کہاں ہیں کہے و بھی نہیں ابوبکر کہے میں سمجھا تھا کہ یہ بیعت تمام مسلمانوں کی رضا مندی ہوئی ہے یہ بیعت پُرانے کبرے کی سی بیعت ہے اس بیعت کو رد نہیں پھر علی رضی اللہ عنہ آئے تو ابوبکر کہے تم کیوں اس بیعت میں سستی کئے تم کہتے ہو گے کہ تم رسول اللہ صلی علیہ وسلم کے چچر بھائی اور داماد ہو کیا تم کو معلوم نہیں میں اس کام میں تمھارے قتل تھا علی کہے مجھ پر حرف نہ کھو یا خلیفہ



رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم دربار کے انوکری کو ملے کہ یہ آٹو کے کیوں ہم اس میں سب سے پہلے تم کہتے ہو گے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے چہرے کی سی اور ان کے حوالے ہو کر ہمارے معلوم ہیں میں احکام میں بھاری قتل ہوں میں کہے مجھے رحمہ رکھو ماحصلہ رسول اللہ دربار کے انوکری کے معنی میں عقیدہ اسی معاری میں اور حاکم مسند میں اور بھی مسیح میں امراہم میں علی بن حسن کے روایت کے ہیں وہ اسے والد امراہم سے روایت کیا ہے اسے والد علی بن حسن کے علی رضی اللہ عنہ کے ساتھ مجھے محمد بن سکر کی تلوار اور دے تھے انوکری رضی اللہ عنہ کہتے ہو کہ حلقہ ترے اس میں ہے اس کے لئے کہ وہ اللہ کی کسی کی سی راہ راہ میں کہنا مجھے یہی عبتھی۔ مجھی اور علاء اسکا سوال اللہ تعالیٰ سے کہ اللہ سے ہے ذرا اور مجھے امارت میں کچھ راحت ہیں بھاری کام کے اٹھانے کا ناتھ میں ہیں میرے گردن میں ترسا اللہ ہی دعوت دلوں میں یہ جاہا ہوں کہ میرے سے کسی کوئی شخص اس کو لے کر میرے مہاجرین کی معدرت قبول کیے اور پناہ اور ریر رضی اللہ عنہما کہ ہم اس لئے حاضر ہیں جو کہ ہمارے مسوہ میں داخل کے ہمارے معلوم ہیں۔ مسند تمام لوگوں کے انوکری اس کام کے رمادہ بھی ہیں انھوں نے صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ عار میں فاقہ ہے اس کا سرور جوئی ہم جاسے ہیں اور صلی اللہ علیہ وسلم اسی رنگی میں انوکری کی امامت واسطے امر کے قائم جس کی تصحیح کیا۔ الوطاعتی مصلحتیں میں اس عمر رضی اللہ عنہما روا کیا ہے کہ علی اس ابی طالب رضی اللہ عنہ حلقہ ہو گئے کسی نے انوکری کا مسند تھا جو انوکری کے مہاجرین و انصار انوکری کو حلیہ سائے کے ماسقہ میں ہے اور اب اسے اول اہل ایمان لئے ہو علی رضی اللہ عنہ کہ مومنان اللہ تعالیٰ کی سادہ میں ہیں اور اللہ میں جھکو قتل کرنا اگر تو اس بات پر مافیہ ہو میری طرف سے جھکو دنا جھکا و آسمان میرے انوکری میرے چہرے سے سبب لیگئے میرے و کھر میں ہوں اور انکا عوض ہو انوکری عار میں رفیق تھے اور میرے آگے اچھے اور میں جس میں ایمان لایا اور انھوں ایمان لائے وقت عمر رسیدہ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا حکم مہاجر کی امامت کے واسطے انھیں کو ہوا اور اسکو طرہ الہی اور اس کا اسی مارج میں ابی الریاد سے روایت ہے لیکن اس میں ایمان لائے وہ ان کے جھوٹے ہیں کو اور انوکری کے لئے کہہ رہے ہیں کہ اسکے در عوض اسلام ملنا نہ لانا کر کے اور یہ بھی رمادہ کے لئے تھے مہر اللہ تعالیٰ کے نام کی مدد کیا اور انوکری کی مدح کہا جو ما اَلَا نَصْرُہُ وَفَعَلْنَا نَصْرُہُ اللّٰہُ اللّٰہُ ان روایت معلوم ہوا کہ علی رضی اللہ عنہ حلافت کا دعویٰ ہرگز نہ کیا اور انوکری رضی اللہ عنہ حلقے میں علایہ کہہ کہ میں اس کام کی آرزو میں رکھا تھا دوسرے شخص کو جو اسے رمادہ بھی ہے تو سر کر و اور مجھے حلافت کے بارے آرام دو اگر علی رضی اللہ عنہ حلافت پر نص ہوتا تو اس وقت الیہ کہتے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میری حلافت کے نص کر چکے ہیں تھا، حق ہیں بلکہ اس وقت علی رضی اللہ عنہ کہہ کہ تجھے حلافت کے حق ہو چاہے الوطاعتی مصلحتیں میں اس کے

اور محبت الدین ابن النبی اپنی تاریخ میں فرمیدیں علی سے روایت کئے ہیں وہ اپنے بایں روایت کیا ہے کہ ابو بکر رضی اللہ عنہ خلیفہ  
 بعد میں روز تک جماعت میں آئے ہر روز یوں فرماتے اے لوگو تم جو کس دوست رکھتے ہو اس کی بیعت کے وہ میں اپنی  
 بیعت کو پھیر لیتا ہوں پھر ہر وقت علی رضی اللہ عنہ اٹھکے فرماتے ہم تمہاری بیعت کو نہیں توڑیں گے اور نہ تم سے  
 اسکو فسخ کرنا چاہیے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو مقدم کئے ہیں تم کو کون پیچھے کر سکتا ہے اہام حمزہ فقیس بن ابی  
 حازم سے روایت کیا ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد ایک مہینے کو من ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کے پاس جا کے بیٹھا  
 سوزن الصلوٰۃ جامعہ کر کے ندا البیہیہ پڑھا نماز ہی کے واسطے الصلوٰۃ جامعہ کر کے ندا کئے پھر لوگ جمع ہوئے ابو بکر  
 رضی اللہ عنہ منبر پر سوار ہو کے کہے اے لوگو مجھے آرزو ہے کہ اس کام کو دوسرا لکے مجھے آرام دیو اور مجھ کو نبی صلی اللہ علیہ  
 وسلم کے طریق پر چلو کر کے تم پر وگے تو میں اس کی طاقت نہیں کیونکہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم شہطان سے معصوم تھے  
 اور ان پر آسمان سے وحی اترتی تھی اور چند واسطہ میں ابو بکر فرماتے مگر سے راضی نہیں تو دوسرے کو مقرر کر دو سابقہ کو  
 ہوا ان روایتوں سے معلوم ہوا کہ علی اور زبیر وغیرہ نبی ماسم رضی اللہ عنہم ابو بکر کی بیعت اول ہی کئے لیکن بخاری اور  
 مسلم عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کئے ہیں کہ نبی فاطمہ رضی اللہ عنہا نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے فی سبوحینہ میں  
 تھی اور فدک کے خبر کے خمس میں جو باقی تھا مبرا شطب کئے ابو بکر کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرما ہن لا نورث  
 مَلَنَّا كَاَصَدَقَ یعنی ہمارا کوئی وارث نہیں ہونا ہم جو چھوڑے جاتے ہیں وہ صدقہ ہی محمد کی اہل بیت اسی مال سے  
 لکھا دینگے واللہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صدقے کو جو آئے وقت میں جس حال پر تھا اس میں تغیر نہ دینگا رسول  
 صلی اللہ علیہ وسلم کی مانند اس میں بھی عمل کرونگا غرض ابو بکر نے فاطمہ کو اس کچھ ندوے فاطمہ رضی اللہ عنہا اس سے  
 دلگیر ہوئے اور ابو بکر سے بات نہ کئے یہاں تک کہ فاطمہ کی وفات ہوئی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بعد چھ مہینے زندہ  
 رہے جب انکی وفات ہوئی علی رضی اللہ عنہ شبائی کو دفن کر دئے اور ابو بکر کو اطلاع نہ کئے اور آپ ہی نماز پڑھے  
 بی بی فاطمہ رضی اللہ عنہا کی حیثیت علی رضی اللہ عنہ کو لوگوں کے پاس میں تھا جب بی بی کی وفات ہوئی علی رضی اللہ  
 عنہ دیکھے لوگ اپنے سے بے التفاتی کرتے ہیں نب علی رضی اللہ عنہ ابو بکر سے بیعت نہ کرنا چاہتے ان مہینوں میں  
 بیعت نہیں کئے تھے پھر ابو بکر کو کہا بیٹھے کہ آئے یہاں آؤ اور اپنے ساتھ کسی لایہ ہذا سو اسطے فرمائے کہ  
 ابو بکر کے ساتھ عمر کا اپنا تھکا عمر نے ابو بکر کو کہے واللہ آپ تنہا نہ جانا ابو بکر کہے میں تنہا جاؤنگا میرے ساتھ کچھ  
 سلوکی نہ کر گئے واللہ میں جاؤنگا پھر ابو بکر تنہا چلا گئے علی رضی اللہ عنہ شہد کہہ کے فرمائے اے ابو بکر ہم آپ کی فضیلت  
 اور اللہ جو آپ کو عطا کیا بخوبی جانتے ہیں اور اللہ تعالیٰ جو بزرگی لپکو دیا اس کا حسد ہم نہیں کرتے لیکن آپ نے  
 خلافت کے امر میں ہم مستور نہیں لئے اور ہم کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ جو قربت ہے اس کے سبب سے

وہ مال کا فرق ہے  
 جس کا فرق ہے مال کا فرق ہے

صاحب کا لفظ یوں ہی ظاہر ہے  
 علی صحیحہ الدلائل میں ہے جو صحیحہ میں ہے

حقیقت کا لفظ یوں ہی ہوا  
 عسیب ہم ان یہ علوانی  
 ہم اس کا حاصل  
 مسی لکھے  
 اللہ

ہم سمجھتے تھے کہ عموماً بھی اس میں بھی مستور ہے جس ہی بھرا لو کر صلی اللہ علیہ وسلم کے اچھے اس کے چار چھ اور مائے  
 جس کے دست قدرت میں میری جان ہی اسی کی قسم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے فراتی لوگوں وصل کرنا میر  
 ماس اپنی اراستہ اور مال کے لئے ہم میں تواضع ہو اس واس میں میں حیر کرے میں کچھ قصو  
 نہیں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس میں جو کرے تھے وہ ہیں کہ سب صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد وال کے میں بھاری  
 سمعت کرے واسطے آنا ہوں بھرا لو کر طہر کی مارتھ کے مہر پر سوار ہوئے اور تہہ کے علی صلی اللہ علیہ وسلم کا تہاں ساں  
 اور انھوں سمیت کرے میں جو معدرت کے افسوس کو ساں کئے اور اس معارف کئے بعد علی صلی اللہ علیہ وسلم تہہ کے  
 الوکر کے جس کی بہت تعظیم کے اور کہ میں جو کما الوکر کے حستہ اور اللہ تعالیٰ انکو جو فصلت دیا ہی ہو کما کار کرے  
 کی راہ سے ہیں کہ لکس ہم سمجھتے تھے کہ ہم کو امر خلافت میں حصہ ہی اور الوکرے ہم سے الگ ہوئے اس لئے چارے  
 دل میں سرش ای سلم کی انک روایت میں یہ بھی یادہ کیا ہی کہ علی صلی اللہ علیہ وسلم کی فصلت اور اسلام میں  
 سب سے کئے اور الوکر کے ماحول کے ایک حستہ تہہ کے مسلمان جو تہہ میں نے اور علی کو کہیے لگے اصعب یعنی ام  
 اچھا کام کئے اور ہوساں علی سے قرس ہوئے کے انھوں امر معروف و نہی فاطمہ صلی اللہ علیہ وسلم کا  
 وغیرہ جو سوال کئے انکا ساں آیدہ آویگا اور اس حد میں جو آنا کہ علی نے الوکر کو نبی کی ہو کی اطلاع کر کے ہکا  
 سب سے ہی کہ علی مرتضیٰ سمجھے مہر میں سر بھی ہو والا ہیں الوکر کو انکی ہو کی اطلاع ہیں ہوئی اور مہر ہیں سر اشیر  
 حد میں کچھ دلالت ہیں بھاری اور سلم کی آداس آنا ہی کہ مہر حارہ علی صلی اللہ علیہ وسلم پر ہے اس معارف عمر و  
 عبد الرحمن کی طریق سے روا کیا ہی کہ عباس صلی اللہ علیہ وسلم مارتھ اور اس سجدہ اراہم سے روا کیا ہی کہ الوکر مارتھ  
 اور چار تکیہ لولے سدرہ عاصی کہا ہی اں واسوں میں حستہ اختلاف ہو الوکی جس میں جو آنا ہی وہی اصح ہی مہر علی جمال  
 ہی کہ اول جد لوگ کے ساتھ علی صلی اللہ علیہ وسلم مارتھ بعد بھی لوگ جب جمع ہوئے تو عباس مارتھ بعد جد الوکر کے  
 آپ بھی جماعت سے مہر مارتھ اور وہ جو آنا کہ نبی کی حیات تک علی صلی اللہ علیہ وسلم کا لوگوں میں مرتہ تھا نبی  
 فاطمہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اکرام کے واسطے لوگ علی مرتضیٰ کا احرام کرنے مجھے حاکم امثال ہوا اور علی صلی اللہ علیہ وسلم  
 صلوات اللہ علیہ وسلم کے ماس ہیں آتے دیکھ کے لوگ ان کی عرب و صر میں قصو کرے لگے ایک جلسہ کی نظر  
 رجوع لاؤت شیدی نبی کی رسیدگی تک علی صلی اللہ علیہ وسلم کے آئے کو معدور رکھے کہونکہ سمجھے کہ انکی عار واری اور رسول اللہ  
 صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کا جو عزم نبی کو تھا اسکی تسلی میں مشغول ہیں اس لئے جس وقت عہد حاتمہ اس مہر  
 علی ہیں لے تو لوگ ایسے کما رہ گئے ہوئے اور وہ جو آنا کہ علی نے عمر کا آنا تہہ کے کو کہ الوکر کے مزاج میں مہر لب  
 تھا اور عمر کے مزاج میں صلاست اور سبب اندیشہ ہوا کہ جد الوکر کے ساتھ عمر بھی آں اور کلمہ کلام مہر سبب ہوا

صحیحہ کا ارادہ جو ہو، ل جایگا اور ناخوشی برہم جاگی عمر بے تحاشہ تہانہ جانا کیونکہ مظنہ ہی کچھ تقسیم و توقیر ابو بکر کی جو  
 اسکو ترک کرین یہ قصبہ جو ابو بکر اور علی رضی اللہ عنہما کے درمیان اس مجلس میں چلا معانہ کرنا اسکو کوئی انصاف کی  
 نگاہ سے دیکھے تو ہنر ظاہر ہوگا کہ ان صاحبوں کے دل صاف تھے اور ایک دوسرے کی فضیلت کا اعتراف کرتے تھے احترام  
 و محبت یکساں متفق تھے اگرچہ مقتضا بشریت کچھ درمیان آگئی تھی غرض اس وقت ایسا معلوم ہوتا ہے کہ  
 علی رضی اللہ عنہ سابق میں بیعت نہیں کئے اور سلم کے یہاں آیا ہی کہ کسی نہری سے پوچھا کہ علیؑ ابو بکر کی بیعت بی با  
 فاطمہ رضی اللہ عنہا کی رحلت نہیں کئے تھے تو بولانہ علیؑ بیعت کئے تھے نہ کوئی بنی ہاشم انتہی یہ اختلاف جو روایا  
 میں آیا اس میں جان وغیرہ ابو سعید کی روایت کو تصحیح کئے کہ سفیف کی بیعت کے دوسرے روز علیؑ وغیرہ بیعت  
 پہنچنے پہلے کہا سلم کی روایت ضعیف ہے کیونکہ نہری اس قول کو نہیں لکھا ابو سعید موصول روا جو سابق  
 ہوئی ہی اصح ہے اور بعض یوں جوابتے ہیں کہ علی رضی اللہ عنہ اول ہی بیعت کر چکے لیکن درمیان میں جو مناقشہ ہو گیا  
 اور ابو بکر کی ملازمت ترک کئے اس میں لوگوں کو مظنہ ہوا کہ ابو بکر کی خلافت پر علی رضی اللہ عنہ نہیں آپ اس مظنہ کو دفع  
 کرنے کے لئے بارشانی پھر بیعت کئے حقیقت حال جنکو معلوم نہیں ہوئی و اسی کو پہلی بیعت سمجھے ابن ابی داؤد محمد بن  
 سیرین روایت کیا ہے کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات ہوئی علی رضی اللہ عنہ نے ابو بکر کی بیعت میں  
 کچھ تاخیر کئے تب ابو بکر انسے ملکر پوچھے کیا تم میری مارتو مکروہہ جانتے ہو تو علیؑ کہ نہیں لیکن میں تم کیا ہوں کہ قرآن کو  
 جمع کئے تنگ اپنی چادر اور کے نہ نکلون مگر نماز کے لئے لوگ کہتے ہیں کہ آپ فرماؤ اسکی نزول کے طو پر لکھے اس سے  
 علی رضی اللہ عنہ کی تاخیر کا عذر خوب ہوا معلوم ہوا کہ ابو بکر کی خلاف صحابہ کے اجماع سے تھی قبول کریں کہ علی اور  
 زبیر اور عباس اور طلحہ وغیرہ ابو بکر کی بیعت نہیں کئے لیکن بیعت نہ کرنے سے اجماع ہونے میں کچھ خلل نہیں آتا کیونکہ یہ صحابہ  
 دیکھے اہل حل و عقد کے اتفاق سے بیعت ہو چکی ہوتو اپنا حاضر ہونا اہم نہیں جا بلکہ ابو بکر کی طاعت اور تابعداری  
 اسطو پر کہ مسلمانوں کی جماعت میں تفرق نہ ہونا کافی جائز حاضر ہو کے بیعت کئے تو اپنے حاضر ہونے کا عذر یا  
 کئے خلافت میں کوئی قدر کیا شہ ہوتا یہ ہے کہ سعد بن عبادہ بھی بیعت کئے بعضی کہتے ہیں کہ سعد بن ابو بکر کی بیعت کئے  
 اور نہ عمر کی بیعت سے یہ بات غلط ہے اور وہ جو ابن سعد زبیر بن المنذر بن ابی السیّد عدی سے روایت کیا ہے کہ ابو بکر رضی اللہ عنہ  
 سعد بن عبادہ کو کہلا بھیجے کہ تم آؤ اور بیعت کرو کیونکہ سب لوگ بیعت کر چکے ہیں اور تمھاری قوم بھی بیعت کر چکی  
 سعد بن عبادہ کہے واللہ میں بیعت نہ کروں گا جب میری ترکش تمام تیر خالی نہ ہوں اور قرابتی لوگ اور تابعدار و نگو  
 لیکے جنگ نہ کروں پھر یہ کیفیت ابو بکر کو معلوم ہوئی اسوقت بشیر بن سعد کہے یا خلیفہ رسول اللہ سعد بیعت کرے  
 اباکئے اور اسی پر مصر بن ابی سعد بیعت کر گئے مرے جایگے اور جنگ انکے ساتھ انکی اولاد اور قرابتی نہ مار جاوے

اور اسے عذر بیان کرنا

مرنگے اور وہ مارا طگے جنگ حرج۔ مارا حواں اور حرج۔ مارا حواں ونگے جنگ اس مائے حواں انکو حرکت نہ  
 تھا کام تو رہت سی حد ایک حصہ میں ۹۰ صحت کرنے سے انکو کچھ ضرر ہنس پھر انکو کر صلی اللہ علیہ وسلم کی اس  
 کے سداور سعد کو چھوڑ دے جس نے صلی اللہ علیہ وسلم کو سداور سعد سے کہہ کر اسے سٹے پہنچا کہا اب یہ عمر ہر عمر کے  
 تم دی صابو یعنی معشکے وقت محل ہوئے تھے سعد کے در میں وہی ہوں اور خلافت کے کو آئی اور انکو چار سال  
 دوست تھے اور بھاری ہمسائیگی میں رہے سے میں ان کو سنوں عمر کے کوئی تروستی یا دوست نہیں تھا یہ وہ مروں چھوڑ کے  
 کل جا رہا ہی حد کے میں تمھارے مروں سے خوش ہوں میں اس کے مروں سے جا ہوں حرم سے سبک پھر چھوڑے رو کر انکو چھوڑ  
 سام کو گئے اور عمر کی اسداور خلافت میں حواں میں ہو سداور اس کی مقطع ہی کو کر رہا انکو کر کے وہ یہ ہیں  
 ہوا تھا اور بہرہ میر مسواری لایا ہی تہدیت میں کہا کہ وہ مجھ کو لے گیا تھا کہ سقیفہ کے روحت انکو کر صلی اللہ علیہ وسلم کے کہ لے گیا  
 صلی اللہ علیہ وسلم وہاں تھے اندر سے بیٹا تو سعد نے اسے دعویٰ بتا دیا اور انکو کر کی معیت کو مسلم رکھے سداور صاحب  
 کہ سداور سعد دوسروں کے مولیٰ ہا تھا میں ہا تھا ملا کر جو معیت کرتے تھے شطوط سے معیت کئے ملکہ انکو کر کی خلافت کو  
 قبول کئے اس میں کچھ فوج کئے اور مسلمانوں کی جماعت میں معروفہ والے کو کو سداور اگر انکو کر کی معیت کو قبول نہ کرے تو  
 سب سے کہ روہ الصار حواں کی برادری اور قوم والے تھے کوئی معیت نہ کرے امام نووی ہا سداور صحیح لعل کہا کہ سداور  
 نووی کہ جسے کہ گاہ علی صلی اللہ علیہ وسلم کے اہل حق ہے تو وہ انکو کر اور عمر اور مہاجرین و انصار کا تحفیہ کیا میں ہوں  
 سمجھتا کہ اسکا کچھ عمل آسمان پر جاوے اور دار وطن نے عمارتیں بھی اللہ علیہ وسلم سے بھی انساہی رواں کیا جتنی مسلمان  
 طرہ میں مصالح صحابہ میں عمارت کے مولیٰ جسے سکام عمارت تھا وایک کہنا ہی کہ عمارتیں صلی اللہ علیہ وسلم کو کوئی یہ سب  
 انکو کر خلافت کے سداور ہی ہیں انھوں صدق ہیں اور مائی اس اور عاریں سوال اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے رفیق تھے  
 اس حیرت نے ہی میں سعد رواں کہنا ہی وہ فاسم محمد سے رواں کہنا ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے  
 وہ عمروں العاص صلی اللہ علیہ وسلم میں ماجر میں تھے سو ماں صلی اللہ علیہ وسلم کی وفا اور انکو کر صلی اللہ علیہ وسلم کا  
 یسع کا حرجت ہی انکے کے لوگ عمر و تو تھے ہمہ حص کی معیت لوگ کئے ہیں کسا تھا عمر کے مروں میں  
 تو کہ ہیں جو تھے کسا تھا ہی ہیں لو کہ ہیں جو تھے کیا رد مک کے قرائی ہیں تو کہ ہیں کہ کون انکی معیت کئے کہ  
 سے ہر تھے اس کی معیت کئے وہ کہ ہم ہر طور جنگ کر دے جنگ حواں سے جو کہ امام احمد راج طائی سے  
 حو عروہ ذات السلاسل میں انکو کر صلی اللہ علیہ وسلم کے رفیق تھے رواں کہنا ہی کہ مجھے انکو کر صلی اللہ علیہ وسلم نے اسی حک کا حوا  
 اور انصار جو کہ تھے اور عمر جو کہ تھے اور ہی صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم سے حصر کی مائی میں آج امامت کئے تھے امام ماں  
 کر کے کہ پھر سے ہی معیت کئے اور میں اسے قبول کرتا مگر اس دلیس سے قبول کیا کہ کچھ فتنہ ہو جاوے اور اسے لوگ

وہ اس السلام ہی انکی معیت کا  
 وہ سے باج کر رہے  
 تھے عمری میں رسول اللہ صلی  
 علیہ وسلم عمروں العاص کو  
 ہی حواں کی سداور ہی  
 فوج دیکھ دیا  
 رواں کہ  
 تھے  
 کاں اللہ

۱۸۹

مرتبہ ہوں اس کثیر نے کہا ہے اس کی سند حسن ہے اس کو ابن اسحق اور ابن عیاذی مغازی میں رافع طای سے یوں آئے ہیں کہ بنی ابوبکر کو کہا آیت کا م کیوں لئے حالانکہ دشمنوں پر امیر مت کر کے مجھے منع کئے تھے ابوبکر فرما بنی اس سے کچھ گزرنے دیا یا مجھے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی آیت جاری ہونے کا اندیشہ ابن ابی ہریرہ اور عدنی اور بخاری طاری بنی اس سے روایت کئے ہیں ہ رافع بن ابی رافع سے روایت کیا ہے کہ جب ابوبکر خلیفہ ہوئے بولا ابوبکر میری رفیق تھے اور مجھے دشمنوں پر امیر ہونے منع کئے تھے اب کیسا انھوں نے امیر ہوئے تب میں نے کو آیا اور ابوبکر کا متعرض ہو کے کہا آیت کچھ ہانتے ہو کہ مان میں بولا انکو یاد ہو گا مجھے کہتے تھے کہ میں دشمنوں پر امیر ہوں سو اب تمام امت کے امر کے والی کیوں ہو ابوبکر کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفا ہوئی اور لوگوں کو کفر کا زمانہ قریب تھا یعنی وئے مسلمان تھے میں اندیشہ کیا کہ و مرتد ہو جاویں اور اپنا اختلاف کے ہیں ہو میں کو ناخوشی سے قبول کیا غرض میرے سے عذر کر کے لگے یہاں تک کہ ان کا عذر مان لیا چوتھا چمن آیت کے بیان میں جو صدیق رضی اللہ عنہ کی خلافت پر دلالت کرتے ہیں انجملہ یہ آیت ہے

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا مَنْ يَرْتَدَّ مِنْكُمْ عَنْ دِينِهِ فَسَوْفَ يَأْتِي اللَّهَ بِقَوْمٍ يُحِبُّهُمْ وَيُحِبُّونَ أَذِلَّةٌ عَلَى الْمَوْتِ أَعِزَّةٌ عَلَى الْكَافِرِينَ يُجَاهِدُونَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَلَا يَخَافُونَ لَوْمَةَ لَائِمٍ ذَلِكَ فَضْلُ اللَّهِ يُؤْتِي

مَنْ يَشَاءُ وَاللَّهُ وَاسِعٌ عَلِيمٌ یعنی ای ایمان والو جو کوئی تم میں پھر گاپائے دین سے تو اگے اللہ لاویگا ایک لوگ کہ انکو اللہ دوست رکھتا ہے اور اللہ کو دوست رکھتے ہیں نرم دل ہیں مالون پر اور زبردست کافروں پر لڑتے ہیں اللہ کی راہ میں اور درنے نہیں کسی الزام سے یہہ فضل ہے اللہ کا دبا جسکو چاہے اور اللہ کشا بش والا ہے خبر داریہ تھی نے نقل کیا ہے کہ حسن بصری کہے واللہ ان قوم سے ابوبکر مراد ہی عرب کے لوگ ہیں مرتد ہوئے ان سے ابوبکر اور ان کے لوگ جنگ کئے یہاں تک کہ پھر سب مسلمان ہوئے بن بکر نے قتادہ سے سزا کیا ہے کہ یہ آیت ابوبکر اور ان کے مابعد کے شان میں جو مرتدوں سے جنگ کئے اتری از انجملہ یہ آیت ہے قُلْ لِلْخَالِفِينَ مِنَ الْأَعْرَابِ سَبْعُ مِائَةٍ إِلَى قَوْمٍ أُولِي بَأْسٍ شَدِيدٍ تَقَاتِلُوهُمْ أَوْ يُسَلِّمُوا فَإِنْ تَطِيعُوا يُؤْتِكُمُ اللَّهُ أَجْرًا حَسَنًا وَإِنْ

سَلَّوْا كَمَا تَوَلَّيْتُمْ مِنْ قَبْلُ يُعَذِّبْكُمْ عَذَابًا أَلِيمًا یعنی کہہ دیجئے رہ گئے گنوار و مگو ٹکوائیدہ بلا وینکے ایک بڑی سخت لڑائی کرنے والی قوم پر تم ان سے لڑو گی یا وسلمان ہو گئے پھر اگر حکم مانو گے دیگا اللہ اچھا ثواب اگر بدست جاوے جیسے پلٹ گئے پہلی بار مار دیگا تمکو ایک دیکھ کی مار اس ابی حاتم نے جو بصرہ سے نقل کیا ہے کہ آیت میں اس قوم سے مراد بنی خنیفہ ہیں ابن ابی حاتم اور ابن قتیبہ نے کہے کہ آیت میں ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی خلافت پر لڑنے کیونکہ انھوں ہی بنی خنیفہ کی قوم سے جنگ واسطے لوگوں کو بلوائے شیخ ابوالحسن الاشعری نے نقل کیا ہے کہ ابوالعباس بن شریح نے کہا آیت میں ابوبکر صدیق کی خلافت طرف اشارت ہے کیونکہ سب علما کا اجماع ہے کہ یہ آیت نازل ہوئی

میں نے یہ سیکھ لیا کہ اس کی قوم کا نام جو ہے  
اس کو ایک صدیق بھی اٹھائے اور اسی حال میں یہ

رسول اللہ صلی علیہ وسلم اسی وفات تک جنگ کرتے رہے۔ ملوانے مگر انکی وفات کے بعد انکو مکر ہی لوگوں کو ملوانا مامردوں سے  
اور رکوۃ مہسن سے والوں سے جنگ کرنے اس بعد پیر بہتیت انکو مکر کی حلافت کی حقیقت اور انکی اطاعت میں ہر شخص  
دلائل تکمیل ہی کیونکہ اللہ تعالیٰ حرد ما کہ جس نے انکی دعوت سے ملتے جلتے اسکو عداس الیم ہی اس کتیر کیا اس شخص  
مولیٰ جس نے قوم سے حرد اولاد و قوم رکھا ہی بھی صدق ہی مراد ہو جس کو کہ صدق ہی فارس اور روم کے ساتھ  
جنگ کرے مسلمانوں کو دعوت کے اور انہی قوموں کے داکئے اگر عمر اور عمان رضی اللہ عنہما کے خلاف میں فارس اور روم  
کام تمام ہوا میں دونوں کی حلافت انکو مکر کی حلافت کی فرع ہی اور ملانے والے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مراد  
وہیں کے کو کہ اور اس کی اس میں فل کی مدعوں کا کر کے کہہ دالعی ہو کہ تم ہمارے ساتھ صلوات کے اور رضی اللہ  
صلوات کے رہا میں انکو دعوت کرے پیر اجماع ہی اور علی رضی اللہ عنہ بھی مراد ہو جس کے کو کہ انکی خلاف  
میں مایوں سے جنگ ہو اسلام واسطے جنگ کی دعوت ہوئی ان حلقوں کے بعد جو سلاطین ہو اگر ظلم تھے اور  
سعد کے مائے کا میں و مراد ہو جس کے اسے اسے ہوا کہ اس میں وہ داعی جس کی مائعت سے لوگوں  
ماورائی سے مدد حاصل ہو حلقہ ملا۔ ہیں ہر قدر خلاف صدیق کی مائت ہوئی اور اکمل بہت ہی  
وَعَدَ اللَّهُ الَّذِينَ آمَنُوا مِنْكُمْ وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ لَيَسْتَخْلِفَنَّهُمْ فِي الْأَرْضِ كَمَا اسْتَخْلَفَ الْأَبْنَاءَ  
مِنْ قَبْلِهِمْ وَلَيُمَكِّنَنَّ لَهُمْ دِينَهُمُ الَّذِي ارْتَضَىٰ لَهُمْ وَلَيُبَدِّلَنَّهُمْ مِنْ بَعْدِ خَوْفِهِمْ أَمَانًا  
يَعْبُدُونَنِي لَا يُشْرِكُونَ بِي شَيْئًا وَمَنْ كَفَرَ بَعْدَ ذَلِكَ فَأُولَٰئِكَ هُمُ الْعَاصُونَ  
یعنی وعدہ دیا اللہ نے تم میں انکو جو اعمال لئے ہیں اور کئے ہیں یکساں اللہ مجھے حاکم کرے گا انکو ملک میں جیسا کہ  
کہا تھا اسے اگلے ملوانوں اور جمع دگا انکو اس کا جو لکھنے والے واسطے اور دگا انکو کے در کے بدلے میں اس میں ہر  
کر کے سرکے کر کے میرا کوئی اور جو کوئی ماحسری کرے اس مجھے سود ہی لوگوں کے حکم اس اعلیٰ حاتم ہی بعد میں  
عبدالرحمن عبدالحمید صری سے نقل کیا ہے کہ ایسی میں انی مکر اور عمر رضی اللہ عنہما کی حلافت کا طریقہ سارہ ہی  
اس کتیر کیا ہے کہ آست صدق کی حلافت ہر مطبق ہی اور اکمل بہت ہی استحقاق لفقراء المہاجرین الدین اخرجوا  
مِنْ دِيَارِهِمْ وَأَمْوَالِهِمْ يَنْعَمُونَ فَضَلَّ اللَّهُ لِي وَرِضْوَانًا وَيَصْرُونَ اللَّهُ وَرَسُولَهُ  
أُولَٰئِكَ هُمُ الصَّادِقُونَ یعنی واسطے ان معلسوں وطن جیتوئے والوں کو کالے ہوئے لئے ہیں اسے  
گھروں اور مالوں سے دھو دھتے آئے ہیں اللہ کا فضل اور اسکی رضامندی اور مدد کرنے کو اللہ کے اور اس کے رسول  
وے لوگ ہی ہیں سچے حقیقے انکو مکر میں عیادت سے نقل کیا ہے کہ انکو مکر صدق رضی اللہ عنہ کی حلافت سے بہ  
آست دلائل کر لی ہو کیونکہ اللہ تعالیٰ ہا صریں کو سچے کہا جس لوگ کو اللہ تعالیٰ سچے بولا دیکھو موت۔ بولے



بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ کہ تو اس مقصود سے کہ میں اپنے بکر کی خلافت بھی سچی ہوئی اس کی کتاب  
 بہت شہرت خوب از انجاء یہ آیت ہی اھد کا الصراط المستقیم صراط الذین انعمت علیہم  
 حلا بک موافق راہ الی جن پر تو فصل کیا امام فخر الدین از می نے کہا یہ آیت ابوبکر کے امامت سے دلالت کرتی  
 ہے کیونکہ آیت کا حاصل معنی یہ ہے جیسا کہ ہم راہ الی جن پر تو فصل کیا اور جن پر فضل کیا و کون لوگ ہیں اللہ تعالیٰ  
 آیت میں بیان کیا اور فرمایا اُولَٰئِكَ الَّذِينَ اَنعَمَ اللّٰهُ عَلَیْہُمْ مِنَ النَّبِیِّیْنَ وَالصِّدِّیْقِیْنَ وَالسَّہْبَدِیْنَ  
 وَالصَّالِحِیْنَ یعنی پھر و ان کے ساتھ ہیں جن کو اللہ نے نوازا انبی اور صدیق اور شہید و نیکت سب یقون کے سر اور  
 ان کے رئیس نے شک ابوبکر میں گویا آیت کا معنی یوں ہی اللہ تعالیٰ اس آیت کو طے کرنے کا امر کیا کہ جس کو بکر اور دوسرے  
 صدیقین تھے اگر ابوبکر ظالم ہو تو انکی اقتدا صحیح نہ ہونی چاہیے ہو اگر آیت صدیق کی امامت دلالت کرتی ہے یا چو  
 چمن اجادیش کے بیان میں جو ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی خلافت کی طرف اشارہ کرتے ہیں  
 جمہو اہل سنت و جماعت کا یہ مذہب ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کسی کی خلافت پر رض نہیں کئے اور بکر اور  
 محدثین کی ایک جماعت کہی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ابوبکر کی خلافت پر رض کئے اور یہ رفض کا مذہب ہے  
 ہے کہ ہی صلی اللہ علیہ وسلم علی رضی اللہ عنہ کی خلافت پر رض کئے اور ان کو مسلم خراسانی اور راوندیہ کہتے ہیں رسول اللہ  
 صلی اللہ علیہ وسلم عباس کی خلافت پر رض کئے جمہو کی دلس سفیہ کی حدیث ہے کیونکہ اس ابوبکر نے انصاریہ  
 میں قریش کی حدیث سے دلیل لائے اور عمر اور ابو عبیدہ ابوبکر کی خلافت واسطے غازی کی امامت اور ربانی اثبات  
 فی الخار کی آیت سے اسد لال کئے اگر خلافت پر کسی رض ہوتا تو اس سے عدول کرنے اور اس رض کو اس وقت  
 بیان کرتے معلوم ہوا کہ اس میں کچھ رض نہیں تھا اور حدیث بخاری اور مسلم کی ہی جو عمر رضی اللہ عنہ سے روایت  
 کئے ہیں کہ جب ابولولہ نے انکو گھائل کیا اور لوگ کے آئینا خلیفہ کسی کو مقرر کرو تو فرمائے اگر میں خلیفہ کسی کو کروں تو خوب  
 کیونکہ میرے بہتر شخص یعنی ابوبکر خلیفہ مقرر کئے تھے اگر نہ کروں تو بھی ہنری کیونکہ میرے بہتر شخص یعنی رسول اللہ  
 علیہ وسلم نہیں کئے تھے یہ قول دلالت کرتا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے بعد ابوبکر کو اور نہ کسی کو خلفہ کرنے پر  
 رض نہ فرمائے اور حدیث امام احمد اور مسلم کی ابن ابی ملیک سے کہ کسی نے بی بی عائشہ رضی اللہ عنہا پوچھا اگر رسول اللہ  
 علیہ وسلم کسی کو خلیفہ کرنا چاہتے تو کس کو کرتے بی بی فرمائے ابوبکر کو پوچھا ان کے بعد کس کو تو کہے عمر کو پوچھا ان کے بعد کس کو تو  
 ابو عبیدہ بن الجراح کو اور حدیث احمد اور بیہقی کی کہ علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے حمل کے روز جب فتح ہوئی تو فرما  
 اے لوگو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم امار کے مقدمہ میں ہم سے کچھ عہد کئے ہم تجویز کر کے ابوبکر خلیفہ بنا اٹھوں  
 خلفہ ہو کر رہتی تھے جبک جیتے رہے بعد ابوبکر نے تجویز کر کے عمر کو اپنا خلفہ کئے سو عمر قائم ہو کر راستی سے چلے

یہاں لگے کہ دس ہی گزوں کا تھا یعنی دس فٹ کا تھا جو اہل بیت جو ہر ایک کام کے لکھا اہل بیت تعالیٰ  
 اس حجر ہستی کے ہیں اس حدیث کی سند میں اور حاکم نے روایت کیا ہے علی مرتضیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ آپ کی کو حلقہ  
 معر کر لو فرماتے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کہ کسی کو حلقہ مقرر نہیں کیے میں کو مکر کروں لکن لوگوں کی جو بی کا ارادہ اللہ تعالیٰ  
 چاہا ہی ہو مقرر نہ ہو مقرر نہ ہو جمع کر گا حسی صلی اللہ علیہ وسلم کہ بعد سے ہم ترخص جمع کیا حاکم نے اس حدیث کی  
 تصحیح کی ہے ترمذی اور طبرانی کس میں اور حاکم نے سند میں اور حاکم نے اس حدیث کی تصحیح میں حدیث صلی اللہ علیہ وسلم  
 روایت کی ہے کہ صحابہ عرض کئے یا رسول اللہ ہم کسی کو حلقہ معر کر لو فرما اگر میں حلقہ معر کروں اور تم اس کی پوری  
 کر دے تو تم عداوت ل ہو گا صحابہ عرض کئے ہم لو مکر کو حلقہ نہ کر س تو فرما تم انکو حلقہ سناؤ گے انکو اسے بدل س  
 صعب اور اللہ کے کام میں ہوی ماؤ گے صحابہ کہے کیا ہم عمر کو حلقہ مکر س تو فرمائے اگر عمر کو حلقہ نہ کر دے تو انکو اسے  
 بدل میں ہوی اور اللہ کے کام میں بھی مصبوط پاؤ گے صحابہ کہے کیا ہم علی کو حلقہ نہ کر س تو فرمائے تم اسکو مکر دے  
 اگر کر دے تو تمکو راہ است ملاو گا اور ہکو فادی اور ہندی پاؤ گے اگر اراد میں جس کو محض روایت کیا ہی امام احمد  
 مسند میں اور ابوالنعم فیصل صحابہ میں اور حاکم نے سند میں اور اس کی راوی تاریخ میں علی مرتضیٰ صلی اللہ علیہ وسلم سے  
 بھی احسن کے مثل روایت کی ہے ترمذی نے حدیث کی حدیث کی بحسب کیا ہی اور حاکم نے حدیث کی حدیث کی حدیث کی  
 دو طریق سے روایت کیا ہے اور ان دونوں کی تصحیح کیا ہے لکن دو ستر محدث اس کے قول کو قبول نہیں کیے ہیں اور کہ میں  
 اسکی سند میں مقال ہے اور جو لوگ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انکو مکر کی حلافت پر لے لئے انکے دل میں حسد  
 اتحاد ہیں جو ہم آمدہ ذکر کرینگے فی الحقیقت ان دونوں قول میں اختلاف نہیں کہ انکو کہتے ہی صلی اللہ علیہ وسلم  
 یہ کہنے انکی مراد یہ ہے کہ صلی اللہ علیہ وسلم مرض الموت میں لوگو کو مہر میں فرمائے کہ دلائے کو حلقہ کرو اور جو لوگ  
 کہے حلافت پر لے لئے انکی مراد یہ ہے کہ حضرت اما و اسار سے کہے انکو مکر تھا را حلیہ ہی انکو مکر صلی اللہ علیہ وسلم نے  
 لے لیا ہوا ہوا صحابہ کا سہی کہ انکو وہ قطعی دلیل ہے پہلی حدیث وہ جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسی  
 میں انکو عمار کے امامت کے واسطے اور ایک وفات کے تمام لوگ ان میں انکو مکر صلی اللہ علیہ وسلم کی امت لکھے وہ حدیث مولف  
 ہی ابی موسیٰ اسعری اور ابی ہریرہ اور عبد اللہ بن عمر اور عبد اللہ بن مسعود اور عبد اللہ بن عباس اور عبد اللہ  
 بن مسعود اور ابی سعید خدری اور علی بن ابی طالب اور عباس بن عبد المطلب اور سہیل بن سعد اور سلم بن عبد اور جعفر بن  
 مروی ہے بلکہ محافل بھی اسکے فائل ہیں ابی موسیٰ اسعری صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث کے جاری اور سلم و عمر نے  
 اسے لوں روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی پیاری اسناد دیا ہی تو فرما انکو مکر کو حاکم کر ماؤ گے انکو کہ  
 عمار یہ ہیں ابی ہریرہ صلی اللہ علیہ وسلم کہ یا رسول اللہ انکو مکر مرم دل میں انکے مقام سر کھڑا ہو گے تو لوگوں کے ساتھ

مازہ پڑھ سکیں حضرت مرثیہ ابو بکر کو حکم کر لوگوں کو لیکے نماز پڑھ بی بی عائشہ بھر وہی باتوں تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمائے ابو بکر کو کہو لوگوں کو لیکے نماز پڑھ اور تم عورات یوسف کے صواحبین بھر آدمی آگے ابو بکر کو حکم کیا ابو بکر بنی صلی اللہ علیہ وسلم کے وفات تک لوگوں کو لیکے نماز پڑھ اور بی بی عائشہ کی حدیث کو احمد اور بخاری اور مسلم وغیرہ روایت کئے ہیں انکی روایت میں آیا ہے کہ عائشہ رضی اللہ عنہا کہی میں عرض کئی یا رسول اللہ ابو بکر نرم دل ہیں آپ کے مقام میں کھڑا ہوینگے تو انکے رونے سے لوگوں کو قراءت سننے نہ جاگی عمر کو فرماؤ تا لوگوں کو لیکے نماز پڑھ بنی صلی اللہ علیہ وسلم فرمائے ابو بکر کو امر کر لوگوں کو لیکے نماز پڑھ پھر میں دوسرا عرض کئی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وہی تبیین بی بی حفصہ کو کہی تم کہو ابو بکر آپ کے مقام میں کھڑا ہووینگے تو انکے رونے سے قراءت لوگوں کو سننے نہ جاگی عمر کو کہو تا لوگوں کو لیکے نماز پڑھ بھر بی بی حفصہ نے عرض کی بنی صلی اللہ علیہ وسلم و ما حیٰ انکُنْ لَآئِنِ صَوَّأَ بُوَسْفَ ابوبکر کو حکم کر لوگوں کو لیکے نماز پڑھ بی بی حفصہ نے عایشہ کو کہے تمہارا عتبر مبرا بھلا نہیں ہوتا تو لے انکر لائن صواحب یوسف یعنی شخص ہوں یوسف کے بی بیان اس قول سے مراد یہ ہے کہ تمہارا حال یوسف کے بی بیان کا حال ہی اپنے دل میں کی بات پوشیدہ رکھ کے اسکا مٹلا ظاہر کرتے ہیں اور ائین کا خطاب اگرچہ جماعت کو ہی لیکن اس بی بی عائشہ ہی فقط مراد ہی اور یوسف کے صواحب سے مراد زلیخا ہی شبیہ جیہ یہ ہے کہ زلیخا بی بیوں کو دعوت کئی غلطی ہوتی تو عرض یہ تھا کہ انکی صیافت اور اکرام منظور ہی لیکن اسکا مقصد دلی بہت تھا کہ ویوسف کا حال دیکھیں تو اسکو معذو رکھیں بی بی عائشہ بھی ظاہر تو یہ کہنے کہ ابو بکر کے رونے سے لوگ کو قراءت کی آواز سننے نہ جاگی لیکن باطن میں مقصود یہ تھا کہ لوگ ابو بکر کو منحوس نہ جانیں چنانچہ بی بی عائشہ خود اس عرض کو بعد کہہ دیجاری کی ایک روایت آیا ہے کہ میں ابو بکر کی امامت میں تکرار نہ کئی مگر اسے کہنے کہ بنی صلی اللہ علیہ وسلم کے مقام پر جو شخص کھڑا ہو تو آپ کے بعد اسکو لوگ دوست رکھیکے اور اسکو منحوس نہ جانیکے اس میں چاہی کہ اسکو ابو بکر سے پھیر دوں اور عبداللہ بن عمر کی حدیث بھی بخاری اپنی صحیح میں روایت کیا ہے اور عبداللہ بن عباس کی حدیث کو امام احمد اپنی مسند میں اور ابن ماجہ سنن میں روایت کئے ہیں اور عبداللہ بن معمر کی حدیث کو ابوداؤد ابی ہریرہ میں روایت کیا ہے کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر بیماری غالب ہوئی اور میں اور چند مسلمان حضرت کے پاس تھے سو بلال کے مہمان کے لئے بلوا حضرت فرما نماز پڑھنے حکم کر دیہ میں نکل کے دیکھا تو ابو بکر نہیں عمر حاضر ہیں میں عمر کو کہا امی عمر لوگوں کے ساتھ نماز پڑھو عمر آگے بڑھ کر نماز کی تکبیر کہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب عمر کی آواز سننے فرمائے ابو بکر کہان ہی نہیں نہیں نہیں اللہ اور مسلمان چاہتے نہیں مگر ابو بکر کو اللہ اور مسلمان چاہتے نہیں مگر ابو بکر کو پھر ابو بکر کو طلب کئے ابو بکر آگے لوگوں کے ساتھ نماز پڑھ اور ایک روایت میں آیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عمر کی آواز سننے عرصے میں اگر حجرہ شریف سے سر نکالے

او تین بار فرماتے ہیں میں لوگوں کے ساتھ بس اسی فائدہ مار رہا ہوں اس حدیث کو اس سچی اسی سیر میں روایت کیا ہے  
 اُس میں یہ بھی یاد دلایا کہ عمرؓ نے کہا اے ابی اس موعودم جسے کہے تو میں سمجھ کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مجھ کو امام کا  
 حکم کہے ہیں اگر لوگ ہوتا تو میں ہرگز لوگوں کے ساتھ مار رہا ہوں بلکہ مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اپنے امر  
 ہیں کہے لیکن ان کو مکر نظر آنے سے ان کو یہ سب دوسروں کے لیے لائق سمجھا اور علی رضی اللہ عنہ کی حدیث کو بھی  
 میں اہویہ ہی سس میں اور اس کا کرے روایت کئے ہیں کہ علی رضی فرماتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
 کا مکہ وفات میں آیا اور ایک دفعہ صل ہوٹا ماری کے حالت سے کئی روز رہے مودوں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو  
 ان کے مار کی اطلاع کرتا تھا تو فرماتے ان کو مکر کو حکم کرو لوگوں کو لیکے مار رہے اور میں وقت حاصر تھا کہ اس کا  
 اور کچھ ہمارا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مری طرف دیکھتے تھے ما خود اس کے مجھ کو فرما اور رسول اللہ صلی  
 علیہ وسلم کے بی بیوں سے ایک بی بی اس میں آ رہی ہو کہ کسی لوگوں میں دل نہیں آپ کے معام پر کھڑے ہو گئے تو لوگوں کو  
 آواز سے ۔ اگا عمر کو حکم فرماؤں تو ہتھ پڑی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے عمرؓ کے صواحت ہو جسے رسول اللہ  
 صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات ہوئی مسلمان سوجھے لگے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دین کے کام میں ان کو مکر کو لکھا  
 والی کئے ہیں پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جس کو ہمارے دین کے کام واسطے لکھتے ہوں کسی کو ہم اپنی دیکھنے کے کام واسطے  
 بھی پسند اس حدیث کی صحیح ہی اور عباس بن عبد المطلب کی حدیث کو امام احمدی میں روایت کئے ہیں  
 اور سہل سعدی کی حدیث کو حاکم مسند میں روایت کیا ہے اس کا لفظ یوں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو مکر  
 فرماتے ہیں جس حدیث ہوں تم لگے ترخو اور لوگوں کے ساتھ مار رہو اور سالم بن عبد کی حدیث کو امام احمدی مسند  
 اور ابن ماجہ میں روایت کیا ہے اس میں روایت کئے ہیں عبد اللہ بن مسعود اور ابی سعید اور بی جعفر کی  
 حدیث کے لوگوں نکالے ہیں اس حدیث کے لفظ سے ہیں گدھے آپؐ کے جماع کے علما کہے ہیں صدیق رضی اللہ عنہ  
 صحابہؓ افضل جو اوصاف کے لئے اولی ہو سر حدیث میں ہے واضح دلالت ہے اشعری کہ رسول اللہ صلی  
 علیہ وسلم صدیق کو امامت واسطے حکم کئے سو مات نعینا ہما کو معلوم ہوئی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے  
 ہیں امام کے وہ شخص جس سے کتاب الہی کو سادہ حاسب ہو اس سے معلوم ہو کہ ان کو مکر سے اعلم تھے اور عمرؓ  
 علی اور ابو عبیدہ اور زید بن حارثہ رضی اللہ عنہم اسی امام سے اسد لال کئے کہ ان کو مکر حالات کے مستحق ہیں عمر رضی اللہ  
 کا قول سابق مذکور ہوا اور علی اور زید رضی اللہ عنہما کے قول بھی سابق مذکور ہوا اور انوطا اعتساری مصلیل صحابہ میں  
 اور لال کا کئی کتابت ہے اور اصحاب کی کمال محبت میں سعید بن المسیب سے روایت کئے ہیں علیؓ نے اسی طریقے سے رسول اللہ  
 علیہ وسلم کی بیعت کے اور انصار کی بات سے کہ اے امی لوگوں کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جس کو مقدم کئے ہوں ان کو

کون تم سے پیچھے کرتا ہی آہن سعد اور ابن جریج ابراہیم تیمی سے روایت کئے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد عمر نے ابو عبیدہ بن الجراح کے پاس آئے اور کہے تمہارا ہاتھ دراز کرو میں تم سے بیعت کرتے ہوں کیونکہ تم اس امت کے امیر ہو کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان مبارک سے ثابت ہوا ہی ابو عبیدہ کہے اے عمر تم اسلام لائے تب سے اس بات کے سوا تم سے نادانی کی بات نہیں سنا تمہارے میں صدیق اور ثانی اثنین نے الفار موجود ہیں اپنی کیا تم میری بیعت کرتے ہو حدیث کو ابن عباس کا اپنی تاریخ میں ابو البختری سے روایت کیا ہے اور کہا ابو عبیدہ فرما جسکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وفات تک ہمارے امامت کا حکم کئے تھے ہمیں مقدم ہو کے کیونکر نماز پڑھوں اور ابن عباس نے ابن مسیح اور وہ سلم سے روایت کیا ہے ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ ابو عبیدہ بن الجراح کو کہلا جائیجئے تم آؤ میں تمکو خلیفہ کرتا ہوں کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمائے ہیں ہر امت میں ایک امیر ہوتا ہے تم اس امت کے امیر ہو ابو عبیدہ کہے جسکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے امامت کے واسطے حکم کئے ہوں اس میں مقدم نہ ہو ونگا اور ابن عباس اور ابو بکر شافعی غیلانی اور ابن عباس نے علی بن کثیر سے روایت کئے ہیں ابو بکر رضی اللہ عنہ نے ابو عبیدہ کو کہے تم آؤ میں تمہاری بیعت کرتا ہوں میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہوں فرماتے تھے کہ تم اس امت کے امیر ہو ابو عبیدہ کہے میں امام نہ ہو گا اس طرح جسکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے امامت کے واسطے اپنی وفات تک امر کئے تھے دوسری حدیث بخاری اور اسلم ترمذی اور ابن جہان اپنی صحیح میں جہیر بن مطعم سے روایت کئے ہیں کہ ایک عورت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئی نبی صلی اللہ علیہ وسلم اسکو فرمائے تو بھر کے آوہ کہی فرما و اگر میں پھر کے آؤں اور آپکو نہ پاؤں تو نبی کیا کروں گویا وہ عورت ارادہ کئی موت کا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمائے اگر تو مجھکو نہ پاوگی تو ابو بکر کے پاس جا اس حدیث میں جو آیا ہو گیا عورت ارادہ کئی موت کا ظاہر حدیث یہ ہے کہ وہ قول جہیر کا ہی اور ابن عباس نے ابن عباس سے روایت کئے ہیں کہ ایک عورت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس کچھ مانگنے آئی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اسکو کہے اب کے دوسرے مرتبہ آوہ کہی یا رسول اللہ میں پھر کے آؤں اور آپکو نہ پاؤں تو کہا کروں اُس نے ارادہ کئی موت کا پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمائے تو پھر آنگی اور مجھے نہ پاوگی تو ابو بکر کے پاس جا کیونکہ میرے بعد خلیفہ وہی ہے لیکن روایت کی ضعیف ہے یہ حدیث بخاری اور اسلم ترمذی نے ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت کئے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خطبہ پڑھ کر اور کہے اللہ تعالیٰ ایک بندے کو اختیار دیا دنیا میں اور اُس میں جو اپنے پاس سے وہ بندہ اللہ کے پاس جو ہلی اسکو اختیار یہہ سنکے ابو بکر روئے اور کہے ہمارا آپ پر سے فدا ہیں ابو سعید کہتے ہیں تمکو انکے روز سے تجھ آیا کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کسی بندے کے احوال سے جو اسکو اللہ تعالیٰ اختیار دیا خبر دیتے ہیں یہہ رونے کا سبب نہیں تھا بعد یہہ سمجھے جس بندے کو کہ اختیار دئے تھے وہ بندہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں اور ابو بکر ہم سے دانا تر تھے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ

وبلغ فرما صحیح کے اور مال کے روتھے سرتری مست الوکر کی ہی اگرچہ اقل کے سوا کسی کو ایسا حلیل کرنا لو الوکر کو اس حلیل کرنا  
 لیکن سلام کی احوال اور مودت حافل سعد میں کوئی دروازہ مافی رکھو مگر اسکو مذکور سوا نہ کر کے دروازہ کے  
 یعنی ہکو کھلا رکھا جیسے تجارتی کی روستا اس عمارتوں ہی کہ یہ خطہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مرحلہ میں  
 ہے اور سلم کے یہاں جنت کی روایتیں ہوں ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اسے وفات پانچ دن کے یہ خطہ شہر و بکری  
 اور سلم کے بعضی دانتوں میں ہوں آنا ہی کا شفق فی المسجد کاتاب آئی نکر یعنی سعد میں کوئی  
 دروازہ مافی رکھے مگر اسکو سد کرے مگر الوکر کا دروازہ اور بعضی دانتوں میں آنا ہی کا شفق فی المسجد جو حلال  
 جو حلال آئی نکر یعنی سعد میں کوئی جو مافی رکھو مگر الوکر کا جو حلال درجے کو کہے ہیں جو مافی و غیرہ کے وسط  
 سایا کرتے ہیں اور عبد اللہ بن احمد کی روایت میں ہوں آنا ہی انوکھ صاحبی و مؤسی فی العار سید و اکل جو حلال  
 فی المسجد غیر جو حلال آئی نکر اور تجارتی کی ایک روایت میں آنا ہی لیس فی الباس احد امن علی و نفس  
 و مال میں آئی نکر میں آئی فحافہ و لو کتب مسجدا حلالا لا تخدبت لانا نکر حلالا و لکن حلال  
 الاسلام افضل سداغی کل جو حلال فی هذا المسجد غیر جو حلال آئی نکر اور اس حدیث کی روایت  
 آنا ہی سداغی الا نوا الشارعتی و المسجد کاتاب آئی نکر یہ حدیث سے طریقوں سے مری ہی آتھ  
 حدیث سے جو سابق ہوئی اس سے اس حدیث کی روایت ہے اور اس عمارت میں احمد روایت میں اس حدیث سے  
 مرد و ہر اسی نواد میں اور دینی مسدود میں کالے ہیں اس عمر سے طرانی کسر میں روایت کیا کہ او معاویہ سے  
 طرانی کالہ ہی اور حدیث اور عایت و ہرہ سے بھی مروی ہی حلیل کر کے حوالہ شدت ہی حلت اہل لب  
 کہے ہیں حلت اور محنت او صداقت ان منوں لفظ کا معنی لغت میں انکی ہے یعنی وہی بعضی کہے ہیں حلت کا  
 مرتبہ محنت اور صداقت سے زیادہ ہی حلت سے بھی ہی مقہوم ہوتا ہی کیونکہ سی آدم سے ہی صلی اللہ علیہ وسلم کا  
 کوئی حلیل تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بہت صحابہ محنت رکھتے تھے سو مانت ہوا ہی جیسا الوکر اور فاطمہ  
 اور عائشہ اور حسن و حسن صلی اللہ علیہم لکن اس قول پر ایک حدیث ہوتا ہی کہ ابراہیم علیہ السلام اللہ تعالیٰ کے حلیل  
 ہیں کر کے آنا ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس کے حلیہ اس معلوم ہوا ہی کہ محنت کا مرتبہ حلت کے مرتبہ سے  
 بالاتر ہی اسکا جواب ہوں کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو حلت اور محنت کے دونوں مرتبہ حاصل ہیں  
 ابراہیم کو ایک ہی درجہ حلت کا حاصل تھا اللہ وہ جسکو دو مرتبہ ہوں انکے والے پر ترجیح رکھتا ہی بعضی کہے ہیں  
 حلیل وہ ہی جس شخص کے کاموں میں حل ہو کر محنتی کہا ہی حلیل جو ہر کاموں میں برا موافق ہو و ہر کام  
 حلے میں تیار رہے ہو و ہر کام میں اگر کچھ حلیل ہو جاوے تو درست کرے اور اس کام میں کچھ حلیل ہو کر

یا تیرے گھر میں آکر داخل ہو کر بعضی کہے ہیں خدشہ جو ایک دوست اپنے دوست ہی کا ہو جاوے اور بعضی کہے ہیں خلیل وہ جو تیرے راز کا محرم ہو اور بعضی کہتے ہیں خلیل وہ جو دل میں اس کے سوا غیر کی جگہ نہ ہو اور بعضی کہتے ہیں خلیل وہ جو دوست کی تمام حاجتیں بر لاویہہ سبب سے نسبت کرتے انسان کے ہو سکتے ہیں اور اللہ کی خلقت مراد یہ کہ اللہ تعالیٰ اپنے بندے کو نصرت اور معاونت کرے اور حدیث سے معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ کے سوا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو کون میں کسی کو اپنا خلیل نہ سمجھائے وہ جو ابوالحسن جریانی نواید بن ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ انھوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس انکی دعوت کے پانچ دن لگے اور نے حضرت فرمائے کوئی نبی ہو اگر وہ اپنی امت سے ایک کو اپنا خلیل سمجھ لیا اور میرا خلیل ابوبکر ہی سوا اللہ تعالیٰ مجھے اپنا خلیل کیا جیسا کہ ہم کو خلیل کیا تھا اور واحدی اپنی تفسیر میں اس حدیث کو ابی امامہ سے روایت کیا ہے لیکن اُن میں باخ روز کا فیدہ کہ تھا عسقلانی کہائے دو نور وایتین وہی ہیں بر تقدیر نبوت ہیں اور پہلی حدیث میں جمع کرنا ممکن ہی یوں کہنا کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرما اللہ کے سوا کوئی خلیل نہیں ہے سو حضرت کی تواضع و اعظام کو اللہ تعالیٰ جانا اور حضرت کا شوق دیکھ کے ابوبکر کے اکرا کے واسطے انکو خلیل کہنے کا اذن دیا پس دونوں حدیثوں میں تعارض نہ ملتا کہتا ہے اس حدیث میں ابوبکر کی خلافت پر بری شارت علی الخصوص یہ فرمانا اس وقت ہوا جو حکم کئے گئے تھے کوئی دوسرا امامت نہ کرے کیونکہ خلیفہ جو ہوتا ہے اس کو مسجد مقرب رہنا ضروری معلوم ہوا کہ وہی خلیفہ برحق ہیں اور ابن حبان وغیرہ کہے ہیں یہاں مراد دروازے سے دروازہ حقیقتہً نہیں بلکہ دروازہ کتبہ خلیفہ سے اور اسکو بند کرنا کنایہ ہی اسکی طلب سے گویا یوں فرمائے خلافت کوئی نہ چاہے سوا ابوبکر کے انکو اسکی طلب کرنے پر مخالفت نہیں بتیجیہ ابوبکر صدیق کے شان میں جو حدیث آئی ہے علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ کے شان میں بھی ایسی ہی حدیث آئی ہے امام احمد اور نسائی نے سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے روایت کئے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دروازہ کو مسجد میں آنے کی راہ تھی بند کر کے حکم کئے مگر علی رضی اللہ عنہ کا دروازہ حافظ عسقلانی کہے حدیث کی سند قوی ہے اور اس حدیث کو طبرانی و وسط میں روایت کیا ہے اور اُس میں یہ نہ زیادہ کیا ہے صحابہ کہے بار رسول اللہ آجائے دروازہ بند نہ تو فرمائیں نہیں بند کیا لیکن اللہ تعالیٰ بند کیا حدیث کے راویان ثقہ ہیں اور احمد اور نسائی اور حاکم نے نہیں راقم روایت کئے ہیں کہ چند صحابہ کے لئے مسمیٰ میں آنے کے واسطے دروازہ مسجد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا تمام دروازے بند کر کے مگر علی کا دروازہ کھلا رکھنا پھر لوگ اس میں سخن کرنے لگے تب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرما اللہ نے کسی کے دروازے بند نہ کروایا اور نہ کھلوا یا لیکن مجھے جو حکم ہوا میں اس کے تابع ہوا حدیث کے رجال ثقہ ہیں اور احمد و نسائی نے ابن عباس سے روایت کئے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حکم کئے کہ مسجد کے تمام دروازے بند کر کے مگر علی کا

سنی سدا کل قولی صحابہ



دروارہ اور ایک روایت میں آیا ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم درواروں کو سد کرنے کا حکم لے مگر علی کا دروارہ  
 علی حساب کی حالت سے مسجد میں آئے انکو راہ تھی ہوا اسی راہ کے جس حال بھی تھے اور طرانی حارث بن سمیع کا  
 عہد سے رواست کیا ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم درواروں کو سد کرنے کا حکم لے سوا علی کے دروارے کے  
 مگر علی رضی اللہ عنہ بعض اوقات میں حساب کی حالت سے گزرے تھے اور امام احمد نے اس عمر رضی اللہ عنہما کو یہ  
 کئے ہیں کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں کہا کرتے تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے لوگوں کو  
 انکے بعد عمر اور علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کو جس حصہ میں ان سے مجھے ایک بھی ملتی ہو لالہ و ستون سے دیکھتے  
 ماس عائدہ دو سنت تھے انکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اسی لڑکی کا حاکم کرنے اُنکے انکو لاہوتی اور مسجد میں آئے کے دروازے  
 سد کئے سوا انکے دروارے اور حیر کے دروازے یا بعد میں تانے اس کی سد جس اور سانی علاء اس عمار کی  
 طریق سے روا کیا ہی کہ میں اس عمر کو کہا علی اور عثمان کی صف میں تھے یاں کرو تہ حدیث دکر کئے اور اس میں  
 مہ بھی ہو کہ وہی تو علی کا مرتبہ کسی سے مت بوجھ ہی صلی اللہ علیہ وسلم کے یاں کا مرتبہ جو تھا اس کو دیکھتے ہمارے  
 دروارے مسجد میں جو تھے اسکو سد کئے اور علی کے دروارے کو ماقی رکھے حدیث کے راویان صحیحین کے راویان  
 ہیں مگر علاء عمار اس میں غیر ملکہ ہیں کہ وہ فقہ ہی حافظ اس حجر عسقلانی کہنے نے روایات ایک دوسرے کو قوی  
 کرتے ہیں ان روایت ہر یک قابل حجت ہو سکو ملا کے دیکھتے سے حوقوت حاصل ہوئی ہی وہ اُسیر امر وہی اسی  
 حدیث کو اس جوری ہو صوغات میں داخل کیا ہی اور حدیث انی وقاص اور مدس نام اور اس عمر کے روایتوں سے  
 بعضی کے حال میں جس ہی اوصاف کیا ہی و طریق ضعف ہونے سے اصل حدیث میں ملح ہیں ہوتا کیونکہ صحیح  
 اُنکے ہست ہیں اور اس جوری اس کے وضع کی بہ بھی علی لکھا ہی انکو مکر کے تہاں میں صحیح احادیث جو مات ہو  
 اُنکے بہ محال ہیں اور عمر کیا ہی کہ اسکو روا مص وضع کئے ہیں حافظ عسقلانی کہتے ہیں کہ دو حدیث کے درمیان  
 معارضہ نظر آنے کے سہ سے ان الجوری سے صحیح حدیث کو جو رد کیا اسکی تری خطا ہی حال لاکہاں دونوں قصوں میں  
 جمع کرنا ممکن ہی یوں کہیں کہ سند اسلام میں لوگ مسجد میں آنے کے واسطے اسے گھروں سے دروارے رکھے بعد  
 اُن درواروں کو سد کرنے کا حکم ہوا مگر علی مرتضیٰ کے گھر کا دروارہ سد کرنا سد کیا بہ تھا کہ لوگوں کے گھر و کو  
 دوسرے طرف سے باہر کئے دروارے تھے مگر علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ کے گھر کو حایک راستہ بحر اس دروارے کے تھا اس لئے  
 انکے دروارے کو ماقی رکھے کا حکم ہوا اسی پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے علی مرتضیٰ کو فرمایا اس مسجد میں حساب کی  
 حالت سے گدما کسی کو حلال ہیں سوا اُنکے اور نہ بخدا اس حکم کے بعد لوگ دروارے سد کئے یہ آسانی کے واسطے  
 چھوٹے سے درپے کہ جسکو جو کہتے ہیں مائے وفاس کے ایام میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمائے تمام در کو

بندر و مگر ابو بکر کا درجہ چوتھی حدیث بخاری نے روایت کیا ہے کہ نبی بی عایشہ رضی اللہ عنہا کہے و اراساہ یعنی سرگیا میں بہت درہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماؤں ہوتا اور میں زندہ رہتا تو تیرے لئے مغفرت مانگتا اور دعا کرتا بی بی عایشہ کہے و اشکلاہ میں سمجھتی ہوں و اللہ آسیر امر نادوست رکھتے ہو اگر میں مگر کی تو دن غام ہمیں ہو تگ ایک دوسری بی بی کے ساتھ یہاں کر گیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرما بلکہ میں و اراساہ کہتا ہوں مقرر میں ارادہ کیا ابو بکر کو اور لکے فرزند کو بلو ابھجھون پھر انکو عہد کر دوں کہنے والا کہنا ہے یا آرزو کرنے والا آرزو کرتا رہے پھر میں بولا اللہ تعالیٰ ابا کرتا اور مومنان دفع کرتے ہیں یا اللہ تعالیٰ دفع کرتا ہی اور مومنان ابا کرتے ہیں اور امام احمد اور مسلم بی بی عایشہ رضی اللہ عنہا یوں روایت کئے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی مرض الموت میں مجھے کہے سرے پاکو اور بھائی کو بلانا تائین نوشتہ کر دوں مجھے اندیشہ ہے کہ کوئی آرزو کرے والا اور کہنے والا کہ میں اولی ہوں اللہ تعالیٰ اور مسلمان کسی کو نہیں جیتے مگر ابو بکر کو اور امام احمد کی ایک روایت میں یوں آیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی مرض الموت میں مجھے کہے عبد الرحمن ابی بکر کو بلو امیں ابو بکر کے واسطے نوشتہ کر دیتا ہوں تا انکے بایں کوئی اختلاف نہ کرے بعد فرما مت بلا مسلمان ابو بکر کے بایں اختلاف کرنے سے اللہ کی پناہ اور عبد بن احمد کی روایت میں یوں آیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرما ہی ابو بکر تمہارے بایں اللہ تعالیٰ اور مومنان اختلاف کرنے سے ابا کرتے ہیں اور بنزار کی روایت میں آیا ہے کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بیماری سخت ہوئی تو فرمائے دوات اور کاغذ لے ابو بکر کے واسطے نوشتہ کر دیتا ہوں تا ان لوگوں اختلاف نہ کر بعد فرمائے مواذ اللہ لوگ ابوبکر کے بایں اختلاف نہ کریں گے یہ روایت ابو بکر صدیق کے خلافت پر بنزلہ نص کے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سمجھے کہ انکی خلافت میں لوگ تمہارے نہیں کریں گے اس لئے نوشتہ نہیں کر دئے و بسا ہی ہوا ابو بکر رضی اللہ عنہ کی خلافت کی بات میں کوئی اختلاف نہ کیا اپنی حیانت خلافت کا سرجام دیکھ اپنے آخری وقت عمر کو اپنا و عہد انکی خلافت میں بھی کوئی ٹکرا نہ لایا انکے بعد جو کہیں وہ غضب کئے تو کہتے ہیں بھوکے پانچویں حدیث امام احمد اور بخاری اور مسلم ابن عمر رضی اللہ عنہما روایت کئے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمائے میں نے خواب دیکھا گویا میں ابو بکر یعنی چرخ کو باندھتے سود و ل کو لیکے کنوے سے پانی کھینچتا ہوں اس میں ابو بکر آئے اور ایک باد و دل بھر کے کھینچنے میں ناتوانی تھی اللہ انکو بخشے انکے بعد عمر کے پانی کھینچنے لگے انکے ہاتھ و د و ل غریبی بہت برا قول ہوا میں کہ عقیقہ بکو نہیں دیکھا عمر جو کام کرتا ہی کرے یہاں تک کہ تمام لوگ سیراب ہوئے اور تھکان پڑ تھکے اس حدیث کو امام احمد و بخاری اور مسلم ابو ہریرہ اور طبرانی کبیر میں عبد اللہ بن مسعود بھی روایت کئے ہیں علم کہتے ہیں اس خواب صدیق کی خلافت کی طرف اشارہ ہی اور د و ل کھینچنے سے مراد برے فتوح ہیں جو انکے وقت میں ہوئے امام شافعی کتاب الام میں کہیں ابو بکر رضی اللہ عنہ کے کھینچنے میں ناتوانی کنایت ہے اس سے کہ اپنی خلافت کی مدت کم ہوگی جلد رحلت کرینگے اور مرتد

لریگے اس امر کو دیکھتے ایک وقت میں ملکہ زادہ فتح ہو گئے عمر رضی اللہ عنہ کے وقت فتح ہو اُس نے وین کی مانند کرتی ہی  
 اس جو کی حدت جو طرانی نے یہ ایک کی کو کہ اُس میں اس سے کہ بعد زادہ کیا ہی کہ ہی صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو کو فرماتے  
 ای ابوکرؓ حوالہ کی عمر کر و ان کو کہ کہ اُن کے بعد میں الی ہو و گا مگر بعد عمر ہو گے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہی  
 اسی ہی عمر کیا لکن اس کی سند ابوبن حار ہی وہ سعید بن ابی اور ہر مادی مکر ہی اور جس سے میں مکرہ کا لفظ جو  
 آتا ہی ہو محمد بن کے ماس نے اور کا و دو لوں عمروں کو فتح سے ہی وہ جرح کو کہے ہیں جس میں قول لکھتے ہیں آپؐ  
 جسے حد کے سرچے میں جرح کو مانا ہے سو و قول کر کے کہ بعضی مکرہ کا کہے کہ کو تو سر رہے ہیں و سر مانے کو کہے  
 جو حوالہ ہے اس وقت میں رحمہ لوں ہو گا اوست کو مانی ملائے سو و قول اور عمری فرمہ فوی جس سے جس کو کہے  
 ہیں اور ان کو کہے جس میں دعا جو فرما سو عمر کے عادت ریحی جرح مہربان ہے اس کو یہ کہہ کہتے ہیں بعضی ماس جس کے  
 ہیں اُس میں ان کو کہے کی وفات سند جو مکر اسارہ ہی جس کی اد احاد کے سو کہیں و استعہ کے لفظ میں ہی صلی اللہ علیہ وسلم کی وفا  
 فرماتے مکر اسارہ ہی اور امام احمد اور ررار اور طرانی نے ابی الطویل رضی اللہ عنہ روا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ  
 وسلم فرماتے میں حوالہ مانی سند ہا تھا کہ کالی مکران ان کو کہے مکران مکران اس میں بھر ان کو کہے کہ ان کو قول  
 کھینچے ان کو کہے میں نا تو ان ہی اللہ ان کو کہتے بھر عمر کے مانی سند سو ان کے ہا بھر میں قول بھر ہو گا سو جو جس تھو  
 اور آئے والوں کو سراسر کہے میں نے کسی عمری کو یہیں دیکھا کہ عمر سے جو سند سو سناہ مکر لو کو عمر عمر کے  
 کہا اور کر و کو عمر سے حافظ عسقلانی کہا اس کی سند جس ہی جیہ توین حدیث امام احمد اور اصحاب اس اور اس  
 حوالہ غیرہ سعید سے روایت کہے ہیں کہ میں ماہوں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے حلالہ میں میں  
 رسکی اس کے بعد با دساہت ہو گی اور ان کے روایتیں لوں آتا ہی حلالہ میں بعد جس جس گے مگی اس کے مادساہ  
 ہو گی کا تھلے والی یعنی مایا سر طام و مہم ہو گا اس حوالہ میں اس حدیث کی تصحیح کی ہی اور ررار نے ابی عیسیٰ الخراج  
 رضی اللہ عنہ روایت کیا ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے ریحی دیا اول ہو اور رحمہ سے شروع ہوئی اس کے  
 بعد حلالہ اور رحمہ ہو گی اس کے بعد سلطے اور ظلم اس حدیث کی سند ہی تہی حدیث میں جس کے فرما حلالہ  
 میں میں گے مگی اس کے بعد مادساہت تو اسے ان کو کہے اور ان کے بعد کے مسوں جلسوں کی حلالہ کی حقیقت تاسہ  
 اور دوسری حدیث میں ہوتے بعد حلالہ اور رحمہ ہو گی کر کے جو فرماتے ان کو کہے حلالہ کی حلالہ تھی سو ان کی حلالہ  
 کی حقیقت اس حدیث سے نکلتی ہے جس کی حلالہ تھی ہوئی نو ماتی حلالہ راستہ میں کی حلالہ تھی جو ہوئی ماسا تھو تو حدیث  
 ابو العاصم جو ہی محمد بن سعد بن عمر سے روایت کیا ہی کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہوں فرماتے ہیں کہ  
 بعد ماہ علیہ ہو وینگے ان کو کہے جو ریں یہی کہ اس کی سند جس ہی اور اس حدیث کو طرانی کیر میں اور ابو نعیم کا لفظ

میں عمر و بن العاص رضی اللہ عنہ یوں روایت کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرما میرے بعد بارہ خلیفے ہونگے ابوبکر میرے بعد  
 نہ رہیں گے مگر غزوہ سے دن اور عمر کی چکی پھرنے والا جیگہ حمید اور میر کا تہید عثمان اللہ تعالیٰ انکو پیرا میں یہ نایا سو لوگ  
 نکالنا چاہیے قسم ہی کسی جسکے دست قدرت میں میرا جی ہی لگے قرآن میں پیرا میں کو نکالو گے تو بہت تہمت بن جاو گے جب کہ  
 اونٹ سوئی کے ناکے میں بیٹھے چکی پھرنی کنیہ ہی امیر کے انتظام اور بند و بست سے اس امر اور عمر رضی اللہ عنہ میں اور یہ کہ  
 ہی خلافت سے اسکو نکالنا کنیہ ہی خلافت سے عزل کرنے پر حشیش کا ابتدا یعنی میر بعد بارہ خلیفے ہونگے کر کے صحیح نہیں وغیرہ  
 میں مروی ہی اور اس کی صحت سے سب اتفاق ہی اور سب الفاظ مختلف ہیں بخاری اور مسلم روایت کے ہیں لایزال ہذا  
 اکامر عزیز ایضرون علی من لاواہم الی اننی عتشر خلیفۃ کلکم من قریش یعنی یہ کام ہمیں نہ ہو ہی ہر گناہ  
 اونٹنے اس پر جو اللہ عداوت کے بارہ خلیفوں کے قبیلہ میں ہو ونگے اور امام احمد کی ایک روایت میں یوں آیا ہے  
 بزال ہذا اکامر حصا اور اکی ایک روایت میں آیا ہے لایزال ہذا اکامر حصا اور مسلم کی ایک روایت میں  
 یوں آیا ہے لایزال امر الناس ماویلہم اننی عتشر رجلا اور ان کی ایک روایت میں یوں آیا ہے ان ہذا اکامر  
 بعضی حتی یضی فی حوائج عتشر خلیفۃ پھر ان کی اور ایک روایت میں یوں آیا ہے لایزال لاسلام  
 عزیز امینا الی اننی عتشر خلیفۃ اور بزار کی روایت میں یوں آیا ہے لایزال امر متنی قائم حتی یضی اننی عتشر  
 خلیفۃ کلکم من قریش اور ابی داؤد کی روایت میں لفظ کے بعد زیادہ کیا ہے فلما دجع الی المنزل اتت قریش فقا  
 تم یكون ماذا قال لخرج یعنی جیسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے گھر کو تشریف لے گئے پوچھے گئے  
 بعد کیا ہو گا تو فرما قل اور ان کی ایک روایت میں یوں آیا ہے لایزال ہذا الدین فاما حتی یكون علیکم اننی عتشر  
 خلیفۃ کلکم مجتمع علیہ لاکتبہ وہ واما تمام جابر بن سمرہ ہی ہیں ان میں اختلاف ہو آیا سوراویوں کے سب  
 ہی اور احمد اور بزار روایت کے ہیں کہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے پوچھے کتنے خلیفے اس کے مالک ہو ونگے کہ  
 ہم اسکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھے تو فرما بارہ خلیفے بنی اسرائیل کے نقبا کے شمار پر یہودی کہ اس کی سند میں  
 اس حدیث میں بارہ خلیفے ہو ونگے کر کے جو آیا ہے ان کے تعین میں عطا کا اختلاف ہے کہ آیا و سبب میں ہو ونگے  
 یا قیامت تک سبب میں اور علی الاتصال ہو گے یا مختلف اوقات میں یا سبب ایک ہی وقت میں یا ضعیف یا خفیہ  
 یہ بارہ خلیفوں کے وقت اسلام کا غلبہ ہو گا اور ان کے کام مستقیم رہیں گے اور تمام مسلمان ایک ہی خلیفے کے تابع رہیں گے  
 بنی امیہ کی سلطنت میں داخل ہونے کے قبل یہ امر یا گیا بعد ولید بن یزید کے و سبب میں اختلاف ہے افسوس ہوا آخر عتاک کی  
 دولت قائم ہوئی ابن حجر عسقلانی فتح الباری شرح بخاری میں کہا ہے قاضی جو کہا سو بات تھکائی اور کلام  
 مجمع علیہ کہ جو بعضی و اینوں میں آیا ہے اس کے قول کو نایب شناسا ہی اس کی توضیح یوں ہی حضرت صلی اللہ علیہ

و سلم جو فرماں مارہ را مستحق کر گئی یعنی انکی حجت پر تمام مسلمانوں کا اتفاق ہوگا سو لوگ کام انکی مکر پر اتفاق کئے  
 بعد عمر پر انکے بعد عثمان پر انکے بعد علی پر بعد ازاں میں اور معاویہ میں شروع ہوا اور حصین میں حکم کئے تھے اس دور سے متوجہ  
 تھے جس طبع کھلائے لگے عمر بن خطاب سے صلح کئے لوگ کام معاویہ پر جمع ہوئے انکے بعد یرید پر اور امام  
 حسین پر لوگوں کا اتفاق ہوا اور ایستہ یہ جو بھڑکے مرے کے بعد احمدا تھا آخراً عبد الملک سے مروان تھا ان  
 کے اسکے بعد ولید بن عبد الملک اسکے بعد سنان بن عبد الملک اسکے بعد عمر بن عبد العزیز انکے بعد یرید بن عبد الملک  
 سو ہنگامہ حصین سے اتفاق کئے اسکے بعد ماروان ولید بن مرید بن عبد الملک ہوا اس چار سال لگے اتفاق تھا چار  
 سال کے بعد اس احمدا و کبر کے اسکو قتل کئے اور حلاوت کے واسطے احمدا و کبر نے لگے فساد شروع ہوا اور احوال بدل  
 اسکے ملک کی حالتیں رہی یرید بن ولید جو اسے حج پر بھیجی مگر مامداھا اسکی بدستار رہی ہوئی اور اسکے کا نہیں  
 استطاعت تھی ہوا تھا کہ اسکے ماکا حرا بھیجی مروان بن محمد سے مروان الحمار کہتے ہیں اسکو لے کر بیٹھ گیا اور  
 یرید بن ولید جو اسکا بھائی امراہیم حلیہ ہوا مروان کے اور اسکے درمیان جھگڑا رہا کہ اس میں ہی العباس نکلتے اور اس  
 اولیٰ شہنشاہ ہوا اور اسکو استطاعت ہوا تھا کہ وہ مرگیا اسکے اسکا بھائی مصوٰح حلیہ ہوا اگرچہ خلافت سے دور رہا  
 مگر کابل اسکی حکومت کل گیا مروان بن ولید بن ولید کے یہ تھے جس حلیہ کھلائے آخرت جس حلیہ نام کے  
 واسطے رہ گیا سالوں مروان کے وقت کام روی میں یرید بن ولید کے مال حوت سے ملکوں کو مسلمان فتح کئے تھے  
 میں ایک ہی حلیہ کے نام خطہ ترہتے تھے اور کوئی اسکے حکم کے کچھ نہیں کرتا تھا بعضی کہتے ہیں ان بارہ حلیوں سے  
 مراد و گارہ حصین میں جو دیں کے امور یرفایم ریگے اگرچہ ایک کے بعد ایک ہوں تو بطوری کہا اسکے قول کو مسند جو ابی مسند  
 کسر میں ایستہ کیا ہے شاید کرتی ہی اسکی راست میں ہوں ہی ہست ہلاکت ہوگی یہاں تک اس میں بارہ حلیہ ہو گئے  
 وہ سب ایسے اور دیں حق پر عمل کریں گے اس میں سے دو شخص اہل بیت سے محمد کے ہوو گئے اس قول پر بارہ حصین کا بیان ہوں  
 یہ ماہی حلیہ اور امام حسن اور معاویہ اور بعد ازاں یرید اور عمر بن عبد العزیز یہ آٹھ حصین ہوئے سب کے  
 امور یرفایم تھے انکے ساتھ مہدی عباسی اور طاہر عباسی کو بھی تیار کریں تو ہو سکتا ہی کیونکہ وہ دونوں بیک  
 کام بہتہ تقیم تھے اسے شخص باقی رہتے ہیں اس میں ایک مہدی مسطر بن مہدی کو ائمہ حلیہ کہتے ہیں یہ بارہ حلیہ  
 مہدی مسطر کے بعد ہو گئے اور دلیل اسکے بعضی واقعات میں آیا ہی کے مہدی کے بعد بارہ حصین ہو گئے تھے اس میں  
 حسن رضی اللہ عنہ کی اولاد میں اور پانچ حسین رضی اللہ عنہ کی اولاد میں اور دو شخص دوسرے لوگوں کے لیکن یہ ہر دو اشخاص  
 وای ہی اس بارہ حصین سے و بارہ حلیہ کے بعد امام کہتے ہیں مراد ہو نہیں سکتی کیونکہ حدیث میں تو آیا ہی کے لئے اسکے  
 امر کے والی ہو گئے اور یہ بارہ امام میں سوا علی مرتضیٰ اور امام حسن رضی اللہ عنہ کے کوئی حلیہ نہ ہوا اور حسن رضی اللہ عنہ

امر کچھ طے ہو گیا تھا کہ آپؐ سید ہو باقی کوئی شخص دعویٰ امامت و خلافت نہ کیا بارہویں کو محمد الہی المنصورؑ کے  
 انکا انتقال لے کر پین ہوا شیعہ کے قول سے انہوں میں سے کسی کے غار میں مخفی ہیں پھر یہ لوگ کایہ کو مراد ہو گئے اور حدیث میں  
 اور سابق مذکور ہوئی سو حدیث صحیحہ خلاف میرے بعد تین سب تک ہی ناقض نہیں ہی کیونکہ یہی حدیث سے خلافت  
 نبوت کے بعد ہی اور حدیث سے مطلق خلاف ہے انھوں میں حدیث حاکم نے روایت کیا ہی ان رضی اللہ عنہ کہ نبی مصطفیٰ  
 مجھ کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس بھیجے اور کہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھو آگے بعد ہم اپنے صدقات کس کے  
 پاس دیا کریں میں آگے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرما ابو بکر کے حوالے کرو اس پر  
 حاکم تصحیح کیا ہی اور اس کا ترجمہ بھی زیادہ کیا ہی کہ ابو بکر کو ہم اگر نیا وین تو کس کو دینا تو فرمائے عمر کو پوچھے انکو بھی نیا وین تو  
 کس کو دینا فرما عثمان کو اور تمکو خسارہ ہو جس روز عثمان راجا گیا نوین حدیث احمد اور ترمذی اور ابن ماجہ اور بیہقی اور ابو  
 یعلیٰ اور حاکم اور ضیاء مقدسی کتاب الخلفاء میں حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کئے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرما  
 میرے بعد تمھوں کی اقتدا کرو ابو بکر اور عمر ترمذی کہا کہ یہ حدیث حسن اور حاکم اسکی تصحیح کیا ہی اسکو حاکم نے ابن مسعودؓ  
 اور طبرانی ابو الدرداء رضی اللہ عنہ بھی روایت کئے ہیں اور اس کے آخر میں زیادہ کئے کیونکہ دونوں اللہ کی ایک دانے سی ہیں  
 جس نے ان پر مسکا کبالتو وہ پکڑا کہہ مطلب جو تو تھے والی نہیں اور احمد اور ترمذی اور ابن ماجہ اور ابن جابر اپنی صحیح میں حذیفہ  
 رضی اللہ عنہ یوں روایت کئے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمائے میں نہیں جانتا کہ کتنے روز تمھارے پاس ہو گا غم میرے بعد دو  
 شخص یعنی ابو بکر اور عمر کی اقتدا کرو اور عمر کی سیرت کو نمسکا کر و اور ابن مسعودؓ جو کہا اسکو سچ سچ اور ترمذی ابن مسعودؓ اور  
 رویانی حذیفہ سے اور ابن عدی ان سے یوں روایت کئے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمائے بعد اٹھا اٹھا سے دو شخص یعنی ابو بکر  
 اور عمر کی اقتدا کرو اور عمر کی اختیار کرو اور ابن مسعودؓ کے بعد اسکو استوار رکھو بعضوں نے اس حدیث کو خلافت کے احادیث  
 داخل کئے ہیں ہندۃ عاصی کہنا ہی اس میں خلافت کی طرف کچھ اشارہ نہیں ان احادیث میں داخل کہ نا زیادتی ہی مگر یوں کہنا کہ  
 اس حدیث میں ابو بکر اور عمر کی اقتدا کرو کر کے وارد ہوا و دونوں آپ خلیفہ ہوں کر کے کہ ہم تو مامور ہیں انکی اقتدا کرنا یہ  
 تو اس بات میں بھی انکی اقتدا کرنا جب انکی بات میں کئے انکی خلافت حق ہوئی سو میں حدیث ابن جابر نے  
 سفینہ سے روایت کیا ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مسجد نبیؐ میں آئے ایک پتھر رکھے اور ابو بکر کو کہے تمھارا پتھر  
 میرے پتھر کے بازو سے رکھو بعد عمر کو کہے تمھارا پتھر ابو بکر کے پتھر کے بازو سے رکھو بعد عثمان کو کہے تمھارا پتھر عمر کے پتھر کے  
 بازو سے رکھو بعد فرمائے بعد خلفا ہیں ابو زرعہ کہا اسکی اسناد دلا باسن ہی اور اس حدیث کو ابن عدی کامل میں اور  
 حاکم سند میں نکالے ہیں انکا لفظ یوں ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ابو بکر اور عمر اور عثمان کو فرمائے لو کہ تم  
 بعد کم کے والیان ہیں اور اسکی تصحیح کی ہی اور اسکو بیہقی دلائل النبوة میں بھی روایت کیا ہی گیا رہیوں حدیث طبرانی

عصیر بن مالک سے روایا کیلئے کہ ہم عرض کیے یا رسول اللہ ﷺ نے ہم سے حد مالکو کے قول کے کرس تو فرما انوکھ کی سرور کو دیکھا  
عسطلانی کہا اس حدیث کی سند صحیح مارھوین حدیث احمدی اسی مع میں پہل سے ای حتمہ سے وایک کیلئے کہ ایک  
اعزالی آیا اور یہی صلی اللہ علیہ وسلم کو کچھ سی ادھار دیا اور پوچھا اگر آج صبح کرس تو ہر ایک سے کون دگا فرما انوکھ کو چھانکے اور  
کوں ادا کرے گا تو فرما تم پوچھا انکے بعد کوں ادا کرے گا تو فرما عیماں پوچھا انکے بعد کوں ادا کرے گا تو فرما ان کے بعد پوچھی اگر مر  
سکیا ہی ہو مگر اس حدیث کو طرانی اسی اوسط میں مختصر روایا کیلئے ہی اور اس حدیث کا مل میں اس غر اورانی ہر ہر ہر بھی روایہ  
کسی ایس میں ہوں یہی کہا اگر عمر کو یہ پاوں تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرما دے تھے جس عمر مر جاؤ تو تو میرے کی طاف  
رکھتا ہو تو مر رہوین حدیث دارقطنی اور حلیہ اور اس عساکر اور دہلی سند میں اور الوطانی سند میں  
حدیث میں علی رضی اللہ عنہ روایت کے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرما ملک کو معدم کرنے کے واسطے اللہ سے میں ماریں  
سوال کیا تو اللہ انکا کیا مگر انوکھ کو یہ مقدم کیا جو دھوین چہرہ کے لیے عیسیٰ عیسیٰ میں اس عساکر نے بی حصہ یعنی اللہ  
عہدہ روایت کے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہی لای میں انوکھ کو کوں معدم کرتے ہو تو فرما میں انکو معدم میں  
لکن اللہ انکو مقدم کیا یہ حدیث امام احمد اور اللہ واد اور طرانی نے معمر بن حدیث سے روایت کی ہے کہ میں  
کہ ایک شخص اگر عرض کیا یا رسول اللہ میں جو اپنے کچھ اسماء سے ایک دولہا اور انوکھ کے اس قول کی لکری کر کے یا میں نے راتوں کا  
معاذ عمر کے دولہ کی لکری کر کے اپنے اماء کے متھے لگا دیا عیسیٰ عیسیٰ لکری کر کے مانی میں نے اکا بھی شکم بھر گیا اور  
انکے کپڑے انکے ہاتھ کسی بکچھ لیا اور انکے بدن پر کچھ مانی لگا کر معلوم کئے مگر اس حدیث کے ساتھ معمر ہی مگر اس  
حدیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جو اپنے تھے یہاں جو اس کی و سوا شخص دیکھا ہی اور وہاں کو بے کامانی کھینچتے تھے یہاں اس  
یر سے اس دولہ کا مانی سے اور اس میں شخص کا حال معط مذکور تھا یہاں جار و حلیہ کا حال مذکور ہی اس حدیث میں ہم دولہ  
کی تعمیر جو موح سے کئے تھے اسی خبر کو ہم حدیث یعوسف بنی ہی کو کہ انوکھ کے وقت میں ہستکم موح ہوئے کھلا و عیسیٰ  
عیسیٰ رضی اللہ عنہما کے زمانے کے کہ اس میں ہست سے ملک فتح ہوا اور علی رضی اللہ عنہ کے خلافت میں کوئی ملک فتح نہ ہوا بلکہ  
سرکسوں کی عیہ میں آپس حول ہے ملکوں کی فتح کرنے سے کامتا ہوٹو طہوین حدیث امام احمد اسی میں اور اس عساکر  
اپنی تاریخ میں اس عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کئے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرما شخص ہونے کے قبل میں جو اپنے کچھ لکھا اور راز  
مجھے دے پھر اس کے انکے پیٹ میں مجھے اور دوسرے میں نام اس کو رکھکے تو لے میری طرف کاٹ چھکا اور انوکھ کو لاکر لکری  
اس کے ساتھ لو لے تو انوکھ کا لے چھکا انکے بعد عمر کو لاکے لو لے تو عمر کا پٹہ چھکا انکے بعد عیسیٰ کو لاکے تو لے تو عیسیٰ کا پٹہ چھکا  
بعد وہ ترازو حمار اس حدیث کو طرانی کیس میں اور اس حدیث کا مل میں اور اس عساکر تاریخ میں معامد جس سے اور طرانی  
کیس میں اس سے تریک سے اور امام احمد اپنی سند اور حکیم ترمذی اور الاصول میں اور ابو نعیم وصال صحابہ میں اور ہمدانی





دکر ایک ایک آسمان ہوں ہر چہ عثمان کو تو لے اکام نہ تھی جاری ہوا اوداود اور تردی نے اومکر سے واسطے کیا کچھ  
 صلی اللہ علیہ وسلم ورامم میں کوئی حوالہ دیکھا عیسا کو کھنکس کیا میں دیکھا ہوں ایک راہ آسمان پر آکر اٹکوا اومکر کو تو لے  
 آکا ر گراں ہوا اومکر اود تر کو تو لے اومکر کا ور گراں ہوا بعد عمر کو اود عیسا کو تو لے عمر کا ور گراں ہوا اسکے  
 تر اور جاتا ہر چہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے چہرے پر رانا نا حسی کیا نے عیسا تر حایت اس سعد جس نصرت  
 مرل وایک کاندہ کہ اومکر صلی اللہ علیہ وسلم کے مار رسول اللہ میں جو دیکھا کہ لوگوں کی بحاست میں جلا ہوں رسول اللہ صلی اللہ علیہ  
 وسلم ورامم لوگوں کے ساتھ رہو گے اومکر چہرے اور میں دیکھا میرے رد ورم میں ورامم کے دور میں جس انصاف میں حایت علیہ  
 یسح اند لکھا التھامین اور ہر رہی اللہ عہد روایت کیا کہ صلی اللہ علیہ وسلم حریل کے ساتھ تھے کہ اومکر صلی اللہ  
 اومکر سے گدے حریل کہ بہر تمھارے رفیق اومکر میں صلی اللہ علیہ وسلم ورامم ای حریل تم اکو حاست ہو حریل کہ وہ نہ  
 رس کی آسمان ریادہ تہہ ہی اکام ام آسمان میں صدق اور رس میں حق اور فرستے اکام ام حاتم قمر رس رکھے  
 وہ تمھارے رہیں مدگیں او تمھارے حلیے ہیں فاتح کے بعد اور ان روایت میں لوں آیا ہی کہ حریل صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ  
 تھے اومکر آگے حریل کہ مار رسول اللہ ہر اومکر ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ورامم قمر ای تم اکو حاست ہو حریل کے اٹھوں میں  
 مادہ آسمان پر پہنچے ہیں اور فرستے اکام ام حاتم قمر میں انکی حاست و فائدہ و رہیں اور انکی وفات کے بعد حلیے  
 ہو دیکھے اس حایت کو ان حوری موصوع جن جن میں ارد گناہی اس کی حاست دیا کی با او ہر اس اسعل میں محمد رس جو صحت  
 اسکا اوی ہی چہرے کی سرور کیا ہی اس دلیل صحت میں اور اس ظاہر کہ وہ کہ اسکی آواز کا کہ ہی وہ موصوع حدیث  
 روایت کہ رہا اوطاس چہر لسان اللہ میں اس بات کو رد کئے اور کہ اس کے حال تھے میں علی کے سوا اور مردوں کا اول یا  
 کرنے کی حاست ہیں علی کو ان حیاں تھے لوگوں میں لکھا ہی اور جس کو دوسری طریق تھی ہی اوال العاشکری لشکر اس میں  
 اور جس عہد میں وہ فضاں صدیق میں او حافہ عمر محمد ملا ہی میر میں انی ہر رہی اللہ عہد سے روایت کئے ہیں کہ حریل  
 صلی اللہ علیہ وسلم کے ماس کے درگ حلیے تھے ہی ہر اومکر صدیق آگے حریل کہ ہر اس انی حافہ ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو  
 ای حریل کا نام اٹکوا آسمان میں حاست ہو حریل کہ وہی اسکی جو تھکا تھکا دیکھے اٹھوں میں کی نسبت آسمان پر نہ  
 ہیں اکام ام آسمان حلیم ہی اس حیاں کہا اس کی میں احمد جس میں ان وہ کہ اس کے حال ہی تھے لوگوں حایت  
 چھوٹی سا ہی اور اس عہد کی کہا وہ حدیث کی سرفت کے ماہی عیسیٰ حریل حاکم کے میں ستر اور انو نعم فضاں صفا  
 میں بی بی عائشہ رضی اللہ عنہا روایت کئے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قمر مائے کعبہ جلا کے اے اومکر اور عمر اور عہد  
 جس مسوور حایت اس آگے لکھا السعایں بی بی عائشہ رضی اللہ عنہا روایت کیا کہ ہی صلی اللہ علیہ وسلم اس میں  
 دیکھے کی انکشت کو حریل صلی اللہ علیہ وسلم انکشت ہو ہو میں بولی مارے ال اندیک میں انکی حورنوں میں عہد

تعی بزرگو کا کام ہونے  
یعنی جلیے  
ہوئے

نہیں تو فرماں میں ہوں یا رسول اللہ کی کچھ بات فرماؤ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرما جبریل مجھے خبر دے کہ اللہ تعالیٰ ارواح کو بلا  
 کیا تو تمام کی ارواح میں ابوبکر کو لیکھنا اور ہشت کی مٹی سے انکی سرشت کیا اور آج صحت سے اس کو مخلوط کیا اور انکے لئے بیت  
 میں سفید موتی کی چوٹی بنا یا اور اس میں مٹی کے بالا خانے رکھا اور اللہ تعالیٰ انکے واسطے اپنی ذاتیں صبا میں ہوا لگا لگا کر  
 تکلیف نہ کرے اور انکے بیٹوں کو سلب نہ کرے اور میں انکے لئے اللہ کے پاس صبا میں جو ایسا اللہ تعالیٰ ذات صبا میں ہوا کہ مر  
 قبر میں ہم پہلو اور میری خلوت میں انت دینے والا اور میری میری امت پر خلیفہ کوئی نہ ہونا سو اتیرے باپ یعنی ابوبکر کے  
 اور اس پر جبریل اور میکائیل بیعت کئے اور سفید موتی کی جھنڈے پر انکے نام خلافت مانڈھے اللہ کے پاس لکھئے اور انھیں  
 کو عرش کے نیچے نصب کئے اور اللہ تعالیٰ فرشتوں کو بلا میری جس بات سے راضی ہو میں بھی اس بات سے راضی ہوا سو تمھارے  
 بابت آسمان اور زمین کے لوگ اور چند شیطان اور جنوں کی ایک جماعت بیعت کرنا فخر کے لئے بڑی یہاں تاکہ میں جنگلی  
 جانوروں سے بھی اس کا عہد لیا ہوں ابی عایشہ اس حدیث کا جو کوئی انکار کرے گا تو وہ کافر ہے عایت کہ میں رسول اللہ صلی اللہ  
 علیہ وسلم کی پیشانی پر بوسہ دے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا عایشہ مجھے اتنا پس ہے کہ جو بولے تو میری عورت نہیں تو  
 میں آگاہی نہیں جس کو خدا اور رسول سے بیزار ہونا خوش لگتا ہے تو میرے سے بیزار ہو اس حدیث کو خطیب بھی دو طریق  
 سے روایت کیا ہے اور کہا یہ حدیث ثابت نہیں اور ذہبی مزین میں کہنا ہی اسکی دو روایتیں بھی مائل اور ابن الجوزی اسکو  
 موضوعات میں اور کہا یہ حدیث صحیح حدیث میں علی رضی اللہ عنہ اور ابن کثیر تاریخ میں ابی الخثری  
 سے روایت کئے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا جبریل میرا پاس آئے میں پوچھا میرا ساغھ کون پھر لے گیا تو فرمایا  
 ابوبکر اور وہی آپ کے بعد انکی امت کے کام کا والی ہوگا اور انکی امت میں سب سے افضل وہی ہے یہ حدیث بھی ثابت نہیں بائیسویں  
 حدیث ابن شاہین سنت میں اور ابن کثیر تاریخ میں علی رضی اللہ عنہ روایت کئے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا  
 وفات ہوا یہاں تک کہ مجھے فرمایا اپنے بعد خلیفہ ابوبکر ہی انکے بعد عمر انکے بعد عثمان انکے بعد تو اس حدیث کو ابوالعباس  
 بن احمد زونی بھی کہنا شجرۃ العقل میں روایت کیا ہے اس حدیث کی صحت نظر ہی شاید موضوع ہو تو بیسویں حدیث  
 ابوالغیم فضیل صحتی اور ابن کثیر تاریخ میں ابن عمر رضی اللہ عنہما روایت کئے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بلال کو کہے  
 ای بلال لوگوں میں نہ کر دو میرے خلیفہ ابوبکر ہی پھر کہ نہ کر دو کہ ابوبکر کے بعد خلیفہ عمر ہی پھر فرمادے کہ نہ کر دو کہ عمر کے بعد خلیفہ  
 ہی ای بلال جاو اللہ تعالیٰ نہیں چاہا مگر اسی کو اس کے ثبوت میں بھی نظر ہی شاید موضوع ہو تو بیسویں حدیث ابن کثیر  
 اپنی تاریخ میں ابوبکر بن فضل سے وہ اپنے باپ بن فضل سے وہ انس رضی اللہ عنہ روایت کیا ہے کہ ہم نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے  
 ساغھ مہینے کے ایک ماغ میں تھے ایک شخص اُٹھ کے دروازہ کھولنا چاہا نبی صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا انس دیکھ کون ہے میں نے  
 دیکھا کہ ابوبکر تھے پھر آگے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو عرض کیا کہ ابوبکر آئے ہیں فرما جا کر دروازہ کھولو اور جنس کی ابتدا

و اور کہ میرے بعد تم جلیہ ہو پھر میں جا کے سردیا بعد بھی ایک شخص لگے و وارہ کھولنا چاہی صلی اللہ علیہ وسلم مجھے فرما دیکھ کر  
 میں جا کے دیکھا تو عمرؓ لوطا تھے میں حسرت سے لولا غری فرما کے و وارہ کھول اور جس کی ہمارے پاس اور کہہ دے کہ  
 انوکھ کے بعد جلیہ ہو پھر جا کے سردیا بعد بھی ایک شخص لگے و وارہ کھولنا چاہا پھر مجھے فرما دیکھ کر میں ہی میں دیکھ  
 لولا غماں میں عیاں ہی حسرت فرما دے و وارہ کھول اور حسرت کی تپا دے اور کہ میرے بعد تم جلیہ ہو اور تمہارا حواں مہا  
 حیا گناہم صر کر و کا اس حدیث کے اس عسکر بھی انوکھ سے وہ عند اعلیٰ س ابی المسعودی وہ عند ابن ابی راس وہ غماں میں غماں  
 وہ اس سے وایت کی یاد رکھی دوسری ایک طے ہے اس کو اس حصہ سے وہ ہمارے کھول سے وہ اسے چائی محاسن طلع سے  
 وہ اس رضی اللہ عنہ رواست کیا ہی اور اس در کی طریق کو انوکھ بھی ہوا کیا ہی و اس حدیث کو بخاری اور مسند احمد میں  
 اسعمری رضی اللہ عنہ روایت کیا ہے اس لکھ اس روایت میں اسامی مذکور ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرما دے و وارہ کھول  
 اور حسرت کی سات تیر خلافت کا ذکر ہے اور بہتی دلائل التوہید میں اس رقم سے بھی ایسی ہی روایت کیا ہے اس میں مذکور ہے کہ  
 ہی صلی اللہ علیہ وسلم نے انکو بہت قیوم صاحب کو ملنا واد کے تھے اس کی سعادت ہی اور اس میں بھی خلافت کا ذکر ہے اس اور  
 ابو داؤد و ایسہابی حدیث میں عبد الحارث صراعی سے روایت کیا ہے اس کی روایت میں ہی صلی اللہ علیہ وسلم ملا ل کو و وارہ  
 کھولنے کے لیے فرما اور طرانی اوسط میں بہت قصہ الوسیعہ روایت کیا ہے ہی صلی اللہ علیہ وسلم انکو و وارہ کھولنے کا امر ہے  
 لیکر کہ روایت میں خلافت کا ذکر میں اس کی روایت میں خلافت کا ذکر جو آیا ہی تھا ہی پھر یہ حدیث اس بخاری ہی تھا  
 اس رضی اللہ عنہ رواست کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرما انوکھ اور عمر کو میں مقدم نہ کیا لیکن انکو اللہ تعالیٰ عذابم اور پھر  
 ان کی موت لکھا سو عمر انکی اطاعت اور انکی امداد کر جوئے انکی مدد ہی چاہا تو وہ اسلام کی مدد ہی چاہا کا اچھتید سوسخت  
 ابو نعیم نے فصیل صحابہ میں اور خطیب اور اس عساکر ہی ماریج میں اس عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کئے ہیں کہ رسول اللہ صلی  
 علیہ وسلم عباس کو فرمایا ہی سوال اللہ کے چھا اللہ تعالیٰ سے دیں براہ ورجی ہر انوکھ کو میرا جلیہ کا انکی ات ہم سے ہو گئے  
 فلاح ماؤگے انکی اطاعت کے و ہدایت ماؤگے کا ستائیسویں حدیث جس میں یہی علی رضی اللہ عنہ روایت کیا ہے کہ میں  
 ہی صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات میں حواں دیکھا کہ میں انوکھ اور عمر اور عثمان تھے ہر آسمان سے ایک حواں ار کے انوکھ کے ہاتھ میں  
 انوکھ انوکھ کھا کے کما رہے ہو عمر انوکھ کھا کے کما رہے ہو عثمان کھا کے کما رہے ہو پھر میں جا کے کھا لگا میں کھا ہی تھا کہ میں  
 جہد انوکھ کے میرے سے جگہ لگے اور میں بھی ان سے جگہ لگا پھر وہ میرے پر عالم ہو کے انوکھ کے لگے اس میں ہی العباس  
 آگے ان سے لگے اور میں بھی ہی العباس کی لگے کہ اسے لرا پھر ہی العباس بھکے کھا کھا اور اس کی تیر خلافت سے کما  
 اور ہی العباس ہی خلافت کے میرے مری یا دے کھوکا اتھا تیسویں حدیث دار قطنی اپنی میں میں اور حاکم کہ میں  
 اور خطیب اور اس عساکر ہی تارکوں میں اور دینی سند میں یہی ابی ہل سے روایت کئے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

دعا مانگے یا اللہ تو کرے دیامیری امن کو میرے اسی باب اور اکی برکت میں جھین لے اور انکو ابو بکرؓ جمع کر لے اور اس کا کام متفرق مت کرے کیونکہ اس نے ہمیشہ تیرے کام میں تائید کرتا رہا یا اللہ تو عمر بن الخطاب کو قوی کر اور عثمان بن عفان کو صبر دے اور عیسیٰ کو نوبق دے اور طلحہ کو مغفرت کر اور زبیر کو بابت رکھ اور سعد کو سلامت رکھ اور عبدالرحمن بن عوف کی نوبت کر اور سابقین اولیں کو مہاجرین اور انصار اور جو اخلاص کے ساتھ میری پیروی کرنے ہیں اور مجھے اور میری امت کو دعا کرے ہیں اور کلفت نہیں کرے سب کو میرے ملاسنو میں اور میری نیک امت کلفت سے بری ہیں اس حدیث کے راوی کا نام بعضی نسخوں میں زبیر بن ابی بکر لکھا ہے واقع ہوا ہی اور بعضی نسخوں میں زبیر بن العوام ہی اور اس حدیث کے ابن الجوزی موصوعاً بنیٰ داخل کیا ہے اور کہا ہے کہ اسکی سند میں صحف ہیں سب سے بہت ضعیف راوی سیف بن عمر ہی سیوطی کہے اس کو دوسری بھی ایک طریق ہی اسکو خطبہ و باب کیا ہے انتہی حدیث ابن علیؓ کی کامل میں اور بطول البتہ فی فضل صدیق من اور ابن مردودہ اپنی فوائد میں اور ابو نعیم فصل صحابہ میں علی رضی اللہ عنہ سے رواستے ہیں کہ وہ اللہ ابو بکر اور عمر کی اہارت قرآن کی اس آیت میں ہی وَاِذَا اسْرَأْتِیْ اِلَیْ الْعِصْرِ اِذْ وَاٰحَدٌ سَآءِلًا لِّبَنَاتِیْہِ وَاٰظْہَرُہُ اللّٰہُ عَلَیْہِ عَرَفَ بَعْضُہُ وَاَعْرَضَ عَنْ بَعْضٍ فَلَمَّا سَآءَلَاہُ قَالَ مِّنْ اَبْنَائِکَ هٰذَا قَالَ نَبَاتِی الْعَلِیْمُ الْحَبِیْرُ یعنی اور چھپا کر کی بنی نے اپنی کسی عورت سے ایک بات پھر جب اسنے خبر کر دی اسکی اور چنا دیا وہ اللہ نے بنی کو بنی نے چنا دی اس میں سے کچھ اور تلامذہ کچھ پھر جب چنا دیا عورت کو بولی تجھ کو کس نے بتایا یہ کہہا تجھ کو بتایا اس خبردار واقفکار نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حفصہ کو کہے تیرا باپ اور عایشہ کا باپ ممبر بعد لوگوں کے والی ہو و بنگے اور رہبات کسی کو مت کہنا آخر کے جند رواجست بکتر تکے قابل نہیں لیکن ان احادیث کا حال معلوم ہونے کے لئے ہم انکو ذکر کئے اہل کتاب ابو بکر رضی اللہ عنہ کی خلافت کی خبر دئے سویان ابن جراح علیہ السلام مطعم رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم مسعود ہوئے اور حضرت کا امر کے میں ظاہر ہوا میں نے ملک شام کو گیا جب صبری کو پہنچا انصاری کی ایک جماعت میرے پاس آئی مجھ سے پوچھے کیا تو حرم سے آتا ہی میں بولا ہاں ایک شخص جو بنو کا دعویٰ کرتا ہی اسکو نم جاننے ہو میں بولا البتہ جانتا ہوں پھر میرا ہاتھ مکر کے ایک دوسرے میں لگئے وہاں چند تصویریں تھیں مجھے بتا کہ کہہ دیکھو ان تصویروں میں میں انکی بھی تصویریں پھر میں دیکھا تو ایک تصویر تھی حضرت کی شبیہ اور حضرت کی تصویر کے ساتھ ابو بکر کی بھی تصویر تھی انکی آری پرے ہیں انصاری پوچھے انکی تصویر تم دیکھتے تو میں بولا دیکھا لیکن میں ٹھوکنے بنا ونگا جب تک تھا را عہد سنو کہے انکی ہی تصویر ہیں بولا ہو کہ ہم گواہی دیتے ہیں وہ بنی ہیں اور ابو بکر کی تصویر کو کہہ یہہ انکے بعد خلف ہو گا کا اور بلال بن الحارث سے روایت کیا ہے کہ میں جاہلیہ میں شام کی طرف تھانگو گیا تھا جب شام کے قریب پہنچا اہل کتاب کا ایک شخص میرے ملے پوچھنے لگا تمھارے یہاں کوئی شخص بنو کا دعویٰ کرتا ہی میں بولا ہاں کہا اسکی تصویر تم دیکھو تو سمجھو کہ میں بولا البتہ پھر مجھے ایک گھسے میں لیا وہاں چند تصویریں تھیں ان میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی تصویر نظر نہ آئی انھیں کو ہم دیکھتے تھے کہ ان میں

[illegible]

۲ اور ایک سو چھ دہائی

عبد الوہابؒ کی موصیٰ علیہ السلام کی وصی  
عمر کے بعد یہ وصیت یعنی حق روح  
میں جیسی اللہ علیہ السلام کی وصیت  
موجود ترمیم کے بعد امداد  
پر تھا وہ ۱۱





دعویٰ کہ ہدایت علی رضی کے سوا میں شامل ہوں مگر حرام ہے وہ ماطل ہی جس نصری کہتے ہیں یہاں سے ہمارے  
والصالح کے سوا میں شامل ہوں انوکھ لکھاتے ہیں کہ ایسا ہی کہ او حقہ اللہ صری اللہ عدہ کہ ہدایت ہمارے حرام ہے انصاف  
سوا میں شامل ہوں کسی کو لایم سے ہیں کہ ہدایت علی رضی اللہ عنہ کی شان میں شامل ہوں آیت علی بھی انصاف میں  
ہیں اور عکر کہ ہدایت انوکھ لکھتے ہیں کی شان میں شامل ہوں اور بعض کہتے کہ عبادۃ الصامت کی شان میں رہی کے  
انھوں نے ہونوں کی دوسری جو ان کے ہم عہد و ہم سو کہ تھے قطع کئے اور بعض کہتے ہیں عبد اللہ بن سلام کی شان میں شامل  
سرور میں اجتہاد ہوا اجتماع مافی ہما اور اس سے دلیل لیا ماطل ہوا دوسری مابہ یہی کہ ولی کا لفظ لعل میں محاورہ  
اور صدف اور متصرفی الامور میں کتہہ ہی لفظ صدف سر کتہہ ہی ہوا ان معنوں سے اس معنی کو لے ہیں جو جاری ہمارے  
دلائل کے استقامت کا قیل دلائل کے ساتھ کہ اس جگہ دلی کا معنی حاصل ہوا چاہئے کہ سو کہ مسلمانوں کے دلوں کی نحوست سے او  
تسل اور جو کالے کے معنی میں ہیں اور ما بعد کے لفظ کرنے محقق صدف کا معنی حسان ہوا ہی اور امام کا حصر صری  
اسی معنی کو چاہا ہی کہ سو کہ حصر کا کلمہ اُٹھنے لگے ہیں جہاں سماع اور رد ہوا اس کے سرور کے و امام سے اور دلائل صری  
سماع ہیں تھی بلکہ نصرت اور محبت میں بھی ہم اسکی معنی صرف الامور جو کہتے ہو اس کچھ دلیل اور قرعہ ہیں متکرب  
ہم ہی اعشاریہ عموم لفظ کو ہی خصوص سے کو الدس اور لعموم اور لوگوں جمع کے لفظ سے آتا ہی لالت عموم کہ ہا ہی  
ولایت تمام مومنین کی علی العموم جو اس صدف ہوں اسے حاصل ہونی اسکو تخصیص واحد صدف کہ مقتضا لفظ کا  
حلا ہی ہم کہتے کہ ہدایت علی کی امامت والی اور حاکم ثناء کی امامت کی نفی کرتی ہی ہیں محضاری مقرر سے جو امام کو  
صلی اللہ علیہ وسلم کے حصر کرتے ہو لارم آتا ہی دوسرے گیارہ تخصیص کی امامت کو بھی نفی کریں لارم آتا ہی کہ علی رضی اللہ عنہ  
ی صلی اللہ علیہ وسلم کی حساب میں صرف علی اور بھی یہ بات تو بالاعا ماطل ہی تیسری آیت اِنَّمَا يَرْثُ الْعَبْدُ  
لِيَدَّكَ عَنْكَ اَلرَّحْمٰنُ اَهْلَ الْاَيْمٰنِ فَنُطَقُّهُمْ نَحْوَهُمْ اَللّٰهُمَّ اِنَّمَا يَرْثُ الْعَبْدُ اَهْلَ الْاَيْمٰنِ فَنُطَقُّهُمْ نَحْوَهُمْ اَللّٰهُمَّ  
ان اہل مٹا کر مایہ ملکوں کا کہنا سے کہتے ہیں معسر کا اجتماع ہی کہ ہدایت سوا میں علی اور فاطمہ اور حسن رضی اللہ  
عہم کے مارل ہوں اور ان کے معصوم ہو کر دلائل کے ہی غیر معصوم ہو ماحار ہیں بھر حلقہ و ملاش کی امامت بھی صحیح ہیں  
اسکا جواب یہ کہ اولاً ہم جو دعویٰ کرتے ہو اس سوا میں علی و غیرہ خارج تخصیص کے حکو شیعہ ہیں عبا کہتے ہیں شامل ہوں  
ہ مابہ ہو ہیں کسی ملک اس حسان کہ ہیں وہ آیت اِذَا رَوٰتُ عَنْكُمْ فَمِنْكُمْ وَلَوْ كُنْتُمْ اَعْرَابًا مَّا ضَلَّ الْاِسْلَامُ عَنْ اَهْلِ الْاَيْمٰنِ  
کہ ہدایت ہی صلی اللہ علیہ وسلم کے ارواح کی سوا میں شامل ہوں اس آیت کے قبل اور بعد کے آیتوں کے دیکھے بھی ہیں ہا  
ی کہ سو کہ اس قبل کی آیت میں اللہ تعالیٰ فرما ہی ہی کے غور میں ہم دوسری غور لوں کی امامت ہیں ہوا و دیگر بات  
کہ ہوا اور ایسے گھروں میں ہوا اور نے رد ہوا اور عمار کو و اور کو و دیتے رہا اور اللہ کی اور اس کے رسول کی اطاعت

ربو اللہ نہیں چاہتا ہی مگر تم سے نجاست لجانا اور تم کو یا کہ نا اور اللہ کی آیتیں یاد کرو جب آیت کا مضمون یوں ہو تو  
 دلائل کے ساتھ کہ آیت انھیں کی ستان میں اتنی اثنا و کلام میں دوسروں کا حال ذکر کرنا بلاعت کے اسلوب سے خارج  
 اگر کہیں جو زمین مراد ہو تو عنکم وغیرہ ضمیر و نکر نہ دلاتا اس کے جواب میں کہ مذکر کی صوابی کے لفظ کے نظر کرتے کیونکہ وہ  
 ہی عرب کا دستور ہی جو حیرت حققت میں مومن ہوا اس کو جب مذکر استعمال کر لے پھر اس کی طرف ضمیر مذکر کی لگاتے ہیں حیاتیہ سارہ کو  
 اللہ تعالیٰ خطاب کے فرمایا ابی نعجہ بن من امر اللہ رحمۃ اللہ وبرکاتہ علیکم اهل البیت انتم حمید  
 دیکھئے خطاب کے جس سارہ کو ہی لیکن اہل کے دیکھتے علیکم جمع مذکر کی ضمیر لایا اور صحیح احادیث میں جو وارد ہوا ہی کہ یہ آیت منزل  
 ہوئی نبی صلی اللہ علیہ وسلم علی مرتضیٰ اور بی بی فاطمہ اور حسن اور حسین رضی اللہ عنہم کو اپنی چادر کے اندر لئے اور فرمایا ایت یہ  
 میرا اہل بیت ہیں بلکہ ان کو پاک کے سویرہ لائیں کرتا کہ ازواج اس آیت کے حکم میں داخل نہیں بلکہ ہمہ عام گناہ دلاتا ہی کہ  
 یہ آیت ازواج کی شان میں بھی لیکن حضرت ان کے لئے مخصوص دعا اس واسطے مانگے تاکوئی گمان نہ کرے کہ دوسرا اہل بیت  
 اس حکم میں داخل نہیں اگر داخل تھے تو دعا مانگنے کی حاجت نہیں تھی اور یہ دعا معاد جو علی وغیرہ کے ساتھ کہنے عباس اور انکی اولاد کے  
 ساتھ نہیں کہے ہیں حیاتیہ ہفتی وغیرہ اس کو روایات کہتے ہیں اور وہ جو کہتے ہیں یہ آیت اہل عمار کی عصمت سے دلالت کرتی  
 ہی وہ بتا ہوں نہیں سکتی بلکہ عدم عصمت سے دلالت کرتی ہی کیونکہ جو چیز پاک ہو اس کو پاک کہنا چاہنا ہوں کر کے نہ کہ سب مگر  
 اسی بات کی کہ اللہ تعالیٰ ان کو پاک کرنے کا ارادہ رکھتا ہی لیکن اللہ کا ارادہ کے بعد عفا یا اور اصول کے نظر کرتے وقوع میں  
 آنا لازم نہیں کہے ہیں اللہ تعالیٰ بہت حیزوں کا ارادہ کرنا ہی لیکن بتطاول ورنہ آدمی اس کو ہونہیں دیتے پھر اللہ تعالیٰ  
 اکی باکی کا ارادہ کرنے سے پاک ہونا شیعہ کے مذہب پر لازم نہیں آتا اگر فرض کریں کہ یہ لفظ اہل عصمت سے دلالت  
 کرتا ہی تو لازم آتا ہی صحیح علی الخصوص اہل بدر بھی معصوم ہوں کیونکہ ان کے حق میں بھی اللہ تعالیٰ فرمایا ہی لبطہ کفر ولیم  
 نعمتہ علیکم لعلکم تشرکون یعنی لیکن اللہ چاہا ہی تم کو پاک کرے اور اپنا احسان ہم پر یوں کیا جاتا ہی سادیم  
 سکر کرو اور فرمایا ہی یدہب عنکم رجز الشیطان یعنی اور دو کرے تم سے شیطان کی نجاست بلکہ یہاں  
 اللہ تعالیٰ ایک بات زیادہ کیا کہ اپنی نعمت پوری کرنا جنگ آدمی معاصی و شیطان محفوظ رہے نعمت پوری ہو  
 ممکن نہیں اور وہ جو کہا امام معصوم ہونا بہرہ خدا ہمارا مسلم نہیں بلکہ باطل ہی خصم کے پاس جو مقدمہ باطل ہو اس کو دلیل  
 میں لایا جائز نہیں اور اگر اس کو تسلیم کر لیں لیکن نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد علی ہی امام ہوئے دلیل نہیں ہے کتنی  
 کیون ہوں جو قطعی آیت قل لا اسألكم علیہ اجر الا المودة فی القربی یعنی تو کہہ میں مانگتا نہیں تم سے  
 اسیر کھاجر مگر دوستی جانانے میں پانچویں آیت فقل تعالوا ندع ابناءنا وابتاعکم وبنساءنا وبنساء  
 وَاَنْفُسَنَا وَاَنْفُسَكُمْ ثُمَّ نَبْتَهِلْ فَنَجْعَلْ لَعْنَةَ اللَّهِ عَلَى الْكَاذِبِينَ یعنی بھر تو کہہ اولاد میں ہم اپنے بیٹے اور

[illegible]

اور رسول خدا و جنت حق ہی اور دوزخ حق ہی اور مزنا حق ہی اور جی اٹھنا حق ہی اور لی شک قیامت آئی ہو الی ہی اور اللہ قبروں سے  
مردوں کو زندہ کریگا صحیح عرض کئے البتہ ہم کو ابھی دیکھ آتے فرمائے باللہ لوگو! وہ بعد فرمائی لوگو! اللہ میرا مولا ہے اور میں  
ہوں مومنوں کا اور ان کے ساتھ اولی ہوں انکی جہن سے بھڑک کر جن کا مولی ہوں یہ بھی علیؑ کا مولا ہی اللہم وال من ولاہ  
وَعَادِ مَنْ عَادَا یعنی اللہ جس نے علیؑ کی مولاہ کرنا ہی اُسکی مولاہ کر اور جس نے اس کے ساتھ دسمی رکھنا ہی اسکو دشمن کہہ  
وال کا مقابلہ عادی ساتھ کرنا، ان کے ساتھ مولی کی معنی محبت اور اس حدیث کے فرمانے کا سبب جو اس سے روایت کیا ہی محبت  
معنی کو ہی تاکید کرنا ہی کیونکہ علیؑ مرصی ہیں کو حال کے جنتیہ لے آئے بعضوں نے اپنی دسمی ظاہر کی سب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
یہ خطبہ تیرھے معلوم ہوا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ہی بات منظور تھی یعنی علیؑ صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت دوستی واجب جیسی  
صلی اللہ علیہ وسلم کی ابو نعیم نے روایت کیا ہے کہ حسن رضی اللہ عنہ پوچھے کیا حدیث من کتب مولاہ فعلی مولاہ علی  
رضی اللہ عنہ کی خلاف یہ اصل ہی حسن نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اسے اگر خلاف کا ارادہ کئے ہوتے تو مسلمانوں کو  
فہم کے واسطے دے دیتے مسلمانوں کی کمال خبر جو ابھی انکو منظور تھی البتہ اس وقت یہ لہجہ تھا اور سب بعد میرا قائم مقام  
اسکی بات مانو اور اسکی اطاعت کرو ایسا تو نہیں فرمائے واللہ اگر اللہ تعالیٰ اور اسکا رسول علیؑ کو اس کام کے واسطے پسند  
کرتے تو البتہ مسلمان اس بات پر قائم ہوتے اگر علیؑ مرصی صلی اللہ عنہ اللہ کے اس کے رسول کے امر کو ترک کئے ہوں اور امتثال امر  
الہی کئے ہوں علیؑ برے نصیر مند ہوئے حاسا علیؑ ایسا نہ کر کے ایک روایت میں آیا ہے کہ حسن فرمائے تو کہنا سو بات لگ رہی ہیں اور اللہ  
تعالیٰ نے علیؑ مرصی کو خلافت کے واسطے پسند کرنا اور علیؑ اس کام پر قائم نہ رہتے تو برے نقص مند ہونے کیونکہ خدا و رسول کے حکم کو  
تال دئے وہ شخص لو لاکیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نہیں فرمائے مَرَكَبٌ مَّوَلَاہُ فَعَلِی مَّوَلَاہُ حسن علیؑ واللہ اسے لوگوں پر  
والی ہونے کا ارادہ کرنے تو جیسے غلہ اور روز کے لئے صاف کیے ہیں اس کو بھی صاف کھینچنے اور فرمائی لوگو! میرا بعد ولی عبد علیؑ ہی اسکی  
ساتھ تالو انتہی بھی اچھین تضرع بھی ولایت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی اور ولایت علیؑ کی ایک ہی وقت میں بائی جاو ولایت کا معنی لگ  
منصرف فی الامور لین تو ایک وقت میں دونوں ولایت مایا ہیں جاتیں کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات تک تصدق  
فی الامور علی کا بالالفاق ممنوع ہی اسے معلوم ہوا کہ معنی اسکا وجوہ محبت ہی کیونکہ دونوں کی محبت ایک ہی وقت میں پاجاے  
میں کچھ مخدور نہیں بخلاف مصروف فی الامور کے اگر اس سے مراد تصدق فی الامور ہو آئید میں تو ہم بھی کہتے ہیں کہ علیؑ مرصی کی  
خلافت کے وقت اچھی اس کے مستحق تھے اس حدیث کے سوا اور چند حدیثوں سے شیعہ دلیل لائیں ایک تو حدیث بخاری اور مسلم کی ہے  
وہ جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے غزوہ تبوک کو جاتے وقت علیؑ رضی اللہ عنہ کو مدینے پر نا بھیج فرمائے تھے تب علیؑ  
عنہ عرض کئے یا رسول اللہ کیا مجھے عورت اور بچوں کے ساتھ چھو کے جاہو تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرما انا ترضی ان  
تکون منی عنز لہ ہارون من موسیٰ لا انا لا یتبعی بعدی یعنی کیا تو راضی نہیں کہ تیری منزلت سے ہلکا ہو

حواہوں کو بھی موسیٰ سے مکرہ کہ میرے بعد ہی ہیں اور حدیث بخاری وغیرہ کی جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صریحاً کر کے جنگ میں لڑنا  
 کل کے روز چمکناں حواہ کر کے اس شخص کے جو وہ اللہ کو اور اس کے رسول کو دوسرے کھائی اور اللہ اور اس کا رسول اس کو  
 دوست رکھتے ہیں اور اللہ اسکے ہاتھ سرخ دیکھا پھر لسان علی کے ماس نے دیکھا پھر ترا بھی قسم ہو لو اس کو معلوم ہو چکے ہیں  
 دونوں حدیثوں میں کچھ اسرار خلافت کی طرف ہیں سو اس کے ہی صلی اللہ علیہ وسلم نے ہی مرضی کو اس واسطیٰ اور حدیث پھر لے  
 تھے کہ کہہ کے یہ حالت سے دکر کر کے ہیں جو حدیثوں کو امامہ حدیث میں داخل کر کے ہیں لکھے میں بطول ہی اس لیے ہم کر کے  
 انکس اہل عام کا ایک واسطیٰ سے میں عیاں کو ہی علی رضی اللہ عنہ کی حق میں سے انصاف ہے یہ ماس صحا اس پر غل کر کے لو کر کے  
 کرنا پھر لو کر کے نو سے رعل کر کے عمر سے جس کے کہہ کرے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم کو مال پھر چپ آدمی ملے اسی مسو  
 سے عیاں کو حدیث کرنا حاصل کے خلافت اور علی رضی اللہ عنہ اسی خلافت پر نص ہوئے رہی اس سے کہ ہر کر کے حامیوں میں بعد لڑ  
 کر کی میں کہ چاہیے تو اسے خلافت دے جو نص تھا اس کو دکر کرنا بعد شور کے وقت جواب بھی اس سو کر کے انکار کر کے ہوئے ہی  
 حواہ طام کرنا نص دلا کر کے مای کر کے نص ہیں بھا اور اپنی مزاج میں حق کو ٹی اور تیا حواہ حواہ سے عیاں ہی نص ہے  
 ہیں ہر کر کے کر کے جس میں امرای تیا تو ان حواہ کر کے رضی اللہ عنہ پر تیا حواہ چھ کر کے میں اسکے رد کر کے اس کے  
 مزاج کی سرست ہے کہ کسی رعیت دھرے ہمہ دھوں کی مذکور کی لو کر کے ہیں اور ان رعیت دھرے ہیں قرآن میں مذکور ہی مذکور  
 الہی میں بھی نے ادنیٰ کرنی چکے ہیں اس سے مکی مذکور کی کرنا کچھ بعد ہیں خارجی اور ماصی علی رضی اللہ عنہ اور اہل عیس کے حق میں  
 دای کر کے اسکے علاقے میں انصاف وسیع لو کر کے وعہ صا کے مذکور کی میں کچھ تصور کر کے سہی گونی سے ان سر کر کے وعہ  
 ہیں لگا متل ہے ہوی حامد بھو کس قوا ہی ہی مہرہ بر تیا ہی کے چھ گئے بھو لگا کرتے ہیں لیکن بعد ہی رضی اللہ عنہ کے  
 محالہ امرای رضی اللہ عنہ اور تیا حواہ مہرہ را کی حواہ کی کچھ مات ایک دھتہ لگی مکر حدیث کر کے وہ جمع میں عیس بر سمیٹ  
 عیس بھالے ہیں انکا ماں کرنا مکر وہی یہاں طعن ہے کہ لو کر کو خلافت کی لیا قہ میں بھی اس واسطیٰ ہی صلی اللہ علیہ وسلم  
 انکو کس مکی لولہ حواہ اور تیا حواہ رکھتے ہیں نے اسکا حواہ ہے ہی کہ عیاں ادعو اعلیٰ ہی تجاری شکرہ لاکو سے رہا  
 کا ہی کہ میں ہی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ جنگ کو سا بھ مار گیا تھا اور اس کو چھپی کر کے بھے اس میں بوا مار گیا تھا انکا امرایو کر  
 رہے تھے اور انکا اس میں مذکور مکر کے کی کونوں میں لو کر کو حواہ کے واسطیٰ کو لے کو لے وقت رواہ کے ہیں حواہ ہر تیا ہی  
 سے کچھ بواں پاس بھی وہ ماثنا ہی اور بواں لو کر کو امر حاج کر کے حواہ کے تھے بھی مہرہ ہوا اور عمار کی اسکے  
 واسطیٰ مرض الموت میں حواہ مکر کر کے تھے تو امرای ماکر میں ہم قول کر کے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انکو اس کو  
 رواہ ہیں کہے سکر اس سے عدم لیا ماس ہیں ہوتی ملکات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ماس مکر و رو تیا کر کے  
 اس نے ہی صلی اللہ علیہ وسلم کی عمار گواہ ہیں کہے بھے اس لیے مکر و لو کر اور عیس بھالے لکھ اور کال ہیں چھا کہ چھ

گد چکی ہی سب نبھا کہ ابوبکر کو کوئی جگہ تیں اسے سے جدا نہیں کئے اور عمار کی امامت جو اپنا خاص منصب تھا اکی تقویٰ کے اکی  
 بیاقت خلافت کے لئے اور اکی ندبیر اور شجاعیت کے وقت کے واقعات کو دیکھیں تو ظاہر ہوگی یہی اس پہلی ہی صلی اللہ علیہ وسلم  
 کی جوفات ہوئی اور انصار سے کچھ خلیفہ اپنی قوم کا ہونے دو شخص کو اپنے ہمراہ لیجاکے اس نکل والوں سے مباحثہ کر کے  
 السبعین لئے اور علی رضی وغرہ حکمی تجاے شہرہ آفاق ہی انکو اپنا مابعد ارباب اور تمام عرب جو مرتد ہو گئے تھے انکو بکرا اپنا فرمان  
 بردار کئے اور اکی ہم سے فراغت حاصل کر کے کسری و قصر کے مغالہ میں جنگ کو لائے کال لیاقت و دانا ئی اکی تھی جو ایسا برا کام  
 پانا نہیں ہو کیا مقدور جو اتنا سند و ست ہو اگر خدمت نہ دے نہ عدم لاق کا ہوا تو لازم آتا ہی کہ حسب رضی اللہ عنہما بھی اپنی  
 نہ ہوں کیونکہ علی رضی جنگ کے واسطے اکثر محمد بن الحنفیہ کو روانہ کیا کرتے اور حسنین کو بھی روانہ ہوں فرمائے اور کوئی خدمت کے لغویض  
 نہ کئے کسی ابن الحنفیہ سے اسکا سبب پوچھا تو کہہ و دونوں بمنزلہ حری کے تھے سر سے اور ہم بمنزلہ دست و بال کے دست و پا سے جنگ کچھ  
 کام ہو سکتا ہی تھکے کو کیونچ میں دایں و سطر طعن نبی صلی اللہ علیہ وسلم ابوبکر کو براہ سنے مقرر فرما بعد اذکذا عزل کر کے علی کو  
 مقرر کئے تو معلوم ہوا انکو تو لیت امور کی لاق تہنہ بھی اس کا جواب یہ ہی ابوبکر رضی اللہ عنہ کو عزل کئے کر چو کہے ہیں وہ  
 صرف غلط ہی بلکہ امیر حجاج ابوبکر ہی تھے لیکن عرج کا رواج یہ تھا کہ جس نے عہد کیا ہی ہی خود اسکی برائت ناوے یا اسکا قرابتی  
 علی رضی کو برائت آئیں سنے کو روانے کے چاہیہ صحیح روایتوں میں صا و آتا ہی کہ علی جب آئے ابوبکر ان سے لوجھے کہ با تم مبرہ کے آنے ہو یا  
 لائے تو علی کہے میں امیر نہیں لیکن شو کو کور استنانے کے لئے مجھے روانہ کئے ہیں بھر ابوبکر خطہ یرحکے احکام سنے اور علی ابوبکر  
 مودون کو ساتھ لے برائت سنے تھے حج کا امر جو بے ہمتا سے تھا اس میں احکام و مسایل کا بیان کرنا ضرورت تھا اور وہ ب  
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا تھا اس پر ابوبکر کو نایب کئے اور علی اکی تاعداد تھے پس معلوم ہوا کہ ابوبکر کو کال لیاقت تھی تیسرا  
 طعن نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ابی مرص المویس غمار کی امامت کے واسطے ابوبکر کو معز کر کے پھر معزول کئے اسکی حواست ہی کہ  
 یہہ جھوٹ بات ہی ابوبکر کی امامت ہی صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات تک بنواثر ثابت ہی انکار کی گنجائش نہیں جو تھا طعن  
 ابوبکر منبر پر تھے تھے حسن و حسین رضی اللہ عنہما کہ اے اسی ابوبکر ہمارا یعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے منبر پر اڑو اور تھکے  
 بایک منبر پر جاؤ اس سے معلوم ہوتا ہی کہ ابوبکر کو لیا نہیں تھی اس کا جواب یہ ہی اس وقت تو حسنین کی عمر بہت کم تھی ہم شیعہ  
 یوچھتے ہیں کہ غمار پاس بچے کا قول معتبر ہی یا نہیں اگر معتبر نہیں تو اس سے لیل لانی تہیج ہی اگر معتبر ہو تو شک کے چہ پاس تقویٰ رض  
 تھا حسنین کیوں اسکا خلافت کئے اور دوسری بات یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم ابوبکر کو امامت کے واسطے چہا شنبہ کے  
 مقرر کئے تو شنبہ نگ ابوبکر امامت کے جمعہ کا خطبہ بھی منبر پر پرھے تو لازم آتا ہی کہ حسب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور علی رضی کا  
 جو اکی اقتدائے تھے خلافت کئے پانچواں طعن نبی صلی اللہ علیہ وسلم ابوبکر و عمر و عمر بن العاص کے تابع کر کر جنگیں روانہ کئے تھے  
 عمر و العاص کو امیر لشکر بنا دیا ویسا ہی اسامہ بن زید کو امیر لشکر بنا کر اور ابوبکر و عمر کا تابع کرنا دلالت نہ تھی کہ افضل نہیں تھے اور

انکو یاقوت ہیں بھی جسے لشکر ہو چکیا تھا ہو تو خلاف کی بنا و کلمہ ہو گی اسکا حواہی علی میر کر مادم کیا اور اصل ہو  
 دلا لے کہ ہے لوالہ امر کرنا تھا و تحصیل مرد لالت کے گنا سید اگر عمروں العاص اور اسامہ کی تحصیل اور اسامہ کی لالت  
 قابل ہیں تو ہو کہو انکی اصحاب ہیں تو حواہی اسکا ہی سو دی جا بھی ہی اور انکو امر کرینگے چند سہا ایک تو ہر کہ  
 سلاطین کی مادی عمدہ لوگوں کو سیاہ گری تھیں ریح عمدہ حد ماتے میں ماکو تمام امور سے وقف حاصل ہو و سی صلی اللہ  
 و سلم کو مضبوط تھا کہ انکو کو خلاف دے اس لئے انکو اول لشکر کی کہے ماکو راض و بعلم سے اور اسلحہ خلاف کے ہو و عمروں العاص  
 مرد انکی سب سے تھا کہ عام سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بون بھی کسی قوم کا راض تھا ان لالو اسکی سری عرس و حرس  
 کیا کرتے ماسکا دل اماں رفوی ہو و اور اسکے قوم والو کو اماں کی رعیت ہو و عمروں العاص بارہ اماں لائے انکی رعیت کے و اپنے  
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انکو مہاجرین و انس فریر کہے اور کبھی اسسا ہو مایہ کی کوئی حرئی کام کا اسکا مادی سے ہو مایہ کی  
 ہیں جو ماعمر و العاص کو و حیل میں مہاجر کہے و اسکا کام انکو کر کے مد کے لایں ہیں تھا صلی اللہ علیہ وسلم کو مضبوط ہی تھا کہ  
 محالوں کو داد میں قانون لکے ماہ کر اس لئے انکو معر کہے اور بھی اکٹا ہی عمر و ہست دے گئے کہ تھے انکو سر کوں کے  
 احوال و حاتم سے حواہی تھی اس لئے انکو امر کہے اور اسامہ کو امیر کرنے کا سب سے تھا کہ ایک والد سے ہو کہ اس کا دل لالے  
 انکے فریر مد کو روایہ کہے ماکہ تھی اور سی ہو اگر دوسروں کو امیر کرنے تو ہر مقصد حاصل ہو مادی اور دوسرا وہ ہر کہ سی صلی اللہ  
 و سلم وحی سے معلوم ہوا تھا کہ مسلمان اسامہ کی ماسطیں کر کے اس لئے مدہ لوگوں کو انکے ساتھ معر کہے مادی و سر و کو طع  
 کرنے کی حکم دیا سی چھ تو ان طعن انکو کر کے انکے کو حواہی اسماں ہوں کہا تھا اس میں حلا و اور حواہی اماں ہاتھ کاٹے  
 اور حد کی ماس میں نو دفع کئے تو معلوم ہوا کہ انکو علم ہیں تھا حال صلا ماکہ لایں ہیں ان کا حواہی انکو کر کے احما و اور  
 صحابہ اسلم ہو مایہ احاد سے ماس ہو ہی صحابہ اسکا ماسط سے ہم حواہی مکر اس لئے حواہی ماسط ماسط ماسط ماسط  
 حلا میں کچھ نہیں او وہ محض مد لقی تھا اس لئے اس کو حلا و اور کسی کو اس سے حلا و کر کے حد حواہی ہی سادہ انکو کر کہیں  
 مایہ ماسطیں اسکی ماول کئے صحابہ جاری میں آیا ہی مایہ مریضی انکے جس کو حلا و اس ماسط ماسط کہے میں ہوا انکو  
 ماحلا تا اس سے مایہ مریضی کے اجتہاد میں کچھ حل نہیں ہوا اور انکی ماسط ماسط ہو اور حواہی اماں ہاتھ حواہی و حور و مد  
 حوری کہا تھا ماسط ماسط اماں ہاتھ کاٹے مریض کر کہیں مایہ مایہ کاٹے سادہ حل کئے حور کے ہاتھ کو کاٹے کی کہ  
 ایسے عموم مرقی ہی اور امام کو اجتہاد ہی سی صلی اللہ علیہ وسلم حور کا داسا ہاتھ حواہی اس سے حواہی ماسط ہیں ہوا  
 دادی کو میر اس سے میں بوقت کہ اکمال حیاط مرد لالت کہی ہی اسکا قصہ حواہی مکر اس میں گدرا دیکھ سے کہتے تو  
 معلوم ہو گی ماسط حواہی طعن انکو کر کے ماسط کے حواہی کے حال مکر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اسٹ کر کو اسے  
 کہے تھے اور لوگوں کو ماسط ماسط معن کہے اور اسے آخری دم گنا اس کے رواہ کرنے کے لئے ماکہ کہے اور مریضے حواہی



جَبَّشَ لِسَانَهُ لَعَنَ اللَّهُ مَنْ خَلَّفَ عَنْهُ يَأْنِي اسامہ کے لشکر کی تباہی کر دوجس نے اس جنگ سے تخلف کیا سب پر اللہ کی لعنت ہی جواب کا ہے یہی تخلف سے کیا ارادہ ہی کیا ابوبکر لشکر روانہ نہیں کئے یہہ تا تو غلط ہی کیونکہ ابوبکر خلیفہ ہو کے سنا حکم ہی کئے کہ اسامہ کے لشکر میں جس کا نام تھا وہ شخص نکلنا باوجود اسکے کہ کسی صحابی کا ارادہ لشکر کے بھیجنے میں نہ تھا با اس ابوبکر مبالغہ سے روانہ کئے مگر خلافت کی مہم کے واسطے عمر کا رہنا ضرور تھا اس لئے اسامہ کی اجازت سے انکو اپنے پاس رکھ لئے شعبہ کا ارادہ اگر بہم ہی ابوبکر آتے تھے یہ نہیں لیگئے تو اسکا جواب کیا وجہ سے ہی اول تو ابوبکر کا نام لشکر یوں میں داخل نہیں تھا اکثر اہل تاریخ یوں نہیں لکھے ہں اس میں اس صورت میں اعرص بالکل منوجہ نہیں ہوتا بعضی کہتے ہں ابوبکر کا نام بھی داخل تھا لیکن اچھا رہا نا محل طعن یہیں کہو کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انکو امامت واسطے مقرر کئے تو معلوم ہوا کہ پہلی خدمت کے حواسا کے ساتھ متعین کئے تھے موقوفہ کئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جسکو ایک خدمت سے موقوفہ کر کے عمدہ خدمت سے مقرر کر اس شخص کا نہ جانا بھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم سے ہوا تو محل طعن رہا دوسری بات یہہ ہی اس وقت دو مہم درمیں ہوں اسامہ کے لشکر کو روانہ کرنا اور مدینہ منورہ کا حملہ ہوا اسکو دفع کرنا لیکن اس شکر میں ایک شخص نہ جانے سے کچھ ضرر متہ نہ تھا خلافت میں اس کے حملے کے اسکا دفع کرنا دون ابوبکر رہنے کے ممکن نہ تھا اگانہ جانا فرض عین ہوا اس لئے نہیں کئے تیسری بات یہہ ہی جہاد کے واسطے اشخاص کو معین کرنا سیاق میں داخل ہی ہر رئیس وقت کی ایسی موقوفہ فی اللہ کی طرف سے نہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لوگوں کو جو مقرر کئے قطعاً بابت سے یہیں جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی فاطمہ ہوئی وہ کام ابوبکر کی راہ پر مغضوب ہوا پس مختار چہیں اسکو چاہیں مقرر کر رہا ان اگر لشکر کو روانہ نہ فرمایا اسامہ کی سرداری موقوفہ کئے تو البتہ محل طعن نہ تھا جو بھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد ابوبکر کا منصب الہوا احاد ناس میں جو تھے خلیفہ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے جانشین ہوئے اب انہر احاد الناس کا جو حکم تھا بدل گیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات سے جو حکم تھا کہ آئندہ رہتے تو اسامہ کے لشکر کے ساتھ نہ آئے ابوبکر کا حکم بھی دسپاہی ہوا مگر لشکر کی روانگی جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر بھی ابوبکر اسکو بجالایا پھر یں بابت بالفرض اگر ابوبکر حکم رسول کا خلاف کئے اور جو مائیں ہم جو ابین کہہ دے مقبول نہیں تو ان سے خطا ہوئی لیکن ہمارے عصمت امام کی ضرور نہیں تھی اور شکوہ اتعاف ہی کہ ابوبکر فاسق تھے گناہ کبیرہ ان سے نہ رہیں ہو ایک دفعہ صغیرہ صادر ہوئے سے عدالت میں خلل نہیں ہونا چھٹی بات شعبہ کے پاس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا حکم جو بت سے ہی معین ہونا ضرور نہیں مذکور تھا اسکے واسطے بھی ہوتا ہی شاید اسامہ کے ساتھ جانے کا حکم استجاب کے واسطے تھا اس لئے نہیں کئے ساتویں بات سے یہاں امر الہی کا خلاف املا سے صادر ہوا جائز ہی اس صورت میں غی کا نائب کیا تو کچھ مضائقہ نہیں اور لعنت کا جملہ جو شیعہ ضم کرنے ہں وہ بالالفاظی موضوع ہی محدثین کے پاس ثابت نہیں بالفرض اگر موجود ہو تو لفظ مر کا عام ہی اُس میں علی مرتضیٰ وغیرہ داخل ہوینگے انکو اس حکم سے خارج کرنے کوستیجہ جو ابین ہمارا بھی وہی جوابی اگر کہیں و عبد

لفظ اخیس کے حق میں ہی جو لکھیں جس میں ہم کیسے جہر واک لفظ حوا ہی میں انکو حصی ہیں کو نہ لکھو لکھو جہر واک کے  
 حکم کرانی معنی ہی و حکم عام ہوا ولعت حی مام ہوئی آتھہا طعن انوکھ کرے عمر کو ایسا ولعت کے حال لکھ رسول اللہ صلی اللہ  
 علیہ وسلم کو صد فاسک وصول کرے کے لئے لکھا مہر کر کے مہر معرول کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حکم معرول کے ہوں  
 اسکو ہوسوں کے کام مہر کر کے مہر کی مخالفت ہی اسکا خواستہ ہی عمر کو معرول سمجھا مادی ہی ایک حص کو کسی کام مہر  
 کر رہا کام اس سے ری م ملتا تو اسکی تولست عام ہوئی اسکو معرول کیسے عمر کو صد فاسک وصول کرے مقرر فرمائے تھے  
 اسکو وصول کر کے لائے الکی تولست عام ہوئی اسکو عزل کہتے ہیں تو معنی بھی خلا کے لائے ہو مالدارم آما ہی کو کہ  
 انکو معنی کی طرہ تولست دیکھ روایہ کے بھی بعد انکو اسے پاس طلب کے اور مروہ سو کو جائے وقت اخی کو مدت کی تول  
 دے تھے حب ہی صلی اللہ علیہ وسلم مراجعت کے تولست حاتی رہا ناں اگر ہی صلی اللہ علیہ وسلم عمر کو تولیت سے سے معنی کے  
 ہو تو انکو تولست دیا محل حص بخا فرض کے کہ انوکھ حیا انکو پاد ولعت کے لکھ علی مرتضیٰ اسکو قول کے اما کہتے رسول اللہ  
 صلی اللہ علیہ وسلم حکم معرول کے بھی اسکی حمت ہم کس طرح کریں لو ان طعن ہی صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی کو حلف نہیں کئے گئے  
 ر حلاف انوکھ کرے عمر کو کیو مکر حلفہ کئے حوات اسکا ہر ہی سمعہ کہتے ہیں ہی صلی اللہ علیہ وسلم نے علی مرتضیٰ کو حلفہ کئے تھے  
 مہر حلاف کلاں ہوا اہل سنت و جماعت کہتے ہیں کہ ہی صلی اللہ علیہ وسلم صراحہ حلفہ معرول کے رما مہر کے واسطے انوکھ کو  
 معرول کرادی اتنا ہما حلاف کا صحابہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مراجعت سے واسطے انکو ایسا سارہ کافی تھا اور حیا  
 سے حمت کو معلوم ہوا تھا کہ انوکھ کو ہی حلفہ کر گئے چاہی انوکھ کے حلاف کے احاد کو دیکھ سے ظاہر ہوگا تھا انوکھ کے  
 کہ انکو اصباح بھی اس لئے حلفہ معرول کے ہاں حلیہ مقررہ کرنا کر کر لے ہو تو اللہ تعالیٰ لایم آبی و سوا طعن حالہ  
 الولد مالک نے رہہ کو حوت لیا تھا قتل اور اسکی عور کو انسی سکا ح کا عد کے امام جو حارم ہے دوسرے تھے اسکی ش  
 کیا انوکھ ماد جو عمر کی اصرائے خالد کو رہہ دار اور فصا ص لے اسکا حوات حوات مد کو رہہ دیکھ سے حاتم ہو کہ  
 مالک نے رہہ کی بوت خالد کے ماس معھو ہوئی اس لئے اس کو قتل کئے دوسرے خالد کو اپنے ماس لیا کے دنا کے لیا حکم  
 ہوا اس لئے اس سے فصا ص لے اسکا حوات یہاں حمت کا اے اس میں لکھا ہی کہ مالک مرید تھا حمت کے کت میں اسکی  
 روت مات ہو تو خالد مرید کو قتل کئے اسے فصا ص کیونکر لیا حوات کا حکم قول کے کہ وہ مرید نہیں تھا لکن خالد کے پاس اسکی روت  
 سہا سہا سہا سہا قتل کر لیا اس سے حاری ہوتا ہی صلی اللہ علیہ وسلم کے رہاے میں حلد لوگ خالد نے سہا سہا قتل کئے اسکا قضا  
 خالد نے لے اور اسے دیتے دلو لے اس کے موحہ انوکھ بھی مل کے ورنہ کہ وہ مرید نہیں تھا لیکن فصا ص لے انوکھ کے دمر روت  
 لایم ہو ما کہ اس کے روت فصا ص طلب کر لیا لیکن مالک کو اس کا بھائی تم میں رہہ فصا ص طلب کیا دے یہ راضی و اس  
 صورت میں فصا ص کا ہی کو دیکھ اور عمر اگر اس وقت خالد کی طرہ مہر تھے لیکن بعد کے ماس سہا سہا کہ را ہی انوکھ کی صورت

تھی اپنی قول سے رجوع کئے اس واسطے اپنی خلافت میں خالص لئے اور اسکی عورت کو ہی شکار کمرنا ہمارے کتب سے تائید ہیں  
ہمارے علمائے لکھے ہیں کہ وہ عورت حلال ہوئی بعد اُس سے بنا کئے فرض کئے کہ اس شکار کئے شاید اسکو حمل تھا وہ وضع ہوا ہو جب حمل  
ہو تو عدت تمام ہوئی اسکے کالج کرنے سے حالہ بر صمدہ انکا مالک نے اسکو طلاق دیا تھا اور عدت بھی تمام ہو چکی تھی لکن جا  
طر سے بر عورت کو نہ چھوئے مقبرہ رکھا تھا اس لئے خالد کو کالج کئے گیا رہو ان طبع اہل بوکر کہے ہیں ان اہل شیطانا ناعتہ بینی  
فَإِنْ اسْتَقَاتْ فَأَعِينُونِي وَإِنْ نَجَحْتُ فَفَعُولُونِي یعنی محو شیطان عارض ہوتا ہی پھر میں اگر راست ہوں تو مبری  
اعانت کرو اور اگر گئی کروں تو مجھ کو سدھارو ابوبکر کہے اپنے ہمیشہ شیطان ہوتا ہی اور راہ حق سے لیجاتا ہی کوشیطان  
دیریش ہو تو وہ فاعل امامت کے نہیں آس کا جواب ہے اول تو اس روایت کی صحت میں کلام ہی بر تقدیر صحت اسکے کہنے  
لازم نہیں آتا کہ ابوبکر مرتکب گناہ کے ہوں کہونکہ وہ کلام جو شرطیہ ہوتا ہی وقوع میں آنا لازم نہیں غرض انکا یہ کہہ کہ رسول اللہ  
صلی اللہ علیہ وسلم کا قول و فعل سب محسوس نہ تھا انکی تبعیت ہم پر فرض تھی کیونکہ آپ سے وحی نازل ہوتی تھی اور شیطان سے  
معصوم تھے مجھ سے احیاناً کوئی امر خلاف شرع ہو جاوے تو تم اسکو اپنی منتھ لے لو اور مجھ کو نبیہ کرو یوسف علیہ السلام  
باود مقام نبوت کے ایسا فرما کہ وَمَا أَتَى نَفْسِي إِلَّا النَّفْسُ مَا رَفَعْتُ بِالشَّوْءِ یعنی میں پاک نہیں کہتا اپنی نفس کو  
کہونکہ نفس برائی سکھاتا ہی اور آدم کے دل میں شیطان جو وسوسہ ڈالتا اور داود علیہ السلام کو عورت کے مقدمے میں جو وسوسہ ہوا قرآن  
مذکور ہی پھر ابوبکر سے ایسا کلام صادر ہوا امامت کے منصب سے انکو نہیں نکالتا اگر اسکے کہنے سے ابوبکر کی خلافت میں خلل  
ہو تو متنبہ جنکو امام معصوم کہتے ہیں وہی فاعل امامت کے نہ ہونا بیچ البلا میں جو امامیہ کے پاس اصح الکتاب مذکور ہی کہ علی علیہ السلام  
عنه وما لا تكفوا عن مقالٍ حَقٍّ أَوْ مَسْئُورَةٍ بَعْدَ فَإِنْ لَسْتُ بِعَوِّفٍ أَنْ أَخْطِئَ وَلَا أَمِنْ ذَلِكَ  
مِنْ فَعْلِي یعنی تم باز نہ رہو حق بات بولنے سے یا اچھی مشورہ کہہنے سے کیونکہ میں اس سے بڑھکے نہیں ہوں کہ خطا کروں اور ہر  
فعل میں جتانہ ہونے سے مجھ کو امن نہیں اور سب سے کی معتبر کتاب میں جس کا نام صحیفہ کاملہ ہی حضرت سجاد رضی اللہ عنہ سے  
نقل کیا ہے کہ فَمَا قَدْ مَلَكَ الشَّيْطَانُ عَيْنِي فِي سُوءِ الظَّنِّ ضَعْفُ الْيَقِينِ وَإِنْ أَشْكُو سُوءَ  
جَوَادِيهِ وَلَا عَاثِرَ نَفْسِي لِيْ عَيْنِي شَيْطَانٌ مِيرِي بَاكَ كَالْمَلِكِ لَا بَدَاءَ لِي دَالْنِي بِنَ أَوْ يَغْنِي كَوْ ضَعِيفُ كَرْنِي فِي أَوْ يَرِي  
شکایت کرتا ہوں اُسکے بد ہمنشی کی اور میرے نفس کی جو اسکی اطاعت کرتا ہی بارہو ان طبع اہل بوکر کہے لَسْتُ بِخَيْرٍ  
وَعَلَىٰ فَيْكُمُ یعنی میں تمھارے میں غما میں کا بہتر نہیں حالانکہ تم میں علی ہی شیعہ کہتے ہیں ابوبکر اس قول میں صادق ہوں تو قابل انا کے  
نہیں کیونکہ افضل شخص ہوتا ہی امامت کے لائق نہیں اگر کا ذہن تو فاسق ہو فاسق بھی امامت کا نہیں اسکا جواب ابوبکر  
کہ اس روایت کا داخل اہل سنت و جماعت کے کتب میں نہیں بالفرض اگر ثابت ہو تو خلافت میں خلل نہیں آتا کیونکہ اللہ تعالیٰ  
فرمایا ہے لَا تَرْكُوا أَنْفُسَكُمْ یعنی اپنے نفس کو ترکیہ مت کرو اگر فروغی کے راہ سے کوئی کہے کہ میں افضل نہیں ہوں تو اسکو کا

کہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہاؤد اسکے کہ سارا اسے اسل ہے مرا ہے مجھ کو وہی برص صلیت سے جو صحت کا علم میں  
 حصہ تھا مروی ہے کہ انا الذی اصاب الدنوب عمر ثمانین وہ ہوں کسی عمر گناہ میں ماہو ہوں صدقوں کے کلام  
 جو اعراس کرے ہیں ہی عمر میں کے کلام رخصی وارد ہوئی اسکا حواشی سے کہنے ہمارا تھا ہی ہی تیر حواشی میں لو کرے  
 فاطمہ رضی اللہ عنہا کو مرثیہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے محروم کے فاطمہ ہے اسی اسانی محاورہ سے اسے مامی میرا لوگے میں اسے  
 مامی مرثیہ کے لہوں کے حواشی انوکھ ایک حدیث جو آپ سے ہے کہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مرثیہ میں ہم عمر  
 کسی کی مرثیہ ہوتے اور کوئی ہماری مرثیہ ہم حدیث میں قرآن کے حواشی سے اللہ تعالیٰ فرمایا ہی تو صلیکم اللہ  
 بی اؤ لہ کہ لہ لہ کر میل خط الانسین یعنی مکتوبہ وسیع کے یہی تھا راولا دکنج میں مرد کو دو عورتوں کے حصے کے  
 رابر ہی بہ نص عام ہی ساطعی ہی ہی اور عمر ہی کو اور بھی فرمایا ہی وودف سلمان کہ اؤد یعنی وارت ہو اسلما  
 داؤد کا اور فرمایا ہی فکھ ہلی میں لڈ مکتوبہ فیاتوہی فیوت من ال یعقوب یعنی اور مجھ کو دوسری طرف  
 ایک والی جو مرثیہ اور آل یعقوب کا وارت ہے اس سے معلوم ہوا کہ اس وارت سے ہیں اور انکے وارت الکی مرثیہ لیتے ہیں اسکا  
 حواشی ہی انوکھ ہی اللہ عنہ کو فاطمہ رضی اللہ عنہا کی ساتھ کچھ عداوت ہے بھی جس حدیث سے ہے کہ مرثیہ سے دے کہ کہ  
 اگر مرثیہ تختیم ہونی تو اس میں عباس کا اور ارواح مطہرات کا بھی حصہ ہوا الکی ساتھ ہی فی سانسہ کو بھی حصہ ملتا فاطمہ کے  
 ساتھ عداوت رکھے ہوئے تو اسی لڑکی کے ساتھ کا ہی کو عداوت رکھے اور وہ حدیث انوکھ ہی ہیں سے تھے ملکہ حدیثوں  
 النماں اور میں العوام اور طلحہ عبداللہ اور ابوالدرداء اور ابومریرہ اور عباس علی اور عثمان اور عبدالرحمن بن عوف  
 سعد بن ابی وقاص بھی سے تھے اور اس حدیث کا مضمون کیسے کہتے میں بھی موجود ہی محمد بن یعقوب راری کی الکافی میں  
 روایت کیا ہی کہ جمع صادق نے کہے سلما امیا کے ورتہ ہیں امیا کسی کو درجہ و دسار کے وارت کئے اور وارث ہیں گروہ  
 مگر اسے حدیثوں کے ہر وارت سے ہمارا دلالت کرتی ہی امیا کے مال کو کوئی وارت ہے ہوا مکتوبہ اس حدیث کو ہی صلی اللہ  
 علیہ وسلم سے سے لو آئیے ماس وہ طعی ہوئی حاجت اسکے درامت کی انکو رہی اور یہ حدیث قرآن کی مخالفت کر کے  
 جو کہتے ہیں غلط ہی انکو کہ آس میں خطا ہے کو ہی اس صورت میں حدیث اسکی میں ہوئی نہ محض بالعرض آس  
 حدیث سے محض ہو تو کچھ حلال ہیں کہ کہ حراحد کی محض ہوئی ہی تو حدیث قطعی طریق اولی محض ہوگی اور اس تک کا عموم  
 ہمت حیروں سے تخصیص مابہی جسے کا اور ملام اور فاعل وارت ہیں جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں جو چھوٹے  
 تھے وہ کہ اور جیسے وغیرہ میں ان میں حصہ کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وقف کئے تھے اور بعضوں میں اہل بیت کا حرج تھا  
 وہ کہ اور جیسے کے سوا دوسرے رمسوں کو عمر نے اسی خلافت میں انویس علی اور عباس کے لئے بعد علی کے ہاتھ میں آئی بعد جس کے  
 بعد حسین کے بعد علی بن ابی طالب کے اور حسن بن علی کے بعد انکے بھائی سید بن الحسن کے بعد اسیرواں متعلق ہوا اور مرثیہ کے اختیار میں تھے

خلافت عمر بن عبد العزیز کو ہوئی تمام زمینوں کو فاطمہ رضی اللہ عنہا کی اولاد کو والی ہوئے اور ہر ائمہ جو ان کے قول پر مسموع  
ہیں ان زمینوں کو میراث نہیں سمجھتے تھے نوائے عمل سے معلوم ہوا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مرنے کے بعد میراث جاری نہیں ہوتی  
اور آیت خضبصائی ہی اور سلیمان اود کے وارث ہونے کے کر کو آستان میں آیا ہی اس سحر اد علم کی وراثت مال کی کو مکمل کی وراثت  
ہوتی نو سلیمان کے دو سر بھائی ان بھی تھے وے بھی یکیش ہوئے ان کے محروم کرنے کا کچھ سبب نہیں تھا سبب کے کتب سے بھی ہی بات  
ثابت ہوتی ہی کلینی نے ابو عبد اللہ سے روایت کیا کہ سلیمان داود کے وارث ہوئے اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم سلیمان کے وارث اس  
قول میں اس سے حقیقت میراث کی مراد لیں ابو محمد صلی اللہ علیہ وسلم سلیمان کے وارث ہونا بن آہن سکتا اس سے علم وراثت ہی ایسا ہے  
اور دوسری آیت جو ذکر کئے اس جگہ بھی وراثت علم کی ہی نہ مال کی کیونکہ اب یعقوب سے مراد یافض یعقوب ہیں اس صورت میں انکی وراثت  
انکی اولاد ہوئی نہ یہی علیہ السلام یا یعقوب کی اولاد مراد لیں تو یہی یعقوب کی تمام اولاد کے وارث ہونا لازم آتا ہی یہ بھی خلاف ہے  
نوقطعا معلوم ہوا کہ وراثت علم کی مراد ہی وراثت مال کی چودھواں طعن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فدا فاطمہ رضی اللہ عنہا کو  
کئے تھے بی بی فاطمہ ابوبکر سے اسکو طلب کئے تو ابوبکر تنہا طلب کئے علی اور ام ایمن جسیا دت دئے ابوبکر انکی شہادت دے دئے  
فاطمہ غضبیں آئے ابوبکر سے سخن نہ کرنا ترک کئے فاطمہ کے حق میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے **مَنْ أَعْضَبَ عَصِيْبَةً**  
یعنی جس نے فاطمہ کو غضب میں لایا تو وہ مجھے غضب میں لایا ابوبکر مغضوب فاطمہ کے ہوئے تو مغضوب رسول اللہ صلی اللہ علیہ  
وسلم کے ہوئے جو مغضوب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ہو وہ لایق امانت کے نہیں بعضے سبب کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
فاطمہ رضی اللہ عنہا کو فدا کر دیوئے کہ وصیت کئے تھے ہر ابوبکر اس وصیت کو جاری نہ کئے اس کا جواب یہ ہے کہ بحاری وغیرہ کی  
روایت سے معلوم ہوتا ہی کہ بی بی فاطمہ نے فدا کئے میراث بھی طلب کئے یہہ یا وصیت کا دعویٰ نہیں کئے اور ابوداؤد  
مغیرہ بن مسلم سے روایت کیا کہ عمر بن عبد العزیز جب خلیفہ ہوئے بی مروان کو جمع کر کے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا فدا  
جو تھا اسکے حاصل سے اپنے لوگ کا خرچ دیتے تھے اور بی بی فاطمہ کے ہم نگو اس میں سے دبا کرتے تھے اور اس سے انکی بیوہ  
عورتوں کو خرچ کر دیتے تھے فاطمہ رضی اللہ عنہا چاہے کہ اسکو اپنے تین دیویں تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نہ دئے رسول اللہ  
صلی اللہ علیہ وسلم کی حاجت اسی طور پر تھا جب آئی فاطمہ ابوبکر والی ہوئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اسکو جیسا  
کرتے تھے بھی اسی کو جاری رکھے یہاں تک کہ آئی وفات ہوئی بعد عمر والی ہوئے بھی اسی طور سے خرچ کئے بعد مر و  
اسکو لیا وہ عمر بن عبد العزیز کو پہنچا یعنی میراث میں آیا میں دیکھا جسکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فاطمہ کے تین بیویں  
دئے اس میں مجھ کو کچھ حق نہیں میں نگو گواہ رکھتا ہوں کہ اسکو بچہ دیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے وقت جیسا  
اُس میں خرچ ہوا کرتا تھا ویسا ہی کروان روایتوں سے معلوم ہوتا ہی کہ فدا کئے بھی میراث ہی طلب کئے لیکن حافظ عمر بن شہبہ  
میں جو زید سے منقول ہوئی دعویٰ یہہ کا منکر اسکا جواب یہہ کہ ابوبکر یہہ کا دعویٰ جو قبول نہیں کئے اگر اُس دعویٰ میں  
یہاں تک کہ اسکا جواب یہہ



چند لوگ کہنے لگے مہاجرین اولین آپس لے کر کو امیر کو مقرر کئے ہیں اس مقدمے میں لوگ بہت سی باتیں کرنے لگے عیاش اپنی  
 ربیعہ سے زیادہ نکار کر رہے تھے جبہہ بابت عرضی اللہ عنہ سنئے آئے ان لوگوں کے سخن کو رد کئے اور جا کر رسول اللہ  
 صلی اللہ علیہ وسلم کو اطلاع دئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نہا غنیمت میں آئے اور محل سے نکل کر منبر پر سوار ہوئے اس وقت  
 حضرت کے بدن پر قتیفہ تھا اور برتنی باندھے تھے فرمائی لوگو اسامہ کو جو میں نے امیر بنا دیا تم کب طعن کرتے ہو واللہ  
 اسامہ کی مارت پر تو طعن کرتے ہیں اس کے باجی امارت میں بھی اول تم طعن کرتے تھے خدا کی قسم تم کا باپ امارت کے لائق  
 تھا اس کے بعد اس کا بیٹا سزاوار ہی اور وہ میرا بیٹا ہے اسامہ کو بھی دل سے چاہتا ہوں یہاں تک کی خوبی کے دے  
 دونوں سختی ہیں اب تم اسامہ کے ساتھ نیکی سے پیش آؤ کیونکہ وہ تمھارا نیک لوگوں میں ہی ہے کہہ کر رسول اللہ صلی  
 اللہ علیہ وسلم محل میں بٹہ بہرہ خطبہ شکر کے روز بیچ الاول کی دسویں کو ہوا پھر لوگ آگے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے  
 رخصت ہوئے اسامہ کے لشکر گاہ کو جانے لگے عمر بن الخطابؓ بھی آگے رخصت ہوئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہی تاکید کرتے  
 تھے کہ اسامہ کے لشکر کو روانہ کرنے میں تاخیر نہ کیجوام امیر یعنی اسامہ کی والدہ آگے عرض کی یا رسول اللہ آپ کا مزاج صحیح یا تنگ  
 حکم کیجئے کہ اسامہ لشکر گاہ میں ہے کیونکہ اس حالت میں آپ کو وہ چھوڑ کے جاؤ تو اس سے کچھ کام نہ ہو سکیگا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
 یہی فرمائی کہ اسامہ کے لشکر کو روانہ کرو تمام لوگ جاکے ایک شنبہ کی رات کو لشکر گاہ میں رہے علی الصبح اسامہ نے رسول اللہ  
 صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اس روز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا مزاج نہایت ناساز تھا اس روز آپ کو لدو  
 کئے یعنی منہ کھول کے دوا ڈالے اسامہ آگے آپ کو جو دیکھے انھیں آنسو بھر لاشن آپ کی خدمت میں عباس رضی اللہ عنہ حاضر تھے اور آپ  
 گردی بیان بھی تھیں اسب سے آہنا سر جھکا کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو بوسہ دئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں بات کرنے کی  
 طاقت نہیں تھی آپس کی طرف دونوں ہاتھ اٹھ کر اسامہ پر رکھے اسامہ کہتے ہیں میں سمجھا کہ آپ ہاتھ اٹھا میرے لئے دعا  
 مانگے اسامہ کہتے ہیں پھر میں نے شب کو جا کے لشکر گاہ میں ہا دوست بننے کے دن صبح کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا آپ  
 مزاج پر افاقہ نہابی بیان خوشی سے لگنے لگی کہ یہی تھیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مجھے فرمائے اللہ کی برکت سے روانہ ہو اور مجھے رخصت  
 کئے ابو بکر رضی اللہ عنہ آگے عرض کئے یا رسول اللہ شکر ہی اللہ کا آپ کے مزاج پر افاقہ ہی اور آج کے دن بہت خارجہ کے پاس رہنے کی میری  
 باری ہی اجازت دین تو جانا ہوں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انکو اجازت دئے اور اسامہ اپنے لشکر گاہ میں آگے لوگوں کو کوچ کرنے  
 حکم کئے اور جو لوگ سستی میں تھے انکو تاکید کئے کہ جلد آگے لشکر میں داخل ہوں کچھ دن چڑھا تھا اور اسامہ رضی اللہ عنہ سفر  
 سے نکلتے کو سواری تیار کر کے سوار ہونا چاہتے تھے کہ اسامہ کی والدہ ام ایمن رضی اللہ عنہا کے پاس آدمی لے کر اسامہ کو کہہ رسول اللہ  
 صلی اللہ علیہ وسلم حالت شریع میں ہیں اسامہ یہ سننے پہلے مدینہ کو آئے انکے ہمراہ عمر اور ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہما  
 بھی آئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھتے تو حالت شریع میں ہیں دو شنبہ کے دن بیچ الاول کی بارہویں تاریخ زوال کے



عند روح مبارک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا قصہ ہوا مسلمان جو اسامہ لشکر گاہ میں تھے ہر سرسک میں آگے اور بریدہ صلی اللہ علیہ وسلم ہاں وہیں مامدھا ہوا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم درواریہ کے خلو کے سر صلی اللہ علیہ وسلم کی ہمت ہو چکی تے بریدہ کو تاکہ کہے کہ اُس جھڈے کو لیکے اسامہ کے گھر کو جاؤ اور اسامہ جنگ میں کہے کہ اُسکو ہر گز مت کہے لو بریدہ کہتے ہیں میں جھڈے کو لیکے اسامہ کے گھر کو لگا لے لے کے ساتھ تمام کی طرف گئے واپس سے راعت ہوئی مسلمان لائے اسامہ کے گھر میں کہہ دیا کہی فحاشی گئی اسی طرح اگلے گھر میں مامدھا ہوا تھا عرض کرتے ہوئے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی فحاشی ہر بھی ہمت لوگ نہ ہوئے الو کہ

مجھے تھے وہاں ٹالوٹ کل کے اول جہاں لڑتے تھے اسی

اولیں برما گوا ہوئی تھے اور عثمان اور ابو سعید اور سعد بن ابی وقاص اور سعید بن زید رضی اللہ عنہم حدیث میں الو کہ بریدہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حاضر ہو کے عرض کیے یا حبیبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آیتے ہوں کہنے ہیں آپس لڑ کر کو گھر میں لو کہ کام نہ کر سکو کہ لوگ جو تہہ ہوئے انکے دے کرنے کے واسطے اس لڑ کر کو تیار رکھا اسکے سوا بھی دیتے کے اطراف میں لڑا عار کرنے کا اور عورت بچوں کو ایذا پہنچانے کا اندیشہ ہی مانتے ہی کے روئے والوں کے ساتھ جنگ کرنے میں نہ دیکھا اسلام اسکا کھلا رہیں برما اور جو لوگ تہہ ہوئے پھر اسلام کی طرف عود کریں ماں بیٹو اور اہل خانہ کے مع پادشہ کو رواہ کر ماتہ میں نے ہم ریکارڈ کی کل آؤں لو کہ اوسے کچھ اندسہ ہیں ہر ساتھ صلہ بن سے مڑے لگے اور کچھ کہتے ہو مدعا نام ہوئی کہ کچھ یا کہے کی ہیں الو کہ رضی اللہ عنہ وراثت جو مسورت دے سو میں معلوم کیا واندہ میں مجھے دیکھ کر کھانے کا اندیشہ ہی ہو لو اُس لشکر سے میں میں وقت کے دیکھا پہلی اسکو ہی رواہ کرو گار رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم براساقت وحی مائل ہوتی تھی اوقات وقت کے حکم کی ہیں کہ اسامہ کے لشکر کو رواہ کرو مگر اسامہ میں چاہا ہوں کہ عمر کو ہمارا سچو رجا کو کیونکہ عمر ہو لو ہمارا کاموں کا مدد دستہ ہو سکتا معلوم ہیں اسامہ انکو چھوڑتا ہیں ماہیں اسامہ کی مرضی الو کہ جو سے رہ آؤ تو میں اپر حرہ کرو گنا لوگ معلوم کہنے کہ صدیق کا عزم رواہ کرے یہ عزم پھر صدیق رضی اللہ عنہ اسامہ کے گھر کو آیتے تہہ لے گئے اور فرما نکھاری مرضی ہو تو عمر کو چھوڑاؤ اسامہ کہ بہتری صدیق کے کہا تو سی سے احار کو عرض گئے ہاں پھر الو کہ رضی اللہ عنہ مادی کرو اٹھو کوئی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا حاس اسامہ کے ہمراہ حار مسعود تھا اسکو لا رہی حواہ کواہ کئے اگر کوئی شخص چاہے کہہ جاؤ گا تو اُسکو سیاہ ماحاٹا لشکر چھوڑاؤنگا اور جہاں میں کی شکایت جو اسامہ کی امر کی کا انکار کئے مجھے الو کہ بھی جانے واسطے سمجھی ماکہ کہ عرض کیا لوگ ہونے کوئی مامدھا اور اسامہ اور موسوں کی مسامتہ واسطے الو کہ صدیق ہمراہ واپس سے ضرورت سے کئے انکے ساتھ تیں ہر اپنا داور ایک لے سو ابھیے اور الو کہ اسامہ کی سواری کی ساتھ جیتے تھے بعد اسامہ کو کہے اُسے تودع اللہ

نکھلا  
میں مامدھا  
عند سرسک میں آگے  
درواریہ کے خلو کے  
سر صلی اللہ علیہ وسلم  
کی ہمت ہو چکی  
تے بریدہ کو تاکہ کہے  
کہ اُس جھڈے کو لیکے  
اسامہ کے گھر کو جاؤ  
اور اسامہ جنگ میں  
کہے کہ اُسکو ہر گز  
مت کہے لو  
بریدہ کہتے ہیں  
میں جھڈے کو لیکے  
اسامہ کے گھر کو  
لگا لے لے کے  
ساتھ تمام کی  
طرف گئے  
واپس سے  
راعت ہوئی  
مسلمان  
لائے  
اسامہ کے گھر  
میں کہہ دیا  
کہی فحاشی  
گئی اسی طرح  
اگلے گھر میں  
مامدھا ہوا تھا  
عرض کرتے  
ہوئے کہ  
رسول اللہ  
صلی اللہ علیہ  
وسلم کی  
فحاشی  
ہر بھی  
ہمت  
لوگ نہ  
ہوئے  
الو کہ

دیناکَ وَاَمَّا ثَلَاثُكَ وَخَوَاتِمُ عَمَلِكَ بعد کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تمکو جانے کے واسطے وصن کرے  
 ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم پر جاؤ مگر جانیکے واسطے حکم نہیں کرتا ہوں اور منع کرنا ہوں میں فقط رسول اللہ  
 صلی اللہ علیہ وسلم کا حکم جاری کرتا ہوں اس عہد کرنے سبقت عمر سے وہ ابو ضمیرؓ وہ ابو عمرؓ وغیرہؓ وہ حسن ابی  
 الحسنؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی وفات کے قبل مدینہ اور اسکے اطراف والوں سے ایک لکھ روپے  
 کرے مجھ کو اسے اسے عمر رضی اللہ عنہ بھی داخل تھے اور ان پر اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما کو امیر کئے وہ لشکر  
 حذق سے بار نہیں ہوا تھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات ہوئی اساتے روانگی میں توقف کر کے عمر کی باقی ابوبکر کو کھلا  
 بھیجے کہ خلیفہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کہو میرے ساتھ اکثر عہدہ لوگ ہیں انکو تمام کو لیکے روانہ ہونا اور خلیفہ رسول اللہ  
 صلی اللہ علیہ وسلم اور ہی صلی اللہ علیہ وسلم کے اور مسلمانوں کے متعلقاً کو اکیلے چھو جانا مناسبت نہیں جانا مبادا مشرکتھے  
 فساد کرتے تھیں اور انصار کہ اگر اس کے بات کو ابوبکر قبول کریں تو ہماری طرف سے ابوبکر کو کہیو کہ کسی یرینہ شخص کو ہم پر  
 کریں تو مناسبت عمر رضی اللہ عنہ کے ابوبکر کو یہ پیغام دئے ابوبکر فرمائے اگر تمکو کئے اور لاندہ کے لیجاؤں تو بھی میں رسول اللہ  
 صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم کا خلاف نہ کروں گا بعد عمر انصار کا مغلہ بیان کئے ابوبکر نے اچھل کے عمر کی داری پکڑے اور کہے  
 یا ابن الخطّاب نکلنا کے ملک یعنی یہی ماتھے پر روکے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مقرر کئے سو امیر کو بدلنے  
 مجھے کہتے ہو پھر عمر رضی اللہ عنہ لوگوں کے پاس آگے کہے تمھاری ماوان تم پر دو بن تمھارے سب سے خلیفہ رسول اللہ صلی  
 علیہ وسلم کے پاس میری بھلائی نہ ہوئی اب تم روانہ ہو جاؤ ابوبکر شکر گاہ کو اپنے پیچھے لائے انکو روانہ کئے اُسوف  
 اسامہ سوار تھے ابوبکر رضی اللہ عنہ انکے ساتھ پیادہ پا چلے تھے عبدالرحمن عوفؓ ابوبکر کے منتر کی جہاں آپ پکڑے لیجئے تھے  
 اساتے کہ یا خلیفہ رسول اللہ آپ بھی سوار ہونا نہیں تو میں اتیرتا ہوں ابوبکر کہے واللہ نہ تم اترو نہ میں سوار ہوؤ گا میرے  
 اللہ کی راہ میں ایک ساعت غبار آلود ہوں بغیر کا مضایفہ کیونکہ غازی کو ہر قدم پر وجود اللہ ہی سنا سونیکل لکھی جا  
 ہیں اور سنا سو دے بلند ہو ہیں اور سنا سو گاہ محو ہوتے ہیں ابوبکر کے ساتھ کا جا جا جب عوفؓ کے تھے کہ تمھاری مرضی ہو  
 میری اعانت کے واسطے عمر کو چھوڑ جاؤ اساتے عمر کو رخصت کئے بعد ابوبکر کہے امی لوگو تھوڑا توقف کرو میں دین چینی کی  
 وصیت کرتا ہوں اسکو باد رکھو خیانت مت کرو اور غنیمت میں چوری نہ کیجو اور دعا مت دیو اور مثلہ مت کرو  
 چھوٹے بچے کو مت قتل کرو اور پیر فر تو مت قتل کرو اور خرے کے درخت کو مت کا تو اور اسکو نہ جلاؤ اور  
 میوہ دار درخت کو قطع مت کرو اور نعم یعنی بکری ہل اونٹ کو مت ذبح کرو مگر کھانے کے لئے اور غنہ گذر ایک  
 قوم پر ہوگا وہ سب کو نہ کر کے صومعے میں بیٹھنا اختیار کئے ہیں تم انکو جھوڑو جنگ وے اپنی حالت پر رہیں اور  
 تم ایک قوم کے پاس جاؤ گے دے تمھارے روبرو اقسام کے کھانوں کے ظروف لے آئیے جب تم اسکو کھاؤ گے تو اللہ کو

سنگان میں گھوسلانا  
اس حارہ میں جو کسبت  
میرا درجہ ہے  
ہوئے رنگ و بو  
سنگان کو  
پانی  
نہ

ماکر و اورم ایک قوم سے ملو گے ویسے سروئے ع کو سلاسا ہیں یعنی شیطان کے بہت کے واسطے اور اسکے گرد متیاں چھوڑ  
ہیں ہم انکو تلوار سے قتل کروا لیا کہ امام لکے جاوا اللہ تعالیٰ طاعون سے بچا رکھے اس کے عائد سے وہ ولید  
س سلم سے وہ عبداللہ بن ابی سہل سے وہ ابوالاسودہ عروہ سے روایت کیا ہے کہ اللہ تعالیٰ اللہ عسکری کے بیٹے سے مراد ہوا  
اور لوگوں کو اطمینان ہوا اللہ کے سامنے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ملک و جاو کر کے ملے تھے وہاں حانات  
مہاجرین اور انصار کے لیے لگے اسامی و انکی موقوفہ کرنا کیونکہ بدینہ ہی کے عر کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفا کی ہر  
معلوم ہوگی تو ہمارا قصد کر کے اللہ عسکری کے مزاج میں تری صیغہ تھی فرما رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جس کو  
روایت کر کے ملک و ملک کے ہیں انکو میں روایت کروں تو امر عظیم پر میں صحت کیلیری جان کے دست بند  
میں ہی اسی کی کہ اسامہ کے لشکر کو روانہ کرتے عر کے قصد کرنا ہم رجو تھے ای اسامہ مکر رسول اللہ صلی اللہ علیہ  
وسلم جہاں جاو کر کے حکم کے ہیں ہیں جاتے فلسطین کے جا جوتے کے لوگوں سے جنگ کرے جو امر کے ہیں اسے  
جنگ کے اللہ تعالیٰ کا فتح دینا لیکر عماری مری ہو تو عر کو صاحب رای اور اسلام کے حیر خواہ ہیں مری مشور  
اور اس کے واسطے چھوڑا اسامہ نے عمر رضی اللہ عنہ کو احار دئے اس میں حرا کی کہ اگر عر سے ملے ہو گئے ہیں  
رضی اللہ عنہم کہ اسامی و انکی موقوفہ کر کے مرتدوں کی مسد کے خاطر کو روانہ کرنا بہتری اللہ عسکری کے لئے  
اسامہ کو روانہ کئے بعد کے ملک و معلوم ہی حسن میں ہی صلی اللہ علیہ وسلم کی سست ہو اور قرآن بھی اس میں کچھ  
مارا ہو تو ہی صلی اللہ علیہ وسلم اس میں تم سے مسورت کیا کرے ہے اس میں کھویر دے، واد میں بھی انکے چھوڑ دیا  
اُن میں جواب جوتے اس کو تم پر کہد کو کہ اللہ تعالیٰ تم تمام کو صلات جمع کرے گی اسی کی وجہ سے مسکی  
دست دے رہیں مری جاں ہی ہر لوگ جو رکوع ادا کرے سے ہمسار کی کے ہیں اسے جنگ کرے سے دوسرا کو ی  
کام حیر میں اصل ہیں اللہ کی نای کو سپہ کے صابونی کتاب اللاس میں اور بھی ای سن او اس کا لڑائی تاک  
میں روایت کئے ہیں ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہ **وَاللّٰهُ الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ** اللہ عسکری اللہ عہ جلیہ ہو تو  
میں یہ اللہ تعالیٰ کی عبادت کرنے والا رہا مہم اس میں کہ کسی کو لایا ای ابو ہریرہ سلطاموتس رہو کہ رسول  
صلی اللہ علیہ وسلم اسامہ کو سا سو آدمی کے ساتھ مستام کی طرف روانہ کر کے حکم کئے حب اللہ عسکری اللہ عہ جلیہ  
ہو تو اس لشکر کو روانہ کئے یہ لشکر جس قبیلہ سے گذرنا تو وہ لوگ مرتد ہوئے کا امادہ جو کئے تھے ہر اس  
اور کہتے اگر ان قوم میں قوت ہوتی روم پر نہ نکلتے ہم دیکھیں کہ اس کے کسکو ہوا ہی جت کر کے یا کہ آیا تو  
قبیلہ والے اسلام برتتا ست شیطانی نے کہا کہ اسکی سہ جس ہی جاقط اس کتر کہا اس حدیث کا راوی عباس بن  
میں سمجھا ہوں کہ وہ ملی ہی وہ معارہ حدیث سے دوسرے ملک سے مص کا امام بھی عباد میں تیری وہ نصرانی

جو یہ کہ الحدیث ہے امام احمد اور بخاری اور مسلم ابو داؤد و ترمذی اور نسائی اور ابن جریر و ابن ہبیر  
رضی اللہ عنہ سے روایت کئے ہیں کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات ہوئی اور ابوبکر رضی اللہ عنہ خلیفہ ہوئے  
اور کئی لوگ کفر ہو گئے تب عمر رضی اللہ عنہ کہے ای ابوبکر آپ لوگوں سے کیسا جنگ کرتے ہو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
تو فرمائے مجھے حکم ہی لوگوں سے جنگ کرنا یہاں تک کہ بولیں لا الہ الا اللہ جس نے لا الہ الا اللہ بولا تو بے مال اور  
جانکو میرے بچا باگر اسکے حق کے واسطے اور اس کا حسنا اللہ پر ہی ابوبکر رضی اللہ عنہ فرمائے واللہ میں جنگ کروں گا  
اُس سے جو فرق کرے نماز میں اور زکوٰۃ میں کیونکہ زکوٰۃ دینا مال کا حق ہی اللہ ایک اس لئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو  
جو دیا کرتے تھے نہ دیوں تو اُس میں اُن سے جنگ کروں گا عمر کہے واللہ کچھ نہیں مگر میں سمجھا کہ اللہ تعالیٰ نے جنگ کے لئے ابوبکر کے  
سینے کو روش کیا ہے سمجھا کہ وہی حق ہی یہی حق اپنی سن میں ابن شہاب سے روایت کیا ہے کہ عمر رضی اللہ عنہ ابوبکر کو کہے  
کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نہیں فرمائے میں نامور لوگوں سے جنگ کروں یہاں تک کہ بولیں لا الہ الا اللہ جس کو بولیں  
و اپنا خون اور مال میرے بچائے مگر یہ کہ کچھ شرعی حق ہو اور اس کا حسنا اللہ پر ہی ابوبکر کہے زکوٰۃ بھی شرعی حق ہی اللہ تعالیٰ  
جس چیز کو جمع کیا اس کو کیسا جدا کرتے واللہ ایک باندہ جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیا کرتے تھے مجھے نہ دیوں تو اُس میں  
ان سے جنگ کروں گا مسد نے یحییٰ بن برہان سے روایت کیا ہے کہ ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ مرند و بن مقدامہ میں علی رضی اللہ  
عنہ سے منسوب کئے علی رضی اللہ عنہ کہ اللہ تعالیٰ نماز اور زکوٰۃ کو ملا کے ذکر کیا دونوں میں میں فرو نہ کروں گا ابوبکر کہ اگر ایک  
پابند بھی نہ دیوے تو میں اُس سے اُن سے جنگ کروں گا جیسا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جنگ کرتے تھے اسمعیل اپنی کتاب مجمع  
میں عمر رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات ہوئی عمر متبہ ہوئے اور کہنے لگے ہم نماز  
پر بھی نہ زکوٰۃ نہیں دیوینگے تب میں نے ابوبکر رضی اللہ عنہ کے پاس گیا اور بولا یا خلیفہ رسول اللہ یہ لوگ بمنزلہ وحشی جاؤ  
ہیں انکی دلجوئی کرنا اور ان کے ساتھ ملائمت سے چلنا ابوبکر رضی اللہ عنہ کہے میرا ہمتا ہوں تم تائید کرنا تم مجھے بے ہمت کرنے  
آئے ہو جاہلیت میں تو غم جبار تھے اسلام میں خواری اختیار کئے ہیں میں انکی دلجوئی کس چیز سے کروں کیا کچھ نہ کہے چھون  
یا سحر کا افرار کروں یہاں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم گذر گئے اور وحی منقطع ہوئی واللہ اگر ایک سستی بھی کم دیوں تو  
میں جہاد کروں گا جنگ میرا تھم میں ملوار رہا عمر کہتے ہیں میں ابوبکر کو اس کا میں میرے زیادہ احکام کو جاری کرنا  
پایا اور انھوں نے لوگوں کو کاموں میں ادب کھائے جین والی ہوا تو میرے کلام آسان ہوئے علی نے کتاب التین  
میں عمر رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ عجب میرے مرتد ہوئے میری اور تمام مہاجرین کی امی متفق ہوئی کہ ان کے درپے  
نہ ہونا تب ابوبکر کو بولا یا خلیفہ رسول اللہ عمر زکوٰۃ نہ دیوں تو انکو چھو دو جب ان کے دلوں میں ایمان داخل ہوگا تو زکوٰۃ  
افرا کر لیو گئے ابوبکر رضی اللہ عنہ فرمائے میرا جی جس کے دست قدرت میں اُسی کی قسم آسمان پر سے گرنا میرے پاس خوب

ہر کام بخوبی سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو جاننا چاہئے جس جگہ کہتے تھے اس جگہ کہ جگہ کا اس کا کہی یا اس جگہ  
س کیساتھ روایت کیا ہی کہ لوگ مرد ہو کر صلی اللہ علیہ وسلم سے کہتے ہوئے اور حمد و سائے بعد کرنا لکھتے  
لے اللہ الہی ہدیٰ فکفی اللہ ہی کو حمد ہی جس سے ہدایت دلا اور کوئی نہ ہو اعطی فاعنیٰ اور مال دیا بخیر کیا  
ان اللہ نعت محمد صلی اللہ علیہ وسلم والعلیم شہید والاسلام عہد طریک اللہ صادق عہد  
صلی اللہ علیہ وسلم کو سمجھتے وہ علم تھا گا تھا اور سلام عریضہ کے مہر سے کراہوا ورت حلالہ اس کی  
کہہ ہو گئی تھی وخلق عہدہ اور اس کا عہد رانا ہوا عہدہ وصل اہل عہدہ اور اس کے لوگ اس کے گمراہ تھے  
مَعَ اللہ اہل الکتاب علیہم خیر الخیر عہدہم اور اللہ تعالیٰ اہل کتاب سے بخیر تھا  
جو ہیں دیا جو ہیں کے ساتھ جو ایک پاسی ولا یصیرت علیہم شر التشر عہدہم اور ہیں بھی باندی مدی  
کے واسطے جو ایک ماس تھی قد عثر واکماہم و لو کہی کہ کو مدلتے تھے والتحقوا ویا لیس مدلتے اور  
جو تھا سو اس کو داخل کر دے والعرب ان یقتولوا صغر من اللہ اور ما داں عہدہ سے حالی تھے لا تعدو  
ولا ینعونہ اللہ کی عبادت کرتے تھے اس کو کا دتے تھے احدثہم عیشا سے نکلے و صائم  
جیسا اور دس میں رہے گمراہ فی ظلم من الاکثر مع فساد السحاب درتے میں کہ جس میں  
رستا ہیں تھا جمعہم اللہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم تھراں عربوں کو اللہ تعالیٰ نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم  
سے جمع کیا و جعلہم الامۃ الباقۃ الوسطیٰ ان کو مابین اس کا مابین ہے والی نصرہم اللہ  
من اسعہم نصر دیا ان کو اللہ ان کے سروسٹ و نصرہم علی عہدہم اور ان کے غیر برا کو نصر دیا حتی نصر  
اللہ نبیہ صلی اللہ علیہ وسلم ہاں لکھا اللہ تعالیٰ اسے ہی کو صلی اللہ علیہ وسلم مصر کیا فریک منہم  
الشیطان مرک الہی اہل عہدہ تو شیطاں اُن رسوا ہوا اسواری کہ جس سے اتر تھا واحد بانہم  
و نعی ہل کہہم اور ان کے ہاتھ پکڑ اور ان کی ہاکی جا یا و ما محمد لا رسول قد حلت من قبلہ الر  
ا فان مات و قتل انقلبتم علی اعقابکم من یقلب علی عقیبہ فلن نصر اللہ تنعنا  
و سحری اللہ الساکرین محمد ہیں ایک رسول ہی ہو چکے اس سے پہلے رسول محمد کیا اگر وہ مر گیا ماما ان کا نام  
محمد جو ان کے ماؤں اور جو کوئی محمد جو ان کے ماؤں وہ نہ گار گا اللہ کا کہہ اور اللہ جو ان کے عہدہ ماؤں سے والو کو ان  
من حولکم من العرب معوا ساہم و بعہم تمہاری گرد و پیش کے عرب اسی کمران اور او مت دیا  
مع کہے ہیں دلم یکنوا من دینہم وان دحعو الیہ اذہدہم و اگر تم ہدایت لوگ سے دین دہو اگر چاہی کہ  
رجوع کر کے بہر ریاد کرے اور کرم اس کو سو و لم یکنوا من دینہم اقوی مکم لو مکم ہلدا اور تم ہیں ہو

اپنے دین پر قوی تر اس سے جو آج کے دن ہو علیٰ ما فقد تم من بركة نبيكم صلى الله عليه وسلم کیا واسطے کہ تم کم  
کئے ہو اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی برکت و کلام الی الکافی الا ذل الذی وجدہ ضالاً فهدی اور  
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تمکو سونپے ہیں کافی اول کی طرف جہاں اسکو یعنی رسول کو بھٹکتا بھیرا رہتا تھا و عائلہ  
فاغنی اور مجلس بھر محفوظ کیا و کثرت علی شفا حفرة من النار فانقذکم منها اور ہم ایک ایک کے کیرتے  
تھے تمکو اس سے خلاص کیا واللہ لا ادع اقبال علی امر اللہ حتی یجز اللہ وعدہ اللہ کی قسم میں اللہ کے امر سے  
جنگ کرنا نہ چھو و نگاہان نگہ کے اللہ تعالیٰ اپنے وعدے کو پورا کرے و یوفی لنا عهدہ اور اپنے عہد کو وفا کرے  
و یقتل من قتل مناشہیداً من اهل الجنة اور ہم سے جو مارا جاتا ہی تہید ہوگا ہشتیوں میں و  
یبقی من بقی مناخلہ اللہ و ویشہ فی ارضہ اور ہم جو باقی رہتا ہی اللہ کا خلیفہ اور اسکا نائب ہوگا  
زمین پر قضاء اللہ الحق و قولہ الذی لا خلف لہ اللہ کا حکم حق ہی اسکی بات میں خلاف نہیں و وعد  
الذین امنوا منکم و عملوا الصالحات لیس تخلفنہم فی الارض الایہ وعدہ دیا اللہ نے تم سچ  
لوگو کو جو ایمان لائے اور نیک کام کئے کہ خلفہ کریں انکو زمین پر یہہہ لیکے ابوبکر منیر سے اتنے ابن کثر نے کہا ہی کہ اس حدیث  
کی سند منقطع ہی کیونکہ صالح بن کنان ابوبکر رضی اللہ عنہ کو نہیں دیکھا لیکن الفاظ اس کے پر مغز ہیں سے اور اس کے  
شواہد بہت سے ہونے سے دل اس کے صحت پر گواہی دیتا ہی خطیب کتاب الرد میں عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے  
روایت کیا ہی کہ جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات ہوئی مدینہ میں اتفاق سر نکالا اور عرب تہہ ہو اور عجم گرجنے لگے اور  
نہاوند میں جمع ہونے کا وعدہ کئے اور لوے عربوں کو جس شخص کے سب سے فتح ہوتی تھی وہ مر گیا پھر ابوبکر رضی  
عنہ مہاجرین اور انصار کو جمع کر کے کہ عربوں نے اپنی بکری اونٹ دینا منع کئے اور اپنے دین پھر کئے اور عجم نہاؤ  
میں تمھارا جنگ کے واسطے جمع ہونے کا وعدہ کئے ہیں اور کہتے ہیں جس شخص کے سب سے نصرت ہو ا کرتی تھی حلف کیا  
اس امر میں مجھے کہا مشورت دیتے ہو میں بھی تمھارے میں کا ایک آدمی ہوں اور اس بلا کا بوجھ سارے سے کہ ان مجھ سے  
ہی ہم سب کے صحابہ رضی اللہ عنہم دیر تک خاموش رہے بعد عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ فرمائے میں مناسب سمجھتا ہوں کہ عربوں  
نماز قبول کرنا زکوۃ چھو دینا و اسلام لائے جاہلیت کے زمانے قریشین اسلام انکو مفید نہیں ہوا آئندہ انکو  
اللہ تعالیٰ یا خوبی کی طرف پھیرے گا یا اسلام کو قوت دے گا اور ہم ان سے جنگ کرنے پر قوی ہو گئے تھے زکوۃ وصول  
کر سکتے ہیں اب مہاجر و انصاری باقی ہیں انکو تمام عربوں سے مقابلہ کرنے کی قوت نہیں پھر ابوبکر نے عثمان کی طرف پھیرے  
وہ بھی ایسا ہی کہ دوسرے مہاجرین بھی ایسا ہی بولے بعد انصار کی طرف متوجہ ہو دے بھی ہو نہیں کہے تب ابوبکر  
رضی اللہ عنہ منبر پر سوار ہوا اور اللہ کا حمد و ثناء کر کے فرمائے اَمَّا بَعْدُ فَاِنَّ اللّٰهَ بَعَثَ مُحَمَّدًا صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْہِ

وَسَلَّمَ وَالْحَقُّ قَلِيلٌ سِرِّدُكَ وَالْإِسْلَامُ عَرِيكَ طَرِيدُكَ وَقَدْ رَتَّ حِلْدَهُ وَقَالَ هَلْكَ مَجْمَعُهُمْ  
يُحْمَدُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَحَعْلَهُمْ الْأَمَّةُ السَّاقِيَةُ الْوُسْطَى وَاللَّهُ لَا أَرْحُ أَقَوْمٌ بِأَمْرِ اللَّهِ  
لِحَاكِهِ فِي سَبِيلِ اللَّهِ حَتَّى يُجِرَ اللَّهُ لِمَا وَعَدَهُ وَيُفِي لِمَا عَاهَدَهُ وَيَقْلُ مِنْ قَبْلِ مَا شَهِدَا  
فِي الْحَسَةِ وَسَقَى مَنْ بَعِيَ مِثْلَ حَلْفَةِ اللَّهِ وَارْصِدْ وَارْبَ عِبَادِهِ بِالْحَقِّ فَإِنَّ اللَّهَ تَعَالَى  
لَا وَلَيْسَ لِقَوْلِهِ حَلْفٌ عَدْلُ اللَّهِ الَّذِينَ آمَنُوا مِنْكُمْ وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ لَنَسْتَحْلِفَهُمْ  
فِي الْأَرْضِ كَمَا اسْتَحْلَفْنَا الَّذِينَ مِنْ قَبْلِهِمْ لَعْنَى اللَّهِ عَلَى مَنْ بَعِيَ مِثْلَ حَلْفَةِ اللَّهِ تَعَالَى  
مَنْ بَعِيَ مِثْلَ حَلْفَةِ اللَّهِ تَعَالَى عَرَفْتُ طَرِيدَهُ اسْكُنِي رَيْتِي كَيْسَهُ تَعَالَى وَارْصِدْ لَكُمْ مِثْلَ حَلْفَةِ اللَّهِ تَعَالَى كَمَا كَوْنَهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَسَمِّ جَمْعٍ كَمَا وَارْصِدْ لَكُمْ مِثْلَ حَلْفَةِ اللَّهِ تَعَالَى كَمَا كَوْنَهُ  
أَوَّلَ اسْكُنِي رَيْتِي كَيْسَهُ تَعَالَى وَارْصِدْ لَكُمْ مِثْلَ حَلْفَةِ اللَّهِ تَعَالَى كَمَا كَوْنَهُ  
تَوَكُّبِي رَاكَا كَاتُو وَهَسْتِ فِي حَاكَا وَارْصِدْ لَكُمْ مِثْلَ حَلْفَةِ اللَّهِ تَعَالَى كَمَا كَوْنَهُ  
تَحْكُمَاتِ سَمِّ كَوْنَهُ اللَّهُ تَعَالَى كَمَا كَوْنَهُ اسْكُنِي رَيْتِي كَيْسَهُ تَعَالَى وَارْصِدْ لَكُمْ مِثْلَ حَلْفَةِ اللَّهِ تَعَالَى  
يَكَا كَامِ اللَّهِ تَعَالَى كَمَا كَوْنَهُ اسْكُنِي رَيْتِي كَيْسَهُ تَعَالَى وَارْصِدْ لَكُمْ مِثْلَ حَلْفَةِ اللَّهِ تَعَالَى  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَوْنَهُ تَعَالَى كَمَا كَوْنَهُ اسْكُنِي رَيْتِي كَيْسَهُ تَعَالَى وَارْصِدْ لَكُمْ مِثْلَ حَلْفَةِ اللَّهِ تَعَالَى  
اللَّهُ تَعَالَى سَمِّ طَا فَاتِ كَوْنَهُ اللَّهُ تَعَالَى كَمَا كَوْنَهُ اسْكُنِي رَيْتِي كَيْسَهُ تَعَالَى وَارْصِدْ لَكُمْ مِثْلَ حَلْفَةِ اللَّهِ تَعَالَى  
رَضَى اللَّهُ عَنْهُ كَبِيرُ كَوْنَهُ اللَّهُ تَعَالَى كَمَا كَوْنَهُ اسْكُنِي رَيْتِي كَيْسَهُ تَعَالَى وَارْصِدْ لَكُمْ مِثْلَ حَلْفَةِ اللَّهِ تَعَالَى  
مَالَتِ رَضَى اللَّهُ عَنْهُ كَبِيرُ كَوْنَهُ اللَّهُ تَعَالَى كَمَا كَوْنَهُ اسْكُنِي رَيْتِي كَيْسَهُ تَعَالَى وَارْصِدْ لَكُمْ مِثْلَ حَلْفَةِ اللَّهِ تَعَالَى  
عَلَامَةُ كَوْنَهُ اللَّهُ تَعَالَى كَمَا كَوْنَهُ اسْكُنِي رَيْتِي كَيْسَهُ تَعَالَى وَارْصِدْ لَكُمْ مِثْلَ حَلْفَةِ اللَّهِ تَعَالَى  
هُوَ كَوْنَهُ اسْكُنِي رَيْتِي كَيْسَهُ تَعَالَى وَارْصِدْ لَكُمْ مِثْلَ حَلْفَةِ اللَّهِ تَعَالَى  
تَفْصِيلُ مَا كَوْنَهُ اسْكُنِي رَيْتِي كَيْسَهُ تَعَالَى وَارْصِدْ لَكُمْ مِثْلَ حَلْفَةِ اللَّهِ تَعَالَى  
وَاسْطَرَّ رَوَا كَوْنَهُ اسْكُنِي رَيْتِي كَيْسَهُ تَعَالَى وَارْصِدْ لَكُمْ مِثْلَ حَلْفَةِ اللَّهِ تَعَالَى  
هَدَايَةُ رَوَا كَوْنَهُ اسْكُنِي رَيْتِي كَيْسَهُ تَعَالَى وَارْصِدْ لَكُمْ مِثْلَ حَلْفَةِ اللَّهِ تَعَالَى  
حَاكَا كَوْنَهُ اسْكُنِي رَيْتِي كَيْسَهُ تَعَالَى وَارْصِدْ لَكُمْ مِثْلَ حَلْفَةِ اللَّهِ تَعَالَى  
هِيَ اسْكُنِي رَيْتِي كَيْسَهُ تَعَالَى وَارْصِدْ لَكُمْ مِثْلَ حَلْفَةِ اللَّهِ تَعَالَى  
مِثْلَ حَلْفَةِ اللَّهِ تَعَالَى كَمَا كَوْنَهُ اسْكُنِي رَيْتِي كَيْسَهُ تَعَالَى وَارْصِدْ لَكُمْ مِثْلَ حَلْفَةِ اللَّهِ تَعَالَى  
مِثْلَ حَلْفَةِ اللَّهِ تَعَالَى كَمَا كَوْنَهُ اسْكُنِي رَيْتِي كَيْسَهُ تَعَالَى وَارْصِدْ لَكُمْ مِثْلَ حَلْفَةِ اللَّهِ تَعَالَى  
مِثْلَ حَلْفَةِ اللَّهِ تَعَالَى كَمَا كَوْنَهُ اسْكُنِي رَيْتِي كَيْسَهُ تَعَالَى وَارْصِدْ لَكُمْ مِثْلَ حَلْفَةِ اللَّهِ تَعَالَى

تعمد و عمد



کے غم لوگوں سے یا بچ چیز کے واسطے جنگ کرو اور ان پانچ میں ایک چیز بھی جو نہ کر کے اُس سے جیسا یا بچ چیز کے واسطے جنگ کرنے ہیں وہ نہیں جنگ کرو ایک گواہی دینا کہ کوئی الہ نہیں سوا اللہ کے دوسرا گواہی دینا کہ محمد رسول ہیں اللہ کے تیرا نمازی رہنا جو نماز کو ذبایا پنجوں رمضان کے روزے رکھنا اور عیسا کرنے اپنی تاریخ میں عبد اللہ بن ابی اوفی خرا سے روایت کیا ہے کہ ابو بکر رضی اللہ عنہ رمیون کے جنگ کا ارادہ کئے عمر اور علی اور عثمان اور عبد الرحمن عوف اور سعد بن ابی وقاص اور سعید بن زید اور ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہم کو بلواؤ اور انکے ساتھ مہاجر اور انصار کے عمدہ لوگوں کو جو اہل بدر تھے جمع کئے انکی سوا ابھی جو دانا لوگ تھے انکو بلا عبد اللہ بن ابی اوفی کہنے میں بھی ان میں شریکھا پھر ابو بکر فرمانے لگے اللہ تعالیٰ کی نعمتیں شمار میں نہیں آتیں اور انکے شکر کے واسطے عمر وفا نہیں کرنی اسی کو حمد چیتے تمہیں اتفاق دیا اور دلوں میں دوستی ڈالا اور تمکو اسلام کی راہ بتایا اور شیطان کو دور کیا ہم اللہ کا شریک تھہراؤ گے اور آلہ دوستی را کر دے کر کر شیطان کو طمع نہیں اور غم نام عرب ایک بابا کی اولاد ہیں اور میں مسلمانوں کو رمیون کے ساتھ جنگ کرنے کے واسطے تمام کی طرف بھیجا جاتا ہوں مسلمانوں کو تائید اور اللہ کا کلمہ بلند ہو کر میں مسلمانوں کا بڑا فائدہ ہی جو موا شہید ابراہیم کو بہ بہتر ہی اور جو جبارہ گناہوں کی محافظت کیا اور اللہ کے یہاں سے مجاہدوں کا پورا ثواب لیا گیا ہے اپنی بخیر بیان کیا ہوں محضاری کیا رای ہی سو کہو شیخ الخطیب رضی اللہ عنہ کھڑے ہو کے کہے اللہ کو حمد ہی جو اپنے بدو سے جس کو چاہے اسکو خوبی سے خاص کر تباہی واللہ ہم جس خوبی کی طرف سبقت کرنا چاہے تو آپ ہم پر سبقت کئے ہو یہ اللہ کا فضل ہی جسکو چاہے اسکو دینا ہی اور اللہ بڑے فضل والا ہی میں آپ سے ملاقات کر کے یہ بخیر کہنے والا تھا ہنوز میں نے نہیں کیا کہ آپ ہی فرمائیے خوبتھنے کئی اللہ آپکے سب سے راہ راست بتاؤ آپ جماعت پر جماعت اور مردوں پر مردان اور لشکر پر لشکر روانہ کرو اللہ تعالیٰ اپنے دین کا ناصر اور اسلام و مسلمانوں کو عزت دینے والا ہی بعد عبد الرحمن بن معمر رضی اللہ عنہ اٹھکے کہے باخلیفہ رسول اللہ و روم ہیں جن کو بنی الاصفہ کہتے ہیں بہت سخت اور بری قدرت و قوت والے ایکبارگی اُن یر یور شکر نامیں مناتا نہیں سمجھتا ہوں لیکن چند سوار روانہ کرنا تا انکی شروع حد کو پہنچکے غارت کریں اور پھر کر آجاوین چند باریو نہیں غارت کریں تو انکا نقصان ہو جائیگا اور مسلمانوں کو تقویت ہوگی بعد میں اور ربعا اور مصر وغیرہ قبیلوں کو آپ لیکے نکلیں یا کسی کے ہمراہ کر دین بہہ لکے خاموش ہو دوسرے لوگ ساکت تھے پھر ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ فرما دوسرے صاحبان کیا کہتے ہیں عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کہے آیت مسلمانوں کے خیر خواہ اور شفقت فرما ہو مسلمانوں کی بہتری جس بات میں سمجھتے ہو اسکو جاری کرنے عزم کیجئے آیت کسی امر کا اتہام نہیں پھر طلحہ اور زبیر اور سعید بن ابی وقاص اور ابو عبیدہ اور سعید بن زید اور باقی حضار مجلس مہاجر و انصار سے کہے کہ عثمان صحیح کہتے ہیں آپ بخیر کئے ہو اسکو بخیر لاہم آپکی مخالفت نہ کریں گے اور آپکو اُس سے منع نہ کریں گے

سلی علی اللہ علیہ صاموش تھے صدقوں اُسے لوجھے ای الوالحسرم کیا کہتے ہو آئے تھے حمود حواس با کسی کو رواہ فرما دیں وہ لوں  
 صورتیں الساء اللہ انکی ہی نبی و نصرت ہو گی صدقوں کہے اندم کو حوی کی سارے با و تم مہد کہا ہے مجھے ہو علی صلی اللہ  
 علیہ کہے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سہا ہوں فرماتے تھے کہ ہمد میں ہر مخالف ہے ہمد سالہنگا میں گنگے دہانم  
 ہو و اور اس میں والے سال آؤں انوکھر کہے سبحان اللہ ہمد کہا حویٹ ہی جس کے سے مجھے حوی ہوئی اللہ مکو  
 حویں رکھے پھر انوکھر صلی اللہ علیہ خطہ تیرھے کو کھترے ہو و اور حمد و صلواة کے بعد کہے ای لوگو اللہ تعالیٰ تمکو سلام کی کہتے  
 اور جہاد سے کو اکر ام کیا او اس میں ہر دس برکھو فصیلت دیا تم تمام کے ملک کو حاکم و میوں سنگد کرے کی ساری  
 کچھے تم بر عتقد امرا کو مہر کر ہا ہوں تم اللہ تعالیٰ کی اطاعت کے و اور امر اسحقا العت رکھو اور اپنی جیت اور کھنا سارے  
 رکھو کو مکہ اللہ تعالیٰ اپنے دے اور احسان کرے والوں کے ساتھ ہی ہمد فرما تو لوگ کچھت کچکے حاموش تھے عمر صلی اللہ علیہ  
 فرماتے ای محمد صلی اللہ علیہ وسلم تمکو جس میں عبادی رہد گی ہی اس کی طرف ملاتے ہیں کیا تم کو  
 حواہیں سے اگر کچھ مال جلد سے کا ہو ماسر دیکھنا لے تم جلد کی کرتے عمروں حید کھترے ہو کے کہے ای ہر لفظا میں کے  
 حویں جو مسائل آئی میں کہا وہ کھوتے ہو حواہیں سے ہم بر تو عت دھرم برعم کوں حواہ دے عمر کہے انوکھر حواہیں ہیں  
 اگر مجھے ملوئے تو میں مول کر و گا اور جنگ کر چکا حکم کریں تو میں لے و گا عمروں سعید لولے را اگر تم جنگ کرے و اس میں مجھ کو واسطے  
 ہم جنگ ہیں کر کے ہم اللہ کے واسطے جنگ کرے ہیں عمر کہے اللہ تم کو تو میں دے تم نے حواہیں بھی انوکھر صدقوں لایا  
 علیہ کہے ای عمروں سعید اللہ تم برعم کرے اٹھتے حواہ اور عمر کہے کسی مسلمانوں کو ایذا دے اور انکی سستی ظاہر کرے کہ کہے ملک  
 میں میں دیتے حواہ والے لوگ حواہ کے واسطے جلدی کر مارا کرے فرماتے ہیں پھر خالد بن سعید اٹھکے کہے رسول اللہ صلی اللہ  
 وسلم کے صید راستہ فرماتے حواہی تم اٹھتے عمروں سعید متھے اور خالد بن سعید کھترے ہو کے کہے اللہ کو برعم حواہ لے  
 سولے کوئی آلہ ہیں جسے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو ہا دے پچھا اور سچا دس دانا اسکو ہمد میں کے اور کرے پترے مسکرے  
 ماشوا اللہ تعالیٰ ایسے دندے کو نوراکر گا اور ایسے دیں کو عالس کے و تمہوں کو ستا ماس کہے گام ایک حکم کا خلاف  
 ہیں کرتے اور آئیں میں مامواقت ہیں رکھے آپ کے بخیر حواہ تعفت و ناوالی ہو ہکو کھلو کہیں تو کجلیک او حواہ و ناوا  
 لو محال لیگے انوکھر صلی اللہ علیہ انکی باتے حواہ ہو کے فرماتے ہم سے مراد دہی اور دوست کو اللہ تعالیٰ حراے حیر و بے قہری  
 حوی سے اماں لاہو اور نوا کے لئے حواہ کے ہو اور حمد و رسول کی اطاعت کر کے اُس کا کلمہ بلند کرے کو اور اپنا  
 کا عمروں سے پچائے کو حلا و طس اجیار کئے ہو عمیں کو سالار کیا ہوں جنگ کے واسطے کھلو اندم برعم سکے ہمد کہے  
 انوکھر صلی اللہ علیہ مسرتے اور خالد بن سعید عمر کا ہمد شروع کئے اور انوکھر صلی اللہ علیہ طال کو فرما لوگوں میں اکر و  
 کہ تمام کو رد و موش جنگ کے یکو کھلیں لوگوں کو یس ہو اکر اس مہم میں خالد بن سعید کو امیر الامر اکر کے رواہ کرے پھر لوگوں

جماعت میں جس سے سو سو تک ہر روز لشکر گاہ میں جمع ہو لگیں اکیس روز ابو بکر رضی اللہ عنہ چند صحابہ کو ساتھ لیکر لشکر کو  
 گئے دیکھے کہ اتنی جماعت کو روم پر روانہ کرنا سنا نہیں اپنے ساتھ والوں کو کہے کیا اتنی ہی فوج رومیوں کو لڑی تو عمر رضی اللہ عنہ  
 کہے اس قدر جماعت کو بنی الاصریر روانہ کرنا میں مناسب نہیں جتنا دوسروں کو جو مجھے تم کیا کہتے ہو بولے عمر جو کہ ہم بھی  
 وہی کہتے ہیں ابو بکر فرمایا میں میں والوں کو تو اب کام کرنے پر ترغیب دیتا ہوں جہاد کے لئے طلب کرتا ہوں جس کے بہت سنا  
 ہی تب میں والوں کو خط لکھے بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ مَنْ خَلِیْفَتَہٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم  
 اِلٰی مَنْ فَرَّیْ عَلَیْہِ کِتَابِیْ ہٰذَا مِنْ الْمُؤْمِنِیْنَ وَالسَّلَامِ عَلَیْکُمْ فَاِنِیْ اَحْمَدُ لَکُمْ  
 اللّٰہَ الَّذِیْ لَا اِلٰہَ اِلَّا ہُوَ اَمَّا بَعْدُ فَاِنَّ اللّٰہَ کَتَبَ عَلَی الْمُؤْمِنِیْنَ الْجِہَادَ وَاَمَرَہُمْ اَنْ یُقِرُّوا خِفَافًا وَ  
 ثِقَالًا وَجَاهِدُوا بِاَمْوَالِہِمُ وَاَنْفُسِہُمْ فِی سَبِیْلِ اللّٰہِ وَلِجِہَادٍ فَرَضِیْتُ مَغْرُوضًا وَالتَّوَابُ  
 عِنْدَ اللّٰہِ عَظِیْمٌ وَقَدْ اسْتَفْرَضْنَا الْمُسْلِمِیْنَ اِلِیْ جِہَادِ الرُّومِ بِالسَّیِّمِ وَقَدْ سَارَعُوْا اِلَیْ ذٰلِکَ وَفَدَّ  
 حَسُنَتْ فِی ذٰلِکَ بِیْسُہُمْ وَعَظُمَتْ حَسْبُہُمْ فَسَارَعُوْا عِبَادَ اللّٰہِ اِلَیْ مَا سَارَعُوْا اِلَیْہِ  
 وَالتَّحْسِنُ نِیَّتُکُمْ کَفِیْرًا اِلَیْ اَحَدِی الْحَسَنِیْنَ اَمَّا الشَّہَادَةُ وَرَمَّا الْفَتْحُ وَالْغَنِیْمَةُ فَاِنَّ اللّٰہَ تَعَالٰی  
 لَمْ یَرْضَ مِنْ عِبَادِہٖ بِالْفَوْلِ دُونَ الْعَمَلِ وَلَا یَزَالُ الْجِہَادُ لَہْلُ عَدَاوَتِہِ حَتّٰی یَدْبُوْا یَدِیْنِ الْحَقِّ دُفْعًا  
 یَحْکُمُ الْکِتَابَ اللّٰہُ لَکُمْ دِیْنُکُمْ وَہْدٰی قُلُوْبُکُمْ وَزَکٰی اَعْمَالُکُمْ وَنَزَلَ فَرَقُکُمْ اَجْرًا لِّمَا جَرِیْتَ  
 الصَّابِرِیْنَ مَضْمُونِ شَکَایَہِہٖ اَبُو بَکْرٍ کِی طَرَفَہٗ جُو خلیفہ ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا نام میں والوں کے جس سے کہنا  
 پڑھا جاوے تم کو سلام کرتا ہوں میں تمہارے لئے اللہ کا حمد کرتا ہوں جو اس کے سوائے کوئی آلہ نہیں اس کے بعد کہتا ہوں اللہ تعالیٰ  
 مومنوں پر جہاد فرض کیا اور انکو امر کیا کہ ہلکے اور بوجھل نکلیں اور اپنا جان مال خدا کی راہ میں قربان جہاد فرض ہے مقرر اور  
 اللہ کے یہاں اس کا ثواب بہت بڑا ہے شام کے ملائین رومیوں سے جہاد کرنے ہم مومنوں کو امر کئے وے اس کام پر جانے  
 تیار ہو ہیں اس میں انکی نیت نیک ہی ای اللہ کے بند و تم بھی اس کام واسطے جلدی سے نکلو اور اپنی نیت درست رکھو  
 دو خوبوں سے ایک خوبی حاصل ہوگی یا تو شہادت ملیگی یا فتح اور غنیمت حاصل ہوگی کہو کہ اللہ تعالیٰ بندوں کے قول پر عمل کے  
 راضی نہیں اور اللہ کے دشمنوں سے جہاد کرنا ہمیشہ باقی ہی یہاں نگے دین حق قبول کریں اور کتاب کے حکم مان لیں اللہ  
 تمہارے دین کا محافظ رہے اور دلوں کو اپنی راہ بناو اور تمہارا اعمال کو پاک کرے اور مہاجرین صابرین کا اجر ملو دیوے اور  
 بہ خط السنن والک رضی اللہ عنہ کے پاس دیجے میں کو روانہ کئے اس عساکر اپنی تاریخ میں عبدالرحمن بن جبیر بن نفیع سے سنا  
 کیا ہی کہ ابو بکر رضی اللہ عنہ جب شام کی طرف بھیجا چاہے تو خطبہ پڑھے اس میں حمد و شاکہ کے اکو شام کی طرف جانیکا  
 حکم کئے اور انکی فتح ہونے کی بشارت سنا اور فرمائتم وہاں جا کے مسیح دین بناؤ اور کہے یہ تم مجھ کو تم وہاں با زنی واسطے

حاشیہ کا غلط فہمی کیا دہی ملکوں میں کھانا و اعانت سے ملے گا تو اس میں ہم ترانی مسکرو کھیت کی ہم ہی ہم عمر ہو  
 ترانی اور مافرائی احیاء کرو گے میں میں جس کی وصیت کیا ہوں اسکو مار دیکھو سو روپوں کو اور طفل کو اور بچہ کو قتل مسکرو  
 اور گھر کو مست لو رو اور محلدار درخت کو مسکاؤ اور جانور کے بیٹے کو مگر کھانے کے واسطے اور جڑے کے دھت کو حلا  
 اور کام میں سستی کرو اور جس احیاء کرو اور عسکت میں حیات سے کرو چند لوگ عام سے دست بردار ہو کر صوفیوں میں رہا  
 احیاء کے ہیں انکو مارو گے لو جھوٹو دو اور چند لوگ اسے سو روپوں کو مہیا کیا ست طاووس کے لئے مستی گاہ ساہیں انکو مارو گے لو  
 قتل کرو واللہ اس کے انکت محض کو قتل کرنا کا ذکر نہیں کرتے سے ہر سو کیونکہ اللہ تعالیٰ فرمایا ہُوَ قَاتِلُوا اَئِمَّةَ الْکُفْرِ  
 اِھْکُمْ لَا اَیْمَانَ لَھُمْ یعنی ہم لڑائی کرو کہہ کر کے سرداروں کی مسکت جس میں یہی اسی میں سے اس کے اسی میں سے  
 اللہ سے واسطے ہیں کہ اللہ کے رخصی اللہ عہدہ سام کی طرف سے کروا کہے تو مردوں کی صفوں اور عروں العاص اور  
 سہیل جس سے رخصی اللہ عہدہ جو لیسکر کے امراتھے سوار ہو کے حلائے لو کہ رخصی اللہ عہدہ اسے لیسکر کے امر کو حصہ کے لئے کا  
 مہ الوداع لگیا دے گئے اس کا ماحسو دیکھ کے دے کہ یہ یا حلائے رسول اللہ اس سے ماہو ہم سوا ہو کے کیسا خاص  
 لو کہ رخصی اللہ عہدہ وہاں سے اسے اس دگوں کو حلائی راہ میں ہمارا کرنا ہوں پھر انکو و حصہ کے لئے اور مافرائی سے  
 اور اسکی راہ میں جنگ کے جو حصہ اللہ سے مسکرو ہی اسکو قتل کرو کیونکہ اللہ تعالیٰ اسے دین کا مافرائی اور تم میں سے  
 مسکرو اور دعا ست کرو اور جس مست اختیار کرو اور ریں ریشہ جی اور جو امر سو باہی اسکی مافرائی مکر  
 اور اپنے دشمنوں سے ملاقات کرو گے لو انکو میں مانگی دعوت کے و اگر وہاں میں لو اسکو قتل کرو اور اسے درگزر  
 انکو اسلام کی دعوت کرو اگر وہ اسکو قبول کریں تو اسے ہاتھ رکھو اور انکو اسلام کی دعوت کرو مہاجر کے ملک کو حلائے کے  
 لئے کہو اگر وہ اسکو نہیں لیں انکو کہہ دو کہ مہاجر کا جو حق ہی تمہارا بھی وہی ہے اور اس پر جو حق ہی تم رخصی وہی ہے اگر انماں  
 لاؤں اور اپنے ہی ملک میں رہا جاہیں لو انکو حلائے کے مسلمانوں کے مادیہ میں جو حکم جاری ہے تم رخصی ہی حکم ہی اور  
 وعیت میں نکلو کہ حصہ ہیں مگر وہ مسلمانوں کے ساتھ جنگ کیے لو حصہ ملیگا حلائے اسلام لا مافرائی کریں تو اسے  
 حلائے مانگو حلائے دما مافرائی کریں لو بہتری اسے مار رہو اگر وہ بھی قبول نہ کریں عم اللہ کی بددعا مگر اسے حلائے کرو اور حلائے  
 درخت کو قطع کرو اور اسکو مست حلائے اور جانور کے بیٹے کو مگر کھانے کے واسطے اور جڑے کے دھت کو حلائے  
 دیکھ کو مست تو رو اور بچوں اور نو دھوں اور عروں کو مسکرو اور چند لوگ اسی گدراں صوفیوں میں کرتے  
 ہیں تم انکو دیکھو گے لو ایک متعارض ہوا اور چند لوگ اسے سروں میں ستی گاہ کے لئے مستی گاہ ساہیں انکو جہاں  
 یا مگے ہاں قتل کرو واللہ تعالیٰ اس سے اللہ عہدہ اللہ کی کریں محمد میں عروں حرم سے روایت کیا ہے کہ اللہ کے رخصی  
 عہدہ جو میں اس کی طرف سے کرے کو جمع کئے سے اول عروں العاص رخصی اللہ عہدہ اسی مکر کے لئے انکو حکم کرے

یعنی مکوں کرو ۱۲

کہ تم آئینہ کی راہ پر ہونے ہو فلسطین کو جاؤ عمرو بن العاص کے دستکرمین میں ہزار مرد تھے اکثر ان میں کے مہاجر اور انصار تھے ابو بکر رضی اللہ عنہ عمرو بن العاص کی سواری کے ساتھ آئیادہ یا وصیت کے تے چلے اور قرآن ہی پڑھتے تھے اور یوشیدہ اور علانہ کاموں میں اللہ سے ڈرا کر اور اس سے متواضع ہوئے وہ نکلو اور نحرار اعمال کو دیکھنا ہی تم ملاحظہ کرو جو لوگ غم سے آگاہ اسلام لائے اور تم سے زیادہ اسلام کی کفایت کرنے والے ہیں ان پر نکلو مخدم کیا ہوں غم آخرت کے عمل میں ہو اور جو کام کرو خالص اللہ کے واسطے کرو اور اپنے ساتھ والوں کے ساتھ اچھے باپ کے مانند رہو اور لوگوں کے پوشیدہ اعمال کو ظاہر مت کرو اور ان کے ظاہر حال پر اکفا کرو اور اپنے کام کو ہوشیاری اور کوشش کے ساتھ کیا کرو جب دشمن سے مقابلہ کرو گے مردی سے مقابلہ کرو جب مت اختیار کرو اور تاکد کرو کہ غنیمت میں کوئی خباثت نہ کرے با این بھی کوئی خباثت نہ کرے تو اسکو دیکھنا اور اپنے لوگوں کو وعظ کرو گے تو ہمت ہی مختصر وعظ کرو تم اپنی نفس کو درست رکھو گے تو تمہارے رعایا تم سے تھیکا ہونگے ابن سعد نے حریب فضیل سے روایت کیا ہے کہ ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے جب بنی ہاشم کو نشان باندھکے دئے تو انکو اپنے باطل طلب کئے اور کہے تم جوان ہو اور لوگوں میں نیکی نامی سے مشہور ہو میرا ارادہ یہ ہے کہ تمہارا امتحان کروں اور نکلو تمہارے لوگوں سے دور بھیجوں یا دیکھوں کچھ تم کہے ہو اور والی ہونے سے کس طرح رہتے ہو اگر تم غم کوئی رہو گے تو تم کو اس سے زیادہ منصب دوں گا اگر مدی کرو گے تم کو معزول کروں گا نکلو خالد بن سعید کے کام پر مقرر کیا ہوں پھر بعد اچھو چند نصیحتیں کر کے فرمائے نکلو وصیت کرتا ہوں کہ ابو عبیدہ بن الجراح کے ساتھ درستی سے رہو اسلام میں اپنا مرتبہ جو ہی نکلو معلوم ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمائے ہر امت میں ایک ابن ہوا کرتا ہی اس امت کا امین ابو عبیدہ بن الجراح ہی انکی بزرگی اور اسلام میں جو سبقت ہے کو یاد رکھو اور معاذ بن جبل جس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ جنگوں میں رہے ہیں انکی باسرداری کرو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمائے قیامت کے دن معاذ سب علما سے ایک تیر کے پیر کا مقدار میں قدم رہیگے اور ابو عبیدہ اور معاذ کی تجویز کے سوائے کچھ کام نہ کجھو و دولوں مختار کے ساتھ نیکی کرنے میں قصور نہ کریں گے یزید کہے یا خلیفہ رسول اللہ ان دولوں کے واسطے مجھے جیسی وصیت کئے ہو میرے لئے بھی انکو وصیت فرمائے ابو بکر کہے انکو بھی البتہ تاکید کروں گا یزید کہے اللہ تعالیٰ آپ پر رحم کرے اور اسلام سے آپکو جزا و خیر دے حاکم نے سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ جب ابو عبیدہ کو شام کی طرف بھیجے انکو کہے تمہاری بزرگی اور مرتبہ جو میرے پاس ہے اسکو میں چاہتا ہوں کچھ نکلو معلوم کرو اور قسم ہی اسکی جس کے دست قدرت میں مہربانی جان ہی مہاجرین اور انصار میں کوئی شخص تمہارا نہیں اور نہ یہ نہ یعنی عمر اور عمر کی منزلت میرے پاس سے کم ہی ابن سعد بن عبد الرحمن بن سعید بن ربیع سے روایت کیا ہے کہ ابان بن سعید ابی خدمت ترک کر کے مدینے کو آئے انکو عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ کہے ایسے وقت میں تم خلیفہ کے بے اذن خدمت ترک کر کے جو آئے ہو متا بہن تمہارا

کہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد میں کسی کچھ نہ کروں گا اگر کسی کا کام ملتا تو لوگوں کی مسلسل اور سلام میں ان کی  
سمت نظر کر کے ان کا کام ایسا پھراؤ کہ رضی اللہ عنہ صحابہ مسورت کے کہہ کر جس رکس کو روانہ کروں پتھان بن عباس  
رضی اللہ عنہ کہے ایسے شخص کو روانہ کئے کہ جس کو ہی صلی اللہ علیہ وسلم نے بحرس کی طرف روانہ کئے تھے اس کی اسلام اور  
اطاعت کی جہل لایا تھا اور بحرس والوں میں اور اس میں معروف ایسی ملائیں الحصری رضی اللہ عنہ اس کو پسند کر کے کہے  
اماں بن سعید بن العاص کو حرکت کر کے تھمسا لو کہ رضی اللہ عنہ اس کو قبول کئے اور کہے تو شخص نے اس میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ  
وسلم کے بعد کسی کی عذر داری ہیں کہ اس میں جہل نہ کروں گا اور علاء بن الحصری کو عمل دیکھے بحرس کو روانہ کئے اس سے عذر طلب  
سائیں الی وداوے روایت کیا ہے کہ ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ عمرو بن العاص کو لکھتے تھے میں خالد بن الولید کو تنجاری مدد کے  
واسطے روانہ کیا ہوں جو تنجاری اس اوگے لو اس کے ساتھ تم جونی سے جلاؤ اور اسے سرستہ کچھو اور خالد وغیرہ بڑی  
دیا ہوں کہہ کر کے ہم خالد کے لئے مشورہ کچھ کام نہ کرنا اور ہم لوگوں سے مسورت لیکے ہر ایک کام کیا کروا کا خلاف  
کرو اس سے جلد عبد الحمید بن جعفر سے وہ اسے مانتے رواں کیا ہے کہ ابو بکر رضی اللہ عنہ عمرو بن العاص کو فرماں ملک و عذر داری  
دیا ہوں ملی اور عذر نہ اور قصاص کے عام فیلوں پر اور دو سر عروں پر جو وہاں ہیں ہم حشر سے گدہ گئے تو ان کو  
جہاد کے واسطے ترغیب دو جسے عمار اہل ہو گا اس کی سواری اور حرج مقرر کرو اور اسے سرفی کرو اور ہر فیلو کو ان کے  
مرتے سے علاء بن رکھو اس سے جلد محمد بن ابراہیم بن الحارثی سے رواں کیا ہے کہ ابو بکر رضی اللہ عنہ خالد بن سعید کو جعفر بن  
کئے ان کے لئے سر جیل جس سے کو جویر لے کر تھے ماکہ کئے کہ خالد بن سعید بن نظر رکھو اگر خالد بن سعید بن روالی ہو کے جاؤ وہ مجھ کا  
رہایت کے تقدیر کرنا مسطور رہتا اس سے زیادہ ہم ان کی عادت کے اسلام میں ان کا مرتبہ جو تھا ان کو معلوم ہی اور رسول اللہ صلی  
علیہ وسلم کی قاتل ہوتے وقت خالد ان کی طرف سے غافل تھے میں بھی ان کو خدمت دیا تھا حضرت عمار بن ابی ایمن کے حق میں تہرہ  
عرص میں ان کو ہمارا کیا کہ ہم اس کے ساتھ جانا چاہتے ہیں سو جاؤ انھوں نے اسے جھڑپے کے سامنے نہ جانے کے بعد  
سامنے جانا قبول کئے ملک و مہربانی صاحب سے مسور لیے کی احتیاج ہو تو اول ابو عیینہ بن الحراح اور معاذ بن جبل مشورت کرو  
ان کے بعد خالد بن سعید کی مای لو وہ ملک و ہتر باس کہیں گے اسے تویر نہ کر کے اسی راہی سے کچھ کرتے تھے یا جوئی اس کے بارہ کسی کڑ  
سے در و حاکم مسد کر کے اور ابو نعیم اور اس عسا کر نے خالد بن سعید بن عمرو بن سعید بن العاص سے رواں کیا ہے کہ  
اپنے ماہ سے روایت کیا ہے کہ ایسے صحاباں خالد اور اماں اور عمرو بن عبد بن سعید بن العاص کے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ  
وسلم کی وفا کی جہل سے کہ اپنی عذر داریاں چھوڑ کے آئے ابو بکر رضی اللہ عنہ فرماں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اعمال سے  
دو سر کو مل لیں ہیں جاتا وہ کہ ہم کسی کا عمل میں کرتے پھر تمام کی طرف گئے اور مستہ ہند ہوئے ہفتی نے عہد  
میں عام سے رواں کیا ہے کہ عمرو بن العاص اور تر جیل جس سے دونوں تمام کی راہ میں بیاق کا سر کا گئے میرے ساتھ

ابوبکر رضی اللہ عنہ کے پاس روانہ کئے ابوبکر کے پاس چہرہ آیا تو ناخوش ہوئے عقبہ کہے یا خلیفہ رسول اللہ کفار ہمارے ساتھ  
ایسا ہی کرتے ہیں ابوبکر رضی اللہ عنہ فرما تم فارسی اور روم کی سمت یہ چلتے ہو اسے میرا پاس کسی کا سر نہ لاؤ خبر کرنا  
اور خط لکھنا بھیجنا میری اور عبدالرزاق اور یحییٰ سنن میں معمر سے روایت کئے ہیں وہ نہر حمری سے روایت کیا ہے کہ نبی صلی اللہ  
علیہ وسلم کے پاس کسی کا سر کاٹنے لائے ابوبکر رضی اللہ عنہ کے پاس کاس کاٹنے لائے تب ابوبکر رضی اللہ عنہ تا کہ کہنے کہ رسول  
صلی اللہ علیہ وسلم کے مدینے میں مردار سر نہ لاویں اور یحییٰ سنن میں معاویہ بن نجیح سے روایت کیا ہے کہ ہم ابوبکر رضی اللہ عنہ  
پاس تھے اپنے منبر پر سوار ہو کے اللہ تعالیٰ کا حمد و ثنا کر فرمائی کہ بطریق کا کاس کاٹنے ہمارے پاس نہیں بھیجنے کی ہکو جیسا  
نہ تھی یہ طریقہ عجم کا ہی ابولنعیم روایت کیا ہے کہ ابوبکر رضی اللہ عنہ کو کہے یا خلیفہ رسول اللہ ابوبکر رضی اللہ عنہ کیوں نہیں  
تو کہے میں ان کا مرتبہ جانتا ہوں لیکن ابوبکر دنیا کے کاموں سے ناپاک کرنا مجھے خوش نہیں آتا امام احمد اور رمزی کتاب الزیلع میں  
بن محمد سے روایت کئے ہیں کہ ابوبکر نے کچھ تقسیم سو سب لوگوں کو برابر بانٹے عمر رضی اللہ عنہ انکو کہے یا خلیفہ رسول اللہ  
بدریوں کو اور دوسروں کو تقسیم کیا برابر کرتے ہو آفرمائے دنیا بلاغ ہی یعنی نوشہ اور حبس بلاغ بن کشایش ہو وہ بہتر ہو  
اللہ کے یہاں جو اجر ملیگا اس میں انکی فضیلت ہے عبدالرزاق اور ابن ابی شیبہ اور ابن جریج نے عروہ سے روایت کئے ہیں کہ  
خالد بن الولید رضی اللہ عنہ چند مرتبہ نکو آتش میں جلائے عمر رضی اللہ عنہ ابوبکر رضی اللہ عنہ کو کہے یہ شخص جو لوگوں کو اللہ کے  
عذاب کی مانند عذاب دیا ہے کیا جھوٹ دیتے ہو تب ابوبکر کہے اللہ تعالیٰ نے مشرکوں پر تلوار کو کھینچا میں انکو نیام نہ کرو نگاہن  
ابن شیبہ اور حسن بن سفیان اور ہزار اور یحییٰ سنن میں معمر سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ  
وسلم کی وفات ہوئی اور ابوبکر رضی اللہ عنہ کے پاس حجر بن مال آیا تو ابوبکر رضی اللہ عنہ کہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر اگر  
کسی کا قرض ہو یا کسی سے کچھ وعدہ کئے ہوں تو اٹھکے اُسکو لیوے پھر حاضر رضی اللہ عنہ کھڑے ہو کے کہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ  
وسلم فرماتے تھے اگر حجر بن مال آوے اتنا کچھ دوں گا اور ہاتھوں سے تین بار اتار دے کہے تھے ابوبکر رضی اللہ عنہ کہ تمھارا تو  
پچھڑا ہوا تو پاسو درہم ہو ابوبکر کہے ایک ناز درہم بھی انکو گن دو پھر دوسرے لوگوں کو نو دس دس درہم بانٹے اور کہے رسول اللہ  
علیہ وسلم لوگوں جو وعدہ کئے تھے اُسکو دیا ہوں دس سال مل جائیگا ابانے لوگوں کو بے بس درہم دے کچھ افروز دھ گیا کہ  
غلاموں کو یا بیچ درہم دے اور فرما تمھارا دس ہاں تمھارا کام کرے ہیں اس لئے انکو بھی انعام دیا صحابہ کہے مہاجرین و انصا  
اسلام میں سبقت کئے تھے اور انکا مرتبہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس انھیں انکا مرتبہ کے دیکھنے افروز دیا جاتے ابوبکر رضی اللہ  
عنہ کہے انکو اللہ تعالیٰ اجر دے گا اس معاش میں کم و زیادہ دے سکتے ہو ابوبکر رضی اللہ عنہ اپنی حکومت میں  
یونہی دے سنہ تیرہھ من جمادی الآخرہ کی چند راتیں باقی تھیں کہ ابوبکر کی وفات ہوئی اور عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ خلیفہ ہوئے  
اور فوج بہت سی ہوئی مال بہت آیا نبی عمر رضی اللہ عنہ کہے ابوبکر اسکی تقسیم طور سے کیا کرتے تھے اور میں دوسری



طرح سے کرو چکا جس میں صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تیرا بیٹے کا فرسٹ جنگ کے ساتھ ہوا کہ وہ اس کے ساتھ حوایت جنگ  
 ہر مہاجرین انصار کو بلانے لگے ان کو ملتا پہنچ ہزار درم معرکہ اور خود من خاص ہریش لکھن ان کا اسلام ساقی تھا  
 ان کو سالیانہ حار ہزار درم مقرر کیے اور صلی اللہ علیہ وسلم نے فی وقت سالانہ ہزار درم حر کے مگر صدہ درجہ کو  
 تجھے تجھے ہزار سالیانہ بھرا لے دے دونوں بی بیوں کو قول کہ عمر رضی اللہ عنہ کے دوسری بی بی ہاں عرب کی بھینس لے  
 لے واسطے زیادہ مقرر کیا ہوں وہ کہیں ایسا نہیں بلکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ان کو جو قیمت تھی اس لئے مقرر کر کے  
 اور وہ قیمت بکو بھی حاصل یعنی عمر رضی اللہ عنہ سمجھ کے ان کو بھی مار دھ ہزار معرکہ اور عباس رضی اللہ عنہ کو مار دھ ہزار سالانہ  
 مقرر کیے اور اسامہ بن زید کو حار ہزار اور عبداللہ بن عمر کو ہزار عبداللہ کے اسامہ کو بیس سے ایک ہزار ترہک کر کے  
 میرے لگو جو فصلت تھی ان کے ماکو بھی ہنس بھی اور مجھے جو فصلت ہیں سام کو بھی وہ فصلت ہیں عمر رضی اللہ  
 عنہ کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ماس سے ماسیت اسامہ کے ماس سے ماسیت اور بیس سے اسامہ زیادہ دوسرے  
 اور جس حسین رضی اللہ عنہ کا مرتبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ماس سے ماسیت ہے ہر ایک کو بیس ہزار معرکہ مہاروں  
 انصار کے فرمد و کو دو ہزار معرکہ عمر رضی اللہ عنہ کی کو بیس دیکھ کے کہہ ان کو اور ان کے زیادہ کرو تھیں محمد بن عبداللہ  
 رحمتش نے لے کر ماکو جو فصلت تھی عمر رضی اللہ عنہ کی ماکو بھی ہنس بھی اور مجھے جو فصلت ہیں ان کو بھی فصلت  
 ہیں عمر رضی اللہ عنہ کے ان کے ماسیت کے الو سلمہ تھے نظر کر کے ماس دو ہزار مقرر کیا اور ان کی والدہ کو دیکھے ایک لے اور ساڈا کا  
 اگر ان کی والدہ کی سے فقاری اللہ ہوئی تو ماکو بھی ایک ہزار زیادہ کر دنا اور اہل مکہ وغیرہ کو آٹھ آٹھ سو مقرر کیے طلحہ رضی اللہ  
 عنہ فرمد عثمان کو لے آئے اس کو آٹھ معرکہ نصر بن انس کو دیکھ کے کہہ ان کو دو ہزار معرکہ وطلحہ کے اس کے برابر والے کو بیس  
 لانا اور ان کو آٹھ سو مقرر کر کے اس کو دو ہزار کوں کئے عمر کے ہسکا ماکو بھی اٹھ دن ملے یوحنا رسول اللہ صلی اللہ  
 علیہ وسلم کا حال ہی میں لولا معلوم ہیں شاید مار بیٹے ہوں اٹھ ای بلو کر کھچ لیا اور پیام تو تہذالا اور لولا اگر  
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ملے گئے کیا اللہ تعالیٰ تو رمدہ ہی مرہا نہیں بھرا سا حنا گیا کہ مارا گیا اور وہ یعنی عثمان طلحہ  
 حکمہ مکرمان حرا تھا اس سعداء الوعد کا اللہ ہوا میں اور اس انی سے ماسی قرف سے حومولی عبدالرحمن بن الحارث  
 بن ہشام کا تھا روایت کے میں کہ الوکر مدنی رضی اللہ عنہ کچھ مال تقسیم کئے اس میں صاحب کو حسان دے دے بھی انا دے  
 اس انی تینہ رہی سے روایہ کیا ہے کہ اس اس کے والوں سے حومت سے میں بھی الوکر اور عمر اور عثمان رضی اللہ عنہم  
 کسی ہیں سنا کہ صدہ دھرائے ہوں لیکن ہر سال صدہ وصول کرے عالم کو کھینچتے حواہ ورج سالی رہا مانگ سالی  
 کیونکہ ان کا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سب سے انی تینہ عمر سے روایہ کیا ہے کہ الوکر اور عمر  
 رضی اللہ عنہما اس شخص کو جو عیم کے مال میں رقبہ کر ماسو مارا رتے اور سر کے مال اور تہذالا حواہ مدھوائے اور بھکا

تمام ہوا سو اکیسواں کے جلا دیتے اور مسلمانوں کے ساتھ غنیمت سے اُسکو حصہ نہیں دیتے یہی سنی سنن میں عام ہر ضمرہ  
روایت کیا ہے علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سلم کی وفات کے بعد مرتد ہوا اور صلح بر راضی نہ ہوا ابو بکر رضی اللہ عنہ اُسکو کہتے  
نیر کے قبول کرو گا مگر سلم مخزبہ یا حرب مجلیہ بوجہ اسلام مخزبہ کیا ہی ابو بکر رضی اللہ عنہ کہے تم کو اہی دینا کہ ہمارے کو گت جو مقتول  
ہو جنگ میں ہیں اور ہمارے کو گت جو قتل ہو دوزخ میں اور ہمارے قتلوں کی دیت تم دیا جائے اور ہمارے قتلوں کی دیت  
ہم نہیں دیو گے اس ابتر جزری نہایہ میں لکھا ہی سلم مخزبہ کا معنی وہ صلح جو ذلت کی ساتھ ہوا اور حرب مجلیہ کا معنی وہ جنگ  
جو اُس میں جلا وطن ہو ابو بکر قرانی اور یہی سنن میں طارق بن شہاب سے روایت کئے ہیں اور غطفان کے قبیلوں بڑا  
وفا ابو بکر رضی اللہ عنہ کی یاس صلح کے لئے آئی ابو بکر رضی اللہ عنہ انکو فرمائے کہ حرب مجلیہ یا سلم مخزبہ اختیار کرو دیکھے حرب  
نبیلہ تو ہم جانتے ہیں یہ سلم مخزبہ کیا ہی ابو بکر رضی اللہ عنہ کہے تم اپنی سلاح اور کھوڑے ہمو دے ڈالو اور ہمارا مال جو ہم جیتے  
ہیں وہ ہمارے لئے غنیمت ہی اور ہمارا مال جو تم لئے ہو اُسکو پھیر دیو اور ہمارے کو گت جو قتل ہو ہیں تم انکی دیت دو ہم تمہارے  
مقتولوں کی دیت نہیں دیو گے اور ہمارے مقتولان ہست میں ہیں اور ہمارے دوزخ میں اور تم اپنے لوگوں کو ترک کے کے اونٹوں کی  
دموں کے پیچھے پھرنانا کہ اللہ تعالیٰ اپنے نبی کے خلیفہ کو اور مہاجرین کو ایک امیر دکھاو جس سے تمہاری معذرت قبول کرے عرض فرمائی  
عنہ کہ آئیے یہہ تجو ترکے ہو لیکن میں دوسری تجو بز کیا ہوں سو کہتا ہوں وہ جو کہے سلاح اور کھوڑے ہمو دے ڈالو اچھی بات  
ہی اور وہ جو کہے اپنے لوگوں کو ترک کر کے اونٹوں کی دموں کی پیچھے پھرنانا کہ اللہ تعالیٰ اپنے نبی کے خلیفہ کو اور مہاجرین کو دکھا  
ایک امیر جس سے انکی معذرت قبول کرے اچھی بات ہی اور ہم انکا مال جو لئے ہیں وہ غنیمت ہی اور وکھولے سو پھیر دینا  
بھی اچھی بات ہی اور ہمارے مقتولان ہست میں ہیں اور انکے دوزخ میں سو مات بھی ہر ہی اور وہ جو کہے ہمارے مقتولوں کی دیت  
دینا سو اسانہیں کہونکہ ہمارے کو اللہ تعالیٰ کی راہ میں جان دے ہیں انکی دیت لسا انکا اجر اللہ تعالیٰ کے پاس ہی عرض فرمائی  
جو کہے تمام صحابہ اُسکو پسند اس ترین جو آتا ہی کہ اُنہ سلاح اور کھوڑے چھین لینا اس لئے ہی انکو پھر جنگ کرنے قوت مافی  
اور مسلمانوں کو اللہ اطمینان حاصل ہو انکا مال غنیمت ہی اُسکا معنی یہہ ہی کہ غنیمت کو جس طرح پر تقسیم کرتے ہیں اُسکو  
بھی اُسی طور سے تقسیم کریں اور انکو واپس دینا اور لوگ جو کچھ مسلمانوں نے شکر سے جنگ کے وقت دستیاب کئے ہیں  
اُسکو پھر دینا اور انکے مقتولان دوزخ میں اُس سے مراد یہہ کہ واقف کر کریں ہم ناحق پر تھے اور انکے مقتولوں کی دیت دینا مسلمانوں  
نہیں کہونکہ ہمارے کی حالت میں ہو ہیں اور اونٹوں کی دموں کی پیچھے پھرنابعدی و لوگ اونٹوں کو چرایا کرنا کیونکہ سلاح اُنہ  
جس جین لیویں انکی معینت کے واسطے کچھ نہیں ہوتا پھر اونٹوں کو چرایا کہ اپنی شکم پروری کریں اور ایک دیکھا وے کہ  
جس سے انکی معذرت قبول کریں یعنی انکا توبہ ظاہر ہوں اور اسلام پر قائم ہو سو سب کو معلوم ہوں امام شافعی اور یحییٰ  
ابن سنن میں یزید بن عبد اللہ بن مسیب سے روایت کئے ہیں ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے عکر بن ابی جہل رضی اللہ عنہ کے



صبح کو ہوئی بیعت کے بعد اپنے علی اور عباس رضی اللہ عنہما کو حکم کئے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی تجہیر و تکفین کریں چہاڑنے کے  
 شب کو دفن سے فراغت پابو بکر کی بیعت کا بیان مفصلاً گذر چکا ابوبکر صدیق آپ خلیفہ ہو سوسپہا حکم ہی کئے کہ لوگوں  
 میں منادی کر دو کہ اسامہ بن زید کے ساتھ جو لوگ جانے کے لئے مستعد ہو تھے وہ جا کے جُوف میں حوث لکڑی کا گاہ چلی حاضر  
 ہو وین اور اسامہ رضی اللہ عنہ کو فرمائے ہو جب حکم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے شام کے علاقے میں جہان کہن بن  
 حارثہ اور جعفر بن ابی طالب اور عبداللہ بن رواحہ شہید ہو چکے تھے ان قوم کو غارت کرو مہوز لکڑی روانہ نہیں ہوا  
 تھا خبر آئی کہ اطراف کے لوگ عام مرتد ہو گئے اور کئی لوگ لکڑی کو دینے میں استاد گئی کئے ہیں مکہ اور مدینہ اور طائف  
 کے سوائے تمام ملکوں میں جمعہ کی نماز موقوف ہو گئی مکہ کے لوگوں میں بھی اضطراب ہو گیا تھا اور عتاب بن اسید رضی اللہ  
 عنہ جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے عامل تھے چھپ گئے تب سہیل بن عمر رضی اللہ عنہ نے خطبہ پڑھنے سے لوگ اسلام  
 فایم رہے سہیل کے خطبے کا مضمون ابوبکر رضی اللہ عنہ کے خطبے کے قریب قریب تھا اور طائف کے لوگ بھی اسلام پر نابت  
 تھے اور بحرین کے علاقے میں جو اٹانام ایک شہر تھا وہاں کے لوگ بھی اول بدل گئے پھر اسلام پر نابت رہے غامد  
 فایم کئے غرض دین کی کیفیت سننے اکثر صحابہ کہنے لگے اس کے لکڑی کو روانہ کرنا ابوبکر رضی اللہ عنہ انکا کہا نہ مانے جسے  
 مبالغے سے لکڑی کو روانہ کئے اور کہ جس کا نام جان والوں میں داخل تھا اگر وہ نہ جاوے تو اس کو پیادہ باجلا تا ہوا لشکر  
 بھیجو اوگیا پھر تمام لوگ روانہ ہوئے بیان ان احکام کا جو ابوبکر فرمائے تھے سابق کے جس میں لکڑی کو روانہ ہوا اسامہ کے ساتھ نہیں ہوا  
 پیادہ اور ایک ہزار سوار تھے عرب کے جس قبیلے پر سے گذرتے تو وہ کہتے ان قوم میں اگر قوت و شوکت نہ ہونی تو لشکر  
 روانہ کرتے اور فوج کا رعب اُن پر ہو جاتا اور اُنکے فوج والوں سے ملنا کرتے غرض بڑے بڑے کر کے قضاۃ پر جہنم کی  
 قوم پر ہوتے ہوئے وادی القریٰ کو پہنچے وہاں سے ایک چاسوس کو بنی عذرہ کی قوم والا جس کا نام حُریت تھا اپنی لڑی  
 پر سوار کر کے روانہ کئے اُس نے اُنکا کو پہنچ کر خبر لایا کہ مخالف کے لوگ غلامین اُن پر جلد پہنچا اسلام کا لشکر آتا  
 دو منزل تھا بنی حنظل کے انکو غارت کیا اور مدینہ کو مراجع کیا جالیہ روز با روز کے عرصے میں لکڑی مدینہ کو لایا  
 اور ربیع الاول کے آخری دنوں میں اسوٰء عسسیٰ کی قتل کی خبر آئی اُسکا نام عبلہ بن کعب بن غوث تھا اُسکی کیفیت  
 یہ ہے جب تک یمن میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے باذان حکومت کرتا تھا اسوٰء عسسیٰ اسلام لائے تھا جب  
 باذان کا انتقال ہوا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم چند عمال کو یمن کی طرف روانہ کئے چنانچہ بخران کی حکومت عمرو بن حرم کے  
 حوالے کئے اور خالد بن سعید بن العاص کو بخران اور ریدہ کے درمیان کے سہرو نکا والی کئے اور عامر بن سہل کو ہمدان کا  
 حاکم کئے اور صنعاء کی ناظمی جو دارالملك بن کئی شہرین باذان کو دئے اور ابو موسیٰ اشعری کو امامت پر نصب کئے اور زباد  
 بن لبید انصاری کو حضرموت کی حکومت پر مقرر فرمائے اور چند مواضع کے بندوبست کے واسطے عکاشہ بن ثور اور مہاجر

اس کی

اس کی

رانی امیر کو معصوم کے اور معادس جل کو مہا کی قصاص دیکھی صلی اللہ علیہ وسلم کے آخری دنوں میں اسود و دعوی ہو گیا  
 وہ تمہیں کاہن تھا کوئی جس کا تاج تھا شہید عیسیٰ و عیسیٰ کے لوگوں کو راہ حق سے ہٹا دینا کا قتل ہکا ماح  
 ہوا اور قیسر سے عیسیٰ کی موت جو عمر کے دس سو تھیں اُس کو اپنا سپاہی لار کا اور بریں برسا دیا مہارور و رور ہکا کام  
 ترقی پائے لگا حسنی آتس کی جنگیاں راتی ہیں ساتھ سو آدمی جمع کر کے صعا کی طرف متوجہ ہوا شہر سادان اس سے  
 کیا اساجنگ میں شہر تہر تہر ہوا اور اسود صعا رسلط ہو کے شہر کی عورت حسن کا نام لگا رہا اور بہت شہید ہو گئے  
 کما وہ بی بی اسلام بر تات بھی اسکے حجرے بھائی میرور کو اور داد و سامی الکت شخص کو مس جس جو عجمی لوگ تھے  
 اکا سردار کیا او میں کی امام ولایت کو مس کر کے متوجہ ہوا اور صلی اللہ علیہ وسلم کے عامل کو خط لکھا کہ تم لوگ اٹھا کر  
 لئے ہو سو ہمارے متاعیت کرو سمار ملک کا محصول جو جمع کرتے ہو چکو پھر دو معادس جل صلی اللہ علیہ وسلم سے کل  
 ابو موسیٰ اشعری کے ماس گئے وے دونوں ملے حرم موت کو آئے اور عروس حرم اور خالد بن سعد میں کو رک کے  
 مدینہ کی طرف کل گئے تم میں اسود کے ہاتھ آتا مسلمان جو وہاں تھے ظاہر میں اس کے مالموں کے ساتھ تھت کئے اور  
 بہت لوگ تھے تہر ہو گئے ہر حر حرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو تہی ہاں کے مسلمان کو خط لکھے اور اُس کا اب کے  
 مل کر کے کی ترعیث و شامہ حصر کا مس کو حب ہا معادس جل صلی اللہ علیہ وسلم کے مل کی طرف متوجہ ہوا اور  
 کام میں ہا سبھی کو ترش کرنے لگے حادس جل و ہاں الکت عورت کو کچل گئے تھے حکام مکتہ بھائی السکون کے  
 میلے والی اس کے سست اس میلے کے امام لوگ معاد کے تابع ہوئے اور سب ملے قس بن عدیہ کے ماس جل میں بر  
 مکتوج بھی کہتے تھے گئے وہ اسود کا سیلا لاد بھا اور ان امام میں اسود ہر شہر حھا ہوا تھا اور فیروز دہلی اور داد و دعوی  
 اسود سے ہر دل بھے ان کے ہاں حاکم اسود کو مارنے کی بات ایسے کہے وے موم مسلمانوں کی مات گونا جی دھا  
 حاکم مول کئے اور اُس طرح مارے ہر سق ہوئے اسود کا سطاں اسکو اس باب ر مطاع کیا اسود کو ملوں کے کہا ای  
 میں دیکھ میرا رستہ کیا کہا ہی مس لو لاکا کہا ہی تو اسود نے کہا لو لاکا ہی مس کو لوے اسی عرب ماحت عرب میں سر رابر  
 ہوا تو اب تہر ادس ہوا اور تہر ملک چھ لئے کا ادادہ رکھتا سی اور دل میں مصمم کہا ہی کہ تجھے و ما دیوے اور رستہ  
 کہا ہی ای اسود ای اسو میں کا سر ادا دے پھر اُس کے بعد مجھے کچھ اندسہ ہاں مس لو لاکا ہی اسود مجھے تیری قسم کو میر  
 جی پاس ہاں سر رگ ہی میں اپنے دل میں ایسی بات کرونگا اسود لو لاکا میں ہاں سمجھا کہ فرشتہ جھوٹھہ لو لاکا ہو لکس لو لاکا  
 دل میں جو خیال کیا تھا اس سے نو کیا ہی عرض مس دہا سے کل کے فرور اور داد و دعوی کے ماس آتا اور ہر ماحر الے ماکا  
 وے کہے تو حردار رہا اور ہم سب کو اُس کا ہاں ایستہ ہی پھر مہرہ تموں ستورس کر کے لگے کہ اس عرب سے اسوداں  
 تیوں کو ملو اچھی ماحت کے دوسرے گئے لو کہاں ماکو ای عرب اس حھی تمہاری اہم کیا مایں ہیں جو مجھ کو تھتھے ہئے

بولے اب ہماری تنقید نہ خائف کر بولا انکے بار بھی ایسی بات تمھاری مجھے معلوم ہو تو تمکو قتل کرونگا پھر اُسے لوگ کے پاس  
 کھلے اسود کو ان لوگوں سے نہایت اندیشہ ہوا انکو بھی اُس سے برا خوف تھا اسی اندیشے میں تھے کہ انکو جو انکے حاکم عامر بن نہر اور ذو  
 طیم اور ذو کلاع وغیرہ میں کے امر کے خطوط لائے لکھے تھے کہ چاکر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے یہاں خطوط آئے ہیں ہم تمھارے  
 تابع اور اسود قتل پر تمھارے شریک ہیں پھر میرے اسود کی عورت لڑا پاس گیا اسکو بولا اسود خوف کرتا ہی سو لو دیکھ  
 جکی تیرے شوہر کو قتل کیا اور عورتوں کو رسوا کیا تو اُس کی کچھ تہمتیں بولی تمھارا کیا ارادہ ہی نہیں بولا اسکو یہاں سے اخراج کرنا لڑا  
 کہی اُسکو قتل کیوں نہ کرنا فیروز بولا یہ بات ہو سکے تو بہت مناسب لڑا کہی ایسا بد شخص کوئی نہ ہوگا اللہ کا حق کچھ ادا نہیں کرتا  
 اور کسی حرام کام سے اپنے تئیں نہیں بچاتا مجھے اُس سے نہایت بغض ہی اُسکو قتل کرنا بہتر ہی تم اس بات کا جب عزم کرو گے  
 تو مجھے اطلاع دو قیس وہاں سے نکلتے ہی دیکھا کہ فیروز اور داؤد یہ اُس کا انتظار کر رہے ہیں ہنوز اُسے کچھ کلمہ کلام ہوا نہیں  
 تھا کہ اُس میں اسود نے قبر کو طلب کیا قیس اپنی قوم کے دس شخص کو ساتھ لیکر اُسکے پاس گیا یہ لوگ اُسے سے اسود قیس پر کچھ  
 دست درازی نہ کر سکا مگر بولا میں تجھے سمجھ بات بولتا ہوں اور تو مجھے جھٹھلاتا ہی فرشتہ کہنا ہی ای اسود امی اسود  
 تو اگر قیس کو نہ مار تو وہ تیری گردن مارے گا قبر سمجھا کہ اب اپنے کو یقیناً قتل کرتا ہی سو جواب دیا تو تو رسول اللہ ہی میں تھے کیسا  
 قتل کرونگا ہر روز درانے سے مجھے ایک ہی بار قتل کرنا بہتر ہی اسود کو اسیر رحم آیا سو بولا اب قیس نے اپنے لوگ میں لے  
 بولا ایسی باجلی اپنا کام جلد کرو یہ لوگ اسود کے دروازے پر کھڑے ہو کے مشورت کرنے تھے کہ اسود نکلا وہاں گے  
 اونٹ قریب کے جمع تھے انکے پاس لے لے کھینچ دیا جانورن کو اُس باس کھڑا کیا تمام جانور چپکے کھڑے ہو کر کسی کو  
 نہ بانڈھکے سب کو سخر کیا اُس خط سے کوئی جانور نہ سرکا اور تمام ہاتھ بانوں جھار کے سر ہوئے قیس کہا یہ دیکھ کے مجھے نہایت  
 اندیشہ ہوا پھر اسود فیروز کو بولا ای فیروز تجھے بھی ایسا ہی ان جانورن کے مانند مار دالتا ہوں فیروز بولا تم ہماری ہن  
 نکاح کئے اور عجمیوں کا چاکر بنائے اگر تم ہمارے مقتدا نہ ہو تو بھی ہم ہمارا حصہ جو تم سے ملتا ہی اُس کو فروخت نہ کرتے  
 اپنے ہماری دنیا اور آخرت کی خوبی تم سے حاصل ہی تم جھوٹی اخبار سننے کے ہم بدلانا لینا اُس خوش ہو کے اُس کو کہا گوشت  
 تقسیم کر دے فیروز گوشت کی تقسیم کر کے جلد گیا تو ایک شخص فیروز کے قتل کرنے پر اسود کو ترغیب دیا تھا اور ہنوا اُس کو  
 کہنا تھا انشاء اللہ میں صباں فیروز اور اُسکے ساتھ والوں کو قتل کرونگا صبح ہوتی ہی تو انکو میرا باس حاضر کر یہ کہ پھر کر  
 دیکھا تو فیروز کھڑا ہوا ہی اسود پوچھا کیا ہی فیروز بولا گوشت کی تقسیم کر دیا پھر اسود اپنے گھر میں گیا اور فیروز اپنے  
 لوگوں کے پاس لے یہ کیفیت بیان کیا سب اُس کی عورت سے مشورت کر فیروز اُس کی عورت کے باس جاکے تجویز پوچھا وہ  
 بولی اُس کے گھر کے گرد و پیش نگاہبان بیٹھے ہیں ہر گاہ جو کی در رکھا ہی مگر اس گھر کے پیچھے نگاہبان نہیں اس گھر کی منیجہ فلانے  
 راستے کی طرف ایک رات ہوتی وہاں کے دیوار کو تم نقب لگا کے آو اور اُسکو قتل کرو اور میں اس گھر میں شب کو چراغ روشن

رکتی ہوں جب ضرورت پڑے گا تو اسود لولا لو کا ہی کو مرے گھر میں لانا اور اس کے سر پر اُنہوڑا موی بکھل بھاڑ دیکھ  
 مار ڈالنا کر کے اس کی عورت کا سنے لگی اور لولی میرا جگر بھائی میرے سے ملے لیا تھا گیا اس کو مافا لالہ ہی لولا ماسوس ج  
 سے خاطر سے اس کے چھوڑ دیا میرا لوگوں کے پاس لگے یہ کہیت ساں کیا اور لولا اب ایسے کام میں جلدی کر رہا  
 مقرب ہوئے کہ کیا کر رہی ہیں اس کی عورت کہلا بھیجی مے سگے چٹ اور جس کام پر عزم کئے ہو اس پر تائب ہو کے کام  
 لانا اور اگر ضرورت پڑے اس کی شخص عورت سے کر لیا اور اس گھر میں جا کے اندر سے اول بھگیا تا ماہر سے بھگتا آماں  
 ہو و بھر بھرت پوری کر کے گھر میں گھسے دیکھے حراغ ایک کوئلے کے پیچے رہا تھا ضرورت حراغ اٹھا لیا اور ہود کو دیکھا مگر  
 کھنڈے سو مای اور کھنڈے کی گندگی سے اُس کا دل جھٹا ہوا ہی اور لسانی کے حور لے مار رہی اور عورت اس کے پاس بھی  
 ہی ضرورت کو دیکھے ہی اسود کو اس کا ستی طاں ہسیار کر دیا اسود لولا میرا تو میرا پیچھے کون چاہی میرا جانا اگر اس کے  
 چھوڑ دلوں کو چھوڑا اور ابی عورت کو مار دالہ ہی جلدی سے ملو اور اس کے حلق میں روکے اسے گر گئے اس کی مٹھ کر کے  
 دانا اور اس کو مل کا دھت کے حاما حاما لوگوں کو اطلاع کرے عورت بھی اس کو ہور مل میں کہا ہی اس کا اس کی لولی  
 لولی اس کا کام مام نہ کر کے ٹھہرے عورت کو چھوڑ کے اس کو کسا حاتا ہی ضرورت لولا میرا بھہ والوں کو اطلاع کر کے آتا ہوں پھر  
 دونوں شخص کو حاکم اطلاع کیا ماموں شخص ملے آئے اور ہٹکا سر کا ماحلہ اس کا ستان اس کو حرکت دیا اس نے اضطرا  
 کما اور ہہ ماموں شخص کا جھڑپہ سے تھکے شخص اس کی مٹھ ہر جھڑپہ کے دانا اور اس کی عورت سر کے مال کھینچ کے مگر ملی سے  
 کاکے کچھ بولنا جا عورت اس کے ہہ کو حادہ سے گئی اور قتل شخص کا سر لیا اسود کتی گائے کی اتند تری آوار سے بچارے لگا  
 نگا ہماں اس کی صدا سے کئے دورے اے عورت کو چاکے پوچھے ہہ کہا آوار ہی لولی ہی پر وحی ہوتی ہی سو آوار کر رہی پھر  
 لوگ طا کے اسے معام پر پیچھے ضرورت اور ماس اور دادہ ماموں ملے کھڑے لگے کہ اس کے مرنے کی خبر لوگوں کو کس طرح  
 اطلاع کریں آخر یہ تجو پھر پھر صبح ہو ہی مسلمانوں کے سعادو مقرر کئے تھے اس طور سے کا مالدادان صاحب صبح  
 صادق ہوئی دادو مسلمانوں کے سعاد کو پکارا پھر مسلمان اور کافر سگے گھر لائے اور گناہاں آگے گھر کو احاطہ کر لے پھر  
 اداں دانا اسود کے سوار پہنکے اس کے دروازہ پر جمع ہوئے جس کا کہہا ہے محمد رسول اللہ اور عیلا عمو مایا بکا  
 سر گھر سے بھاگا ہہ دیکھ کر اس کے لوگ بھاگے اور مسلمان کو مل کر لے لگے اسلام آشکار ہوا کھڑو ستدہ اور سی علی اللہ علیہ  
 وسلم کے عمال ایسے حدموں رجوع کئے اور حدموں شخص اس میں لہر ہوئے واسطے احتلا کے لگے آخر سمجھوں ہیں یہ لعلان کا  
 کہ معادس جل کو والی کھنڈے سو معاد لوگوں کے ساتھ مارتہ رہے لگے اور یہ کھنڈے سی صلی اللہ علیہ وسلم کو لکھ بھنے دیو کر بھا  
 ہم معاد پر راضی ہو کے انکے بھنے مارتہ رہے لکے سو میں ورمام ہیں ہوئے کہ ہکا حورائی صلی اللہ علیہ وسلم کی وفا ہوئی  
 مھر تار تمام کام میں حل ہو گیا اور ہماں حور حوم حل سے بھنے سو مگر گئے اور میں مرا اضطراب ہوا اللہ تعالیٰ صلی اللہ علیہ



و سلم مینے بن ابی شیبہ کو کہہ دئے کہ آج کی میں اسود کذا مارا گیا ابھی جماعت کا ایک نیک شخص اس کو قتل کیا صحابہ عرض کئے  
یا رسول اللہ وہ کون شخص ہے تو فرمائے فیروز اور کذاب نبوت کے دعویٰ کے بعد میں مہینے بن مارا گیا اور بعضی کہتے ہیں  
چار مہینے بن اور یہ فتح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حیا بن واقع ہوئی لیکن یہ خبر مدینے میں صدیق رضی اللہ عنہ خلیفہ ہو  
بعد آئی اس لئے اس کو صدیق کے فتوحات میں گتے ہیں اور یہ پہلی خوشخبری فتح کی ہی حوصد بن کو پہنچی القصہ جب شکر  
اسامہ کا روانہ ہو چکا مدینے کی اطراف کے اعراب مرتد ہو گئے اور بعضی زکاة دینے میں استادگی کئے اور مدینے پر بخون کے  
شہر کو لوٹنے پر مستعد ہوئے پھر صدیق رضی اللہ عنہ مدینے میں آنے کے راہوں پر علی رضی اور زبیر اور طلحہ اور عتبہ بن ابی وقح  
وغیرہ کو پاس بانی کے واسطے مقرر کئے اور مدینے کے لوگوں کو فرائض میں تمام کافروں سے بھر گئی ہی اور تم بہت قلیل ہو  
معلوم نہیں کفار شب کو آنے میں یا دن کو سو تمام لوگ مسجد میں حاضر ہا کر وہیہ و مرا لعدس و وزہ بن کذرے کے اعراب  
فوج جمع کر کے مدینے پر چلے آئے اور ان کے آدھے لوگ ذوالحسین لگا کے لئے رہے اور آدھے لوگ مدینے کو غارت کرنے کے  
ارادے سے قریب پہنچے نگہبان اسلام کے جو تھے ابوبکر کو ان کے آنے کی خبر دئے ابوبکر رضی اللہ عنہ مسلمانوں کو کہنا بھیجے  
تم ثابت رہو اور ہم غمخاری تک کرتے نہیں مسجد میں جو لوگ جمع تھے ان کو لیکر اونٹوں پر بٹھکے آپ نکلے مرتدوں سے بھاگ گئے  
مسلمان انکا پیچھا کر کے ذوالحسین تک پہنچے وہاں مرتد وٹن اور مسلمانوں میں جنگ ہو ا مرتد شکست پائے اور حمادی الاولی  
میں جو لوگ زکوة نہ دیوینگے کر کے استادگی کئے تھے ان سے جنگ ہو ا قصہ کتا یہی کہ اس وقت غطفان اور طی اور ثبی کے  
قبیلے والے تمام جا کے طلیحہ اسدی پاس جمع ہوئے اور اپنی طرف سے چند شخصوں کے تین مدینے کو روانہ کئے و آگے مدینے کے قریب  
لوگ باں اترے مدینے کے لوگ ان کی خاطر داری کر کے اپنے یہاں اتارے مگر عباس رضی اللہ عنہ کسی کو اپنے پاس آنے نہ دئے غرض  
وے لوگ جو آئے تھے مدینے کے عہدگان کے ساتھ ابوبکر کے یہاں آگے کہنے لگے ہم نماز پڑھینگے لیکن زکوة نہیں دیوینگے ابوبکر کے  
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو جو دیا کرتے تھے اس سے ایک سہی بھی کم کرو گے تو بن تم سے جہاد کرونگا وے لوگ جا کے مدینے  
میں مسلمانوں کی قلت جو تھی بیان کئے اور ان کو جنگ کی ترغیب دئے صحابہ بھی با یکدیگر مشورت کئے آخر سب کی تجویز توفیق  
ہوئی کہ زکوة نہ دینے والوں سے جہاد کرنا اس گفتگو کا بیان کلزار کے چھتویں چین میں مذکور ہوا جب زکوة نہ دینے والوں سے  
جہاد کرنا چھپکا ابوبکر رضی اللہ عنہ مدینے والوں کو لے کے مدینے کے اطراف میں جو اعراب تھے ان پر گئے اعراب نے  
مشکوں میں دم بھر کے پہاڑوں پر سے اترھا دئے اونٹ اس سے چمکے بھاگنے لگے ان میں اتنا تفرق ہو گیا کہ شام ہو  
گیا حال نور کسی کے اختیار میں تھے اور بھاگ کے شب کو مدینے میں گئے اور اعراب سمجھ گئے کہ اب مسلمانوں میں کچھ قوت  
باقی نہ رہی غرض صدیق رضی اللہ عنہ عام شب فوج کو آمادہ کئے اور مدینے میں سنان ضمری کو نائب بنا کر مدینے کے  
راہوں کی حفاظت کے واسطے عبداللہ بن مسعود کو متعین کئے اور آپ فوج لیکر پھل رات کو نکلے اور بورغبار پر نغان بن مخرم کو

اعراب کا بلوہ

مردوں کا جنگ

رکھا و حواریوں کے حوالے سے اس وقت تک کہ وہ چھوڑا اور ان کے معافی سے سوئیں مقروں کو ہر صبح صادق ہنس رہی تھی کہ دونوں جامعین انکی میدان میں مل گئیں پھر مسلمانان کچھ آوارہ کر کے اس میں ملواریا ملے ہوئے آفاست طلوع ہوا کیا حاکم کھار کی سبک ہوئی اور ان کے اکثر حواری مسلمانوں کے چمکے اور صدیق رضی اللہ عنہ انکا چھٹا کرنے دو القصد کو جو مدینہ سے دور تھانہ اپنے اُس صبح سے مسلمانوں کو قوت ہوئی اور کامر و لیل ہو پھر سری زمیناں اور سری عمن سے قریب ہوا جو مسلمان تھے انکو مل کے انکا عمل دیکھ کے دوسرے قیلے والے ایسا ہی کئے انکو مکر رضی اللہ عنہ قسم کھائے کہ جس قیلے والے کو قتل کر دیتے ہیں اُس سے زیادہ انکے لوگ جن کو قتل کرو گا مکر صدیق رضی اللہ عنہ مطہر و مصدق مدینہ سے کو حرات کے اُسی تک مدینہ میں مدی من عام اور معواں اور دررفان کے ہاں سے کوفہ کا مال امانک کے ہاں کی رکوع اول میں الی دوسرے کے ہاں کی وسطہ تب میں اور سرے کے ہاں کی آخر تب میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بن سادہ دل کو ہمارا گدرا تھو کھار رو کر کے بعد اسامہ میں بید فتح لگائے تھو انکو مکر رضی اللہ عنہ ان کو مدینہ سے جیلو کئے اور انکے ساتھ والوں کو بھی مدینہ میں جھوڑ دے ماحالوروں کو آرام ہو اور آس اول جس لوگوں کو دو القصد کو ملے گئے تھے انہیں کو ساتھ لے کے انہماں اور سویدا اور عدنان کو اُسی طور پر رکھ کے بھی بکھلے اور مدینہ کو حاکم امیرق میں اس ہاں ایک جماعت ہی عمن کی اور سری دیباں کی اور انکے مکر ہی ہی کما کی مع تھی ایسے جنگ کئے اور مخالفوں کو ہرمت دیاں حطہ ہوا پھر اور صدیق رضی اللہ عنہ اُسر ق میں حیدر و را فامب کئے اور سری دیباں کے ملکوں کو اپنے نصیب میں لا اور فرمانے انہم کو یہ ہمیں عمن دماود لوگ ان ملکوں کے مالک ہو حرام ہی اور اسرق کو اور مدینہ کو انکا مہجے مسلمانوں کے گھوڑوں کی چراگاہ مقرر کئے اور مدینہ سے کوسرو عافیت سے سر پہ لائے اور سری عمن ہی ہوا جو بھاگے تھے حاکم کے مراحہ میں فتح اسدی ماس جمع ہو پھر صدیق رضی اللہ عنہ اسامہ کا لشکر حوامام پاماسی کو لیکر مدینہ کی طرف بکھلے وہ مدینہ سے انکے چلے رہی اورنگی ہوا مدینہ میں لئے تھے اور علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ ان کی مداف کی بہار پکر کے لھاتے تھے ہر علی مرتضیٰ اور دوسرے صبا ملے انکو مکر سے عمن کئے آئیں سے کو لہر لھ لھائے اور اعراب سے جنگ کرنے کے لئے دوسروں کو مقرر کر ماحدلی انکا کہا مانے آئے اور انکا مارہ محمد سے تار کر گیا رہ امر کے حوالے کئے تھے اس عمر رضی اللہ عنہما سے رواست کیا ہی کہ جب انکو مکر رضی اللہ عنہ دو القصد کو گئے اور اوست بر تھ کے سیدہ ہونے لگی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ حاکم ہمار پکر لے اور کہے یا حطہ رسول اللہ اب کہاں جاتے ہو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انکو احد کے رور و مہائے تھے وہی مات کہا ہون مہابی ملواری کو پیام کرو اور بخاری حاس کی مصیبت کا درد ہونکہ تا و اور اب مدینہ کو مکر حلو و اللہ تم پر کچھ معصیت گد رے لو سلام کا انتظام کھو ہوگا اس حدت کو کر ماسا سچی حاسہ رضی اللہ عنہما سے بھی رواست کیا ہی کہ میرے والد ملواری کھینچے تھے رسوا رہو کے دو القصد کی طرف بکھلے علی مرتضیٰ

کہا

حاررنگ کا ملک میرے ہونے لگا  
ورنگ کے میں میں لگے ہوئے  
حارر ہر دم  
۱۲

ایق کا حکم

صدق کی گواہی و القصد

جی اللہ عنہ لگے اونٹ کی مہار پکڑے اور فرمائے باخلفہ رسول اللہ آیہ کہاں جاؤ آیکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
احد کے روبرو جو فرماتے تھے میں بھی کہتا ہوں تم اپنی تلوار کو نیام کرو اور تمھارا جان کی مصیبت کا درد ممکنہ دکھاؤ واللہ اگر تم کو  
یچھے ہو تو تمھارا بعد بھی اسلام انتظام نہ پایا گا بھرا بویکر نہ کروا نہ کر کے آگے ہا سہم بن محمد کہتے ہیں جاسبامہ اور ایک  
لکڑا آرام یا با اور صدقات کی نفقے کم بعد کچھ مال بیچ گیا تو ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ گارہ لسان باندھ کے امر کے حوالے  
آستان خالد بن الولید کو دئے اور انکو امر کئے تم طلیح بن حوئلہ سدی سے جنگ کرو اس سے فراغت بلکہ بطاح کو ملے  
س یویرہ رجاؤ اور دوسرا نشان عکرمین ابی جہل کئے اور سیلہ کذابت جنگ کرنے مقرر کئے اور ایک نشان شرجیل بن کعبہ  
دیکھ عکرمہ کی لگاکے واسطے مسلمہ بروا نہ کئے اور کہے وہاں سے فراغ ہو فی بعضی قضا عہ رجاؤ اور ایک نشان مہاجر بن ابی  
مہ کو دئے اور کہے عنسی کا لکڑی کے فین مکشوج یو جاپنا سر حلقہ اطاع سے نکالا ہی جاؤ اور آبتا کی تائب نہ کر کے اس کی سبیلہ کرواؤ  
ایک نشان خالد بن سعد بن العاص کو دیکھ مترین کی جانب میں سام کی طرف روا نہ کئے اور ایک نشان عمر بن العاص کو  
دیکھ قضا عہ وغیرہ بروا نہ کئے اور ایک نشان خذیفہ بن محص قلفائی کو دیکھ ابن ہوتہ پہنچے اور ایک نشان حطیف بن حارث  
کو دیکھ ہی سلیم اور ہوازن کی سبیلہ کے واسطے مقرر کئے اور ایک نشان سوہب بن مقرن کو دیکھ تھامہ کی طرف روا نہ کئے اور ایک  
استان علاء بن حصری کو دیکھ محرس کی طرف بھیجے اور ایک نشان عکاشہ بن محص سدی کو دیکھ قحس کی طرف روا نہ کئے اور  
ہر ایک میں کو اسکی خدمت کا عہد نامہ لکھ دئے اور ہر ایک امر کے ساتھ اسکا لکڑی کے ذوالفصہ سے روا نہ کئے اور مزدکے  
لئے ایک ایک خط لکھا کہ حوالے کئے اسکا مضمون یہ تھا بسم اللہ الرحمن الرحیم یہ نامہ ہی ابوبکر کی طرف سے جو خلیفہ ہی ہوا  
صلی اللہ علیہ وسلم کا سب خاص و عام کو جو اسلام پر تات ہیں یا اس سے پھرے ہیں سلام ہی اس پر جو پیروی کیا سیدھی  
کی اور حضور در باجھنگنا اور نفس کی خواہشیں میں اللہ کا حمد کرتا ہوں تمھارا پاس وہ ایسا معبود ہی اسکے سوا کوئی الہ نہیں وہ  
ایک ہی اسکا شریک نہیں اور محمد اسکے بندے اور اسکے رسول آپ حوالے اس کا ہم اقرار کرتے ہیں اور جو اسکا انکار کرے  
اسکو ہم کافر جانتے ہیں اور اس سے جہاد کرنے ہیں اب بعد اللہ تعالیٰ نے محمد کو اپنی طرف سے حق بات دیکھ خلق کی طرف بھیجا  
جو تنجیری سامنے اور در بنلے کو اور اللہ کی طرف ملنے اسکے حکم سے وہ جہاد میں رہتے تادراو بن اسکو جو زندہ ہی اور فوج  
کرن سچی بات کافروں پر پھر جسے انکی بات مانا تو اللہ نے اسکو حق کی راہ بتلائی اور جو کوئی ان سے منہ پھیرا تو اسکو رسول اللہ  
صلی اللہ علیہ وسلم مایہاں تک سلام کو چار ماہ قبول کئے بعد اللہ تعالیٰ اپنے رسول کو بلا لیا وہ حضرت صلی اللہ علیہ  
وسلم کے حکم کو جاری کر چکے اور اس کو نصیحت فرما کے اپنے ذمے رجو تھا اسکو ادا کئے اور اللہ ان کو اور کتاب الون کو  
فرما دیا اِنَّكَ صَبَبٌ وَاَنْتُمْ صَبَبُونَ یعنی تو میرے والا ہی اور میں بھی میرے والا اور فرمایا وَاَجْعَلْنَا الْبَشَرَ مِنْ  
فَبَلَاكِ الْخُلْدِ یعنی ہم عمر نہ کئے کسی کو تیرے پہلے ہمیشہ رہی اور مومنوں کو فرمایا وَاَجْعَلْنَا الْبَشَرَ مِنْ قَدْ خَلَتْ

قلفائی فاف ولام اور فاف کے ساتھ  
ہر کر اس الماتر کہ ہی اور فاف  
سین معجمہ اور لام اور فاف  
ساتھ ہی کر کر صحت  
کیا ہی ۱۲

مِنْ قَلِيلٍ الرُّسُلَ مِنْ مَاتَ أَوْ قُتِلَ لَكُمْ عَلَى أَعْقَابِكُمْ وَمَنْ يَنْقَلِبْ عَلَى عَقْبَيْهِ فَلَنْ يَصِلَهُ  
 سَاعَتُنَا وَنَحْمِيهِ اللَّهُ الشَّاكِرِينَ یعنی اور حمد پس گرا کیسے رسول جی ہو یکے است پہلے پہلے رسول بھر کیا اگر وہ مر گیا  
 یا مارا گیا مگر بھرتا جائے گا اور جو کوئی بھرتا جائے گا اسے ہوں وہ نہ گناہ گار اللہ کا کچھ اور اللہ نواب دیکھا ملامتے دیکھو  
 ہم سے جو کوئی حمد کی عبادت کرنا چاہو حمد مر گئے اور جو کوئی ہم سے عبادت پس کرنا گناہ اللہ کی بواہر مدد ہن مرتا  
 ہیں اور آتی اس میں شک و اوگ اور سدا وہ اسے امر کا گناہ ہی اور اسے ہم سے مدد لالے والہی اور میں شک و وسوسہ  
 کرنا ہوں اللہ سے دے وہی تھا حصہ ہی اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم جو لے آئیں ہر کوئی قبول کرے اور انکی امداد کرے اور انکی  
 راہ پر چلو اور اللہ کے دس کو شک و کو شک کو اللہ ہدایت دے تو وہ گمراہ ہی اور شک و اللہ نصرت دے تو تو  
 وہ رسوا ہی اور شک و اللہ عسی نہ کرے وہ فقر ہی اور شک و اللہ عزت دے تو وہ دلس ہی اور شک و اللہ راہ سادہ ہی  
 آوے اللہ تعالیٰ مرنا ہی میں حمد اللہ فہو الحمد ہی جس نصیل فلن یصلیٰ لہ ولکن امر سید ایسی حکم اللہ راہ  
 دہی راہ بر آوے اور شک و گمراہ کرے پھر ہر گز نہ سادہ اسکا کوئی رفیع راہ نہ لے والا اور اسکا کچھ عقل معلوم ہو گا  
 اور نہ اسکا توہ اور نہ فہم میں سما ہوں تھا جس کے کئی لوگ اسلام کے بعد اسے دین پھر گئے ہیں اللہ سے عادل  
 اس کے حکم کے جاہل ہو کر اور سناں کی اور اس کی اولاد کی مات کرنا اور وہ تھا راہ میں ہی اللہ تعالیٰ فرماتا ہی ان السطان  
 لکم عند وفائتہ وہ عند داعی معریت شیطان تھا راہ میں ہی ہم اسکو دینس تھا راہ اور میں بھاری طرف ہمار  
 اور انصار کا لشکر وادہ کاسوں اور انکو تاکہ کیا ہوں اللہ کے امان کے سوائے کسی سے کچھ قول نہ کرنا اور اللہ تعالیٰ کی  
 طرف طے کے اگر کسی کو یہ مارا نہ کوئی مانا اور اہل کار اور سیک کام کا اور اسلام کی طرف سے جمع لایا تو اسکو مولانا  
 اور اس کی اعانت کرنا اور جو کوئی نہ مانو اس سے اسکا شک کرے کہ وہ اللہ کے حکم کی طرف سے جمع کوئے اور میرے دین سے  
 فادریوں اس کو ماتی نہ رکھا اور شک و انس سے حلاما اور انکو ہر طور کا صل کرنا اور انکی من و فرمد کو لوٹ لانا اور کسی  
 اسلام کے سوائے کچھ قبول کرنا جو کوئی ہمارا حکم مایا کو اس کے لئے ہتھی اور جو کوئی اطاعت کر گیا تو اللہ کا کچھ  
 گناہ گار اور میرے لوگوں کو تاکید کیا ہوں تھا اسے ہر جمع میں اس خط کو پڑھا کر اس اور اداں کی آواز کو سنا کر یا تو پل  
 اداں دیکر ہے اس سے گدرا اور جو اداں نہ دیکھو اس پر حوق ہی شک و مانگھا اگر وہ حق نہ دیکھے تو اسے جھگ  
 کرنا اور اگر حق سے کا اور کرے تو حوق دینا اس میں ہی اسے لے لےا و السلام آوا لو مکر صی اللہ عہد امر کو بہت تاکہ  
 کہ جس قوم کے جمع سے اداں کی آواز آوے لو انکو سدا اور اس پر اسلام کے سرائح جو ہیں یو جھو اور اگر اداں نہ  
 سیکے تو انکو ہر طور سے مار کرے اور انکو انس سے حلاما دے اور قتل کرے اور رنجی کرنے میں مبالغہ کرے اور  
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وادہ کے سب سے صعب اور مانتوالی احتیاط رکھ کر والعہدہ کو مکر صی اللہ عہدہ حالہ

بن ولید کے ساتھ تین ہزار آدمی دیکے طلحہ سے جنگ کرنے روانہ کئے اور انکے ساتھ حوالصار تھے اُن پر ثابت بن قیس بن  
نہسماں کو مفر کئے طلحہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے وقت ایمان لایا تھا اور حضرت کی حیات میں مرتد بھی ہوا تھا جب  
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات ہوئی طلحہ نبوت کا دعویٰ کیا اور امت کے خرافات مکنے لگا اور مہلک باتیں  
بول کے کہتا کہ مجھ پر وحی نازل ہوئی چنانچہ اُس کے خرافات سے ایک یہی وَالْحَمَامُ وَالْيَمَامُ وَالصَّوَامِ وَالصَّوَامِ  
فَبَلَّغْتُمْ بِأَعْوَامٍ لَيْسَ لَكُمْ مَلِكُنَا الْعِرَاقُ وَالشَّامُ یعنی شہری کبوتر اور جنگلی کبوتر کی قسم اوچھد کی جو روزہ  
ہی چند سال کے لگے ضامن ہوا ہی کہ ہماری مملکت پہنچے گی عراق اور شام تک غرض بہت سی لوگ مرتد ہو اُس کے  
تابع ہوئے اور عُبَيْدِ بْنِ جَحْشٍ نے مرتد ہو کر طلحہ کا وزیر ہوا اور اپنی قوم کو کہنے لگا بنی سکا بنی میرا پس زیادہ دوست  
بنی ہاشم کے بنی سے اور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے تابع ہو چاہئے پھر بوقوف لوگ ایسی بات ماننے طلحہ کی تبعیت  
اس عرصے میں ابی بکر صدیق رضی اللہ عنہ عدی بن حاتم کو انکی قوم کے پاس روانہ کئے کہ تم جلد جا کے انکو اسلام سے پھرتے  
نہ دو عدی نے جا کے انکو کہے تم صدیق کی بیعت کرو اور اللہ کے امر کی طرف رجوع کرو کہ ہم ابو الفضل کی یعنی صدیق  
کی بیعت کبھی نہ کری گے عدی بولے بیعت کرو نہیں تو ایسا کر آگے تم سے جنگ کے لگا کہ ممکنہ بھی معلوم ہو گا کہ وہ برے  
نر کا باپ ہی غرض عدی نے اس قبیل کے بایں لکھا اپنی قوم کو نرم کئے بھر خالد بن الولید فوج بآہنچے انکے راول پر ثابت  
بن قیس رضی اللہ عنہ انصار کو لیکے تھے خالد ثابت بن اُخرم کو اور عکاشہ بن محض کو اپنے لگے طلحہ روانہ کئے قضا را اُس مقام  
میں طلحہ اور اُس کا بھائی سلیم اپنی چند لوگ لے آئے انکلا اور مسلمانوں کے طلحہ سے جنگ کرنے لگا اور دونوں صاحبوں  
مبارزہ کیا عکاشہ نے جبال بن طلحہ کو قتل کئے طلحہ نے عکاشہ پر حملہ کر کے انکو شہید کیا پھر طلحہ اور اُس کا بھائی سلیم دونوں  
ملکے ثابت بن اُخرم کو شہید کئے بعد خالد لشکر کے ساتھ وہاں پہنچے دیکھے دونوں صاحب مارے پڑے ہیں انکا مرنے والا  
پر بہت شاق ہوا پر قضا اہل پر راضی ہو کے انکو دفن کئے اسی مقام پر عدی بن حاتم آگے خالد سے ملاقات کئے اور کہے  
تین روز کی مہلت مجھے دو کیونکہ میری قوم تین روز کا وعدہ کئی ہی انکو دوزخ کی طرف بھیجنے سے مہلت دینا بہتر ہے  
تین روز گزر چکے عدی نے اپنی قوم کے پاس جنگی آدمی جو حق کے تابع ہوئے تھے لیکر آئے وہ لوگ خالد کے لشکر میں داخل ہوئے  
پھر خالد بنی جزیلہ کا قصد کئے عدی بولے مجھے اول روانہ کرو اللہ بنی طی کو جیسا نجات دیا ویسا ہی شاید انکو بھی نجات  
دیوے پھر جا کے ان سے بھی گفت و گو کئے آخر بنی جزیلہ کی قوم حق کے تابع ہوئی اور صدیق کی بیعت کئی پھر عدی کے  
انکے اسلام کی خوشخبری خالد کو سنائے اور انکے ہزار سوار لے خالد کے لشکر میں داخل ہوئے عدی بن حاتم طائی اور زبیر  
بن بدر اپنی قوم کے صداقات ایسے وقت میں لاکے مدینہ پہنچانے سے ان دونوں کی عزت اور بزرگی مسلمانوں کے  
پاس بہت زیادہ ہوئی اور عدی کے اس کام سے انکی منت تمام قوم بڑھ بھی ہوئی غرض خالد اپنی لشکر کے ساتھ آگے

جیخند دیکو جھیکے رہتا اور رکو  
 چارے کے تلاس میں کلکتا  
 اس لئے عرب اسکو  
 رورہ دار کہا  
 کہتے ہیں  
 ۲۱

ترتیب کے ساتھ تمام مضمونوں کو اس کے  
موضوع کے تحت مرتب کیا گیا ہے

راءہ میں ارے لگے مقابلے میں طلحہ بھی ہے لوگ لگے آنا اور عرق کے بہت سے فیہ مسطر تھے کہ صبح جسکے ہوئی ہی لگے  
 مانع ہو گئے اور عیدہ جس نے ہی قرارہ کے ساتھ آدمی لگے طلحہ کی مدد کا احسا کے صلے میدان میں بکھلے اور سارے  
 تنکے پردوں میں چھپے دونوں طرف سے جنگوں کی صف آرا ہوئی اور جنگ شروع ہوئی طلحہ لگا کر  
 اور بھلے مسطر مچھا اور لولا کہ مجھ سے روحی مارل ہوتی ہی خندہ رورو والوں سے حکم کرنا اور طلحہ سے لگے بوجھ کہ  
 کیا وحی ہوئی طلحہ کہا کہ ہو رہا ہے آئی پھر عیدہ جا کے جنگ کرتا حب عیدہ تھرے مار جا کے بوجھ لولا مجھے حریف لگے  
 کہا ہی تھے امید ہی حسا کو اسد ہی اور ایک ماہ ہوگی جس کو ہمیں بھولنے لگے عیدہ لولا میں سمجھتا ہوں تھے ایک سن  
 ہو گا کہ تو ہسکو بھول گا عرض بھول توں کے نصیحت اچھے صحب اور رسوائی ہی طلحہ کی ساوت کی وحی اور جھوٹا  
 سوک کام۔ الی عیدہ مسلمانوں کے سح کی حکمت دکھا اسکا کھلوا مانی ہوا اور اپنی مردی۔ دیکھ کے ہی قرارہ کو  
 لولا اب بھڑ جاؤ لوگ ہرمت ماکے بھاگنے لگے طلحہ تاکہ ہر گھوڑا احتیاط رکھا تھا اس پر ایسا ہوا اور اپنی  
 عوب لوار کو اوست پر بھال لیکے سام کی طرف چلا گیا اور ہی کلا کے پاس جا کے ماہ لیا اور عیدہ جس سے یہ ہوا حالہ  
 نے اسکے مسکماں مادھکے مدیہ کو روایہ کیے دیکھتے تھے اور علماں لگے ہسکو دھول جھک مارا تو رکبے ای عیدہ  
 کہا لو سلام سے بھر گئے تو لولا و اللہ میں اگاں لانا ہی بھا پھر حب صدیق کے رورو کھرے کئے تو فرماؤ  
 اور ہسکا حوں حاف کئے عیدہ تو کہ لولا اسکا سلام یکے ہوا اور طلحہ جو بھاگ کے ہی کلا کے پاس ماہ لیا جا  
 حد رورو کے بعد تو کہ کہ سلام لانا و صدیق کی حیا س کے کو عمر کے واسطے گنا اور ترم سے صدیق کے  
 رورو انکی مدگی لگے ہس لولا اور عمر کے ماسک ادا کر کے خالد کے ساتھ جنگوں میں ترک رہا صدیق نے ماہ  
 س الولید کو لکھتے تھے عم طلحہ سے جنگ کی مستورت لکھا کہ روایہ کو کسی کام سے عیدہ کرو وہ صدیق کی دامائی دیکھ  
 اسکو کسی کام سے معورہ کرنے کا حکم کے مائے مائل بر کر مادھکے سیاست کا قصد جو کیا ماہ بھر وہ خیال اس کے  
 دل میں آئے اللہ حب طلحہ کو مسک ہوئی اور اس کی جماعت کے ہب لوگ مائے گئے ہی عام اور سلم اور  
 ہوا دل اور قرارہ کی قوم والے کہے ہیں جس سے بکھلے تھے اس میں میں بھر داخل ہوئے اور اندہ راماں لگا اور ہمارے ہوا  
 رکوہ سے کا جو حکم بھا اسکو قبول کئے ہر صبح خالد کے بالوں پر حب ہوئی بول سوال اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ونا  
 س ولید کے حق میں فرماتے تھے سچ ہوا جس کو امام احمد انی مکر صدیق رضی اللہ عنہ سے روات کئے ہیں انکو مریدوں کے  
 جنگ کے واسطے مقرر کئے تو فرماتے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سہا ہوں فرماتے تھے اللہ کا تو بہ مدہ او فیلے کا  
 سک بھائی خالد س الولید ہی اللہ کی ہواروں سے وہ انکے ہوار کچے جس کو اللہ تعالیٰ نے کافروں پر اور مسافروں پر  
 کھسکی ہی پھر لو کہ صدیق رضی اللہ عنہ خالد کو لکھتے تھے ہر نعمت جو بھگوا اللہ تعالیٰ دیا اس سے قری تو ماں زیاد ہوئے

۲۵۳

بے غیرت من ہو کیونکہ اللہ تعالیٰ خوشی کرنے والوں کو دوست نہیں رکھتا اور تیرے کاموں میں اللہ سے آوارہ اس کے کام میں سستی سکا اور جو مسترک لمان کو قتل کیا ہوا تیرے ہاتھ لگے تو اسکو عقوبت دے اور اللہ سے اور اس کے رسول جو سرکستی کیا تھا سیرے تو اسکو قتل کر بھجرا جس خطا کا مضمون دیکھ کے خالد انک حبیبہ گنت احہ بن مقام کئے اور مسلمانوں کو جو لوگ قتل کئے تھے ان کو دھونڈھ کے مارے اور بعضوں کو آگ میں جلا دیا اور بعضوں کو پتھروں پر تیک کے پاڑے اور بعض کو پہاڑ کی چوٹی پر سے پیچے بھیک دئے اور ایک عورت یحون کو اسبر کئے نامرتدون کو عورت ہوا اور مسلمانوں کے جنگ کے واسطے مستعد نہ ہوں جب خالد کو ہاں سے فراغ ہوئی ام رملہ بن کلے اسکا نام سلمیٰ تھا مالک بن جذبعہ کی بیوی اور سلمیٰ والدہ ام فرقدہ شرفائے زرگی میں عربوں کی ضرب المسل نھی ام رملہ بنی مالدار تھی اور لاہوت رکھتی تھی اور اس کے قبیلہ کو بری عزت غرض بنی سلیم اور طی اور ہوازن اور کے مدد مند لوگ جو طلحہ کے جنگ میں رخ کے بھاگے تھے ام کل پاس جمع ہوئے اس رندی کے دل میں ریاست کی ہوس ہوئی براشکر جمع کر کے مسلمانوں سے جنگ پر مسند ہوئی خالد بن ولید یہہ سیکلے پہلو لاون اور تیروں کو لیکے اس کی طرف متوجہ ہوئے دونوں لشکر کا مقابلہ ہوا جنگ کی آتش لگی نلوار دونوں طرف سے چلنے لگی وہ رندی اپنے باپ کے اونٹ پر سوار تھی خالد کہے جو شخص جا کے اس اونٹ کی بی مارے گا تو اسکو سو شتر الغام دو گنا کسی کو جرأت نہ ہوئی تب خالد آب چد لوگ کے ساتھ جا کے اس پر حملہ کئے اور اس کے گرد و پست کے سو سوار کو قتل کر کے اونٹ کی پیارے اور اسکو قتل کئے اور رخ کی خوشخبری صدیق کو لکھ بھیجے اسی ایام میں فجارہ بنی سلیم کے قبیلہ والا جس کا نام ایاس بن عبداللہ بن عبدیلیل تھا نکلا اور صدیق رضی اللہ عنہ کو آگے عرض کیا آپ مسلمان ہوں اور کہا میرے ہاتھ لشکر کیجئے میں مرتدون کو قتل کرونگا پھر لشکر لیکے نکلا بعدہ مسلمان کو دیکھتا نہ مرتد کو جو آدمی لڑتا اسکو قتل کرنا اور ہنگام مال نکال لیتا صدیق یہہ سکر اس کے پیچھے شکر روانہ کئے جب اسکو پکڑ کے لے آئے اسکو بقیع کی طرف بھیجے اور اسکی مشکیاں باندھ کے آتش میں ڈال کے جلا دئے اسی ایام میں سحاح بیٹی حارث بن سوبید بن عقیق بن ثعلبہ جزیرے کی رہنی والی عرب کے نصار ابن کی نبوت کا دعویٰ کئی اسکی قوم والے او چند دوسرے لوگ جو مرتد ہوئے تھے اس کے ساتھ جمع ہوئے پھر جنگ کے ارادے سے مدینہ کے طرف نکلی بنی تمیم پر جب اسکا گدھوا انکو دعوت کئی بنی تمیم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے وفات کے بعد تین فریق ہوئے تھے تھوڑے تو مرتد ہو کے زکاۃ نہیں دئے اور تھوڑے اسلام پر ثابت رہے ابی صدقا صدیق رضی اللہ عنہ کے پاس بھیج دئے اور تھوڑے توقف کئے دیکھیں کہ آئندہ کیا ہو سچا جب دعوت کئی اکثر بنی تمیم اس کے تابع ہو گئے اور مالک بن نویرہ اور عطار د بن حابہ اور چند سردار بنی تمیم کے اس کے ساتھ ہوئے ہر چند سردار ان کے اس کی رفاقت میں آئے لیکن آپس میں اس بات پر صلح کئے کہ ہم غم سے جنگ نہیں کرتے پھر مالک بن نویرہ نے سچا کو تجویز دیا کہ مدینہ کا قصد نہ کر کے بنی ربیع

۱۰۰

اباس

۱۰۸





لڑکا ہووے بعضی روایتوں میں آیا ہی کہ سیلہ نے خلوت میں سباح سے یو چھا تھکھو کیا وحی ہوتی ہی وہ بولی کیا  
 عورتوں کو بھی وحی ہوتی ہی پتھکو کیا وحی ہو کرتی ہی بیان کر سیلہ بولا مجھے یہ وحی ہوئی اَلَمْ تَرَ كَيْفَ فَعَلَ  
 رَبُّكَ بِالْجَبَلِ اُخْرِجَ مِنْهَا سَمْتَ تَشْعِي مِنْ بَيْنِ صَفَاقٍ وَحَسَا يَعْنِي کیا تو نہیں دیکھا تیرا رب نے حاملہ کو  
 کیسا کیا اُس سے دوڑتا کیجہ نکال پر دے اور انتیر تو کج در میان رفتی نے پوچھی بھیر کیا وحی ہوئی ہی تو بولا اِنَّ اللّٰهَ  
 خَلَقَ الْبَشَاءَ اَفْوَاجًا وَجَعَلَ لِلرِّجَالِ لَهْنَ اَزْوَاجًا فَمَوْكُحُونَ فِيْهِمْ نَفْسًا اَبْلَاجًا ثُمَّ يَخْرُجُونَ اِذَا  
 شَاءَ اَخْرَاجًا فَيَنْبُخُنَ لَنَا سَخَا لَا اَسْتَجَابِي اللّٰهَ تَعَالٰی عورتوں کی فوجیں پیدا کیا اور مردوں کو انکے شوہر کہا تائے  
 دخول کریں اور جی چاہے تو نکالیں پھر ہم رکے نیچے جنتبان ہیں سباح کی مین گواہی دیتی انہوں تو نبی ہی سیلہ بولا تیری  
 مرضی ہو تو میں تجھے نکاح کرتا ہوں اور تیری قوم کے ساتھ تمام عرب کچھ کھا جانا ہوں بولی خوب کہا وطی کر لئے آ  
 خواہنگاہ تیار ہی تو چاہی تو گھر میں با چاہی تو خلوت خانے میں اور اگر تو چاہی تو میں نچکو لٹا کے کرتا ہوں یا چاہی تو چا  
 پای کی سی اور اگر تو چاہی تو دو حصے دالتا ہوں یا چاہی پورا بولی پورا دال کہا مجھے ہی وحی ہوئی غرض سیلہ کے  
 پائس روزھکے زنا کی بعد اپنی قوم کے پاس گئی و کہے سیلہ نچکو جو نکاح کیا مہر کیا دیا بولی مہر کچھ نہ دیا بولے تجھے سی بی  
 بلا مہر کے نکاح کرنا بہت بد ہی تب اس مہر منگوائی سیلہ بولا تیرے یہاں کے موزن کو میرے پاس بھیج پھر اپنا موزن  
 جس کا نام شیش بن بھی تھا اسکے پاس بھیجی سیلہ بولا تیری قوم میں منادی کر دے محمد نے جو غازیں لائے تھے ان  
 سے صبح کی نماز اور عشا کی نماز کو اللہ کا رسول مسلمہ نے تم سے معاف کیا بعضی روایتوں میں آیا ہی کہ اُس نے کہا نماز  
 تمام جو محمد لائے تھے میں معاف کر دیا اور عورتوں کی فرح تم پر حلال کیا اور کاسوں میں شراب پینا مساح مہر یہ ہم  
 وہ ملعونہ سیلہ کے ساتھ تین روز تک کر کے اور اسکی نبوت کی گواہی دیکے کفر کفر زیادہ کئی اور سکھ ملک کا  
 نصف خراج لئی اس میں خالد بن الولید رضی اللہ عنہ کا مے کے قریب پہنچنے کی خبر سننے کے جزیرے کی طرف بھاگی اور  
 ایسی قوم بنی تغلب کے یہاں جا کے رہی معاویہ رضی اللہ عنہ کی زمانے تک اسی مقام میں تھی سو عام الجماعہ کے سال اُس  
 قوم کو وہاں سے جلاء وطن کئے انقضہ سب نے اپنے ملک کو جب بھاگی مالک بن نویرہ نے نادم ہوا اور بطاح میں جا کے  
 اتر ا خالدا بنے تکر کے ساتھ اسکا قصد کئے انکے ہمراہ جو انصار تھے کہے بھکو صدیق کا جو حکم تھا اُس کے بموجب ہم  
 بجالائے ہم تمہارے ساتھ نہیں آتے خالد کہے اگرچہ مجھکو صدیق کا حکم نہیں آیا لیکن میں شکر کا امیر ہوں ملکوں کی خبر  
 میرے یہاں آتی ہی مجھے بطاح کو جانا ضرور ہی تم نہ آوین تو میں تم پر جبر نہیں کرتا پھر کوچ کر کے دو منزل گئے کہ اثنین  
 انصار کہلا بھیجے ہمارا انتظار کرو ہم بھی آتے ہیں خالد انکے انتظار کے واسطے مقام کئے جب انصار کی فوج آکے لاقط ہوئی  
 آپ بطاح کو گئے اور وہاں کی لوگوں کی دعوت کے واسطے جند شخص کو روانہ کئے بنی تمیم کے امرا انکا حکم مان کے

ہر نبی کا مقصد

رات کے اوکو اٹکے حوالے کے مگر ملکس یورہ ان قوم کے بعد لوگوں کو لیکے کہ کسی کو محرم نہ کیا کروں۔  
 اسی وجہ کے لئے ان احادیث میں وہ کہتے ہیں کہ مالک کو اور ہر کے ساتھ والوں کو اسیر کر کے لائو گورس  
 اسلام و اوقات و حالتیں بھی کہ وہ لوگ ہر اور دوسرے لوگوں کے ساتھ وہاں رہتے رہتے ہر طرف سے  
 قیدیوں کے ساتھ تھے حالہ مادی کروانے کے لئے ان کو لے کر بھیجے قید و کھیت سے بچاؤ لوگ  
 سمجھتے کہ کھو مل کرے گا حکم کے ہر چہ ہم کو قتل کے اور سر اس والا ورے مالکس یورہ کو قتل کے قتل سے لوگوں  
 سے تو حالہ بہت دور سے کھلے دیکھ لو لوگ انکی قتل سے مراعت تھے کہ حالہ کے اندر معالی جوارادہ کیا وہاں  
 ہی او مالک سے تمام قسم جو سامی میں قیدیوں میں سال کے کچھ میں قتل ہوئے تو صورت کو تپ کے بعد او حلال ہو  
 بعد اس سے ملنے اس سعدی اس امی حوں سے روایت کیا کی مالکس یورہ کا کلمہ کلام حالہ اس الولد کو بھی نہ لے  
 مالک سے تہہ ہوا مالک سے ہکا انکار کیا اور ولوں اسلام پر ماتی ہوں مرد ہیں ہوا اور مدلاہیں الوفاۃ اور عدلہ  
 س عمر رضی اللہ عنہم اس کی شہادت گواہی دے حالہ انکی گواہی سے صرارس الارورہ کا کو حکم کئے مالک کی گردنوں  
 بعد حالہ نے مالک کی عورت کو جس کا نام ام تمیم تھا آپ کچھ کے حبس میں الحطاط رضی اللہ عنہ کو مالک کے قتل کی  
 اور اس کے عورت کو بچ کرے کی صراحتی نو انوکری رضی اللہ عنہ کو کہ حالہ نہ مالک ہی ہکو ورم کڑ انوکری رضی اللہ عنہ کے  
 میں ہکو ورم نہ کرونگا اس نے ماویں کیا اس سے چاہو گئی عمر رضی اللہ عنہ کہ حالہ نے سلاں کا حوں کیا ہی ہکو ورم نہ کرنا  
 انوکری رضی اللہ عنہ کہ میں ہکو ورم نہ کرونگا تاویل کیا اس میں حطاہونی عمر کہ ہکو ورم نہ کرتے ہو انوکری رضی اللہ عنہ  
 انوکری رضی اللہ عنہ و ماے حسن تو انوکری رضی اللہ عنہ نے کافروں کو بھیجا ہی میں اس کو کد ہی سام نہ کرونگا بعضی روایوں  
 ایہی حالہ مالک کو اپنے ماس بلو کے ہکو ورم نہ کرے لگے اور کہے سیاح کی متاعب تو کس واسطے کیا اور رکھو کول  
 ہس دیا کا کھکو معلوم ہس نہ کوہ مار کے ساتھ لگی ہوئی ہی مالک لولا تھا راضا ایسی تاو لہا تھا ہس سکر حالہ  
 کے کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمار صاحب ہیں ترے صاحب ہس پھر صرار کو حکم کئے اس کی گردن مار صرار ہکو  
 قتل کیا حالہ اس کے سر کے ساتھ دو تھر رکھ کر چلے گئے اور انوکری کے کہہ کر لکھا مالک کے کھائے ما مرتدوں کو حرس ہو  
 کہتے ہس مالک کے سر میں مال سے ہس تھے گوشت گلے تک اس کے مال حل ہے تھے الوفاۃ مالک کے قتل سے  
 حالہ سے جھکر لگے اور الوفاۃ جاکے صدق رضی اللہ عنہ کی ماس حالہ کی سکا کے اور عمر رضی اللہ عنہ بھی الوفاۃ کے  
 مالکی تہید کئے اور کہے حالہ کی توار سے لوگ ناحق ملے ہو ہیں ہکو ورم نہ کرو صدق قرآن اس نے ماویل کیا  
 لیکن حطاہی اللہ تعالیٰ کافروں کو بھیجا ہی میں ہکو ورم نہ کرونگا موقری نے رہتی یوں روایت  
 کیا ہی کہ حالہ ایسی وحی سے ایک مکر ہی مالکس یورہ یہ روایت کہ اس مکر ہی الوفاۃ بھی تھے حرس مکر ہی لگے

مقام پر پہنچی مالکس نویرہ اپنی جماعت لیکے نکلا اور پوچھا تم کون ہو بیٹے کہ ہم مسلمان ہیں ابو قتادہ کہتے ہیں مالک بولا  
 میں بھی اللہ کا بندہ ہوں مسلمان ابو قتادہ کہے ایسا ہی تو متیار دال دووے قوم کے بارے میں شخص تھے ہتیار دال دے  
 اس ٹکری کا امیر نے انکو باندھ کے خالد پاس لے آیا تب ابو قتادہ خالد کو کہے یہ قوم اسلام کا دعویٰ کرتے ہیں اور  
 انکو امان ہی انکو قتل نہ کرنا دوسرے تمام لوگ ٹکری کے کہنے لگے کہ انکو امان نہیں اور انکو جبر سے ہم سیر کئے خالد نے حکم  
 کئے کہ انکو قتل کرو اور انکے سہیلے لئے ابو قتادہ نے صدیق پاس لئے اور کہے مالک بن نویرہ کو امان تھا اور اس نے سلام  
 دعویٰ کیا اور میں خالد کو ہر چند منع کیا میری بات نہ مانگے اعراب کی بات جنگ و غنیمت لینا مفسد ہی سنے انکو قتل کا  
 حکم کھڑے ہو کے کہے خالد کی تلوار سے لوگ ناحق تلف ہوتے ہیں انکو قید کرنا ابو بکر خاموش ہوئے اور خالد یامے کو گئے  
 بعد مالک بھائی معتم بن نویرہ آگے اپنے بھائی کا خون مانگا ابو بکر نے انکی سی پھیر دئے اور کہے خالد پر قصاص نہیں آتا  
 کیونکہ اس نے ناول کیا سو خطا ہوئی زیرین بکار نے نقل کیا یہ کہ ابو بکر نے خالد کو حکم کئے مالک کی عورت سے فریاد کرنا اور عمر  
 رضی اللہ عنہ نے خالد کو اس بات پر بہت سزا سنائی کئے بعد مالک کا بھائی معتم بن نویرہ آگے صدیق رضی اللہ عنہ کی پاس  
 خالد کی شکایت کیا اور اپنے بھائی کے مرے میں بیتان جو بولا تھا اسکو پرھنے لگا اسکی ایسا سے ایک بیت یہ بھی  
 وَكُنَّا كَذَّابًا فِي جَذِيْمَةٍ بَرَّهْنَا مِنَ الدَّهْرِ حَتَّى قِيلَ لَنْ يَنْصَدَّ عَلَيْنَا جَزِيْمَةٌ كَذَّابًا  
 رہے یہاں تک کہ لوگوں نے کہا بے ہرگز شکست نہ پاو گے تجھ عمر اسکی تائید کرنے لگے آخر صدیق رضی اللہ عنہ خالد کو اپنے  
 پاس طلب کئے خالد یامے کو جب آئے تو بکتر جو خون لگنے سے زنگ اندود تھا پسینے اور پگڑی میں خون آلود تیریں  
 لگائے ہوئے تھے جب مسجد میں داخل ہوئے عمر رضی اللہ عنہ اٹھ کے انکے پگڑی سے تیریں نکال کر توڑ دئے اور کہے تو ایک  
 مسلمان کو قتل کیا اور اسکی عورت کو لے لیتا تھا واللہ ہم پتھروں سے تجھکو جرم کر گئے خالد کو یہی خیال ہوا کہ صدیق رضی اللہ  
 عنہ کی مای بھی ایسی ہی ہی صدیق کے پاس گئے آپ خالد سے حال دریافت کئے خالد معذرت کئے صدیق انکی معذرت  
 قبول کئے اور مالک بن نویرہ کی دیت کے سوا توڑ دئے اور انکے اموال اور سیرون کو پھیر دئے خالد جب لوٹ کے  
 پاس سے نکلے تو عمر پیچھے سواٹھ کے خالد کو کہے ای ابن ام جمیل ادھر آو خالد جواب دئے عمر سمجھے کہ صدیق لئے راضی ہوئے  
 الغرض صدیق انکو معزول نہیں کئے کیونکہ انکی اجتہاد میں خطا ہوئی خطا سے مالک کو قتل کئے خالد سے ایسی حرکت سننا  
 میں بھی ہوئی تھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خالد کو نبی جزیہ پر بھیجے تھے لوگ سیر ہوئے اور سہلنا بول نہ سکا کے  
 صبا نا صبا نا کہے تو خالد انکو قتل کئے بعد نبی صلی اللہ علیہ وسلم انکی دیت دلوائے اور ہاتھیں اٹھا کے فرمائے اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ  
 اَبْرَأُ اِلَيْكَ مِمَّا صَنَعَ خَالِدٌ یعنی یا اللہ میں تیرے پاس میری برات کرتا ہوں خالد کے کام سے جو کیا با این بھی  
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خالد کو معزول نہیں کئے القصہ صدیق رضی اللہ عنہ انکی عذر خواہی قبول فرما کے خالد کو

سید احمد علی شاہ

تاریخ مہمہ کے تحت سے در  
صم کی سند سے بعضی اسکے  
حال - معلوم سے کہتے ہیں  
نکس بد قول معج  
میں ۲

ی جو کے جنگ کے اسے کہ روئے کہ اور سالوں کی تری ماعب لکے ساتھ کر دئے اور انصار پر مات میں سر  
متر کر کے خالد کے ہمراہ کے ہر خالد میں وں کو رتے اور عقوت دیتے اور تہاج کی لوگ کا تعاقب کر کے لکھو حیر  
سرت اصراح کے صدیق ربی اللہ حدہ ساقی میں مکرمتیں الی چہل کو اور سرسل میں جسہ کو جسہ کے جنگ کے اپنے  
میں تھے ہی حد کی جمعت جالمن ہر ادمی کی محلی اس لئے اُسے خاتمہ کر کے خالد کی اسطاس میں تھے کہ خالد کے جنگ  
سے مسئلہ بہ سکر امی فوج سے عمر میں جو مام کے جسہ میں لکھتہ تھا ت کر سدی کیا اور سردیر ملک امی سر  
کیا اور لوگوں کو جنگ کی رعیت سے لگا اور نور عار بر محکم بن الطحل کو اور رجال بن عصفہ میں مسل کو رکھا حال سے  
مسیا کا رادوست بھاوری سلی اللہ علیہ وسلم کی حاتم میں اسلام لاکے سورہ تقریر بھا جال عد صدیق ربی اللہ  
اسکی قوم کے مردوں پر امر کر کے ہٹ کر روئے کہے ماما کے اکو قیص کر اور اسلام پر اکو فاعم رکھے رجال آب و  
مرد ہوا اور سیل کے ساتھ ملے اسکی موت کی گواہی دیا اور ولولاس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سہ ہوں اور  
میں مسلمہ میں جس کے مہرے کام میں ترکیب کیا ہوں ہوں بنوعوں کی بات ہے ہت لوگ مامہ کے مرد ہوتے ہیں  
انی ہر رہ سے روات کیا کہ ایک روز میں اوچد شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ماتھے ان میں رجال بن عصفہ کا  
مما سونی صلی اللہ علیہ وسلم فرما تھا کہ میں ایک شخص ہیں جسکی دار دوح میں کوہ احد سے بھی رہی ہوگی اور  
کہتے ہیں اس مجلس کے عام لوگ مرحلے میں اور رجال مافی رہینگے مجھے وہ تھا کہ ساد اوہ شخص میں ہوں جسلم  
بکھا اور رجال ہٹکا ترک ہو کے اسکی و کا اقرار کیا اور اسکا وہ مسیلہ کے فساد سے رجھ گیا مجھ کو لکھ لیا  
العصہ خالد جسٹک پہنچے تر حیل بن جسہ کو ایراول ر معر کئے اور سر عار بر ریدس الخطاک میں کئے اوچو ہوا  
اناجد کو رکھے فصار مسیکہ ایراول سے محاد میں مزارہ حالیس سوارا سوار کے ساتھ سٹکل کی تم اور ہی  
اسا مپا لیسے گیا قاصد ونا لیسے ہر خالد کے طلیع والے اسکو ہر امیوں کے ساتھ ہٹ کر کے لے آئے خالد نے انے  
درباب کئے وہ راہ میں کہے ہر خالد ان تمام کی گردن مارنے کا حکم کئے اور بعضی رواتوں میں آیا ہے کہ وہ کچھ  
میں ایک ہی ہی اور تھا کہ میں ایک ہی ہی اسی رعام کو قتل کئے مگر جی جسہ میں مزارہ قید کر کے اسے یہاں کئے اس  
کہ اسکو جنگ لائے کی مدد جو معلوم تھی اور بعضی روایوں میں آیا ہے کہ ان میں ایک شخص جس کا نام ماما تھا  
حالد کو کہا اگر تجھے کھلائی مارانی مظلوم ہو تو مجھے کو مافی رکھ ہٹ کر کو مافی رکھے اور ای عورب کو ناکہ کئے اسے  
کھائے سے کی حراجی طور سے لاکر واقعہ جنگ کے رو رو لوں لشکر میدان میں نکلا اور خالد سقت کر کے  
ایکے سے رجو مامہ وہاں سے لظہر لیا بھا ای فوج ارہستہ کر کے کھڑے ہوئے مہاجرین کا تہاں سالم مولی انی حاکم  
ہاتھ میں دئے اور انصار کا لسان تاست میں قیس کے حوالے کئے اور الساہی ہر ہر قبیلہ کا امیر ایسے لسان لیکے ستر

مسلمانین نوم کو کیا آج کے دن غیرت پکڑو اور جنگ میں ثابت قدم رہو اگر غم بھاگے تو نمحاری عورتیں بند  
جاوینگی اپنی عزت اور آبرو نبھانے اور عورتوں کو بچانے کے لئے جنگ کرو پھر مسلمانوں میں اور کافروں میں جنگ  
شروع ہوا مسلمانوں کو لغزش ہوئی اور اعراب ہزیمت پا کے بھاگنے لگے بنی خنفہ حملہ کر کے خیمہ میں گھسے اور  
چاہے کہ خالدؓ کی پیچیدگی کو مارے تب مجاہد جو قبہ میں تھا کہا وہ بہت نیک بی بی ہیں اس کو پناہ دیا ہوں مجھ سے  
مل سے باز آئے اُس حملے میں بن جال بن عنفوہ جو مسیلکہ کا مشیر کار تھا زید بن الخطاب رضی اللہ عنہ کے ہاتھ سے مارا گیا  
بعد صحابہ مستغذ ہو کے مقابلے میں آئے بخاری وغیرہ انس رضی اللہ عنہ سے روایت کئے ہیں یہاں کے روزین  
نابت بن قیس بن شماس کے پاس آیا انھوں نے اسے بدن کو اور کپڑوں کو حنوط لگا ہے تھے لوگ کی ہزیمت دیکھ کر  
اکو کہا باعم دیکھو لوگوں کا کیا نقشہ ہوا اب ایسے ہیل کیا واسطے کرتے ہونا بت کہے ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ  
وسلم کے ساتھ ایسا نہیں کرنے تھے یعنی صفان اپنے مقام سے منحرف نہیں ہونی تھیں بعد کہ بنس صاعود  
اَقْرَأْ لَكُمْ بَعْضَ دَنَمَن کی قوت کے وقت تم بھاگنے کی بری چال ڈالے ہو اور مسلمانوں کے قبیلے والے باہم مخلوط  
ہو کے ہر طرف سے کارنے لگے اسی خالدؓ کو دوسروں سے علاحدہ کر دیا خالدؓ نے مہاجر اور انصار کو علاحدہ کئے  
اور بنی خنفہ ایسا کرے کہ کبھی ویسا جنگ نہیں ہوا تھا اور مسلمانوں کے پیرتین بار اکھڑ گئے اور صحابہ آپس میں وصیت  
کرنے لگے اور کہے کہ اسی سورہ بقرہ کے لوگو آج کے روز سحر باطل ہوا اور نابت بن قیس کفن پہن کر اور حنوط لگا کر  
گراکھو در اپنے ہتھیروں کو زمین میں کاڑے اور کہے اللہم اِنِّیْ اَبْرَأُ اِلَیْکَ مَّا جَا عِبْہُ ھُوْلَا وَاَعْتَدَ رَا لَیْکَ  
مَّا صَنَعَ ھُوْلَا وَاَعْتَدَ بَعْضِیْ بَا لَہِیْ بَا لَہِیْ بَا لَہِیْ بَا لَہِیْ اور معذرت کرتا ہوں اُس سے جو مسلمان یہہ کئے  
اور جھنڈا لیکے جنگ کرتے ہوئے اسی مقام پر شہید ہوئے مہاجرین نے سالم مولیٰ ابو حذیفہ کو کہہ کر حکو اندیشہ ہی کہ  
کفار تمھارا جانب سے آجاو بن تو سالم کہے اگر کفار میری طرف سے آویں تو بن قرآن کا اچھا حافظ نہ رہا اور انھوں بھی  
اپنے پاؤں زمین میں گارتے کھڑے رہے جب انکا دھنا تھا از گیا مائیں ہاتھ سے نشان بکڑے وہ بھی جکت گیا  
نشان چھانی سے لگائے اور کہتے تھے وَمَا حَمْدُ الْاَرْسُولِ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِہِ الرُّسُلُ وَکَا بِنُ مِنْ  
بَنِیْ فِیْلٍ دَعَا رَیْبُوْنَ کَثِیْرٌ اور زید بن الخطاب رضی اللہ عنہ کہے اسی لوگو اپنے دشمن کو قتل کرو واللہ اِنِّیْ  
تَحْسَنُ کَرْو کَا نَہَا نَ لَکَ اللہ تعالیٰ کافروں کو ہزیمت دے گا یا میں اللہ سے ملا قاروں اور اپنی حنت اس کو بیان کرو  
سو وہ بھی شہید ہوئے بعضے کہتے ہیں کہ جھنڈا مہاجرین کا زید کے ہاتھ تھا جب انھوں شہید ہوئے سالم کو  
لئے اور حذیفہ رضی اللہ عنہ کہے اے افران والو قرآن کو اپنے کاموں میں زمین دو پھر کافروں پر حملہ کر کے ان کے صفوں  
مارنے گھسنے یہاں تک شہید ہوئے اور خالدؓ کے مرنا کافروں پر حملہ کرتے اور مارنے مسیلکہ کے مقابلے تک پہنچ گئے

حنوط عروعرہ حوتوئی  
حوت کے کفن کو  
لگاتے ہیں  
۱۲

چاہے اسکے سر تک جاویں اور اسکو قتل کریں لکن جسے بھروسوں کے پیچھے سے کل کے مدار واسطے کارے لگے لگا  
 اِسْ اَلْوَلَدِ اَنَا اِسْ عَائِزٌ وَدِدٌ یَعْنِیٰ مَن لَّدُنْکَ مَیْنًا ہوں اور میں گردن کی ستارہ رگ کا تھنے والے کا مٹا ہوں  
 اور جو میدان میں کھلتا ہوا قتل کرتے بھروسوں کو ایکے متعاضد سے پکارے لگے اُس دروہ کا شعار ماحملہ  
 محاسلوں کی فتح کی چکی بھرنے لگے خالد کے گیلہ پر دیکھ بھگے گئے لگے اسلام قبول کر سلیہ کا سلطان لگی  
 مدنی پکڑ کے بھرا ماوہ اسلام قبول کرے اور خالد ہماصر میں کو اور انصار کو اور اعراب کو ملاحدہ کئے ماہر  
 فیہ والا ایسا ساں لگے ملاحدہ کھڑا ہو گا مایہ کن دتمس کس کی طرف متا ہی اور معارضی اللہ عہم اس جنگ میں  
 اماصر کئے کہ کسی نہ کیا ہوگا اور دتمس کے روترہ سے لگے سراج اسی مارچ میں اِسْ رَضِی اللہ عہ سے روای کیا کہی مالک  
 نے اس مالک کو کہے اے ابراہیم اچھوڑا ہے لگے تو رہے برسوار ہو کے اللہ کے شکر دتا کہ بعد کہے اے ابراہیم  
 اح مدہ ہنس کچھ ہنس مگر جڑے وعدہ ہی اور ہست ہی پھر پڑے حملہ کئے لوگ بھی ایکے ساتھ حملہ کئے کھار کو ہریت  
 ہوئی مسلمانوں کو قتل کرتے ہوئے چھپا کئے اور تواروں کو لگے حوں سے سراپ کرنے لگے تب حکم میں طفیل نے  
 بی حسہ کو کہا تم اب حد فہ الموت میں جا کے پاہ لیا ہتری سیلہ اور اسکا لکڑا اس حصار میں چلے گا مالک اور عبد اللہ  
 س انی کرے حکم میں طفیل کو دیکھ کے ایک تیر ماہ وہ مر گیا اور موحیدہ حصار کا در وارد مد کے مٹی نہ کچھو چو طرست  
 گھیر لے تیراں مالک رضی اللہ عہ سے لگے اے مسلمانو مجھے اچھا کے حصار میں دالو بھرا لگو دھالوں راتھا لگو  
 سروں سے حصار کے اندر ڈالے رائے اُن لوگوں کو جو دروارے کے پاس بھٹ مار کے دروارہ کھول دے برائے مالک کو  
 اس دروارے کو درجہ کے لگے مسلمان دروارے اور دیوار سے اندر جا کے کافروں کو قتل کرے لگے مسلیہ کو دیکھ  
 دیوار کی تنق میں سیاوت کی مامد کھڑا تھا اور اُس کے شہ کو طاری تھا عہ سے کچھ نہ سمجھا تھا اس ماحوں کی تہ  
 قعی مہیطاں اُس راتا تو اُس کے مہ سے کھ کھلا مشیرین مظہم کا عظام وحتی س خربہ کو حری سے مارا  
 حرہ لک کے دوسرے طرف سے بار ہوا اور انود حصار ہماک میں خربتہ رضی اللہ عہ سے دوتر کے ہکا سر کا فالے اُس کی جلی  
 اندر سے ایک عورت پکارے لگی وَالْأَمِيرُ الْمُؤْمِنُ صَیْہَاہ کا لا عظام نے بھکھو مارا سیلہ کے لوگ حملہ دہلے اور ایک  
 روایت ایکس ہر ارادی معرکہ میں اور حصار میں مارے گئے اور مسلمانوں کے چیتھے اور ایک رعایت سے یا سو آدمی ہتھ  
 اُس میں حارسو کاس آدمی حاطہ قرآن تھے مست ہو لوگوں کا مام ہم آسپاں کر گئے جنگ سے وراعت ہوئی بعد خالد  
 رضی اللہ عہ سے چٹس مرارہ کو لیکے سیلہ دیکھے بکھڑے حال میں عہوہ پر گردے لگو خالد سمجھے سیلہ ہی ہی مجاہد کو  
 بوجھے کیا سیلہ ہی ہو تو لولا واللہ بہہ سیلہ سے ہتر شخص ہی بہر حال میں عہوہ ہی خالد کے وہ سیلہ بدتر تھا لگے  
 تمھیں لگے بہہ ہیریت دیتے یتدزیوں کا ساہ رنگ بھگے دیکھ کے لولا سیلہ ہی ہی خالد کے

مددہ لکھ سکھ کا کام ہی  
 باغ سیلہ کا تھا سا کام مددہ  
 رخصت کیا تھا سیلہ لکھ اسکے لوگ  
 جو اس باغ میں تھے  
 اسلئے مسلمانوں کو  
 اسکا نام مددہ  
 الموت لکھ  
 ۳۱



قَتَحَ كُمُ اللَّهُ سَيْلًا نَمَّ كَيْسًا تَابَعُ هَوْتَحَ سَيْلًا مَرَّتْ وَقْتُ أَسْكَى عَمْرًا يَسُوْ جَالِيْنَ بَسْ كِي تَحِيْ جَبِيْ هَا نَ سَ فَرَاغَتْ مَهْمُوْ  
 خَالِدُ نَ سَوَارُوْنَ كُوْرُوَانَهْ كُنَّ تَابَعُ مَ كَ قَلْعُوْنَ كَ پَاسِ مَالِ اَوْ رَسَبِيْ هُوْ تُوْلَ اَوْ يَنْ بَعْدُ خَالِدٍ چاہے جنگ کے  
 قلعہ کو فتح کریں قلعے میں سوا عورتوں کے اور بچوں کے اور بوڑھوں کے کوئی نہ تھا جماعہ دغا کیا اور بولا قلعہ جنگی  
 لوگ سے بھر اہوا ہی لیکن مجھے فرما تو صلح کروادیتا ہوں اور خالد سے رخصت لیکے قلعے میں گیا اور عورتوں کو بولا  
 تم مردوں کا لباس پہنے قلعے کے فضیلوں پر نکلو خالد انکو دیکھ کے سمجھے کہ جماعہ سچ کہا اور مسلمان جنگ سے ٹھک گئے تھے  
 صلح کرنے پر راضی ہوئے اور سونا روپا اور ہتیار اور جانور اور نصف غلام باندی لیکے صلح کئے بعد خالد کو معلوم ہوا کہ جماعہ  
 دغا کیا اس کو پوچھے کیا تو میرے سے دغا کیا جماعہ بولا و میری قوم کے عورت بچے ہیں تم تمام مردوں کو قتل کئے ہیں جو انکو  
 بچا یا اس پر مجھے ملامت نہ کرو جب ان کا بند و بست پورا ہوا خالد نے جماعہ کی لڑکی کو نکاح کئے یہ خبر صدیق رضی اللہ  
 عنہ کو پہنچی خلیفہ کے نام سے نامہ لکھے کہ تو بہت فارغ البال عورتیں نکاح کر رہا ہی تیرے خیمے کے گرد بارہا سو مسلمان زخمی  
 پرے ہیں ہنوز ان کے زخم جگے نہیں ہوئے میرا خط دیکھتے ہی اپنے ساتھ کاشکر لیکے عراق کو جاؤ خط کو پیک کے ہاتھ میں  
 دیکر روانہ کئے اُس پیک کا نام ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ تھا اور انکو تاکید کئے کہ تم جب تک خالد کو رخصت نہ کرے  
 وہاں سے نہ نکلو جب خالد یہ خط دیکھے تو کہے یہ اُعبَس کا کام ہی یعنی عمر بن الخطاب کا پھر عراق کی طرف متوجہ ہوئے  
 اُس کا بیان سال آئندہ وقایع میں آوے گا القصد خالد نے بنی حنیفہ کو سلام کی دعوت کئے پھر تمام لوگ ایمان لائے  
 اور بعضوں کو انکی سبھی پھیر دئے باقی غنیمت صدیق رضی اللہ عنہ کے پاس روانہ کئے اس سببی میں کی ایک عورت  
 علی مرتضیٰ کو پہنچی اس کے شکم سے علی مرتضیٰ کے فرزند جو محمد بن الحنفیہ کے مشہور ہیں پیدا ہوئے مسلمانہ کا جنگ سے گیا  
 ہجری میں ہوا کہ کے خلیفہ بن خیاط اور ابن جریر اور اکثر سلف کہے ہیں واقدی اور چند لوگ کہتے ہیں بنی بارہا  
 ہوا ان دونوں قول میں جمع اس طور سے ہو سکتا ہے ابتدا اُس کا سن گیارہ کے آخری ایام میں تھا اور انتہا بارہ  
 کی ابتدا میں جب بنی حنیفہ کے لوگ صدیق کے پاس پہنچے تو ان سے پوچھے سیدمہ قرآن جو بولتا تھا اس کی کچھ باتیں سناؤ  
 بولے یہ کہتا تھا ضَعْدَعُ بِنْتُ الضَّفَدَعَيْنِ اِلَى كَمْ تُشْغِينِ لَا الْمَاءُ تَكْدِرِينَ وَلَا الشَّارِبُ مُنْبَعِنِ  
 رَأْسُكَ فِي الْمَاءِ وَذَنْبُكَ فِي الطَّيْنِ بَعِي اَمِيْ مِيْنَدَكَ رُكِيْ دُوْمِيْنَكَ كِيْ كَبْتُكَ اَوْ اَنْ كَرِيْ نِيْ نُوْ يَانِيْ كُوْ لَكَ رُكْرُكِيْ  
 ہی اور نہ مینے والے کو منع کرتی ہی تیرا سر پانی میں ہی اور دم کیچر میں اور بھی کہتا تھا وَالذَّارِعَاتِ ذُرْعًا وَالْحَافَاتِ  
 حَصْدًا وَالذَّارِبَاتِ مِحْأًا وَالطَّاحِنَاتِ طَحْنًا وَالْحَابِرَاتِ خَبْرًا وَالسَّارِدَاتِ تَرْدًا وَاللَّامِقَاتِ لُغْمًا  
 هَالُوْا سَمْنَا لَعْدَ فَصَلَّمْ عَلَى اَهْلِ الْوَبْرِ وَمَا سَفَكُمْ اَهْلُ الْمَدْرِ فَبَغْرَكُمْ فَاَسْبِعُوْهُ وَالْغَرِيْبَ  
 فَاَوُوْهُ وَالْمُعْسِرَ فَوَاسُوْهُ وَالْبَاغِيْ فَاَوُوْهُ قَسَمُ هِيَ فِرَاعَتُ كَرْنِ وَالْوَنُ اُوْرِدُوْ كَرْنِ وَالْوَنُ كِيْ اُوْر

کہوں ہرے والوں کی اور پیسے والوں کی اور رومی کلمے والوں کی اور رومی شورے میں تر کرے والوں کی اور  
 لوالہ پیسے والوں کی گھی ڈال کے ٹھکروں کی جی جھنگلی لوگوں پر اور سبہوں والے تم برستے ہیں اچانک تم ایسے  
 پیر کو میت حر کے کھانا کھلاؤ اور مساکین کو چکھدے لوالہ اور مسکین کو طلب کرنے والے کا قصد کرو کہتے  
 ہیں کہ صدقہ جو ہم سے تو فرمے تمہارا اثر امو تمہاری عقل کہاں گئی ہم سب اس کے ہاں سے ہنس نکلا اور کہہ  
 مَحَا اَصْلُ وَمَا اَدْرَاكَ مَا اَصْلُ لَمْ دَلُّوْكُمْ طَوِيلٌ مَّا مَحْيٰ مَحْكُوْمٌ ہمارے کیا ہی ہو سکو سودی دار اور کہا  
 وَاللَّيْلِ الدَّامِسِ وَالْهَامِسِ مَا وَطِئَ وَرَقَتَيْنِ رَطْبَةٍ لَا تَابِسُ قَسَمِ ابد حمرے کی  
 اور لاندہ کے کیڑے پاؤں سے چیلے والا ہیں تو ماسا ترا مسک یعنی وائتوں میں آنا ہی عمر میں العاصی  
 جاہل کے امام میں سیلہ کے ماس گنا سیدہ بوجھا تمہارے ہی پر اس ایام میں کانا مارل ہوا ہی ہو کہہ اکتے  
 ہست ہی وحیر اور طبع اتری ہی بوجھا وہ کیا تو عمر لولا والعصر ان کولسان لہی حسیہ مسلمہ اکتے ساعت  
 فکر کر کے لولا سر پر بھی یہی ہی سورت اتری ہی عمر بوجھا وہ کانا لولا ونا ونا ونا اکتے اذنا ب وصدار و  
 سائر کث حق و نقر ای وراہی ورتھکو ہنس گرد و کاں اور سیہ اور ماقی تیرا حقیر و دلیل ہی لوالہ عمر سے بوجھا  
 کہ ہم سب کس ہی عمر کو کہہ اسکو میں جھوٹھو جھوٹھو ہوں واللہ جھکو بھی معلوم ہی عرض سیلہ ہی صلی اللہ علیہ وسلم  
 مشاہد کرنا چاہا تھا اسکا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو سے میں جھوٹھو کے لوالہ کا آتش میرا  
 ہوا آپ بھی ایک چاہ میں جھوٹھو مانی کھارا ہوگا اور ہی صلی اللہ علیہ وسلم حمرے کے درخت کے نیچے دھوکے سے  
 جھٹکے درخت پر سر ہوا تھا ویسا ہی ہم پلید بھی و صو کنا ہرا جھار جھٹکے لوالہ و یچوں کے سر پر برکت کے واسطے  
 ہاں پھر کسی کو سچ ہوا اور کسی کی سنان کل چڑی اور کوئی مرگا اور ایک شخص کی آنکھ میں درد تھا آکھ ہر ہاں  
 جھٹکے لوالہ آکھ صحت گئی سچے عمیر طلحہ سے روایہ کیا ہی کہا ایک اعرابی ماے میں مسلمہ کے ہاں  
 آنا اور کہا سیلہ کہاں ہی لوگ کہے ہاں ہاں سیلہ کہ رسول اللہ لوالہ اعرابی نے کہا میں اسکو دیکھ  
 رسول اللہ کہو گا کہ سلہ آنا اسکو بوجھا سیلہ تو ہی ہی لولا ہو کہاتھے وحی کوں بھٹتا ہی کہا جس لولا لوالہ میں  
 بھٹتا ہی مارا کی میں لولا تار کی میں اعرابی کہا میں گواہی دیتا ہوں بوجھو تا ہی اور محمد سچے لیکن سچہ کا جھوٹا ہی مصر کے  
 سچے ہی سے میرے پاس دوست ہی بھر سکا مالع ہوا اور عقر ما کے رو رہا گا مسکیر جگ میں جو صیہ شہد  
 ہوئے اُن میں جید لوگ رحلیل اللہ رحمہ اے مام ہاں کچھ دیکھ دیکھ ہیں تاست س قیس س تاست انصاری حمری  
 ابو محمد انصاری کے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خطیب ماے کے رو رہا جھٹکا لوالہ کچھ میں ہی بھاؤ ہیں  
 سہند ہو ہی صلی اللہ علیہ وسلم اکو شہادت کی اور حمت کی تار دے ہیں طرانی رواں کیا ہی کھ

ماے کے شہد کا نام

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر یہ آیت نازل ہوئی اِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ كُلَّ خَنَّٰلٍ فُجُوْرٍ یعنی اللہ دوست نہیں رکھتا کسی نخوت اور تکبر کرنے والے کو ثابت بن قیس بن نہایت شاق ہوا اور اپنے گھر کا دروازہ بند کر کے روئے پیچھے یہ کہتے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو معلوم ہوئی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پوچھے کیون تم ایسا کئے ثابت عرض کئے یا رسول اللہ میں تجمل کرنا دوست رکھتا ہوں اور اپنی قوم کی سزا کی کرتا ہوں اب اللہ تعالیٰ یہ نازل کیا سو میں بھی انھیں لوگ میں داخل ہوا نبی صلی اللہ علیہ وسلم فرمائے تو ان میں نہیں تو خوبی کے ساتھ جیگا اور خوبی میری اور اللہ تعالیٰ تجھے بہشت میں داخل کرے گا اور جب یہ آیت اتری کہ لَا تَرْفَعُوْا اَصْوَابَكُمْ فَوْقَ صَوْتِ النَّبِيِّ وَلَا تَجْهَرُوْا بِالْقَوْلِ یعنی اپنی آواز اپنی مست کرو نبی کی آواز سے اور گھر کے بات کہو ثابت ویسا خانہ نشین ہوئے پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انکا حال دریافت کئے تو کہے میری آواز بلند ہی اور میں بات پکار کے کرتا تھا اب میرا عمل باطل ہوا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمائے تو ان لوگوں میں نہیں اور نوجیگا حمید اور مرگیا شہید اللہ تجھے بہشت میں داخل کرے گا اور ترمذی نے ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کئے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتا ہے ثابت بن قیس بن شماس بہت خوب آدمی ہی ثابت شہید ہو بعد ایک شخص انکو خواب میں دیکھا اسکو کہ کل میں شہید ہو بعد ایک شخص مسلمانوں سے میرے بدن پر جو ہتھ بکتر تھا سو نکال لیا شکر کے آخر میں اس بیک موج کے رکھا ہی اور دیکھے اپنا بالان رکھا ہی اور اسکے مقام پر ایک گھوڑی سے باندھا ہوا تو خالد کو بول وہ بکتر طلب کریں اور جب قیدینے کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے خلیفے کے پاس جا گیا تو کہہ میرے براس قدرین ہی اور میرا مال اتنا ہی میرا دیں ادا کر دو اور میرے فلائے غلام کو آزاد کیا ہوں اور اسکو چھادو کہ تو صدیق سے البتہ بول اور خواب ہی کر کے اسکو ضایع مت کر پھر وہ شخص ہوشیار ہو کے خالد سے خواب بیان کیا خالد ایک آدمی کو بھیجے تو انکے کہے کے مطابق بکتر نکلا بھرا ابو بکر رضی اللہ عنہ سے جا کے یہ خواب بیان کیا ابو بکر انکی وصیت جاری کئے کسی وصیت موت کے بعد جاری نہیں ہوئی مگر ثابت کی حزن بن ابی وہب بن عمرو بن حمران و ہجر کیئے تھے اور بعض کہتے ہیں فتح مکے کے روز اسلام لائے اور انکے ساتھ انکے والد کے عبدالرحمن اور وہاب انکا پوتا حکیم بن وہب بن حزن بھی شہید ہوئے بعضی کہتے ہیں حزن نے براخہ روز شہید ہوئے زید بن الخطاب بن نفل فرشی عدوی ابو محمد میدر بھائی عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ کے عمر رضی اللہ عنہ سے عمر بن جرے تھے بہت قدیم سے اسلام لائے تھے اور بدر میں اور اسکے بعد کے غزوہ بنی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ حاضر تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انکے اور معن بن عدی کے درمیان برادری کئے تھے پھر دونوں ایک ہی جنگ میں شہید ہوئے انکا قاتل ایک شخص تھا نام اسکا ابو مریم حنفی وہ آخر کو اسلام سے

مترس ہوا اور عمر رضی اللہ عنہ کو امیر المومنین اللہ تعالیٰ رید کو میرے ماتھے سے زرگی دیا اور انکے ماتھے سے مجھے  
دلیل کیا بعضی کہتے ہیں انکو الو مرع کا حجاز میں صبح تہید کیا حب عمر رضی اللہ عنہ کو انکے ہمارے کی خبر میں  
فرمانے ریدے دو سکوں میں میرے سبقت کے مرے آگے سلام لائے اور میرے آگے سہید ہو کر عمر رضی اللہ عنہ  
نے متمم بن یزید کو کہنے اگر میں سحر کہا تو تم ایسے بھائی مالک کے حق میں جو میں نے کہی میں بھی کہا تم لو  
تھا را بھائی حجاز میں گامیرا بھائی بھی اسی راہ میں جا تا تو میرے بھائی کا عم کرتا اور میں جو کہا ہوں کہا عمر رضی اللہ عنہ  
میری تعزیر جو بے کیا و کسی کسی نے نہ کہا اور عمر کہا کرتے تھے ہوا حب حلی ہی تو میں ایسے بھائی رید کو یاد کرتا  
ہوں اور رید کے ایک فرزند تھے انکا نام عبدالرحمن اور ایک لے کی تھی اسکا نام اسکو عبداللہ بن عمر کاج کہے  
مسالم بن عسید انکو سالم بن قیل بھی کہتے ہیں مولیٰ ابی حنیفہ بن عتہ بن یحییٰ کے درجہ لکھو ابو حنیفہ کی بی بی سیدہ بنت  
یعار اللہ نصاریہ آزاد کئی تھی ابو حنیفہ انکو اپنا سنی فرزند کہتے اور اسے بھائی کی لڑکی فاطمہ بنت الولید بن عمر کو کجا  
کردے اور سالم کو ابو حنیفہ کے فرزند ہی کہا کرتے حب آمل ہوئی اذ غوہم کا نام ہم بھی کجا روا انکو ملک  
مائیوں کی طرف سے کر کے بھرا انکو ابو حنیفہ کا فرزند کہا موقوف کرنے حب آمل کی مارل ہوئی الی  
کی عورت سہلہ بنت شہل بن عمرو کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کی یا رسول اللہ سالم کو م اپنا فرزند  
سمجھتے تھے اور وہ ہم سے بے پردہ تھا اے حواں ہوا بھری صلی اللہ علیہ وسلم اس بی بی کو فرمانے تھا را دود  
اسکو ملاؤ بھر دودھ ملائے سے انکی محرم ہوئی علما کہتے ہیں اس عمر میں دودھ بیسے سے محرمت کا سہہ تا  
ہو یا انھیں کی خصوصیت تھی سالم سافیت اولیں میں تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بھر کرے کی قیل بیسے کو  
ہجرت کئے اور مدینہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے کے قیل جو دلاست کیا کرتے ماہود اسکے کے عمر رضی اللہ  
عہ حاضر تھے کیونکہ سالم قرآن کہتے سور خط کئے تھے بخاری وغیرہ روایت کئے کہ سی صلی اللہ علیہ وسلم قرآن  
قرآن کو حاضر حص سے لہو سوائیں انکا نام بھی ذکر کئے بدر میں اور اسکے بعد کے نام جنگ گوں میں سی صلی اللہ علیہ وسلم  
ساتھ تھے اور عمر رضی اللہ عنہ اپنی وفات کے وقت فرماتے اگر سالم زندہ ہے تو میں خلافت کو سوری میں چھوٹا اور عمر  
اس عبدالر کہا ہی اسکا معنی یہ ہی کہ میں انکو مختار کرنا کہ جو کم مسد کرنے ہو اس کو خلافت دے گا مقصود یہ ہے کہ  
انھیں کو حلیہ کرتا یہ ما و مل کئے اس لئے کہ سالم قریش میں ہیں اور حلیہ تو قریشی ہوا حاجتے ممانہ کے رور مہاجرین  
محمد اسالم کے ماتھے میں تھا حب میں کھائے کرے لو پوچھے ابو حنیفہ کا کاحال ہے کہ وہ سہید ہو گیا جیسے مانے  
کیا حال ہی کہ وہ بھی سہید ہوئے مجھے اُن دونوں کے ج میں لہا دیو اور عمر رضی اللہ عنہ انکی میرا انکو آزاد کرنا  
سولی بی بیہ کو بھنے تو اسکو بھیر دئی اور لولی میں اسکو آزاد کئی بھی اسکا مال لیے آزاد کئی یہ عمر رضی اللہ عنہ

انکی میراث بین المال میں داخل کئے ابو دجانہ سماک بن خُزْشَم بن الحُرْ اور بعضی کہتے ہیں سماک بن اُوس بن خُزْشَم بن  
لُؤْذَان بن زید بن نَعْلَب بن الخُزْج بن ساعده بن کعب بن الخُزْج الضاری خُزْجی بدر کے جنگ میں رسول اللہ  
صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ حاضر ہوئے اور احد میں جراحات لگ گئیں اور اس روز نبی صلی اللہ علیہ وسلم انکو تلوار دے کر  
شجاعت کریں اور اسکا پورا حق نجا لائیں اور انکی شجاعت کی علامت یہ بھی تھی کہ جنگ کے روز سر بر سرخ بیتھا باہر  
اور اس جنگ میں حصار کے اندر کوئے اور انکا پائون ٹوٹ گیا بعد بھی اتنا جنگ کئے کہ شہید ہوئے وحشی اور انھوں  
دونوں کے مسیلہ کا کام تمام کئے وحشی کہتا ہی اللہ جانم کو یہاں مارا ہوں یا ابو دجانہ مارے ہیں بعضی کہتے ہیں ابو دجانہ  
زندہ تھے اور علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ کے ساتھ صفین کے جنگ میں شہید ہوئے اور ابو دجانہ کی روایت سے ایک  
جس کا نام حرزانی دجانہ مشہور ہے سو اسکی سند ضعیف ہے وہ دعا التفات کے لائق نہیں شجاع بن وہب بن  
اسدی ہی عبد شمس کے حلیف قدیم سے ایمان لائے جنس کی طرف ہجرت کئے اور بدر میں اور اسکے بعد کے جنگوں میں  
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ حاضر ہوئے انکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حارث بن ابی شمر غسانی  
پاس ایچی کر کے بھیجے تھے شہادت کے وقت چالیس پرچند سال کی عمر تھی طُفَیل بن عمرو بن ظُریف بن العاص بن نَعْلَب  
بن سُلَیم بن مَخْضَم بن اوس دوسی قدیم سے اسلام لائے تھے اور اپنے قوم کی دعوت کئے انکو اللہ تعالیٰ دیا جب  
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ کو تشریف لائے تو انھوں نے اپنی قوم کے نو دگر والوں کو لیکے آئے مسیلہ کے جنگ میں  
طفیل اور انکا فرزند عمرو دونوں شہید ہوئے عتبہ بن بشر بن وقش الضاری اوسی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہجرت  
کرنے کے قبل اور معاذ بن جبل اور سید بن جبہ احمالائے کے آگے مصعب بن عمیر کے ہاتھ پر ایمان لائے بدر میں اور  
اسکے بعد کے جنگوں میں حاضر ہوئے اور کعب بن اشرف یہودی کو قتل کرنے گئے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
انکو حنین کی غنیمت کا اور پاس بانوں کا داروغہ کئے تھے اور ناریک شب میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
نزدیک سے اپنے گھر کو گئے تو انکا عصار روشن ہوتا تھا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تہجد کی نماز کے وقت عباد کا  
آواز سن کر فرمایا اللہ تو اس کو مغفرت کرے سائب بن عثمان بن مظعون بن حبیب حُجْجی حبش کی دوسری ہجرت کئے  
اور بدر میں حاضر ہوئے ترے برابر تھے یہاں کے روز انکو تیر لگا شہید ہوئے شہادت کے وقت جو ابھی عبد اللہ  
بن سہیل بن عمرو بن عبد بن عمرو قُشَیْ عامری قدیم سے اسلام لائے حبش کی پہلی ہجرت کئے مکے کے ناتوان  
لوگوں میں تھے بدر کے جنگ میں کفار کے ساتھ آئے جب مکہ کو پہنچے بھاگ کر مسلمانوں کی ساتھ جنگ میں شریک ہوئے  
پھر اسکے بعد کے جنگوں میں بھی حاضر ہوئے ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ جب حج کو گئے انکے والد سے انکی تعزیت کئے  
سہیل کہے میرے سینے میں ابابکر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمائے ہیں فیما م کے دن شہید اپنے ستر گھر والوں کی لئے شفا

وہ کہتے ہیں کہ میں نے سوچا کہ میں نے  
 جو کچھ کہہ دیا ہے وہ سب سچ ہے  
 عین سچ ہے کہ میں نے سچ کہا ہے  
 میں نے سچ کہا ہے کہ میں نے سچ کہا ہے

[illegible]

بنی زہرہ کا ولید بن عبد شمس بن المغیرہ بن عبد اللہ بن عمر بن مخزوم قرشی مخزومی قریش کے اشترالوگون بن تھا اسماء بنت ابی جہل شوہر فتح مکہ کے روز اسلام لایا عمارہ بن مخزوم بخاری سردار عمرو بن حزم کا عقبہ کی بیعت ستر شخص جو کئے تھے ان کے ہیں بدر اور احد اور خندق وغیرہ میں حاضر تھے فتح مکہ کے روز بنی مالک بن النجار کا نشان ان کے ہاتھ میں ہی تھا عقبہ بن عامر بن ثامی بن زید بن حرام سلمی عقبہ اولی کی بیعت کئے اور بدر میں اور اسکے بعد کے جنگوں میں حاضر ہوئے ثابت بن ہلال بن عمرو الضاری بنی سالم بن عوف موسیٰ بن عقبہ نے انکو بدریوں میں لے کر کیا ہی ابو عقیل عین کے فح سے عبد الرحمن بن عبد اللہ بن بعلبہ بلوی بنی جحلم سے بدر میں اور اسکے بعد کے جنگوں میں حاضر ہوئے مامے کے روز تیر لگا اسکو نکال کر نلوار لیکے مقابلہ کئے اور شہید ہوئے اور انکو بہت سی زخموں لگے عبد اللہ بن عقیب بن قیس بن الاسود خزرجی احد میں اور اسکے بعد کے جنگوں میں حاضر ہوئے بدر کے جنگ میں حاضر ہوئے بنی اخلاف ہی ابن الکلبی کہاہی کہ وہ عامر کے روز نہ ہوا صیف بن یحییٰ حاضر تھا ابن ابی الحوق کو مارنے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انکو بھی روانے کئے تھے رافع بن سہل بن رافع بن عدی بن زید بن امیہ بن زید الضاری حلیف بنی عثم بن عمرو بن عوف بن الخزرج کا بدر کے جنگ میں حاضر ہونے میں اختلاف ایک احد میں اور اسکے بعد کے جنگوں میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ حاضر ہوئے حاجب بن زید بن ہاشمی بعضی کہتے ہیں کہ وہ بنی زعور ابن جشم بن الاوس بن عوف اور بعضی کہے ہیں کہ وہ ازد شہوہ میں تھے لیکن ہی عبد شہل کے حلیف تھے سہل بن عدی بن ہاشمی حلیف ہی عبد الاشہل کے بدر میں حاضر تھے مالک بن اوس بن عقیب اوسہی احد میں اور اسکے بعد کے جنگوں میں حاضر تھے عمیر بن اوس بن عقیب عمرو بن عبد الاعلم بن عامر احد میں اور اسکے بعد کے جنگوں میں حاضر تھے بھائی بن مالک بن اوس کے طلحہ بن عبید بن نجبا والا احد کے جنگ میں حاضر تھے موسیٰ بن عقبہ نے انکا نام طلحہ تصغیر کے ساتھ لکھا ہی ربیع مولى حارث بن عامر انصاری کا مع عبد بن علی بن عجلانی انکے شہید ہونے میں اختلاف ہے بنی مالک بن عامر بن نجبی انکے نام کو بعضی حرم حاد مہملہ اور راء مہملہ سے کہے ہیں اور بعضی فتح اور زامی ہجری سے اور بعضی زامی کے بعد ہجری بھی زیادہ کئے ہیں احد میں حاضر تھے ودقہ بن ایاس بن عمرو خزرجی انکانام بعضی ودقہ دال مہملہ اور قاف سے لکھے ہیں اور بعضی ذال معجمہ اور فاک کے ساتھ ضبط کئے ہیں بدر میں اور دوسرے تمام جنگوں میں حاضر تھے جرؤل بن العباس ابن عامر بن ثابت انصاری اوسہی عامر بن ثابت بن مسلمہ بن امیہ بن زید بن مالک بن عوف بن عمرو بن انصاری بشر بن عبد اللہ خزرجی بعضی انکو بشیر تصغیر سے لکھے ہیں کلیب بن عیم بن ستر حلیف بنی الحارث بن الخزرج کا احد میں اور اسکے جنگوں میں حاضر تھے بعضی انکا نسب بن لکھے کلیب بن بشر بن تمیم اور بشر کو بعضی باء موحده اور تین معجمہ کے ساتھ ضبط کرے ہیں اور بعضی بشر بن اور سین مہملہ سے کہے ہیں عبد اللہ بن عثمان ایاس بن ودقہ بنی سالم بن عوف بن الخزرج سے انکے باپ کا نام بعضے اور بعضی قاف سے لکھے ہیں اسید عمر



صم سے قصیر کا لفظ ہے برفوخ میں الیٰہی حرجی ساعدی معاد میں حارہ میں فوداع میں عمد و دس رندس علسہ ح  
 س ساعدہ احدیں اور ایک بعد کے ملکوں میں حاضر تھے ایک مایک نام بعضی حارہ جا مہلا اور تاملتہ سے لگے اور  
 حارہ جیم اور تاملتہ تختا یہ سے پہل میں شمار میں ملک حلف ہی ساعدہ کا احدیں اور اُسکے بعد کے ملکوں میں  
 حاضر تھے ایک ماک نام اکثر خراج کہے حکیم کے صم سے اور حکیم کی تہذیب اور احزاب میں امی معجزی اور بعضی حارہ جیم  
 سے اور آخر کوں نوں اور بعض حارہ جا مہلا اور آخر کوں مہلا کہے میں مجتبیٰ سکون مہلا اور تاملتہ محمد سے اس مجتبیٰ حارہ  
 تہذیب یا تختا یہ سے اکامام ہی صلی اللہ علیہ وسلم نے عبداللہ بن عبدالرحمن بن کعبہ کے دور تہذیب ہوئے اکامام  
 لگا کر کیا ہوئے محسنی نے اسلام لائے تو دعایو ہیں کہے تھے کہ آپ تہذیبوں ایسی جگہ کہ پھر اسے تہذیب کوئی رہا  
 سوا کی دعا اللہ مستحق کیا اور تہذیب ہو کر اکامام لگا سکرمہ سعود میں سہاں الصاری ہی نعم میں کعب میں  
 بعضی اکو سعود میں سہاں کہتے ہیں صحرہ میں عماد بنی الصاری حلف ہی سواد کا احدیں حاضر تھے عبداللہ  
 بن امی الصاری الوختہ میں عرس عمروں عطیہ میں خمسہ حرجی سعادہ اور طبری کہا اکامام رہی احد میں حاضر ہو  
 ایک سو اٹھ ہی بہت لوگ تہذیب ہو کر حارہ میں حیات کہا ہی حارہ صحرہ اور الصاری کے حارہ کے روستہ تہذیب ہو کر  
 محض مہ ماقی صحرہ و ستر قوم والے بعضی کہتے ہیں الصاری کے ستر مرد اور مہاجر کے محض مرد حرجی کے لوگ حارہ  
 ہو کر تھے اسکا ماں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حرجی کا حاکم حیدر میں ساوی عذی ہاں غلام الحرجی کو  
 تھے مدد لے اسلام لایا اور وہاں اسلام کو مات کیا اور مدائن الصاف بہت حوی سے کیا کر مہا ہی صلی اللہ علیہ وسلم  
 کی وفات سے حیدر کے بعد مہاجر وہاں کے لوگ مرد ہو گئے اور کہے محمدی موئے تو مرے تو انا کے سوا ماقی م  
 فریے ولے مرد ہو گئے اور حواتا والوں کو محاصرہ کر کے اباح حیدر کہے ان مہاجر الصاری ہوئے لگی حارہ علیہ  
 رند و کلانی خدمت ای قوم کی قصد کے بیان میں کہا ہی اذ اباع انا لکیر رسولہ و فسان المدینہ جمعنا  
 یعنی الکر کو اور مد سے کے تمام کو کو سام ہما و فہل لکیر الی قوم کرام و فعود فی حواتا محصر ہا یعنی کرم  
 قوم حواتا میں حواتہ میں ہیں کہائے احوال کو عم در ما ف کر و گے کان د مآ و فہم فی کل فہم د مآ اللہ  
 یعی الساطہ ہیں یعنی ہستوں میں ایک حوں بہتے ہیں فدیہ کے اوستوں کے ماسد دیکھتے والوں کو دھاکے  
 تو کلنا علی الرحیم انا و حدنا الصبر للمتوکلین ہم حرجی براعتا د کہے ہیں ہم متوکلین کے واسطے مدد  
 یا حواتا والے اسلام برتات ہے کاسبت تھا حارہ و مدائن المغلی نے حوی صلی اللہ علیہ وسلم کے یاس ہجرت کے  
 تھے اکو جمع کر کے حیدر تھے اور ولے اسی حیدر القیس کی حارہ میں عم سے اکامام یو تہذیب ہوں اسکا حوات  
 ولے وہ کیا ہی حارہ و کہے محمد کے اگے رسولوں کو اللہ تعالیٰ بھیجا تھا یا ہس کہے ہاں بھیجا تھا پوچھے کیا ہم انکو دیکھے

حرجی والوں کی روایت اور غلام الحرجی کو  
 ایک سیدہ واسطے روایت کرنا

علامہ ابن کثیر رحمہ اللہ

یہ نام سننے سے بولے ہم نام سننے پھر پوچھے وہ کیا ہو گئے بولے مر گئے جارود کہے و سیر ساموے محمد صلی اللہ علیہ وسلم  
 پائین اور میں گواہی دینا ہوں کوئی الہ نہیں سوا اللہ کے اور محمد راتہ کے رسول ہیں و کہے ہم بھی وہی گواہی دیتے ہیں  
 اور تم ہمارے سر اور ہم سے افضل ہو پھر سب اسلام پر ثابت رہے جب یحییٰ رضی اللہ عنہ کو خبر پہنچی انکی تاکید سے  
 علامہ الجفری کے ساتھ فوج دیکر روانہ کئے جب بحرین کے قریب شہر ثمامہ بن اٹال اپنی بری ایک طاقت کے مسلمانوں  
 کے ساتھ شریک ہوئے اور اس فوج کے باقی لوگ جو اسلام پر ثابت تھے وہ بھی آگے ان میں داخل ہوئے علامہ الجفری  
 ان لوگوں کا بہت اکرام کئے علامہ تہ جلیل القدر مجاہدی تھے اور ہر عالم اور عابد اور سجاد الدعوت کے وہ سچے جنگجو  
 جب چلے تو ایک مقام پر اترے تو لوگ زمین پر قرار نہیں پاتے تھے اور اونٹوں پر سہا باب کچھ نہیں اتار تھے کہ اوست  
 تمام بھاگے سوا اس کے جو لوگوں کے پڑتھا سامان کھانے پینے کا دیر اسباب کچھ نہ رہا تب کا وقت تھا اونٹوں کو  
 پکڑنے کے لشکر میں اتنا اضطراب ہوا کہ کہا نہیں جاتا سب کو یقین ہوا کہ اب آپ سر میں ایک دوسرے کو وصیت  
 کرنے لگا علائے لوگوں میں اسی کی روئے تھیں پاس جمع ہوں جب تمام جمع ہوئے علائکہ کیا تم مسلمان ہیں ہو  
 کیا تم اللہ کی راہ میں نہیں کھلے ہو کیا تم اللہ کے انصار نہیں ہو کہ ان علائکہ اب ہم خوش ہو جو شخص تمہاری حالت پر  
 ہو گا تو اس کو اللہ تعالیٰ بخیر و نیکوئی صبح صادق قریب تھی جب پوچھتی صبح کی اذان دئے اور علائے جماعت نماز  
 ادا کر کے دوزانو بیٹھے اور ہاتھ اٹھا کے دعا مانگنے لگے لوگ بھی دست و پا بند کئے تھے یہاں تک کہ آفتاب طلوع ہوا  
 اور آفتاب کی روشنی کچھ ظاہر کچھ پوشیدہ تھی اور علاء دعا میں مشغول تھے جب تیسری بار دعا مانگے انکے بازو سے  
 پانی کے ایک چشمے کو اللہ تعالیٰ پیدا کیا نہایت شیریں اور صاف علاء اور تمام لشکر کے لوگ ان جا کے پانی پیئے اور  
 وضو و غسل کئے آفتاب منور بند نہیں ہوا تھا کہ اس میں تمام اونٹ مع اسبنا چو طرف سے آنے لگے کسی کے اسباب  
 ایک ذرہ بھی کم نہ ہوا پھر اونٹوں کو دو دو بار پانی پلائے اس کو راست کو تمام لوگ پچشم خود معاینہ کئے پھر انکا لشکر  
 مرتدوں کے لشکر کے قریب آئے انکا کفار بری جمیعت سے آگے بردگاہ میں اترے شب کو مسلمانوں نے اپنے طلا و اطراف میں  
 رکھ کے منظر صبح کے تھے کہ مردوں کے لشکر سے آواز آنے لگی علامہ الجفری کہے کوئی شخص جلد جا کے دریافت کرے  
 کہ بہر شور و غوغا کیوں آئے لشکر میں چاہی عبد اللہ بن حنفیہ ان جا کے دیکھا تو تمام لوگ شہر اب پی کے کہیں ہو گئے  
 وہاں سجدہ کے علا کو خبر کیا علا لشکر کیلئے معاہدے اور بہتوں کو قتل کئے کہ لوگ بچے سو بھاگے پھر انکا مال سبنا عام  
 مسلمانوں کے ہاتھ آیا اور ان قوم کا سردار حطیم بن ضبوعہ نے مسلمانوں کو دیکھ کر گھبرا یا بھاگنے واسطے گھوڑے پر  
 سوار ہوا رکاب قوت گیا پکارنے لگا کوئی میرا رکاب درست کر دو ایک شخص مسلمانوں کا آگے بولا تیرا باؤں اٹھا  
 میں رکاب سے تار ہوں یاؤں اٹھا تھے ہی تلوار سے مار کر باؤں کا ت دیا حطیم بولا مجھے یو را قتل کر دے

لولا میں بچھکوں۔ قتل کرونگا بھروسہ گھوڑے سے گر گیا جو محض اس سے گد رما اسکو کہا مجھے قتل کرو کوئی اسکو ۱۱  
آخر قس بن عاصم اس سے گد رما اسکو لولا اس حطم بن صبیح ہوں مجھے قتل کر دے اسکو قتل کے بعد دیکھئے کہ ہکا مالوں  
کہا ہوا ہی قسیت مادم ہو کے کہے اگر اسکا مالوں کا سو مجھے معلوم ہوتا تو میں اسکو قتل نہ کرنا وہ اسی حالت  
مترتا پھر مسلمان بھاگے والوں کا اتفاق کے وقت اسکو قتل کرنے والے لوگ جمع گئے تھے کسوں رسوا ہو  
دارس کو جاسیے ملا کھمب کو بھتیم کر کے لوگوں سے کہے اُن لوگوں داریں میں اسے لے لے دیا پھر تمام لوگ  
دارس کو جلے دریا کے ساحل پر جب پہنچے قدامت کی مسابہت داریں کستیوں پر سوار ہو کر اگر جاؤں تو دیر ہوگی او  
کھار بھاگ جائیے سلائے ایسا گھوڑا مانی میں دالے اور ہد کہے لگے یا زحیم یا کریم یا اَحَدًا مَا حَمَدَ  
نَاحِي مَا حَيَّ بِاَفْوَمٍ لَا اِلَهَ اِلَّا اَنْتَ مَا رَسَّ اَبَاعِيْدُكَ وَفِي سَبِيْلِكَ اَحْعَلْ لَنَا الشُّكْلَ اَلْهَم  
اور لشکر والوں کو تاکد کہے کہ تم بھی ہی دعا کرو سب لوگ ہی دعا پڑھتے ہوئے دریا میں جلے جاو روں گے گروگ  
نی ہنس آنا گوا ہوا دریا میں پر چلتے ہیں اور اوستوں کے گھڑاں میں ہنس قہتے ہیں کستی میں مٹھ کے جاؤ والوں کو وہ  
انکے سب کی راہ بھی بھروسے وقت میں اسکو قتل کرے اور وہاں کے تمام دھنوں کو مار کے غور سے پھینک دیا  
اموال عیبت لکرا اسی طور سے اس کا سرائے مد تمام کام اکٹھے میں ہوا اور مسلمانوں کی کوئی حیرت میں گم  
ہوئی مگر کسی کے گھوڑے کا توڑا گیا پھر علاقے آٹالی میں جا کے اسکو لاد لیا آگے عیبت کا اہل کسم  
ہر ایک سے لے کر دو ہزار درم اور ماے کو انکھرا درم حصہ ملا اور مسلمانوں کے ساتھ ہجر کا ایک ماہ تھا  
کرامتیں دیکھ کے مسلمان ہوا اسکو پوچھے تو کون اسماں لانا تو نولا حیدر متہ ہوا کہ اگر اسماں لاؤں تو مجھے اللہ  
مسح کریگا اور میں سحر کے وقت سساک ہوا سے آوارا قی ہو کہ اَللّٰهُمَّ اَرْحَمُ الرَّاحِمِيْنَ لَا اِلَهَ اِلَّا عِيْرَاثُ وَالِدُ  
لَيْسَ قُلْتُ شَيْءٌ وَالْاَلَمُ عِيْرَاثُ الْعَالِيْنَ اَلْهٰى لَا يَمُوْتُ رَحَالِقُ مَا يُوْنِي وَمَا لَا يُوْنِي وَكُلُّ نَوْمٍ  
اَسْتَفِي سَايَ وَسِعَتْ اَللّٰهُمَّ كُلَّ شَيْءٍ عَلٰمًا يَمُورُ مَا مَا کہ مرستے تمھاری امام ہیں کہے مگر  
اس لیے کہ تم ہی رہو اتفاقہ علاقے لست کر لیکے ہجر کو گئے وہاں لوگ محوسی تھے بھروسے اسلام لاؤ اور محو  
حرید دیا قبول کہے اور علا وہاں سے کوچ کئے غماں اور پھرہ اور میں کے لوگ جو مرتد ہوئے تھے اسکا  
میاں مسند بنی رضی اللہ عنہ کو حیرت سچی کہ غماں اور پھرہ اور میں کے لوگ مرتد ہوئے ہیں ایک واسطے حیدر  
محض حمیری اور غرقۃ السابقی اور رما دس لہذا انصاری اور ہما حرس انی لمیہ محرومی روا کہے حیدرہ کو غماں پڑ  
سرخہ کو مہرہ پڑا اور ہما حرومن براور ریا کو بھی اڈھری ہی کدہ کے مرتدوں پر روا کہے حیدرہ اور غرقہ کو ماکد  
کئے تم دونوں اتفاق کر کے اول جاں بر جاؤ اور عکر میں انی جہل کو جو مایے برگئے مجھے خط لکھے ترجیل آنے کے قتل

کیون جنگ شروع کئے اب بین تمکو نہ دیکھو گا اور غھاری بات نہ سناؤ گا مگر بعد از مایش کے غم حذیفہ بن محسن اور عرفہ الباقی کی لڑکے واسطے عمان کو جاؤ اور ہر شخص اپنے لشکر کا امیر ہی لیکن عمان میں ہے نگسب کا سردار حذیفہ ہی عمان سے فراغت ہو قوم سب کے مہرہ کو جاؤ وہاں سے فراغت پا کر یمن کو اور حضرموت کو جاؤ اور وہاں سے مہاجرین اپنی امیہ کے ساتھ ہو عمان سے حضرموت اور یمن تک مرتدوں سے جب کو پاؤ گے انکو قتل کرو پھر عکرمہ یمامہ سے کون کر کے اُن دونوں پر ساخنہ شریک ہوئے اور تینوں ملے عمان پر گئے عمان بن یقیط بن مالک ذو التاج باغی ہو کے نبوت کا دعویٰ کیا تھا نادان لوگ اسکے تابع ہوئے تھے عمان پر تغلبا ہو کے لشکر جمع کیا اسلام کی فوج کی آمد کی خبر سنکے عمان پناحت میں جس کا نام دبا فوج لے کے اُسے جنگ مستعد ہوا اور عورت بچے مال سب تمام اپنے پشت سے رکھنا لوگوں کو قوت ہو واکریت جنگ میں مردانگی نبلا وین اور مسلمانوں کا لشکر صحار میں لگے اتراد و نون لشکرین ہر جنگ فریب تھا کہ مسلمانوں کے لشکر کو شکست ہو اس عرصہ میں اللہ تعالیٰ انکے حال پر مہربان ہوا اپنی ناجیہ اور عبدالقیس کے امرا اپنی قوم لیکے عین جنگ میں لڑائی کی خاطر اُن مسلمانوں کو فتح و نصرت ہوئی اور کفار کو ہزیمت مسلمان انکا پیچھا کر کے دس ہزار آدمی کو قتل کئے اور عورت بچوں کو مال سب سمیت سہیر کئے اور یقیط بن مالک کو قتل کئے اور غنیمت کا خمس عرفہ کے ساتھ صدیق رضی اللہ عنہ کے پاس روانہ کر کے باقی مال لشکریوں میں تقسیم کئے بعد عکرمہ لوگوں کو لیکے مہرہ گئے وہاں کے لوگ دو فریق ہوئے تھے ایک نبی جماعت پر حاکم سچ محارب تھا اور دوسری فریق پر شجوب تھا ان دونوں میں مخالفت تھی عکرمہ جا کے شجوب کو اسلام کی دعوت کئے اور اسکے تابع اسلام لائے اور مسلمانوں کے لشکرین داخل ہوئے مسلمانوں کو قوت ہوئی اور سب اپنی سرکشی پر رہا پھر دونوں لشکرین ہر جنگ دبا کے جنگ یہ جنگ بہت سخت تھا آخر اللہ تعالیٰ مسلمانوں کو فتح دیا سب اور اُسکی جماعت کے بہت لوگ مارے گئے اور غنیمت بہت لگی فقط اچھے عربی گھوڑے دو ہزار تھے پھر عکرمہ غنیمت کا صدیق رضی اللہ عنہ کی پاس شجوب کے ہمراہ روانہ کئے یمن کی کیفیت یہ تھی اسو غنیمت کے قتل کے بعد قینس مکشوح نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے وفائی خبر سنکے مرتد ہو گیا اور بہت لوگ اپنے ساتھ جمع کیا اور فیروز دہلی اور دادویہ کو مارنے کے درپے ہو کے ایک روز کھانا تیار کر کے دادویہ کی دعوت کیا وہ آتے ہی اسکو مار ڈالا پھر فیروز کو بھی طلب کیا فیروز تیار ہو کے نکلا اثناء راہ میں ایک عورت اپنی ساتھ والی سے کہتی تھی کہ یہ بھی دادویہ کی مانند مارا جاوے گا فیروز یہہ سنکے بھیگ گیا اور اپنی والدہ کی قرابت والوں کے پاس جا کے پناہ لیا قینس فیروز اور دادویہ کی لوگوں کو اور اسنا کو یمن سے چلا کیا تھوڑوں کو خشکی طرف بھیجا اور تھوڑوں کو دریا پر روانہ صدیق رضی اللہ عنہ یمن کے امرا اور روسا کو لکھنے بھیجے غم سب فیروز دہلی اور اسنا کے ساتھ شریک ہو کے قینس مکشوح کی تہہ کرو میں بھی مگھلے روانہ کرتا ہوں اور مہاجرین امیہ مخزومی کو یمن کی طرف روانہ کئے پھر وہاں کے مسلمان فیروز کے

سکا جنگ اور یقیط  
عمان والوں کے قتل  
بن مالک

مہرہ والوں کا جنگ

یمن کی کیفیت

تریک ہو اور عقیل اور عک و عیمرہ کے جی بہت لوگ فیروز کے مانع ہو چکے ہوں لشکر کا مقابلہ ہوا افس کے لوگ  
 ہر بہت یا اور قیس بن مکتوح اس پر ہوا اور عمروں معد کرتے تھے ہر کے ہر عیمرہ کے ساتھ متانت کا تھا وہ بھی  
 امیر ہوا فیروز نے ان دونوں کو مہاجر بن ابی امیہ کے ہمراہ کر کے صدوق کے پاس روانہ کیا صدوق انکو سرسری کر کے  
 دونوں بہت معذرت کر کے سے سر سے مسلمان ہو اور رادس لید کوئی کدہ کے مردوں کی قتل کے واسطے روا  
 کے زیادہ ان برسوں پر کے ایکے چار سردار کو کھج اور محو ص اور مترج اور الصعدہ کو قتل کئے عرصہ کسال کے عرصہ میں  
 صرہ عرصہ تمام مرتدوں سے حالی ہوا اس میں کوئی اسامہ یا صدیق نہ سر کرتی کرے موسیٰ ماصرہ دے والے تھے  
 ان تمام جنگوں میں یحیاس ہر راستہ زیادہ کھار مارے گئے زبردت فی الحقیقت اللہ تعالیٰ کی حکمت اور دین کی  
 مائد کا ست تھا کیونکہ اس میں عیمرہ کا مال بہت سا ہاتھ لگا کر اس مسلمانوں کو قوت ہوئی اور کسری اور قمر  
 جنگ کے لئے اسسا ہیا ہوا اور نے لڑائیاں سہا کیا رہ کے او احرار سہ مارہ کے او امل میں ہویں اسی آل بی بی  
 فاطمہ رضی اللہ عنہا کی وفات ہوئی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد چھ مہینے تک حتیٰ رہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
 کی اولاد جو حضرت کی وفات کے بعد مدہ تھی سو ہی بی بی تھیں حضرت کی لڑکیوں میں یہ تھیں تھوئی تھیں آخر  
 بعد علی رضی اللہ عنہ سے ساہ کر دئے تھے عروہ مدہ کے بعد اور احد کے قتل پہنچا ہوا اور بعضی کہتے ہیں جنگ  
 مدہ کے قبل محرم کے مہے میں اُس وقت حالوں کی عمر سدرہ میں سب مہسوں کی تھی اور علی رضی اللہ عنہ سال  
 تھے تھے اور بی بی کے مہر میں ایک کمر حسن کی نعمت حار سو درم کی تھی دیا گیا اور جس اور جس اور محسن اور کام ٹوم  
 اور مرتے مہا ہوئے محسن کا بی بی میں وفات پائی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بی بی کے مہر میں ایک کمر کا ہوا  
 اور ایک حرم کا جس کے اندر حرم کا مار تھا اور ایک حکمی اور ایک مشک اور دو گھڑے دئے علی رضی اللہ عنہ  
 کی حیات تک دئے مہر کی حرج نہ کہے بی بی رضی اللہ عنہا کی وفات رصاں کی میری کوستہ کی تھی بی بی  
 اور بی بی کی وصیت کے موافق رات ہی کو علی رضی اللہ عنہ کوستہ دس کہے بی بی کی عمر ستائیس برس کی تھی اور بی بی  
 مدوں ہویں مائد اور مسسین انکی بہت سی ہیں اقتدار کے واسطے ہم سب کو یہاں ذکر نہیں کئے رسول اللہ صلی اللہ  
 علیہ وسلم کی ساری لڑکی اور ست کے عورتوں کی سولہ مہر کو س ہی اور اسی سال ام امس برکت بعد  
 س عروس حقیقہ میں مالک بن سلیم بن عمروں نعمان کمر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات یا بی وہ مائد  
 تھی بی بی رضی اللہ عنہا کوستہ کے والدہ کی جو حضرت کو بی بی اور بی رضی اللہ علیہ وسلم کو پچیس میں کھلا ماکرتی تھی حضرت  
 انس کو آد کئے اور عید کو نکاح کر دئے اُس سے ایس مہا ہوا اسکے بعد بی رضی اللہ علیہ وسلم نے انکو ریدس جائ  
 جو حضرت کے مہر تھے نکاح کر دئے اُسے اسامہ مہا ہونے ام ایس حسن کی دونوں ہجرت کئی بعد مہر

وفات فاطمہ  
 رضی اللہ عنہا

ام ایس رضی اللہ عنہا

عبداللہ بن ابی سلمیٰ  
وفات ہوئی

نفس بہت کئی بہت صالح بن ابی قحطی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ملاقات کرنے کے گھر منتہی لیا یا کرنے اور فرما تے میری والدہ کے بعد وہی میری والدہ ہی اور ابوبکر صدیق اور عمر رضی اللہ عنہما بھی انکی ملاقات واسطے انکے گھر جایا کرنے تھے نبی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد یانچ یا چھ ہفتے کو وفات پائی اور اسی سال عبداللہ بن ابی بکر صدیق کی وفات ہوئی قدیم اسلام لائے تھے اور مطابف کے جنگ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ حاضر ہو ابوجحن تقنی انکو تیرے وارث جم نوچکا ہوا لیکن اسی سے لاغر ہو کے پیاریاں کھینچتے شنوال میں انتقال کئے ابوبکر کی اولاد کے بیان میں اکاحوال مذکور ہو بارھوا سال ہجری جب سب سن آغاز ہوا اور صدیق رضی اللہ عنہ کے سکران اور امیران تمام جزیرہ عربین دین کے قواعد اور احکام کو منبٹو اور سلام کو تازہ کرنے پھر رہے تھے اور تمام عرب کا جزیرہ ایک تابع تھا جب جزیرہ عرب کا نام بندوبست ہو چکا اسلام کے عجم کے جنگ کے واسطے روانہ کئے اور خالد کو جو خط لکھے اور انکو عراق کی طرف روانہ الشکر کوہ کرے ابوسعید خدری کو جو عجم تھے سابق کے سال میں گذر الفقهہ صدیق رضی اللہ عنہ نے خالد بن الولید کو لکھ بھیجے کہ تم اپنا لشکر لیکے عراق کی طرف جاؤ وہاں شہر ابلہ جب کو فرج الہند بھی کہتے ہیں جاؤ اور لوگوں سے موافقت کر کے انکو اللہ تعالیٰ کی طرف دعوت کرو اگر مابین قوم ہتر نہیں تو ان پر جزیرہ مقرر کرو اگر وہ بھی قبول نہ کریں تو ان سے اللہ کے لئے جنگ کرنا اور اپنے ہمراہ لوگوں کو آئے پر جزیرہ کر جو خوشی سے آئے اسی کو لیجاؤ اور جو لوگ مرتد ہوئے تھے انکو آغا واسطے مست لیجاؤ اگرچہ وہ سلام لائے ہوں اور جس امیر پر سے تمہارا گذر ہو گا اسکو اپنے ہمراہ لیجاؤ خالد محرم کے مہینے میا سے نکل کر سیدھا عراق کی راہ لئے یہی مشہور ہے بعض کہتے ہیں مماسے مدینے کو گئے پھر وہاں سے عراق کی طرف بصرگی راہ سے گئے جب سے کو پہنچے فطہ بن قنادہ کو وہاں نایب کئے اور کوفے کے نواح میں متنی بن حارثہ شیبانی کو رکھے اور صدیق رضی اللہ عنہ انکی مدد کے واسطے بہت سی فوجیں روانہ کئے جب ان کے قریبوں میں انترے وہاںکا حاکم کسری کے طرف سے جو اس صلوا تھا بہت سے کفار کو جمع کر کے جنگ کے واسطے منعہوا آخر ہزیمت پا کے خالد سے رجگ مہینے میں کتر و درہم پاکر ورت دینا ر صلح کیا اور نافقیا اور بار سرا اور کلس وغیرہ قریب قبضہ تصرف میں لئے وہاں سے کحل کے حیرہ پاس گئے وہاں کا حاکم قبیصہ بن ایاس طائی تھا کسری نے اسکو نعمان بن منذر کو بعد وہاں کی ناظمی دیا تھا قبیصہ بولا ہما تم سے جنگ کرنے کی حاجت نہیں اپنے دین پر رہیگے پر جزیرہ دبو بنگے خالد نے اُنے نو دہزار درہم ر صلح کئے اور پہلا اول جزیرہ ہی جو دیار عجم سے صدیق کے پاس آیا اور حیرہ میں کسری کی طرف سے عمرو بن عباس بن جیان بن بقیہ رہا کرتا تھا عرب کے لشکار میں تھا اسکو بھی سلام کی دعوت کئے اور کہے سلام لاؤ یا جزیرہ دو نہیں تن جنگ سے بخدا عومنے دولا کو نو دہزار درہم پر صلح کیا پھر خالد کسری کو اور اسکے امرا کو خط لکھ کے مداین کو روانہ کئے مضمون اسکا یہ تھا کہ خط بی خالد بن الولید کی طرف سے فارس کے مرزبانوں کو جو کوئی تابع ہدایت کا ہو اُس پر سلام ہی اما بعد اللہ کو

حیرہ کا فتح

رج صلوا کا جنگ

حمد بھی جس نے مجھ سے کچھ توں کو توڑا اور تم سے ملک چھس لیا اور تمھاری دشمنی کو لے رو کر کیا جو کوئی ہماری ماہر ہے  
 اور تم سے قبل کی طرف متوجہ ہو کر دور ہمارا دیکھو کھاؤ تو وہ مسلمان ہیں اسکے لئے وہ حکم ہے جو حکم ہے اور اسکے اور وہ حکم  
 جو ہمارے نام ہے اور میرا یہ خط لکھو کہ جیگا تو تم جزیہ سے پاس رو کر دو تو لکھو ہمارا دم ہی مس لو کھا رہے تنگ  
 کرنے کو ایک قوم کو بھیجنا جو مدگی سے موت کو رادہ دوست رکھتے ہیں جب عجم خط کا مضمون تو ہے تو قہر کے  
 لگے سب سے ہر روایت کیا ہے کہ خالد بن ولید کے لشکر کے میں تکرماں کر کے ہر ایک کو علی حدیثہ سے بھیجے متی میں حارثہ کے  
 ساتھ ایک کمری کر کے رواہ کے الکی کمری کو رواہ کا طہر نام لیکتے محض کو قہر کے بعد دور ور کے حدی میں حاتم کے  
 ساتھ ایک کمری دیکے رواہ کے انکو رواہ سا والا مالک بن عباد تھا بعد ایک کے عاصم بن عمر کے ساتھ ایک  
 کمری دیکے رواہ کے انکو رواہ سا والا سلم بن مصرحہ اور سکتا کید کے خضر بن جاس کو قہر الہد اور فرج الدین  
 کہتے ہیں وہ ایک کام ہی جمع ہو مابعد خالد بن ولید کے لشکر کے ساتھ وہاں جلد انکو رواہ سا والا رابع نام انکے  
 تھا مالک کا حکم کمری کی طرف سے ہر ہر تمھاری شوک اور قوت والا رو کر والوں کے لگا کر یا تھا وہ کا قہر  
 سے اور سر رہا اسکو خط لکھے اُس نے خط لکھ کر کمری اور دستر پاس رواہ کیا اور سب سے لشکر جمع کیا اور بوجہ  
 قنادر کو اوچر لہار بر الوسیں کو مقرر کیا یہ دونوں رواہ ایک ماہ شاہ کے حامد اس سے تھے اور لشکر کے لوگ بھاگ  
 کر کے رکھ روئے ایک کو دوسرے سے مابعد مسلمانوں اس سے فال لے اور کہے و کما سندس نے مسلمانوں کی تمام  
 اٹھا ہزار آدمی کی بھی دشمن کے لشکر کے معاملے میں اتنے اس مقام میں مانی تھا لوگ خالد سے سکایت لشکر کی کی کہ خالد  
 کہے ہم لے محالوں کو مار کے مانی رہتے ہمارے دیو دلوں عاتیں جو ترے صابر ہیں انکو اللہ تعالیٰ مانی دنگا ہور سوار  
 گھوڑوں سے ترے تھے کہ اللہ تعالیٰ میہدہ برسیا جس گروں میں مانی بھر گیا لوگ سب سے مسلمان جوئی کہتے  
 دونوں لشکر کا مقابلہ ہوا ہر طرف پادہ پاہو کے لئے ساتھ مار رہے کرے مسلمانوں کو ملوایا خالد بن ولید ہمارے  
 واسطے یادہ یا آب مہداں میں نکلے ہر طرف ہاتھ چلا مابعد خالد کو اور لے ہر طرف کی ناگاہ کی فوج اسکو بھاڑنے خالد  
 حلیہ کے خالد لگے چلے مرتوجہ ہو کے ہر طرف کے فل میں مشغول تھے خالد کے حامی سے متعلق میں عروے اپنی جماعت لگا  
 ہر طرف کی فوج ہر طرف کے انکو ہتادئے خالد کے ہاتھ سے ہر ما اگلا فار بن کال سکرم ہر طرف کے بھاگے لگا رکھو جس  
 بھاگتے سکے مسلمانوں نے عاق کے کے عروے اقبال لگ کر تے یہ انکا اسٹا اور ہتیار و عید و جوہر اراہ کا  
 ہو گا مسلمانوں کو عیبت ملا اور لکے میں ہر آدمی مسلمانوں کی ملواری سے مانے گئے اور سب لوگ بھاگے جا  
 جاہر ردویہ گئے اور قنادر اور الوسیاں بھاگ گئے خالد فوج کو حکم کیے کہ اسی و مکھ کر فوج واپس لے کر  
 اصرے کے پاس جہاں اسی مل ہی اتنے اور فتح کی خوشخبری اور عیبت کا حسن مدلیں کے پاس میں سے کھٹے ہر

زید کا حکم

خامس فوج کو کہتے ہیں  
 ترسانا لشکر کی  
 محافظ  
 کھیل  
 ہا



روانہ کئے اور ہر فرک تاج اور ایک ہانچی بھی مدبہ کو روانہ کئے جب مدینہ کے عورتیں ہانچی کو دیکھیں تو تعجب سے کہنے لگیں کیا اللہ تعالیٰ اس جانور کی خلقت ایسی ہی کیا ہے یا وہ مصنوعی پتھر صدیق ہاتھی کو زین کے ساتھ خالد کے پاس روانہ کئے اور ہر فرک کے بدن پر کا استبا خالد کو عنایت کئے اسکی کلاہ پر لاکھ دینار کے جواہر لگے تھے عجم کی عادت تھی کہ جس قدر منصب ہوتا اتنے جواہر کلاہ لگاتے ہر فرک کا منصب اتنے جواہر بھی زیادہ تھے القصد خالد پل کے مقام کے پاس قیامت کر کے امر کو فوج دیکھ اظراف میں روانہ کئے اور بہت قلعہ جنگ سے اور صلح سے فتح کئے اور ت سامان غنیمت ملا خالد فقط انکے جنگی لوگوں کو قتل کرتے تھے اور مزارعین اور انکی اولاد جو جنگ کرین انکے متعرض نہیں ہوتے تھے عجم کے بہت سے رعایا مسلمانوں کے تابع ہوئے اور صفر کے مہینہ مذکار کا جنگ ہو اسکا سبب تھے ہر فرک خالد کا خط اور فوج کے آنے کی کیفیت لکھ کے ارد شہر کے پاس روانہ کیا تھا ارد شہر فاذن بن قریاش کے ساتھ فوج دیکھ ہر فرک اعانت کے واسطے روانہ کیا کم کئے کے آگے ہر فرک مارا گیا اور فوج کو نہایت ہوئی بچے سو لوگ تمام فاذن کے پاس جمع ہو خالد سے مقابلہ کرنے پر مستعد ہو خالد اس پر مطلع ہو کے اسلام کے بہادر وں کو ایک لاکھ مقابلے واسطے نکلے اور فاذ نے قباد اور انوشجان کو اپنے برغار اور جو ر غار پر رکھے نکلا اور دونوں لشکر مدار میں ان کے آفتاب جو ستاروں کا باد ہی افق کے منحنی پر کھل بٹھا دونوں لشکر صفیں آپہنستہ کر کے میدان میں نکلے عجم اپنے غرور و تکبر سے زرو جواہر مغرور گویا جواہر کا ایک پتھر ہی کہتے ہوئے مردان میدان میں آگے ایک سے ایک مبارزہ کرنے لگے سران لشکر کے سر جو کان تیغ سے بننے کے مانند اترنے لگے مسلمانان ایسی شجاعت جنگ کئے کہ رستم اسفندیار کے کارنامے خط ناکامی کیپنے پھر عجم کے لشکر کا سردار فاذن کل کے مبارز طلب کیا اور قباد اور انوشجان بھی اپنی سرخروئی حاصل کرنے میدان میں آگے مبارز طلب کئے خالد میدان میں مبارز کے واسطے آپ نکلے اس میں اسلام کے شجاع امر خالد پر سبقت آئے بروہو ہوئے کیونکہ خدا انھیں ہستہ اگر خالد نہ ہد ہوں تو لشکر کا انتظام باقی نہ رہیگا پھر فاذن کے مقابلے میں مجمل بن اساس اعشی کئے اور فبا کے مقابلے میں عیسیٰ بن حاتم اور انوشجان کے مقابلے میں عاصم آئے اور بایک دگر تو جو ر کرنے لگے آخر وہ نیون داسے عجم کے مسلمانوں کے پہلو لوں کے ہاتھ سے قتل ہو کے خاک فلت بنے گرے اور فارس کی فوج بھاگی تیس ہزار آدمی انکے مسلمانوں کی تلوار سے مارے گئے اور بہت لوگ جاں بچانے کو بانی میں گر کے بچاں ہو خالد مدار میں قیامت کر کے غنیمت جمع کئے اور مخالف کی عورتیں اور بچے جو ہاتھ لگے تھے سو پکڑ لئے اور رعایا مصالحت کر کے اپنا خرچ گذار کئے اور سب قاتلوں کو دئے اور غنیمت کا خمس صدیق رضی اللہ عنہ کی پاس سعید بن جحان کے ہمراہ روانہ کئے باقی چار خمس سب کو تقسیم کئے اسی میں جس بن بصری قدس سرہ کے والد جو نصرانی تھا اور ابو زیاد مولیٰ مغیرہ بن شعبہ کا ہاتھ آئے پھر خالد نے لشکر سعد بن النخار کو اور جریرے پر سویدین مفر کو مقرر کئے اور کہے عجم جا کے حفیر پاس ہوتا محصول جو آتا ہی تم پاس جمع

مار کا جنگ

اس میں رستم کی  
سب سے ہیں

وہ اور ایسے جاسوسوں کو اظہارِ رائے میں مل کر کے دشمنوں کے مسطرے میں اور اسی جہ سے ملنے کا حکم ہوا ہے  
 سب سے پہلے تیر کو ہر سر کے دل کی جڑ پہنچے ایسے یہاں کے ترے ہلو کی جڑ کا نام اندر و عروج دستوں کی اور دھڑ  
 مدیاں میں مدد ہوا بخار الشکر کے وا کا ٹکے سب سے دوسرا میر کے واسطے جڑ کا نام ہیں جادو یہ بخار رواہ کا  
 دونوں لکڑی کے ولحیام ایک مقام لکڑی سے متصل جڑ کی طرف تھا وہاں حارے عالیہ پر کیے گئے اسے مقام رایت کے  
 رکھے اس کو تاکد کہ کہتے یا رہ اور عجلت کر اور آیت لکڑی کے رواہ ہوا و دشمن کے معائنہ جاکے اترے دوسرے  
 جنگ شروع ہوا معرکے سے اس کا رد و عمار تھا کہ راہی جو داکٹس میں گناہواروں کی حمکات بھلیاں ملے  
 لگیں اور چوڑے پیوں کے حوت ہر ہر ہر لگیں سابق کے جنگ سے ہر جنگ سے صحت دونوں مرنے کو گواہ ہوا  
 کہ اسے سر کرنے کی ہکو طاق ہیں اور حال اب مدیاں میں کل کے مارنے کے واسطے عجم کو طے کرتے اور اس کو  
 دوسرے کو طے کرتے تھے یوہر ارادی کو قتل کئے اُن مردوں کی یکت یہ لگا کر اس کے اور حال ابی فوج سے  
 دو مکرہوں کو لگیں گاہ میں رکھے تھے وقت سے آئے سے حال کو بہایت اضطراب اسے اضطراب میں تھے کہ گئے  
 فوج دونوں طرف سے آن پہنچی عجمیاں احبار جاگے لگے تھے سے مالہ کی فوج اور رورو سے کہیں گاہ کی فوج اکویر  
 اسے کوئی محسن باقی رہا ہاں چل اور کتوں کا حقد رہا کافروں کے ستر ستر آدمی لے گئے اور اندر و عروجی جاس کا  
 عمار کا آخرت سب سے جنگل میں ہوا حال دہی اندر و عروج لوگوں کو جمع کر کے خطہ یر تھے اس کا سمون تھا دیکھو عجم کے  
 تہروں میں عداوت کس و نورت ہی تھا اسے ملکوں میں سختی اور قتل و املا اگر جہاد جڑ کی مالہ کی راہ اور اس کا  
 دعوت میں ہی ہوا و عجل کا عصا ہر تھا کہ ہم اسے جنگ کیا اور ایک ملکوں کو جس لسانا ابکی مراعت ملکوں  
 ہوئے بھوکے اور بھی میں انکو چھو ما جو و عمار کا موں گراں جاتیں اس مراعت کے ساتھ اسلام کی خوب اور اس  
 لئے خدا اور آخرت کی جوہوں کی طلب ہو تو اس کے سرار کوئی کام نہیں البتہ حالہ جنگ مراعت مالہ کے حسب کا  
 جس صلیو صلی اللہ علیہ کے ماس رواہ کئے ماتی کے چار حمل سکر میں لے کے اور فلاص اور ابکی در کے متعین ہو  
 اُن پر جرح معرکے اور اسی جہ سے مل لکڑی کا جنگ مل حالہ ولحی کی جنگ میں لکڑی وائل کے عرج نصاری  
 اور عجم کے ساتھ ترکیب تھے ہتوں کو قتل کئے ان کے تمام فاعل جمع ہو کے حالہ جنگ کرنے پر متفق ہوئے  
 اسو عجمی جو تمام قتلوں کا ردا تھا اور مسلمانوں سے سری عداوت رکھا تھا اور اس کا مالہ کا بھی ان کے جنگ  
 مارا گیا تھا عجم سے مدد کا بار دیر ابکی لکڑی کے واسطے جا ماں کے ساتھ ایک تے لکڑی رواہ کیا محالف کی فوج ایک  
 مقام میں جڑ کا نام لکڑی تھا جمع ہوئی حالہ لکڑی جمع ہونے کی جڑ سے ایسے ہلو اماں کو لکڑی رواہ ہو لیس جٹ لکڑی  
 تو دیکھ کر کھارے دسترواں پر کھانا جسے ہیں اور کھانے کا تہیہ کر رہے ہیں حالہ کو خوب دیکھ کر کھارے کا امیر جان

بولا اب بہتر یہ ہی کہ ہم کھانا چھوڑ کر جنگ کے واسطے نکلیں دوسرے لوگ کہے کھانا تیار ہی ہے کھانے کو کھالینا غرض خالد کو خاصہ تعلق تھا  
 جنگ کا قصد نہ کئے خالد اپنے لشکر کے قلب سے نکل کے بلند آواز سے پکارے عرب کے پیچے مرد کون بہن میر مبارز کے  
 واسطے آوین بھر ایک ایک کا نام لیکے جنگ کو بلانے لگے مار ڈر کے کوئی نہ نکلا مگر ایک شخص بنی خدرہ کا جس کا نام مالک  
 بن قیس تھا مقابلے میں آیا خالد اس کو بولے ای جس کے بچے کیا تجھ کو اتنی جرأت ہوئی کہ تو میرے مقابلے کو اپنا بھر  
 ایک ماہ میں اس کا کام تمام کئے عجم گھبراہٹ سے کھانا کھا کے مقابلے پر آئے اور دونوں لشکر میں جنگ شروع ہو  
 مسلمانان ثابت قدم ہو کر داد مردی اور شجاعت کی دئے اور خالد کہے یا اللہ میں نذر کرتا ہوں اگر تو انکی شکست  
 باندھنے کی ہمو قدرت دیو گنا تو جس میں قادر ہو گا اس کو قتل کروں گا اور انکے لہو سے ندی بہاؤں گا عجم منظر تھے  
 کہ ہمیں لشکر لیکے لگے کو آتا ہی لیکن وہ نہ آیا پھر اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کو اتنا غالب کر دیا کہ انکے شکست کیا باندھیں  
 یہ خالد منادی کروائے کہ انکو قتل نہ کر کے اسیر کر لو جو کوئی اسیر ہوئے اس کا ر کیا اس کو قتل کرو پھر مسلمانوں کے  
 سوار کفار کی فوج کو اسیر کر کے لانے لگے خالد چند شخص کو متعین کئے کہ ان سیر و کو نہر میں لیجا کے گردن مارنا اور  
 نہر کا گلابانہ کے اس کل پانی دوسری طرف پھیر دئے اور تین روز تک کفار کو پیکر لا کے قتل کرتے تھے شمار مقتولوں کا  
 سنہ ہزار ہوا اور بعضوں کے قول سے ایک لاکھ تیس ہزار آدمی کفار کے مارے گئے اور خون بہجھ ہو جائے یہاں نہیں تلگ  
 خالد کو کہے خون نہ بہیگا جنگ مانی اسے جبری نہ کہ بن پانی بہاؤ گے تو تمھاری قسم ادا ہوگی تیپانی کو اس پر سے  
 جاری کئے اور خون بہنے لگا اور اسی بانی سے بچکی بھری اس وز سے اس نہر کا نام نہر الدم کر کے مشہور ہوا تو  
 جنگ سے فتح ہوئے بعد کھانا عجم کا جو تیار تھا مسلمان اس کو کھائے دس ترگر دے نان کے بہت ہی سفید دھرے تھے  
 اعراب اس کو سمجھتے کہ وہ کپڑوں کے ٹکڑے ہن نہری لوگ کہے جو کس عرب فقیہ العیث کہا کرتے تھے سو یہی ہی چھڑا  
 روز سے اس قسم کے نان کو رقاق کہنے لگے سابقین میں اس کو قرن کہتے تھے الغرض اس جنگ میں بہت غنیمت  
 ما تھے انی انعام دئے سواروں کے حصے میں فی نفر دین ہزار درم ملے اور خالد بھر دے اور خمس کو جندل عجلی کے ہمار  
 صدیق رضی اللہ عنہ کے پاس روانہ کئے صدیق رضی اللہ عنہ فتح کی خوشخبری سنکے جندل کو ان بردوں سے ایک باندی حمت  
 اور صدیق فرمائے ای قریش تمھارا امیر شیریں کو شکار کیا خالد بن ولید سے شخص کو پھر عورت بن جنگی القصدہ خالد بن  
 رکھے اطراف و احوال کی تنبیہ کئے اللہ تعالیٰ نے خالد کی ذات بابرکات کو اسلام کی عزت اور کفار کی ذلت  
 واسطے پیدا کیا تھا اتنے جنگوں کے انکو کچھ ہستی اور ملال نہ ہوا اور انکی قوت اور شہامت روز بروز ترقی پذیر تھی پھر  
 وہاں سے نکل کے خورنق میں جا کے انڑے اور اپنے فوجین اطراف و احوال میں روانہ کئے اور حیرہ کے علاقے کے بہت سے  
 قلعے صلح سے اور جنگ سے فتح کئے اور عمر بن عبد السبع بن نفیلہ جو عرب کے لڑا کا ناظم تھا صلح کے واسطے خالد کے پاس آیا

خالد کی اس فوج سے  
 نکلا کہ اس کی فوج سے

حالد کے اس دیکھنے ایک کسمپرسی ہو جیسا اس میں کہا ہے لولا اس میں بہرہ لایا ہی ہو اسکو چاہے ہی آدمی ہر حال ہی حالہ خوش  
 کا واسطے ہو کہ ہمراہ رکھا ہی ہو لایمیری قوم کی کچھ سے عرق ہو یوں ہو کہ کھانے کے حوالوں تا انکی فی عرقی و کھول  
 خالد نے ہر اسکے ہاتھ سے لئے اور کہے ارجل اوے کو کوئی ہیں تارا اور رستم اللہ جبر الہ اسماء ویک رجب التسماء  
 الہدی لیس نصر مع اسماء ذاع الزخیر النجیم لیکے اسکو کھانا چاہا ہے امر احاہ کہ خالد کو وہ بہر کھانا دے  
 خالد حلدی کر کے ہو کہ کھانے رہاں سرکہ ماسرہ کہ اس بیل بہرہ دیکھ کے لولا ای حمر عرب ہم ہنس المسکین

حالد کی بہر کھانی اور انکو تائید کرنا

بھی ہو گا جو جس ملک کو لے گا ہنگامہ تو لنگا اور حرہ والوں کو لولا اس مرد کا اقبال میں دیکھ چکا کہ کوئی اسکے مقابلے میں بہر  
 نہ سلگتا بہتر ہی کہ صلح کرنا پھر خالد نے اسے صلح کیے اور حار لاکھ درہم بعد اُسے لئے صلح کے وقت ایک ماہ گزر گیا  
 اسکو ہم یہاں لکھتے ہیں صحابہ میں ایک شخص کا نام ترکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ماس ایک دور  
 تھا حاکمہ دکر حیرے کا درمیاں آیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وراے حرہ کے جو بیوں کے لنگرے کتوں کے ماسوں کے  
 ماسد سعید ہیں عمر کے سکوم لوگ صبح کرو گے سرکہ لیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی دیا حضرت وراہ کو  
 تجھے میں صاحب صبح ہوئی سرکہ لے اسکا دعویٰ کئے اور صحابہ دو شخص سرکہ کے بول گواہی دئے پھر خالد نے  
 شرطوں میں بہر بھی شرط کئے کہ بعد کی ہی کر رہا ہو کو سا کوگ ہر راضی ہو اور بولے آئی رس کی لودھی عورت  
 لیکے تو کیا کر گا اسی لکھگو میں بھے کر رہا بولی ماسد وہ مجھے مری جوانی کے وقت دیکھا ہو گا مجھکو دندالو میں ہو کو سا  
 دیکے کھل آئی ہوں پھر اس عورت کو ترکہ کے حوالے کئے جسکے ماس گئی تو بولی میں آئی رس کی ہوں تو مجھے  
 کہا کر گا کچھ میاں لادتی ہوں مجھے چھوڑ دے سرکہ لولا واللہ دس سو درہم سے کم نہ لوں گا لودھی مکر سے کہے لگی خالد  
 یہ بہر ہی پھر ای قوم کے یاس حاکم ہر درہم ہو کو لاکے دی اس مسالکے اسکو چھو دیا لوگ ترکہ کے طلب  
 کرنے لگے کہ تو اساکم کون مانگا اگر لاکھ درہم مانگا تو بھی دیتی لولا دس سو سے کوئی مدد زیادہ نہ ہو گا کر کے میں سمجھا پھر خالد  
 ماس حاکم کہا میں اسے بہر مدد کا ارادہ کیا تھا خالد بولے تیرا کچھ ارادہ تھا اللہ تعالیٰ کا کچھ ارادہ تیری طاہر تار حکم  
 کر گئے تو جو ارادہ کیا سوچ ہی چھو اللہ جاسا ہی القصد خالدس الولید رضی اللہ عنہ ایک سال مکہ حرہ کے مدد سے  
 اور محالوں کے تہہ میں بہر دہقاوں پر حرہ اور حراج لگائے خالد کی بہر غمگوں کے دلوں میں ایسی تھی کہ ایک ماہ  
 جو کیت تھے جسے سوسے سوسے روایت کیا ہی کہ حیرہ کا ملک خالد نے فتح کئے آتھ رکعت نماز ایک سلام تیرے اور حرہ  
 حرس عبدالہ کھلی اے خالد کے لشکر میں داخل ہوئے اے کاسر بہرہ ہو کہ صدیق رضی اللہ عنہ انکو سام کی طرف خالد نے  
 ن العاص کے ہمراہ روانہ کئے پھر خالد نے سعید حصہ لئے کہ میں صدیوں کے یاس جا ہوں اور ای قوم بھی کیا کے  
 لوگو کو جمع کرما ہوں صدیق رضی اللہ عنہ کے ماس گئے صدیق اس رعبہ کرنے لگے کہ کون تم میرے ملا حکم لے ہو

اس بیل کے مٹی کا قلعہ

حرہ کھلی عراق کو ملک واسطے آنا

تسمیہ اور اردو شاعری کا  
مقدمہ

اور کہ اللہ کی رضا مندی جس کام میں ہی اس تم مجھے مجھیرتے ہو پھر انکو عراوی کی طرف خالد کے پاس روانہ کئے اور اسی  
ایام میں فارسیوں نے شیر وہ اور اردنیر کو قتل کئے نبی صلی اللہ علیہ وسلم عجم کے پادشاہ خسرو سروز کو مار لکھئے اُس نے حضرت کے نام کو  
پہچاڑا لا آب سینکے فرمائے کہ اُنکا اقبال امر بھی جیت جائیگا غرض سندنوں ہجری من عجم نے خسرو سروز کو قتل کر کے قتل کئے  
اور اسکے فرزند تیرویہ کو تخت پر بٹھلائے اتھے ہیون کے بعد کو قتل کر کے اُس کے فرزند اردشیر کو تخت پر بٹھلائے دبر سال  
بعد اسکو بھی قتل کئے شیر وہ تخت پر بیٹھا ایسے بھائیوں وغیرہ کو جو دامنہ تھے قتل کر چکا تھا اب لاق محک کے کوئی باقی  
نہ رہا لکے یہاں کا امیر جب کا نام فرخ خاں تخت پر بیٹھا اور اپنا لفظ شہر بار تھہرایا عجم اسکی اطاعت کرنے بہن کشی  
کرنے اور بالیکہ بکر اختلاف کے لئے لگے کہ بادشاہ کس کو نہ بناوین مگر خالد اپنے دار السلطنت یرورش کو لڑکر لگات باز دھنے  
ایکے لشکر روانہ کئے خالد کا اختلاف سکے مرزبانوں کو خط لکھے کہ تم دین اسلام میں داخل ہو تمہارا ملک باقی رہیگا یا جرنہ دنیا  
قبول کرو نہیں تو تمہارے پر ایسے لوگ کو بکے پہنچتا ہوں گے انکے پاس جیسے سے مرزا عزیز تر ہی مرزبان خالد کا خط دیکھے اور انکی سجا  
اور حرأت سے متحیر ہوئے پھر خالد وہاں سے نکل کے انبار کو گئے فرس کی طرف شیر زاد نام وہاں کا حاکم تھا بہت عقلمند خالد  
جا کے شہر کا محاصرہ کئے اُس قلعے کو بری خندق تھی جب خالد کا لشکر وہاں پہنچا اسکے گرد و نواح کے اعراب خالد سے جنگ پر  
مستعد ہو خندق کے پاس جاتے کئے خالد انکو نہر میں دیکھے خندق کے پاس پہنچے اور قلعے کے لوگ فضیلون پر لگے  
کہتے ہو خالد حکم کئے کہ انکو نیروں مارو مجھ تیرین مار کے ہزار آدمی انکھے پھوڑے کفار پکارا تھے انبار والوں انکھین  
پھٹو گئیں اس لئے اس جنگ کا نام غزوہ ذات الیعون رکھے اور شیر زاد خالد سے صلح کا پیغام کیا اور خالد جو شرط بن  
اسکو قبول نہ کیا پھر خالد حکم کئے ردی اون توں کو بیچ کر کے خندق میں ڈالو اور ردی اسبا جو کچھ ہی اسکو بھی اس میں ڈالو  
بموجب حکم کے خندق بھر دئے لشکر اُسے جل کے قلعے کے قریب پہنچا شیر زاد یہ دیکھ کر گھبرا یا اور خالد جو شرط بن کرتے  
نھے اسکو قبول کیا اور کہا مجھے کچھ تعرض کر کے اپنے امن کی جگہ پہنچا خالد اسکو قبول کئے اور اسکی امن کی جگہ پہنچا دئے  
او خالد انبار پر سلاطہ کو چند روز لشکر کو آرام دئے اور وہاں کے عربوں سے صحابہ عربی خط لکھنا سکھے وہ لوگ بنو اباد سے خط  
لکھنا سکھے تھے بخت نصر نے عراق عرب کو جبے ویران کیا تھا ند سے وہاں رہتے تھے پھر خالد انبار میں زبرقان  
بذر کو نایب کے عین التمر کا قصد کئے وہاں کا ناظم مہران بن بہرام تھا عربوں کی بہت سے جماعتیں اسکے پاس جمع تھیں  
بنی غراور بنی تغلبہ بنی اباءور بنی فہم کے قبیلہ والے عربوں کے اطراف و افواجی میں رہتے تھے انکا حاکم عقبہ بن العقبہ تھا  
جب خالد کا لشکر نزدیکیا عقبہ نے مہران کو کہا عربوں کو عربوں کے ساتھ جنگ کرنے کا خوب معلوم ہی ہو خالد کے  
مقابل کرو بہرام کہا بہت خوف اور تمکو احتیاج ہو وینگی تو میں کمک بھی کرونگا عجم کے سرداروں نے سب کو باندھ کئے  
بہرام کہا ہو خالد سے جنگ کے لئے اگر غالب آویں تو تمہارا مقصود حاصل ہوا اگر نہ ہمت پائیں تو ہم تازہ دم رہتے ہیں خالد سے

انبار کا فتح

صاحب کی تعظیم کیجئے

عین التمر کا فتح

مخالف کرینگے اس کا اسکر تو مارا ہو جا گا ہم مال آویگے علم اس کا کو یہ کہ سند بھر عقہے خالد کے مقابلے میں آیا ہے رجا  
 اور چور عمار کی فوج کو کہے ہم اسے مقام کی محاطت کرو میں حاکم کے لئے قلب کی فوج برپا کروں گا یا ہوں اور ایسے ناگانی  
 فوج کو کہ تم میری بیعت سے رہو خالد آپ تھا جا کے عقہہ رعلہ کہے وہ ایسی معوں کو آدراستہ کرنے میں متحول تھا اسکو  
 اسیر کے اس کا حرکت کر کے عمار کا ہت لوگ سپر ہوئے خالد قلعے پر یورس کرے حلقہ مہراں عقہہ کے لشکر کی  
 ہریت سکے قلعہ عالی جھوٹے عمار کا دہاں کے کسی لوگ اعراب نصرانی مذہب کہتے تھے قلعے کا دروازہ کھلا ہوا دیکھ  
 قلعے مسلط ہوئے خالد اس کا حمارہ کہنے کہ قادیہ سنگت لانا رہا ہو کے صلح کا سامع کہنے خالد ما اور کے سیر حکم کو جو  
 مانگا اس صلح کرتا ہوں بھروسہ کے حکم راتر عقہہ اور ہر مل و در و سر جنگوں کو قتل کئے اور قلعے میں جو کچھ تھا عس  
 علی اور لکے کیسے میں گئے وہاں خالد کے اخیل پر ہتھے تھے اور کس کا دروازہ سد تھا دروازے کو پورے اُن کو کو  
 امرایں تقسم کئے انہیں میں حمار تھا عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کو انکے عس میں ملا اور سیزن تھا والد محمد بن سیر  
 اس بن مالک کو لے اور ایسے جید علام مس ہو سکے جس کی اولادیں حرکت سے علما پیدا ہوا اور یہی جنگ تر  
 عثمان کے والد سیر بن سعد حر جی تہید ہو عقہہ تابیہ میں اور اسکے بعد کی مواقع میں ہی علی اللہ علیہ السلام کے پاس  
 حاضر ہوئے کہنے ہیں انصار میں اول وہی امان لا اور عقہہ میں صدیق کی بیعت کے اول کہے اور خالد کے ساتھ  
 انکے امام جنگوں میں ہر جنگ میں تہید ہو اللہ خالد جس اور سی کو ولید بن عقہہ کے ساتھ صدیق رضی اللہ عنہ  
 یاس روئے کہنے صدیق رضی اللہ عنہ نے ولید کو عاص بن عم کی مدد کی خاطر محمد عاص بن عم دومۃ الحمد کی بیعت  
 کہے تھے حراق کے حاکم کفار کی فوج کے عیاص کی راہ مد کئی عیاص نے ولید سے کہے بعضی تجویر سے لے سکتے ہتر  
 رہتی رہے تم مجھے کچھ تجویر ملاؤ ولید نے کہا خالد تمہارے سے قریب ہیں انکو خط لکھو تا ہے ہاتھ تھا ہی لک کے دے  
 فوج بھیجیں بھر خالد کو خط روا کہنے خالد صلح انحر کے جنگ سے فراغت پائے اس کے دوست میں متحول تھے کہ چاہا  
 خالد یوں جواب لکھے کہ تم ہمارا تمہو انظار کرو ہمارے سوار عسقر پہنتے ہیں بھر خالد بن القریں جو میرا لکھ اس الاسلام کو با  
 جھوٹے دومۃ الحمد کی طرف آئے ہمارے ہمارے خالد کے آنے کی خبر سکے ہرا اور توج اور عساں اور کوئے  
 قبیلہ والوں کو مدد کے واسطے ملو ان اللہ ہم عسالی نے عساں اور توج کی قبیلہ والوں کو مدد کو ہوا دومۃ میں دوسرے  
 تھے لوگ انھیں کے پاس جمع ہوئے تھے ایک انکدر بن عبد اللک و سر جو دیں س ربیعہ اکیدر لولا خالد کے احوال میں  
 حوثا تھے ہوں جنگ میں انکے مامد استقامت والا اور توج کوئی نہیں جو اسکے چہرے کو دکھتا ہی ہر ہر پان  
 اُس سے یا جیتہم ہو نہیں سکتا اگر جی تری جمعیت والا بھی ہو میرا کہا مالو اور ایسے صلح کرو ہیں لوبھا و گے لوگ  
 اسکی تابیں مانے اکیدر لولا خالد کے ساتھ جنگ کرنے کی محمد کو حراہ ہیں اور دومۃ کو جھوٹے عمار کا خالد دومۃ کے

حمار اور سیر بن مالک

تیسرے جنگ کی شہادت

دومۃ الحمد کی فتح

قریب تھے عاصم بن عمرو کو اسکے پکڑنے واسطے روانہ کئے عاصم اکیدر کو اسیر کر کے لاثا لد بن الولید اسکو قتل کئے یہ اکیدر  
 وہی ہی جسکو اسیر کرنے کی خاطر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بتوکت خالد کو روانہ کئے تھے اور وہ گورخر کے شکار کے  
 واسطے شکار کو بھلا تھا خالد کو شکار کر کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس حاضر کئے اکیدر آپ صلح کیا اور جزیرہ دنا قبول  
 کیا بعضی کہتے ہیں وہ اسلام لایا بعد ابو بکر رضی اللہ عنہ کے وقت میں مرتد ہوا آخر خالد اسکو قتل کئے اور اسکا  
 مال و سہا لوت لئے القتضہ لاپسے لشکر کے دو ٹکریاں کر کے ایک تنگے عیاض بن غنم کے ہمراہ کئے اور ایک تنگے اپنی سہا  
 رکھے دوسرے والوں کا حاکم جودی بن بوعنخام قبیلوں کو لیکے مقابلے میں آیا اور ہر قبیلے کے ساتھ اسکا امیر تھا خالد اپنے  
 دو ٹوٹکریوں کو حکم فرمائے دو طرف سے حملہ کرو پھر ایک طرف سے عیاض بن غنم حملہ کئے اور ایک طرف سے خالد اور دوسرے  
 بیچ میں لئے خالد کے اول حلیہ میں جودی اسیر ہوا اور اقرع بن جابس نے ودیعہ کو اسیر کفار بھاک کے قلعے میں پناہ لئے  
 قلعہ چھوٹا تھا سب کفایت نہ کیا جتنے اندر سما سوراہے باقی تمام قلعے کے باہر اٹک گئے بنی تمیم نے ان لوگوں پر رحم  
 کر کے انکو اناج دانے کی اعانت کئے لوگ بیچ کے بھاکے اس عرصہ میں خالد پہنچا پس مانگان کو قتل کر کے فرمائے کہ جو  
 اور اسکے ساتھ والوں کچل کر دن مارو مگر بنی کلب کے اسیروں کو قتل نہ کئے کیونکہ عاصم بن عمرو اور اقرع بن جابس بنی تمیم  
 انکو پناہ دئے تھے کیونکہ پناہ دئے کر کے خالد کے اور عاصم کے درمیان کلمہ و کلام ہوا خالد کہے کیا تم لوگ جاہلیت کے  
 احکام کی محافظت اور اسلام کے احکام کو ترک کرتے ہو عاصم بن عمرو کہے تم ان لوگ کا حسد کرتے ہو اور انکو  
 شیطان کی طرف بھیجتے ہو القتضہ خالد کا قلعے کے دروازے کو توڑے اور جتنے لوگ اُس میں تھے سبھوں کو قتل کئے  
 اور انکے لڑکے بالوں بکڑے مسلمان کے پاس ہراج کئے جودی کی لڑکی نہایت جمیلہ تھی اسکو خالد مول لئے اور اسکے  
 بند و بست کے واسطے آپ بھاکے اقرع بن جابس کو انبار کی طرف روانہ کئے جب وہ منہ الجندل کا بند و بست ہوا خالد وہاں  
 نکل کر حیرہ کو روانہ ہوئے خالد کے آنے سے وہاں کے زمیندار بہت خوش ہوئے خالد دومہ کو جانے کی خبر سننے عجم نے فرصت  
 غنیمت جانے اپنی فوج اور جزیرے کے عربوں کو جلد بلا کے چاہے انبار کو زبرقان کے ہاتھ سے جو خالد کا نائب تھا چھین لیں  
 زبرقان اس بات پر آگاہ ہو کے قعقاع بن عمرو کو جو حیرہ پر خالد کی طرف سے نائب لکھ بھیجا قعقاع عبد اللہ بن فدی کی  
 السعدی کو لکھا کہ تم لشکر لیکے حصید کے پاس بلغار جاؤ اور عروہ بن ابی الجعد باریقی کو خنفس بن روانہ کیا اس عرصہ میں  
 خالد حیرہ کو پہنچے انکا عزم مصمم تھا کہ مابین کو جو کسری کا دار السلطنت ہی مسخر کریں لیکن صدیق کا حکم نہ ہونے اور  
 عجم جمعیت کر کے آنے سے اسکا قصد بالفعل موقوف رکھ کے قعقاع بن عمرو کو میر لشکر کر کے حصید کو روانہ کئے اور روز  
 عجم کا لشکر لیکے حصید میں اترا اور اُسکی کمک کو وزمہر بری فوج لیکے آیا تھا جب وہ افلاک تخت مشرق پر جلوں فرمایا  
 اور سیاہ نقشب کا منہ پر سے نکال کے عالم کو روشن کر دیا اسلامیان اور کسریان میدان میں صفوف آہستہ کئے

حصید و زبرقان کا نائب



تو رگ و جدال کا گرم ہوا مسلمانوں کی تیج کائنات کے عجم جنگ دگر واد ہوا بہت سے مھاگئے لگے ہتھ لگ  
 مسلمانوں کی ملواری جو کوارتہ ہلاک ہو رہی تھی کو قتل کیا اور عجم میں عبداللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے رو رہے کہ وہاں کیا  
 اور ہتھ لگے عجمی مسلمان کے ہاتھ آئی اور عجم مھاگے حاص میں بنا دیا گیا ہے وہاں انولہلی مدنی السعدی کو کوٹنے  
 مھاگے جمع کو گئے وہاں کچھ دم لے ہنس لے سے من سٹھ خالد بن الولید اپنے سپاہ کو لیکے اُس پر بیٹھے اور لنگڑے  
 نکر ماں کر کے غمیدوں پر جو حواسے کو جس میں تھے سچوں آرا اور تمام کو قتل کے مگر چند لوگ ٹاں سکا کے مھاگے انکے قتل  
 محیر کی مامد مدیوح سو کے چرے تھے اس خبر سے مدیوح نام سے روایت کیا ہے ایک شخص عجم کا حکام قرقوس بن  
 نعمان عمری مھا اپنے گرد سوار سوار کو قتل کے پالے پھر پھر کے انکو دسا اور آت بھی مٹا تھا اور کہا تھا کہ جو لگے  
 لشکر انکا لے وقت کوئی تراب یگا پھر لولا اس رحمت کی تراب سے معلوم ہوتا ہے اس کے بعد ہم وہ یگا اور ایک  
 یہ تھا تھا اسکا مضمون یہ ہی صبح روتی ہوئے قتل تھے یہاں بلاؤ تباہی جاری ہو رہی تھی اور جو حکم معلوم  
 پھر لوگ لے لے گھریں گھس کے اسکو قتل کئے اور اسکی درت کو مکر لے اس جنگ میں دو شخص مسلمان تھے اور انکے ساتھ  
 رضی اللہ عنہ کا اس نامہ حاصی بھی مانے گئے ایک تو عبد العریس ابی ہرم قرقوس بن عبد اللہ مکر لے  
 اور ایک لیسے بن حرم اسکو کوئی دوسرا مسلمان مار ڈالا یہ حصد بن کو بھی پھر ان دووں کی دمت کو آڈاؤ انکی  
 اولاد کی روایت کے واسطے حکم لکھ عجم اسکے سے عمر رضی اللہ عنہ مدیوح کے ماسن خالد کی شکایت کے صاف تو رہا  
 حرموں کے ملک میں جو مسلمان جا کے یہ تو سبھی ہی حال ہو گا انکو کیا ہوا تھا حصد بن کو کس ہمسائے جا کے رہے  
 حد میں آیا ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وہاں میں رہتی اُس شخص جو مسکوں کس تہہ میں رہا اور مدیوح  
 حد میں آنا ہی کاسی آئی مارا انکا ان دونوں کی آنت لیکے سر کو وہ دیکھنے سے مسلمان اسی جا رہے ہیں انکو  
 کی آنت کا وروں کو لپڑاؤے العبد خالد وہاں سے راعت یا کرتی اور مدیوح کا قصد کئے تھے ان سر سچوں گئے  
 اور عجم اور اعراب حسن در تھے سمجھو کہ قتل کئے اُسے کوئی نہ مھا گیا یہاں ملک انکی حرا لجاؤ والا کوئی نہ رہا مھر حال ہے  
 جس اور سی کو صدق رضی اللہ عنہ کے یاس وہاں کے ہی اسی میں رہے جس تحریر تعالیٰ کی ہی کو علی رضی اللہ عنہ حد  
 انکو اسکے سکم سے عمر اور رفیعہ پیدا ہو اسکے بعد فراص کا حاکم ہو اسکا سے تھا کہ خالد اس جنگ وراثت لے  
 اسی وجہ لیکر فراص کو گئے وہ حد فاصل تھا سام اور عراق اور حرر کے درمیان ہاں مصال کا امام ہسا انا کے  
 اور جہاد کی واسطے رمضان میں اظہار کئے رومان کو معلوم ہوا کہ خالد ہاری سرحد کے قریب پہنچا وہاں گرم  
 ہو کے لکڑ جمع کئے اور تعاد اور ایاد اور عمر کے قیدی والوں لگائے اور خالد کے جنگ کے اراد سے بھلے والے حد کا  
 مدد رہیوں کو فراص کو اپنے دونوں لکڑ کے درمیان فراص کا دراصل تھا وہاں کے حال کو کہ ہم دربار کے او

تو رگ و جدال

دوسرا مسلمان

نئی اور مدیوح

فراص کا جنگ

خالد کہ ہم نہیں آتے مگر منظور ہو تو تم پیر و روم دریا پکڑائے دونوں لشکر میں جنگ شروع ہوا مسلمانوں نے مخالف کی کثرت پر نظر نہ کر کے ثابت قدم رہے اور اللہ تعالیٰ پر اعتماد کر کے اپنی تیغ خون شام کفار کے لہو سے سیرا کئے اور میدان بھی اپنے تئیں مرد میدان سمجھ کے مقدور بھر حوا غمزدی بتلائے آخر جب فتح و نصرت کی ہوا مسلمانوں کے پرچم پر ہے لگی روم کا لشکر بھاگا مسلمان لیر ہو کے خوشنمیر زنی کئے اور انکے لاکھ ہجرا آدمی کو معرکے میں مار کے ڈالے خالد فرائض میں دس روز مقام کر کے ذوالقعدہ کی پچیسویں کو لشکر کو حیرہ کی طرف بھیجے اور ایراول یر عاصم بن عمر کج اور چند لوگ برتھوہ بن الماغرو مقرر کئے اور ایک سیکو خبر نہ کر کے قحورے لوگ ہمراہ لیکر مسجد الحرام کا قصد کئے اور ایسی زمین جو آج تک کوئی نہیں گیا تھا چلنے لگے خدا کے فضل سے اس راہی بن کجھ انکا ضرر نہ ہوا پھر حج میں شریک ہو کر حج کے سناک ادا کر انکی چنداول کی فوج ہنوز حیرہ کو نہیں پہنچی تھی کہ آپ جبرہ داخل ہوئے اور صدیق رضی اللہ عنہ کو بھی انکے حج کو آنے خر معلوم نہ ہوئی مگر حجاج کا قافلہ مدینہ کو جایا تو معلوم ہوا کہ خالد نے بے اجازت جسارت کر کے مکے کو آئے تھے صدیق رضی اللہ عنہ خالد کو عتاب آئینہ نامہ بھیجے کہ تم لشکر کو چھو کے بے اجازت کیوں نکلے اور اسی عتاب کے پاداش میں ان کو عراق کی امارت سے پھر کے شام جہاد کے واسطے جانے کا حکم کئے اور اس خط میں لکھے ابو سلیمان تم جو بہنیت کئے اور اللہ کی راہ میں چلے ہو تم کو مبارک ہو تم اتمام کرو اللہ تعالیٰ اجر تمام کریگا اور پندار نہ کرنا پھر اللہ کے پاس خاسر اور مخدول ہو گے اور عل پر شاد نہ ہونا اللہ کی منت ہی وہی جزا دینے کا مالک اس خط کو خالد دیکھ کے کہے یہاں عبس کا یعنی عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ کا کام ہی عراق کی فتح میرے ہاتھ پر ہوتی ہی سود دیکھ کے انکو رشک اور مشی بن حارثہ کو عراق پر اپنی طرف سے نایکبہ کے آپتام کی طرف روانہ ہوئے مشن کے ساتھ لشکر حضور را گیا عجم کے اندلے سے مدد آئی تنگ جبرہ نکل کے دریا کی طرف لڑے اسی سال صدیق رضی اللہ عنہ زید بن ثابت کو قرآن جمع کرنے کے واسطے امر کئے اور اسی سال علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ امامت بنت ابی العاص کو زینب بنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی لڑکی نکاح کئے اور اسی سال عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ عاتکہ بنت زید بن عمرو بن نفیل کو نکاح کئے وہ حضرت عمر کے چچا کی لڑکی تھی عمر کو اس سے بہت محبت تھی اور اس پر خوش تھے اور وہ نماز کے واسطے مسجد کو جایا کرتی اس ناخوش رہتے لیکن منع نہیں کرتے ایک ماہ اندھیری را میں عمر جا کے راہ میں بیٹھے جب اس بی بی کا گذر ہوا اس نے ہاتھ سے اسکی کمر پکڑا مے بی بی بچکر گھر کو آئی پھر کبھی نکلی اول نکاح میں عبداللہ بن ابی بکر کے تھی انکی وفات کے بعد بعضوں کے قول سے اس کو عمر کے بھائی زید بن الخطاب نکاح کئے پھر انکی شہادت کے بعد عمر نکاح کئے انکی شہادت کے بعد زید بن خطاب کئے زید بنی شہادت کے بعد علی مرتضیٰ جب خواستگار رہی کئے تو جو ادنیٰ گمیں جس کو نکاح کرتی ہوں وہ مرجانا ہی اس میں ملک کو نکاح کرنا ہن چاہتی خدا تعالیٰ میں سلطت رکھے پھر وہ کسی کو نکاح نہ لکئی اور اسی سال عمر رضی اللہ عنہ اسلم کو خرید کئے اللہ کی عنایت سے اسلم عالم اور بزرگ

خالد حج سے سبب  
سرخ و سفید

تو کج جمع

علی مرتضیٰ امامہ کو نکاح کرنا

عمر بن الخطاب عاتکہ کو نکاح کرنا

خالد بن ولید

انوکہ کا حج کو حانا

صعب شامہ کی وفات

الہم تذخونی کا وفات

الوالعاص السبع کی وفات

۱۳ ہجری

تیسری ہجری

تاسی ہوا انکا فرید بہت تھ اور برامالم ہوا اور اس سال انوکہ صدی رضی اللہ عنہ مدینہ میں عثمان بن عفان کو ماس کر کے آپس کو گئے بعضی کہتے ہیں انوکہ اپنی خلافت میں حج نہیں گئے لیکن اس سال عمر کو یا عبد الرحمن بن عوف کے امیر حجاج کر کے روانہ کئے اور سی سال بعد حجابہ لیبی سام من و قاتانے مہاجرین میں تھے وذاں میں کوت اعتبار کئے تھے اور اسی سال ابو مرتد بنوی عباس رضی اللہ عنہ کے حلیف و قاتلانے اکامام کارن الحسن بن ہشع من عمروں بنوعس حشر میں طبع تھا انھوں اور ایک فرزند کے جنگ میں ہی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ حاضر ہوئی عمر وفات کے وقت چھ دست برس کی تھی اور اسی سال ابوالعاص السبع بن عبد العزی بن عبد شمس حد ماس مری عتہ بنی دنا در رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نبی رم کے سوہر و قاتلانے انھوں کہتے نبی نبی حد کے کئی والدہ کا نام ہا یا ہمدت حوالہ تھا ابوالعاص کا نام مست ہو قول پر ہا سم ہی کے جنگ میں متروک کی ساتھ تھے عمر اسیر ہوئے اور یہ دیکھ کر ہابی با کھج کے کے فل حد رور کے اگر ایمان لائی صلی اللہ علیہ وسلم کے مری کئی کئی کے حوالہ کئے انکو اسی نبی نبی کے ساتھ تری العت بھی کھارا کو کہے ہم کے طلاق دوسرے ما اور انکو عورت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مد سے کو روانہ کئے اور سی صلی اللہ علیہ وسلم کی حیا میں علی مرتضیٰ کے ہمراہ میں کو کئے تھے ہی صلی اللہ علیہ وسلم اکی بکھی برقر کر کے اور کہے کہ اس مجھ سے حومات کہا سچ کہا اور مجھ سے حوالہ کا ہکو واکا کیا مشہد ہجری اس سال صدق تمام کی طرف مہار کے کے واسطے لکھ جمع کئے حضرت بنو اول حیدر عرک مد ورت کے اور مرتدوں کو قتل کئے حلیس وراعت حاصل ہوئی عراق کی طرف مہار ہوئے اور انکے ماموتہروں کو قح کئے پھر سام کی تسخیر اور روسوں کی تہ پر متوجہ ہوئے کیونکہ مسلمانوں کی تہی دیکھ کے روسوں کو ادا لہ ہوا کہ مسلمان اسی ملکوں مری دستیا ہوں اسی سلطنت اور شوکت مہرور ہو کے جائے کہ اسلام کوتاہ کریں انھوں حرکت کرنے کے قل انوکہ رضی اللہ عنہ آئیر لکھ رواہ کئے انوکہ رضی اللہ عنہ سام کی طرف لکھ رواہ کر کے مابین مسو شہ کے اسکا ذکر آگے گذرا اللہ انوکہ کے سب سے مسو کے سکی مای حسیق ہوئی امر کو حواظر میں تھے جمع ہو تاکید لکھے عمروں العاص کو قضا کے صدقا مہر کئے تھے اوکے ساتھ ولد بن عتہ کو سی رکھے تھے دولوں کو مامہ مھکی طلے کے عمروں العاص کے حوا کا مضمون تھا ای اعاہ اللہ میں نکو وہ عمار دی دیا تھا حاتم کو ایکار رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دے تھے اور دوسرے مار بھی مامر کئے تھے آپ نکو ایسے کام مہر کر کر مایا ہوں جو وہ تمھاری زندگی میں اور موت کے بعد تمھارے لئے ہتھری مہر ص کام رائے وہی تم ماس ہتھ ہو تو تمھاری مری عمروں العاص رضی اللہ عنہ حوا لکھے اسلام کے سروں میں بھی ایک مہر ان آئے کے جلا والے اور جمع کرنے والے اللہ کے مد سے ہو جو سب کام اور ترے اندیسے کا ہو شیر مھجھو اولد

بن عقبہ کو بھی ایسا ہی لکھے و سبھی سبط جوحا لکھے اور دو دن اپنے کاموں پر نیا چھوڑ کے مدینہ کو آئے اور خالد بن سعید بن العاص سے آئے انکے بدن پر دیباچ کا جبہ تھا اس کو دیکھ کے عمر رضی اللہ عنہ لوگوں کو فرما اسکا جبرائیلؑ خالد غصہ ہو کے علی مرتضیٰ کو بولا ای ابو الحسن کیا تم عبد مناف کی اولاد امار کی کام سے عاجز ہو گئے ہو علی مرتضیٰ فرما تو اسکو کیا غلبہ سمجھتا ہی بلکہ وہ غلبہ ہی خالد کہا اس میں تم غلبہ کرنا بہتر تھا عمر کہے خاموش ہوا اللہ تیرے دانہ توڑ تو ہمیشہ کا جھوٹا ہی ایسے کہے کا یا اس کیا کرتا ہی اس میں کسی کو کچھ ضرر نہیں ہوتا مگر اپنا ہی بگارتا ہی پھر عمر رضی اللہ عنہ جا کے بہت با صدیق کو کہے صدیق سنکے کچھ خاطر بردہ لاجب لبس کر جمع ہوئے ابو بکر خطبہ پڑھنے کو کھڑے ہوئے اللہ کی شاکر کے لوگوں کو جہاد کی ترغیب اور فرمائے ہر چیز کو اسکے جوامع میں جن نے ان تمام کو لیوگا تو خوش ہوئے اور جو کوئی اللہ کے لئے کچھ عمل کرے گا تو اللہ تعالیٰ اسکو کافی ہی در تم کوشش کرو اور میانہ روئی اختیار کرو کیونکہ میثرونی مقصد کو پہنچاتی ہی خبردار جو ایمان نہیں اسکو دین نہیں اور جو کوفہ الہی نہیں اسکو ایمان نہیں اور جو کوفیت نہیں اسکو عمل نہیں خبردار اللہ کی کتاب میں اسکی راہ میں جہاد کرنے پر آمنا تھا ابھی کہ مسلمان اسکو اختیار کرنا بہت خوب وہی نجات ہی جو اللہ تعالیٰ بتایا اور اسی کے سبب اللہ تعالیٰ رسوائی سے بچاتا ہی اور بزرگی دیتا ہی پھر منبر پر سے اتر کے جھنڈے باندھنے لگے کہتے ہیں کہ پہلا جھنڈا خالد بن سعید بن العاص کو دئے عمر رضی اللہ عنہ اگے کہے وہ امار کے لایق نہیں اس نے جو کہا آپ کو معلوم ہی لیکن صدیق اسکو قبول نہ کئے مگر شام کی طرف روانہ کرنا موقوف کے حکم کئے تم اپنا لشکر لیکے تیار ہو جائے کہ جو حکم اس کے بموجب لاؤ بعد ایک جھنڈا باندھ کے یزید بن ابی سفیان کو دئے اور برائے لشکر انکے ساتھ ہی کئے سہیل بن عمرو وغیرہ اہل مکہ انھیں کے ساتھ تھے اور کہے تم دمشق کو جاؤ اور آپ انکے ساتھ پیادہ پا وصیت کرتے چلے اور ایک جھنڈا باندھ کے ابو عبیدہ بن الجراح کو دئے اور انکے ساتھ لشکر دیکے حمص کی نیا پڑ مقرر کر کے روانہ کئے اور انکے ہمراہ آپ وصیت کے پیادہ تشریف لگئے اور ایک نشان باندھ کے عمرو بن العاص کو دئے اور انکے ساتھ لشکر کے فلسطین کو روانہ کئے اور ایک جھنڈا باندھ کے شرحبیل بن حسنہ کو دئے اور ایک جھنڈا باندھ کے ولید عقبہ کو دئے اور لشکر دیکر روانہ کئے اور ان کو تاکید کئے ہر ایک جلدی جلدی راہ سے جانا مدینہ اپنے شیوخ سے بیوا کرتا ہی نے لشکر اسی کے شروع میں روانہ ہوئے اور یزید بن ابی سفیان کو روانہ کئے بعد انکی مدد کے واسطے شرحبیل بن حسنہ بعد ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ کو روانہ کئے اور یہ تینوں لشکر کا گذر ایک ہی راہ پر ہوا اور عمرو بن العاص کے شام کے علاقے میں فلسطین میں ان کے بعضی کہتے ہیں یزید بن ابی سفیان اول جا کے بلقا میں اترا اور شرحبیل کے اردن یا بصری میں اترے اور ابو عبیدہ جابیہ میں مقام کئے اور صدیق رضی اللہ عنہ مکہ کے واسطے فوجیں روانہ کرنے لگے اور امر کو کہہ دئے کہ تم جابہ میں اس کے ساتھ چاہتے ہو شریک ہو کچھ مخالفت نہیں اور بعضی کہتے ہیں کہ ابو عبیدہ جا کے مکہ

لوگوں سے جنگ کے وہ لوگ ان کے مقابلے سے حاضر ہو کے صلح کئے یہ پہلا صلح تھا جو تمام میں ہوا اور بعضی کہتے ہیں یہ یروشلم  
 فلسطین کے علاقے کے ایک مقام میں جس کا نام عرہ تھا جمع ہوئے ان کے مقابلے کے واسطے ابوامامہ ایک سرزمین کے متواتر ہوئے اور  
 انکو قتل کئے اور ان کے اموال لے آئے اور یہی پہلا جنگ تھا جو رومیوں کے ساتھ ہوا اور اس میں ایک ایک طرف سے اسی طرح کے  
 بعد مرح الصخر کا جنگ ہوا اس میں خالد بن سعید اور مسلمانوں کی ایک جماعت تہمید ہوئے اور بعضی کہتے ہیں اس جنگ  
 میں خالد بن سعید کا فرزند تہمید ہوا اور خالد بن سعید کا جنگ کے حمار کی حد میں جنگ کے دم لے اور اس حیرت روایت  
 کیا ہے کہ خالد بن سعید جنگ کو پہنچے رومیوں کے لشکر جمع کئے اور ان کے ساتھ عرہ کے انصاری ہتھیار جمع ہوئے خالد بن سعید  
 اسے مقابل کئے رومیوں کی شکست ہوئی اور ہتھیار لوگ اسلام لائے صدیق کو فتح کی جو تحریری لکھے بھیجے صدیق حکم کئے  
 کہ اگر اگر ترحوں میں ہوا اور ان کی ملک کے واسطے ولید بن عقبہ اور سکرمہ بن ابی جہل اور ایک جماعت کئے روانہ کئے خالد بن سعید  
 لشکر لیکر ان کے قریب پہنچے وہاں رومیوں کا حاکم ماہاں نام اسی فوج لیکے اترتا تھا خالد بن سعید مقابلہ کئے رومیوں کو  
 ہریت ہوئی اور ماہاں جنگ کے دست کو لگیا خالد بن سعید و شقی انس چھین لیا اور یابی نام آوری ہو مار کے حلد کیا  
 لشکر لیکے کھلے اور مرح الصخر کو پہنچے اس میں ماہاں کے لوگ گھبراہٹ میں مدد کئے اور ماہاں اپنی فوج لیکے حرکت کیا خالد بن سعید  
 جنگ کے کھلے ہو رومی المروہ کو نہیں پہنچے تھے کہ رومیوں کے لشکر پر محیط ہو کے اکثر لوگوں کو سہید کئے سوائے  
 سو کوئی باقی نہ رہا عکرمہ بن ابی جہل اسی فوج کو لیکے تاسف قدم بہ لکھ کچھ ٹھکے آئے اور جنگ کے پہلے ان کے لشکر میں  
 دم لئے اس عرصے میں عراق سے ترحیل بن حسمہ خالد بن الولید کے پاس صدیق رضی اللہ عنہ کی حد میں  
 صدیق ان کے ساتھ لشکر دیکے تمام کو روانہ کئے ان کا گذر دیکھ کر المروہ یہ ہوا خالد بن سعید کے ساتھ جنگ کے آئے  
 ان میں اکثر لوگوں کو لیکے اگر برہے بعد صدیق کے پاس بھی چند لوگ جمع ہوئے میاویہ بن ابی سفیان کو حاکم کر کے  
 ان کے بھائی یزید اس روانہ کئے معاویہ بن ابی المروہ کو بھی خالد بن سعید کی اس کی تمام فوج لیکے آگے روانہ ہوئے  
 صدیق رضی اللہ عنہ خالد بن سعید کو لکھے تھے کہ تم مدینہ کو آؤ اور مدینہ کے حال سے جو اطلاع  
 اول ہی میں کئے بھی یرموک کا جنگ سے عمر بنی کتابہ العتق میں لکھا ہے کہ یرموک کا جنگ و دستق کو فتح کر کے  
 قبل ایسا ہوا اس حیرت ریزی بھی انساہی کہا ہے اور اس عساکرے یرمید بن عید اور ولید بن ابی اسیعہ اور لب  
 اور ابی معتر سے روایت کیا ہے کہ یرموک کا جنگ دستق کی فتح کے بعد سہیدہ میں ہوا اور اس بھی کہتا ہے  
 یرموک کا جنگ سہیدہ میں ہوا اور حلیف بن جیاٹ کہا ہے دوست سے کے رور رح کا کچھ یوں کو سہ  
 یرمہ آخری میں ہوا اس عساکر کہا ہے ہی نامعتر ہی اور سیف بن عیاد دستق کے فتح کے قبل سہیدہ میں ہوا اس کا  
 دوسرے ہاں سے القحہ سیف اور حیرت وغیرہ لکھے ہیں اسلام کے جو حیرت تمام کو ان میں ہوا اس کا

یرموک کا جنگ

فیصلہ جو روم کا پادشاہ تھا اور انکی زبان میں اس کو ایراکلسوس کہتے تھے اور مسلمانان اس کو ہرقل کہتے ہیں یہ خبر  
لکھ بھیجے ہرقل اُن ایام میں حصہ میں تھا اور بعضی کہتے ہیں اُس نے بیت المقدس کو کچھ منت ادا کرنے گیا تھا ہرقل جب  
اخبار پر مطلع ہوا اپنے تمام لوگوں کو جمع کر کے بولا لوگوں نے دیکھ لیا ہیں اور اُن سے مقابلہ کرنے کی کسی کو طاقت نہیں میری بامانو  
اور اُن سے صلح کرو ورمیون کو اپنی سلطنت اور قوت کا غرور تھا بہت باسنکے ہرقل پر بلوا کئے ہرقل لاچار ہو کر نصرانیوں کا  
لشکر اپنے امرا کے ساتھ کر کے روانہ کیا اور سلام کے امیر کے مقابلے میں ایک لشکر عظیم الننان اپنے امیر کے ساتھ کر کے  
بھیجا عمرو بن العاص کے مقابلے کو ایسا جھڑپ بھائی تدرق کو ستر ہزار جنگی آدمی دیکے روانہ کیا اور یزید بن ابی سفیان کے واسطے  
جرحہ کو پچاس ہزار یا سا ہزار آدمی دیکے بھیجا اور شرجیل بن کعبہ روبرو دراقص کو پچاس ہزار کی فوج سے بھیجا اور صفار  
بن قیقلاں خواجہ سرا اور سنطورس کو سا ہزار کی فوج سے ابی عبیدہ بن الجراح کے مقابلے کو روانہ کیا ورمیون کے ہاتھ لگے ہم  
ایسا کر دیتے ہیں ابوبکر دوسرا ہزار ہا ملک کی طرف لشکر بھیجنے کا قصد نہ کریں اور مسلمانوں کا لشکر تمام حوہان تک نہیں  
ہزار آدمی تھے اسکے سوائے عمر بن ابی جہل چھ ہزار آدمی کو لیکے مدینے کی راہ میں محافظت کے واسطے بیٹھے تھے امرا کے  
ابوبکر رضی اللہ عنہ کو لکھ بھیجے کہ روم بری جمیت ہے آپ ابوبکر ان کو جواب لکھے کہ تم اپنا تمام لشکر ایکٹا کر کے  
مشرکوں کے لشکر سے مقابلہ کرو تم اللہ کے انصار ہو اللہ تعالیٰ اپنی انصار کا ناصر ہے کافروں کو خذول کریگا اور تم قات  
فوج کے سبب مغلوب نہ ہو گے جو لوگ مغلوب ہوئے ہیں گناہوں کے سبب ہو کر تھے ہیں معصیت سے غم اپنے کو بچا رکھو ہرقل کو  
معلوم ہوا کہ صدیق کا حکم انکی شکریوں کو آیا ہے کہ سب اکٹھا ہونا اور وکیل ہی جگہ جمع ہوئیں پھر ہرقل  
اپنے لشکر کو لکھ بھیجا کہ تم بھی اکٹھا ہو جاؤ اور ایک مقام جو نہایت وسیع ہو اور وہاں پانی فراغت ہے اور وہاں  
بھاگنے کی راہ تنگ ہو اور اپنی تمام لشکر پر اپنے بھائی تدرق کو سپہ سالار کیا اور ایراول پر جو حیر کو اور بازؤن پر  
ماہان اور دراقص کو معین کیا اور پاس بانی پر قیقلاں کو رکھا سعید بن عبدالعزیز کہتا ہے سلمان شوق چوبیس ہزار  
تھے انکے امیر ابو عبیدہ بن الجراح تھے اور رومیان ایک لاکھ بیس ہزار آدمی تھے اُن پر حاکم ماہان اور سفلا خواجہ براتھا  
اور ابن اسحق کہا ہے اس روز سفلا خواجہ ہرقل کا لاکھ آدمی کے ساتھ تھا اور جو جبر بن ارمینیا ایراول پر بارہ ہزار سپاہ  
ساتھ تھا اور جبہ بن الایہم بارہ ہزار عربوں کے ساتھ لکھ کے واسطے آیا تھا اور مسلمانان چوبیس ہزار آدمی تھے اور عورتیں  
بھی مردوں کے پیچھے جنگ میں شریک تھیں اور ولید بن صفوان نے عبدالرحمن بن حیر روایت کیا ہے ہرقل نے ماہان امی کو  
دو لاکھ جنگیوں کے ساتھ بھیجا تھا الغصہ رومیوں نے واقوصیہ میں یرموک کے قریب لگے انڑے اور ندی جو بہتی تھی انکے لشکر  
لئے بمنزلہ خندق کے ہو گئی اور صحابہ رضی اللہ عنہم صدیق کو لکھ بھیجے کہ رومیان نے بری فوج لیکے آئے ہیں ہمارے  
ضروری صدیق قرآن انصاری کو شیطان نے جو خیال دیا ہے خالد کو بھیج کے اس خیال کو دور کرتا ہوں پھر خالد بن

لکھ سکے کہیں تم کو امیر الامرا کہ ہوں عم عراق رہا یا ایسے مقرر کر کے اس فوج سے جلد تمام کی طرف ملک کے واسطے جا  
 اور وہاں جیسے عدستے محارمی حکم ہے وہاں رعیت ناوگے نوعمی عراق کی صورتانہ محمد خالد بن الولید رضی اللہ  
 عراق پریشی نہ جانتے کو اسباب سے مقرر کر کے لوں ہر ارباب سو ہلوں کے ساتھ انعام رکھنے اور رافع بن عمرو طائی کو اور اس  
 کے لئے ساتھ لے گا وہ کی راہ انکو لے جلا اور قرق کو پہنچا حگل یا باں قطع کرتے اور مدی یا لے پہنچے ہوئے اور گناہیں  
 صرحتے اترتے ایسی چلے کر گت جس میں آدمی کا گد رہا تھا اور اگر مقاموں میں مانی ہوں ملتا تھا بھرا دوسوں کو  
 عرب کی عادت کے موافق دو مار یا ملا تھا ان کہیں مانی سے طوقاوتوں کو مقرر کر کے وہ پانی حوالے کے سکھ میں تھا کہ وہ  
 ملاتے اور آگے تک انکا کھاتے اسی طرح نودں کے عرصے میں مدد کو پہنچے وہاں کے لوگ روم کے ماتحت تھے جا  
 ہر اسان ہو کر صلح کئے وہاں کھل کے مدد راہ گد رہے اور رعیت کے قبیلہ والوں کو عارت گئے ہست انی تھا گد عمر  
 وہاں سو سق کی ترقی حالت کھل کر نصری کو پہنچے نصری کا حاکم خالد سے صلح کر کر ملک انکے حوالے کیا یہ ہلا تہری  
 سام کا حوالہ تھا خالد عسکت کا حمل لال جس حار مری کے ہمراہ دیکھ صدق کے یا سہ لہ کئے اور ایسا صلح کھل کے  
 سام کے لکھن میں اصل ہوئے انکے ان سے مسلمانوں کو کال جوتی حاصل ہوئی اور صدق کا نام جو انکی امارت کے مات  
 لکھے تھے تیرھکے سائے لوگ خالد کے تابع ہوئے شکیاں اس مرل سے کوچ کئے اور رومیوں کے قریب کے ایسے مقام میں  
 اتنے کہ رومیوں کو انکے مقام سے کھلے کی راہ تھی مگر وہی بھرا دوسوں کی آمد و رفت کی راہ مد ہو گئی یہ دیکھ کے عمرو  
 بن العاص کہے اہی لوگوں کو فتح کی نسا دیتا ہوں تم رومیوں کو محاصرہ کر کے ہو جو محاصرہ میں گیا لو وہ سیر گیا نصی  
 روا توں میں آیا ہی کہ رومیوں پر کس طور سے حاکم کر کے امرامشوت کے واسطے جمع ہوئے نوسیاں میں عرب صلی اللہ  
 آگے کہ میرا گاں یہہ تھا کہ میں انا حلوں جنگ کی مشورت کے واسطے لوگ جمع ہوں اس میں حاضر رہوں  
 بعد لوئے عام لت گزشتیں شکیاں سا واول ایک شکاری حاکم رومیوں کے مقابلے میں تھڑے بعد اراں دوسری ٹکری  
 سامان وغیرہ دیکھ حاکم بھرا اسکے بعد خالد تیسری شکاری لیکے آوے اور ایسے مقام میں اترے کہ اسکی بیٹے یا بلنگا رے  
 تا صدق کے احکام اور مدد آئی لوطا ابلیتہ ہم اس صبح کے بھڑے اس بھڑے کو یکے بعد دیگرے اس میں حیر کیا ہی کہ  
 رومیوں نے دیر انوئے یرموک کے میں اتر اور سلام کا لشکر بہر کی اس طرف سے سری حایر اتر انکے پیچھے اور قاتل واقع ہوا  
 اور بعد سے وہاں تک لکھ لکھ ابلیتہ یہ جیتی تھی نصی روا توں میں آیا ہی مسلمان حالہ انکے آگے حاکم رومیوں کے  
 اترے اور ریح الاول اور ریح الآخر کے دو جیسے وہاں رومیوں کا محاصرہ کر کے سب سے کاپانی کم ہو گا اور جنگ کے با  
 مکمل تھا صدیق سے ملک ملک کے بھڑے صدیق نے خالد کو لکھ کے واسطے روانہ کئے سو خالد یلغار کھل کے ریح الآخر  
 اجیر دلوں میں پہنچے اور رومیوں کے یہاں سامان لکھ کو لیا اسکے ساتھ حاکم اور رسا اور راہ ہست سے نصاری کو

نسب اس کا رافع تو  
 نصی میں ہست بودھا  
 مو جات سے جگو  
 سو رہے  
 ہوں طے  
 تھانہ



ترغیب دینے اور جنگ برتابنے اور دین نصرانی کو نصرت دینے آئے تب رومیوں کا لشکر دولاکھ چالیس ہزار  
 اتنی ہزار پیادہ اور اتنی ہزار سوار اور اسی ہزار جان باز لوہے کے زنجیروں میں سلسل ہو کے تھے سیف کے روایت  
 آیا ہی کہ لوہے میں سلسل تین ہزار آدمی تھے و جنگ کے وقت بھاگنا کر کے دس دس شخص کو ملا کے لوہے کی زنجیر باندھ  
 تھے اور عمر بن ابی جہل رضی اللہ عنہ بھی اپنی فوج لیکے پہنچے تب مانون کا لشکر چالیس ہزار ہوا اور بعضی روایتوں  
 آیا ہی کہ خالد آئے تو دیکھے لشکر متفرق ہی ابو عبیدہ اور عمرو بن العاص کا لشکر ایک جانب میں اور یزید بن ابی سفیان اور  
 شرجیل بن جحشہ لشکر ایک جانب ہی بھر خالد بن الولید تمام لشکر کو جمع کئے اور انکو بائیکدیگر مخالفت کرنے سے  
 منع کئے جمادی الآخرہ کے ابتدا میں لشکر اسلام کا صفو فبانہ ہکے جنگ سے مستعد ہوا خالد اللہ کا حمد کر کے  
 کہ اللہ کے دونوں میں آج کا ایک دن ہی غرور اور نافرمانی کرنا لایق نہیں تم اللہ کے واسطے خالص جہاد کرو اپنے  
 اعمال سے خالص اللہ ہی کا ارادہ رکھو آئندہ جو دن آئینگی آج کے دن کے تابع ہیں اگر آج ہم انکو ہانگی تو آئندہ ہمیشہ انکو  
 ہانکنے رہیں اگر آج وہ ہانکو نہ ہمت دین تو ہانکو کبھی فیروزی نہ ہوگی اور نوبت سے جنگ کے نابعی آج کوئی امیر ہو کر کوئی اسی  
 طور سے نا کوئی باقی نہ رہے آج پہلادن ہی میں جنگ کرتا ہوں سب کو قبول کئے سب کو یہی گمان تھا کہ اس جنگ  
 جلد فیصلہ نہ ہوگا پھر رومیوں نے بری راستگی کے ساتھ مقابلے میں آئے کبھی اب انہیں نکلے تھے اور خالد بھی اپنا  
 لشکر ایسا آراستہ کیا کہ عربیسی راستگی کبھی دیکھے نہ تھے اپنے لشکر کے چالیس کر دو کسے ہر کر دوس کے ہزار آدمی سپہ  
 ایک سالدار مقرر کئے اور ابو عبیدہ کو قلب کے لشکر پر رکھے اور عمرو بن العاص کے ساتھ شرجیل بن جحشہ کر کے پرنفاز  
 مقرر کئے اور یزید بن ابی سفیان کو چورنغار پر رکھے اور طلحہ بن رقیبات بن شیم کو معین کئے اور غنیمت پر عبد اللہ  
 بن مسعود کو رکھے اور لشکر کی قضاء ابوالدرد کو دئے اور ابو سفیان بن کو لوگوں کی تجاوت برہانے کے لئے بھیجے  
 اور مقداد بن الاسود کو سورہ انفال اور جہاد کی آیتیں پڑھنے کو تھہرائے ابن اسحق لکھا ہی اس روز لشکر کے  
 چار اتباع کے امیر پہ چار شخص تھے ابو عبیدہ بن الجراح اور عمرو بن العاص اور شرجیل بن جحشہ اور یزید بن ابی سفیان اور  
 ہر قبیلے پر ان کا رئیس جھنڈا لیکے تھا اور برنغار پر معاذ بن جبل تھے اور چورنغار پر قبات بن شیم کنانی تھے اور پیادوں  
 ہاشم بن عتبہ اور سواروں پر خالد بن ولید مشکیہ اور لشکر کا بندوبست تمام خالد کے حکم سے تھا جب سپاہیں  
 شب کا طلوع روز بھاگا اور ستاروں کا پادشاہ تخت افق پر نور افشانی کیا رومیان سپاہ کیڑے سینکے آتش کی  
 سیل سا نکلے انکی کثرت سے زمین دھب گئی تھی گویا سپاہ ابر کے سب کو دھانپا انکی فی اور طنبر کے آواز سے حشر برپا ہوا  
 اور انکے رہبان انجیل پر ہکے نصاری کو جنگ پر ترغیب دے لگے اگر لوہے کا ہمارا ہوتا تو انکے صد سے اپنی جگہ سے اٹھ جاتا  
 اور خالد ایک بے قی رفتار گھوڑ پر سوار ہر کے برنغار کے روبرو سواروں کے ساتھ کھڑے تھے پھر خالد وہاں سے نکل کے

یہی ہے

بھی

ابو عسہدہؓ کے جنازہ کے سارے جاکے کہے میں تم سے ایک کھیر لے لو جیسا ہوں سو ابو عسہدہؓ کہے تم جو کچھ لے رہے ہو میں تمہارا مال ہوں  
 ہوں حال دیکھے ان کھار کی جمعیت ایک ایسا حملہ کرنا کہ جس کی وجہ سے میں رولہ سو جاؤں میں حملے کے واسطے جاتا ہوں  
 لیکن میرے حملے سے رہنما اور چوتھا میرا دستہ ہی اس لشکر سواروں کی دو گنا کر کے رہنما کے جیسے ایک کھیر لے کر  
 چوتھا رہا کہ جیسے ایک کھیر لے کر کھتا ہوں عساکہ کے مانتے لے کر حملہ کر سکیں اور تم بھی ابو عسہدہؓ کے فوج کل کے لشکر  
 جیسے رہا کہ اگر ایک وقت لشکر کے لوگ بھاگیں تو ابو عسہدہؓ کو دیکھ کر ترنا کہ بھرا جائیگا ابو عسہدہؓ انکی کورسٹ  
 پھر حالہ گھوڑوں کی ایک کھیر لے کر میرے سامنے دے کر رہنما کے پیچھے بھیجے اور ایک کھیر لے کر میرے سامنے بھیجے  
 گئے اور فوج میں سعد بن سید کو رکھے اور ابو عسہدہؓ کو لشکر کے پیچھے لے کر اور عساکہ کے سامنے محمودی فوج دے کر  
 لشکر کے بھاگنے کی راہ رکھ کر دے اور کہے اگر کوئی بھاگا سو دیکھ کر ہوش کو بھروسہ نہ مارو جس لوں لشکر کے مارا  
 میدان میں بھاگے ابو عسہدہؓ لوگوں کو وحط کرنے لگے اور بولے اے ابی اسد! تم ان کی نصرت کرو اللہ تم کو نصرت کرے گا  
 اور تمہاری فوجوں کو مائے کھنگا اے معتز مسلمان تم سر کر و نصرت کرنا بھی سے محبت دیتا ہے اور اللہ کو خوش ہے  
 اور عساکہ کو دور کرتا ہے اور مائے کھنگا دیا اور کافروں کو مختول کر دیا اور حکم دے کر دیا اے ابی اسد! سر کر و اور ابی اسد!  
 قدم نہ ترھاؤ جنگ اہل ایمان کے شروع نہ کرو اور سرے اختیار نہ ہو دو ہاتھوں سے اس کا اور خاموشی احسا کر و مگر  
 اللہ کے دکر سے معاذ میں صلی اللہ علیہ وسلم کہے اے ابی اسد! واللہ کی کاکے حافظہ ای ہدایت اور حق کے انصار اللہ  
 رحمت اور رؤس حاصل ہیں ہوتی اور اللہ تعالیٰ اے ابی اسد! اور رحمت دیتا ہے مگر تم کو کاتم سے ہیں اللہ تعالیٰ  
 و عیالہ و عبد اللہ بن ابی اسد! و عیالہ و عبد اللہ بن ابی اسد! و عیالہ و عبد اللہ بن ابی اسد! و عیالہ و عبد اللہ بن ابی اسد!  
 الہیں میں قتل کروں لیکن انکو دینا اے ابی اسد! و عیالہ و عبد اللہ بن ابی اسد! و عیالہ و عبد اللہ بن ابی اسد! و عیالہ و عبد اللہ بن ابی اسد!  
 یعد و بی لا یشترکون فی شیان و من کفر بعد ذلک قال لئن لم یمنعہم اللہ و رحمۃ اللہ لفسدن فی الارض و یفسدوا  
 اللہ نے جو لوگ میرے ایمان لائے اور کہے ہیں کہ کلم اللہ پیچھے حاکم کر گا انکو ملک میں حاکم کیا تھا ان لوگوں کو  
 اور حاکم انکو دیں انکا جو یہ دیکھ لے واسطے اور دیکھا انکو دے کے بدلے میں میں میری مدد کی کریں گے شرک کے گئے کر کے  
 اور جو کوئی ناشکری کرے اس پیچھے سو وہی لوگ ہیں مگر تم اللہ کے قصہ افتاد میں ہو اللہ تعالیٰ تم کو دے تم سے  
 بھاگتے ہو دیکھنے کی ترم کرو اللہ کے سو انکو سچا والا کوئی ہیں اور اسکے سو انکو عورت دیے والا کوئی ہیں عمرو  
 بن العاص کہے اے ابی اسد! انکو بھیجے کر و اور گرگوں یہ لے کر میرے اختیار کے لے کر و تم سر حملہ کریں گے تو تم ہلاکت دوہے  
 بیرون کو لوگوں پر لگے تو تم تیر و کا سا حملہ کرو و تم اسکی جو رہتی ہو تیر و کا سا حملہ کرو و تم اسکی جو رہتی ہو تیر و کا سا حملہ کرو  
 رکھنا ہے اور اس رحمت دیتا ہے اور احسان کا دلا احسان بکرتا ہے میں سہا ہوں مسلمان ایک ایک کا میرے دے کر

اور ایک ایک سو بیلی کے مالک ہوینگے انکی جمعیت اور کثرت سے تم اندیشہ مت کرو تم حملے میں صادق ہوگے تو وہ  
 راجہ جس کے بچوں کی مانند آئے جاگئے ابوسفیان بولے اے معشر مسلمان تم عرب عجم کے ملک میں داخل ہو چکے ہو اور اپنے اہل  
 و عیال پیچھے رہے ہو اور خلیفہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دور پرے ہو ایک دم تم کے روبرو ہو کر عداوت ہوئی اور  
 انکی قوت تیری ہی اور تم انکی جان مال عورت بچے لینے آئے ہو واللہ تم کو ان سے بچاؤ گی اور سب ان کی خوشی تکمیل  
 نہ ہو گی مگر اچھے طور سے مقابلہ کرنا اور سختی کی جگہ صبر کرنا مولانا ضرور ہی اور تمہارے پیچھے میدان ہی اور تمہارا اور خلیفے کے  
 اور مسلمانوں کی جماعت کے درمیان بہت سی جنگل یا بان ہیں کسی میان تمہکانا اور گھبر نہیں مگر صبر کرنا اور اللہ کے وعدہ  
 کی امید رکھنا اللہ تعالیٰ ہر مددگار اور استوار پناہ ہی تم اپنے تلواروں کی ریناہ لیو اور نیزوں سے اعانت کرو بھی مہتار کو  
 اپنا قلعہ سمجھو پھر ابوسفیان عورتوں کی پاس لے انکو وصیت کئے پھر فوج میں لے لے لوگوں سے کہ اے معشر اہل اسلام تم جو نکلتے  
 ہو وہ حاضر ہی جنت تمہارا روبرو ہی اور شیطان اور دوزخ تمہارے پیچھے ہی ہمہ کجا ابوسفیان اپنے مقام گئے ابو ہریرہ  
 نخل کے کہے اے ای لوگو حوروں کی طرف اور پروردگار کا پروردگار جو ہشت میں ہی ہر طرف جلدی کرو اس جگہ کے سوا  
 دوسری کوئی جگہ ایسی نہیں کہ تم پروردگار کے محبوب بنو سنو صبر کرنے والوں کو فضیلت ہی تیرے کی روایت میں آیا ہے  
 اس مجمع میں ہزار صحابی تھے ان میں شمع بن بکری اور ابوسفیان کہے اللہ سے درو عجم کے قبیلے والے اور سہام انصار  
 اور بوکری رومی ہیں اور کفر کے مددگار یا اللہ تیرے دونوں میں کیا یہ ایک ہی یا اللہ اپنے بندوں کی مدد کرے  
 کہا ہی کہ خالد عراق سے آئے اور رومیوں کا لشکر اور ان کے صفوں کو دیکھے ایک شخص نے انکو بولا اللہ روم  
 کس کثرت سے ہیں اور عرب کس قلت میں خالد بولے اے تجھے پر کیا روم بہت ہیں کر کے تجھے درانا چاہی کسی  
 فتح ہوئی وہی لشکر بہت ہی اور جسکی شکست ہوئی وہ کم ہی لوگوں کی کمی و زیادتی کا اعتبار نہیں واللہ مجھے  
 آرزو ہی کہ میرا شکر گھوڑا صحت پاوے اور وکوگے اس سے دو جہان رہیں تو بھی کچھ اندیشہ نہیں کہتے ہیں خالد کا کہنا  
 آئے وقت عراق کی راہ میں بیمار ہو گیا تھا القصة جب دونوں لشکر مقابل ہوئے ابو عبیدہ اور یزید بن ابی سفیان  
 اور ضاربین الا زور اور حارث بن ہشام اور ابو جندل بن ہبیل نخل کے رومیوں کو پکار کے بولے ہم تمہارے  
 سردار سے ملے کچھ کہا چاہتے ہیں تدارق نے انکو آنے کا حکم کیا تدارق حریر کے خیمے میں سونے کے تخت بیٹھا تھا کہ  
 ہمارے خیمے میں جانا حلال نہیں چھپر کیا خیمے کے باہر حریر کا فرش کرو کہے ہم سیر نہیں بیٹھتے کہا تم جہان کہیں بیٹھے ہو  
 بیٹھو پھر آپ بھی لے کے ساتھ بیٹھا اسلام کی دعوت کئے اور صلح کی بات درمیان آئی لیکن صحابہ کے کہے فوق  
 صلح کی بات نہیں اس کے پاس سے آگئے وکیل بن مسلم نے روایت کیا ہے کہ ماہانہ خالد بن ولید کو کہا میں تم سے ملکر کچھ کہنا  
 چاہتا ہوں پھر خالد صفت نخل کے آگئے ان بھی اپنی صفوں نخل کے آیا اور خالد سے بولا ہم کو معلوم تم بھوکا

جس کے سر میں تیرے ہیں  
 ماری میں سر کے لئے ہیں  
 تیرے لئے آئے ہیں  
 جس کے سر میں تیرے ہیں

مشقت کا۔ لاکے اسے سہرے بکھلے ہو میں تمہارے ہر ایک شکر کو دس دہارا دو سو سا لاکے کھانا دیا ہوں کہ لوگ  
 اسی سہرے کو پھر جاؤ دس سال اوے لو اسکے موافق میں بمکونج دیتا ہوں حال دیکھ ہم اسے سہرے اسے کھاتے ہو کھاتے ہو  
 کیا انکس ہم لوگ آدھی کھانوں پا کرتے ہیں ہم سے کہیں روموں کے حوالے کٹی جوں بہر س تمہا احوں سے آئے تیرا  
 ساتھ والے لوگ کے والد ہم عروں کی تاتو سے ہے وہ یہی ہی میرا حال لکے عکرمس الی جہل کو اور قحط غم کو  
 حوالے کے باروں رہتے کہ اب جنگ شروع کرو پھر دسیراں میں ترہتے ہو امیدیں میں کھلے اور مارا رطلے  
 پھر پہلوانان میدان میں کھل کے حوالاں کرنے لگے جنگ کا سورگرم ہوا رومیوں کے تن کو سروں کو محفل سے سسکے لگے  
 سیف اللہ خالد اسے ہمراہ متحج پہلوانوں کی ایک کے دوس لیکے صعوں کے لگے امام لشکر کو تدبیر سکھاتا اور احکام پہنچاتا  
 کمر پہنچے اور آئے رور پہلوان اسلام کے جنگ کی باری میں مستول تھے اس آئیں سے جنگ کے کہ رومیوں کا  
 تنگ ہوا اس میں ہاں اسی فوج سے حرکت کیا پھر ابو عبدہ من الجراح اسکے معاملے میں آئے اور صحابہ اسے نشان لگا  
 لگے ترہ اور لوگوں کو صبر کرنے پر تاکد کہے اس رور مسلمانوں کے سامعہ میریں العوام رضی اللہ عنہ بھی تھے اُسے افضل  
 صحف ہاں کوئی۔ تھا انکی سماعت اور مردی سہرہ افاق قہمی لوگ کے تم کا درں بر حملہ کرو ہم بھی تمہارے سرک پہن رہے  
 م لوگ پھر سکون کے کہے کہنا ہم تمہارے ساتھ ہیں پھر میر حملہ کئے رومیوں کو گھمڑے رہیں لکے صعوں کو پورے  
 مارتے آخر گئے ہو پھر ہاں مارا یہی صف تنگ لکے اسکے سامعہ جو لوگ لکے انکو ایک قدم ترہنے کی صراحت ہوئی پھر  
 مارا لکے کہ پھر وہاں صعوں میں مار دھکے کھل آئے اور دور جم رہے لگے اور تیسراں پہل ترہنے کی آواز کے نو  
 معاد من جل رضی اللہ عنہ کہے ما اللہ ایک مالوں میں لعزیز اور دلوں میں رعناں اور ہم پر جس امار اور ہجو نقو  
 مات کی توقع ہے اور اُنے جنگ کے میں ہلکوتا بہت قدم رکھا اور تیری قصا رہمکورا رضی کر پھر ہاں اپنے جو رمار کو  
 حکم کیا کہ مسلمانوں کے رمارا بر حملہ کرو مسلمانوں کے رمارا میں آرد اور منجج اور حضرت پتہ تھے مات قدم کے لگے  
 حملے کو دفع کئے پھر روم کا لشکر ہماروں کی ماند اں رومو مسلمانوں کی رمارا فلک کی طرف منگنی اور انکی ایک  
 جامع کے پاوں کھڑے سو ہیر کی طرف کھل گئے لیکن تری ٹھکری کھار کے معاملے میں کھڑے ہو کے اسی جھوٹ  
 یاں جنگ میں مستول تھے اور رید والے بھی ہیرب یا کے جاگے لگے اُس میں خالد انکو کار پھر و اسے تن مجاہد  
 معاملے میں آئے اور رومیوں بر حملہ کر کے انکو ہٹا دے چاگے والوں کا بچا کرے انکو۔ جھوٹے اور جو لوگ کھلے  
 سے اکا گدڑ چور تھیں رومو اور تن انکو گالیاں دے اور لکری ہر سے مارے لگس لی لی جولو کہے لگی عورت  
 جھوٹ کے کہاں جاگتے ہو جو رتیں مدس جو حاوی گے سو کیا تمکو معلوم ہے پھر لوگ پھر کے ایسے مقاموں پر  
 اور عکرمس الی جہل رضی اللہ عنہ کے رسد لاندہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامعہ جنگوں میں جو لوگ پھر رہے تھے

آج کے روز بہت سے لوگ ہن بکار کے کہ موثر کون بیعت کرتا ہی تب حارث بن ہشام اور نزار بن الازہر وغیرہ چار سو مسلمانوں کے اعیان اور پہلو ان سے موت کی بیعت کئے اور خالد کے خیمے کے روبرو اتنا جنگ کئے کہ سب زخم کھا کر رہے اور ضرار وغیرہ بہت لوگ شہید ہوئے عکرمہ رضی اللہ عنہ بڑی شجاعت اُس روز بتائے ستر زخم سے زیادہ لگو لگے جب کچھ بہت زخم لگے اور چہرے سے خون جاری تھا لوگ رحم کر کے عکرمہ کو اب غم کچھ آرام لیو پر آتے شہید ہو وادی کی روایت میں آیا ہے کہ یہ لوگ زخم کھا کے جگے تو پانی مانگے کسی نے پانی کا ایک سال لے آیا اور ان میں ایک کے پاس لے گیا دوسرا دیکھنے لگا یہ بولا مجھے ضرور نہیں اُس کو دو جب کے پاس لے گئے تیسرا دیکھنے لگا وہ بولا مجھے اس کو ملتا عرض ہر ایک یہی کہتا تھا کہ دوسرے کو پلاؤ آخر کوئی نہ پایا اور سب شہید ہوئے بعض روایتوں میں آیا ہے مسلمانوں میں

اول جو شہید ہوا ایک شخص تھا ابو عبیدہ بن الجراح کے پاس آیا اور بولا میں میرا کام کا نہیں کر چکا ہوں تم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کچھ کھانا ہو تو کھاؤ ابو عبیدہ کہے تم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو میرا سلام کہو اور میری طرف سے عرض کرو کہ اللہ سے جو وعدہ کیا تھا اس کو ہم حق یا نے پھر وہ شخص جا کے جنگ کیا آخر شہید ہوا مسلمان اپنے جھنڈوں کے پاس گئے کھڑے تھے اور رمیوں کو چکی کی مانند پھرائے اور اس مقام میں کفار کے اتنے سراور ہا تھے اور پنجے اترے کہ کسی جنگ میں ایسا نہیں ہوا تھا القضاہ خالد کافروں کا حملہ اپنی جو رنغار پر دیکھ کہ اپنی ایک دوس کو لیکر کافروں کے رنغار پر حملہ کر کے انکے چھ ہزار آدمی کو قتل کئے اور انکو ہتھکے قتل پہنچا دئے پھر خالد کہے قاتل ہم اس پروردگار کی کہ جس کے دست قدرت میں میری جان ہے اب رمیوں میں کچھ طاہر نہیں مجھے امید ہے کہ اللہ تعالیٰ اب ہمارے انکی مستکیان باندھنے پر قدرت دیو پھر خالد نے سو سو اریکے انکے لاکھ بھرا آدمی پر رنکار کئے یورش کئے رمیوں کی جماعت میں شکست آئی تب خالد کے حکم سے یکبارگی سب مسلمان اُن پر حملہ کئے رومیان بھاگنے لگے مسلمان دن جمعی سے انکو قتل کرنے لگے کوئی انکے آ رہیں ہوتا تھا لوگ اسی کام مشغول تھے بہادران اسلام کے ہر طرف سے حملہ کر رہے تھے کہ مدینے سے برید آیا اس کا نام مجیمہ بن زینم تھا اور خالد کے حوالے خط دیا خالد اس کو پوچھے مدینے کی کیا خبر ہے اُس نے آہستہ بولا کہ صدیق رضی اللہ عنہ کی وفا ہوئی اور عمر سعد خلافت پر بیٹھے اور اس شکر کی امیر الامرائی ابو عبیدہ بن الجراح کے تقویض کئے خالد سنکے اُس برید کو اپنے پاس کئے اور تاکہ کئے یہ خبر بالفعل کسی کو مت کہہ اور خلیفہ کا خط کھولے نہیں اُس کو اپنی ترکش میں کھ دئے کیونکہ اگر ایسے وقت لوگوں کو یہ کیفیت معلوم ہو تو انکے انتظام میں خلل واقع ہوتا پھر خالد آپ جنگ کی تدبیر میں مشغول ہوئے بعض روایتوں میں آیا ہے کہ جریر رومیوں کا امیر میدان میں نکل کے خالد کو اپنے پاس ملا یا خالد اس کے پاس گئے اتنا زد کیا کہ دونوں گھوڑوں کی گردنیں مل گئیں جریر بولا ای خالد میں ایک بات پوچھتا ہوں تم سچ کہو اشراف لوگ جھوٹ نہیں کہتے

اور محمد سے دعا کہ راکھ کو کرم لوگ دعا کی بات پس کرتے ہیں مکو اللہ کی قیامت سے ہی پر آسمان ملو اور اتری ہی اور وہ نگو  
دئے میں اور تم وہ ملو اور سیر کھینچتے ہو تو وہ ہر سہ پہا پہی خالد کہہ اسباب ہیں حر حر پوچھا مھر کو سوسہ اللہ کسوں کہیں  
خالد کہہ اللہ تعالیٰ ہمارے ہی کو بھیجا انھوں ہم کو دعوت کئے ہم اُسے نصرت کئے بعد ہمارے جد لوگ انکی نصرت کیے  
اور جد لوگ کئے کئے میں بھی انکی مکہ کیا اور اُسے دور سارا اللہ تعالیٰ ہمارے دلوں کو مھر اور اُسے ملے کی ہجو ہر آ  
دیا ہم اُسے ملے اور سیر کے تہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مجھے فرما تو اللہ کی ملو اور ہی کہ ح کو اللہ تعالیٰ کا فروں پر  
کھپا ہی اور سیر کے نصرت کے واسطے دعا مانگے ہنس سر مجھے سیوا کہہ ہیں میرا دل کا فروں کے بلے یہ بہت سخت ہر  
حر حر نولای خالد ہم کس انکی دعوت کرتے ہو خالد کہہ گواہی دما کا اللہ انکے اور محمد اسکے مد اور رسول میں وہ  
خو اللہ کے پاس ملے ہیں ہکو سوج حاما حر حر پوچھا اگر کوئی ہکو سوائے کو کیا پتا خالد کہہ حر حر دما جس حر حر دما  
ہم اسکے دہنی ہنس جو حق نولا اگر حر حر دلوں کو کہہ ہم اُسے جس جس کے نے کی حر دیگے مھر سر جس جس کے کر گئے حر حر نولا  
اُس میں جو اصل ہو تو ہکو ہکا کیا مرتہ ہی خالد کہہ ہمارا جو مرتہ ہی ہکا بھی وہی مرتہ ہی جو اللہ ہم رو مکر کہہ  
اُس میں اسرا کے کم دات اور اگلے اور پھلے سارے ہیں نولا اس کے کوئی تمہارا دیں میں اسے تو مکو اور ہکو لوگ  
را برید کا خالد کہہ ہاں ملکہ اسکا حر حر مادہ ہی حر حر نولا تمہارا تو اس کے را کر یہ ہوگا ہم اُسے جس جس کے ہوتا  
کہہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت کئے تپ رہہ مجھے آسمان سے وحی آتی تھی اور گد ستہ اسوں کی  
اور آسمانی کماوں کی حر ہکو کہا کرتے تھے اور ہکو مھرے سکتے جو مھرے ایسے مھرے دیکھے اماں لا اسکو مھر وچ  
جو شخص ان حر وکھو دیکھ کے ایمان لاو تو اللہ وہ افضل ہی حر حر نولا مکو اللہ کی قیامت سے ہی ہکو مھرے سکتے  
کہہ واللہ سچ کہتا ہوں مھر حر حر ہی دہال مھر کے خالد کی طرف ہو گیا اور نولا مجھے اسلام کی تلقین کر خالد ہکو کہ  
طیہ مھر کے ایسے جیمے میں لیگئے اور ہر شمس مانی دال کے غسل دئے اور ہکو لیکے دور کعت مبارک پڑھ رہا  
سمجھے کہ حر حر کچھ داؤر گیا ہی اور خالد کی جگہ جالی دیکھ کے مسلمانوں پر حملہ کئے اور مسلمانوں کو ہکی جگہ سے ہٹا دئے  
مگر خالد کے ماکہ کی فوج عکرمہ اور حارث میں ہشام اسی جگہ سے سر کے مھر خالد سوار ہو کے میدان میں نکلا  
مھی ایکے ہمراہ تھا اور رو میوں مرحلہ کئے رو میوں خالد کے محلے کا تالے لاکر سکے ایسے مقام پر آئے خالد نے  
مسلمانوں کو لیکے انکی صفوں میں جا کے ٹپکلائے لگے ہر دس عرو افتاب گت خالد رو میوں کو قتل کرتے تھے حر  
مھی ان کے ساتھ جس جس کے آخرت سہید ہوا شیر اللہ کی رحمت مسلماناں طہر اور عصر کی مہار اتنا کہ سے ادا کئے رو میوں کا  
احوال گت ہوا مھر خالد ہی ملک کی فوج لیکر رو میوں کے سواروں میں چاہئے و کھائے اور مہر اسید ہو کے جنگ میں  
دورے لگے مسلماناں انکو سر کر ماتر و ع کئے اور معرکے عساکر کی مہار جمع تاجیر کر کے عتساکے آخری وقت فوج کئے

اور اُسے بعد خالد نے رومیوں کے پیادوں پر یورش کر کے تمام کو قتل کئے گویا ایک بڑے ارغی کی گرتی جیسا دونوں کا کام تمام  
کئے بھاگے سوسواروں کا قصد کئے اور خالد خذرق پر سے گھوڑے کو اڑا کر انکے نعل پر گرے کافروں نے نعل چھوڑنے کی  
تاریکی میں بھاگے وافرود کی جیت کئے اور زنجیروں میں و میاں جو بند ہوئے اُن میں ایک آدمی گرا تو اسکے ساتھ  
ہو سکون بھی کرتے ابن جبر و غیرہ لکھے ہیں کہ رومیان جنگ میں جو قتل ہوئے تھے انکے سوا اُس ہریت میں  
لاکھ میں ہزار آدمی مارے گئے اور عرب کی عورتیں بھی بہت رومیوں کو قتل کیں اور قیقلان اور اسکے لشکر کے  
لوگ کے ہم نصرائی دین کی نصرت نہ کر سکے چلو اب اُس دین پر ہم جان دیوں پھر گھوڑوں پر اتر کے مقابلے میں اُسے  
مسلمانان تمام کو قتل کئے اس جنگ میں مسلمانوں نے ہزار آدمی شہید ہوئے ازجملہ عمرو بن سلمہ بن ہنہام اور بعضوں کے  
قول پر عمرو بن ابی جہل اور عمرو بن سعید اور ابان سعید اور ضار بن الازور اور شام بن العاص اور عمرو بن الطفیل دوسری  
بھی اسی جنگ میں شہید ہوئے تھے کہتے ہیں کہ خالد بن سعید اسی جنگ میں گم کیا ہوئے معلوم نہ ہوا اور عمرو بن العاص  
ایک جماعت کے ساتھ ہریت پائے بھاگے جو عربوں توں پر گزرے انکی بولی تھولی سے شرمائے پھر اپنے مقام پر گئے اور  
شرجیل بن حسہ اور انکی جماعت بھی مقام سے سرکے تھے اُس میں انکا امیر اس آیت کا وعظ بولا کہ اِنَّ اللہَ اَشَدُّ  
مِنَ الْمُؤْمِنِیْنَ اَنْفُسُهُمْ وَاَمْوَالُهُمْ بِاَنَّ لَکُمْ الْجَنَّةَ یعنی اللہ تعالیٰ مول لیا مومنوں کا جی اور انکا مال اس سے  
کہ انکو جنت ہی پھر کے اپنے مقام کو سنبھالے اور یزید بن ابی سفیان اُس روز بڑی جواغردی کئے اور تراجنگ کئے  
اور اپنے مقام سے نہیں تلے انکو انکے باپ ابو سفیان جاکے بولے امی بیتا تم اللہ سے ڈرو اور صبر کرو اس بنا بان میں جو  
مسلمان اسکو جنگ کرنا لازم ہی اور تم لوگ جو مسلمان کے امیر بنکے آئے ہو لازم ہی سب سے زیادہ صبر کرنا اور سب کی  
خیر خواہی چاہنا بیتا تو اللہ سے دردیکھ تیرے ساتھ والوں میں تجھ سے کوئی زیادہ صبر کرنے والا اور ثواب کی  
رغبت کرنے والا اور دشمن پر زیادہ جرات کرنے والا نہ نظر آوے یزید کہے انشاء اللہ میں ویسا ہی کرونگا پھر  
یزید قلب کے جانبین تھے بڑی مردی کا جنگ کئے سعید بن المسیب نے اپنے والد سے روایت کیا ہے کہ یرموک کے روز تمام لوگ  
کی آواز موفوف ہوئی ہم ایک ایسی بڑی آواز سنے کہ تمام لشکر گونج گئی اس میں صدایہ تھی کہ اللہ کی نصرت جلد آ  
امی مسلمان ثابت ہوئے دیکھے تو ابو سفیان کی آواز تھی اور تدارق رومیوں کا لشکر ہو کے جو آیا تھا اسکے  
خیمہ میں خالد گھسنے تدارق بھاگ گیا اور تمام شب خالد کے سوار دوا دوی کرتے تھے اور جس رومی کو دیکھتے تھے اسکو  
قتل کرتے تھے بعضی کہتے ہیں کہ تدارق بھی قتل ہوا اسکے رہنے واسطے حریر کے تیس سراچے اور تیس رواق تھے اور کا  
فرش وغیرہ تمام حریر کا تھا یہ تمام غنیمت ملی اور خالد رومیوں کا پیچھا کر کے دمشق تک گئے وہاں کے لوگ محل کے کہے  
ہم اپنی صلح برپا ہئی ہیں اور رومیوں کو وہاں پناہ نہیں دئے رومیوں نے دوسری راہ لئے پھر خالد ثنیۃ العقاب کا



پہنچائے اور بہتوں کو قتل کئے اور انکا تباہ کر کے مرض تنگ سے قتل محض میں تھاؤں سے بھاگنا محض کے لوگ  
 حالہ سے صلح کئے اور ابو عبیدہ رومیوں کے تباہی کے واسطے عیاض بن عمیر کو روانہ کئے وکملطیہ تک انکا تباہ کئے  
 اور وہاں کے لوگ اسے صلح کئے ہر قتل کو جب یہہ خبر پہنچی طمطہ والوں کو ایسے یاں ملوایا اور مطلب کو حلا دیا احمد  
 بن مروان اپنی کمانکے دستہ میں روانہ کیا کہ جنگ کے وقت صحابہ رضی اللہ عنہم کو دیکھیں جسے دیکھیں تو انکے ہر  
 چہرہ کی طاق ہنس تھی اور ہر قتل محض سے بھاگنے لگا کہ میں یہاں لیا اسکے لڑکے والے بھاگ گئے تو آئے ایک بولا  
 بچہ کہو وہ لوگ اسے ہنس رہے ہیں یا ہنس رہے ہیں اسے ہنس رہے ہیں یا ہنس رہے ہیں اسے ہنس رہے ہیں اسے ہنس رہے ہیں  
 ہیں بولا بھڑکوں تم اسے بھاگتے ہو ورسوں میں ایک لڑکا ہاتھ ادا تھا بولا وہ لوگ تم کو ماریں قائم رہتے ہیں اور  
 دن کو رو رہ رکھتے ہیں اور عہد کو وفا کرتے ہیں اور سیک کام کا امر اور سر کام سے منع کرتے ہیں اور ایسے لوگوں میں  
 انصاف کرتے ہیں ہم سب سیک کرتے ہیں اور دیکھتے ہیں اور حرام چیزوں کے مرتکب نہیں ہیں اور عہد پورے ہیں اور  
 ظلم کرنے ہیں اور اللہ کی نافرمانی کی باتیں کرتے ہیں اور اسکی جوتی کی باتیں سمجھتے ہیں اور میں یہ سنا بھانپے ہیں  
 اس لئے انکو فتح اور بکو ہریم ہوئی ہے ہر قتل کیا وہ صلح بولا اور ولد بن سلم روایت کیا ہے کہ کس نماں اردو کس پاس  
 حاکم اتنے تو دیکھتے تھے اس کے قبیلے والے آئیں میں کہے اس کو لوگ دستوں کو محاصرہ کر گئے بہتر ہے کہ ہم اسکے لڑکے لڑا  
 متاع لیکے کل جاویں پھر سنا نکال کر لیجائے کہ ہم سے تھے کہ دوسرے کا طریق ان دونوں کو ملوایا اور بوجھا کر ہم سے  
 ہو نصرا بی دیں یہ لوگ بے ہاں بولا تم سے ایک شخص حاکم کے ان لوگوں کا احوال دریافت کر کے آوے وہ آئے لوگ بولا  
 اسباب کی محاطہ کئے یہ بھڑوہ محض مسلمانوں کے لڑکے دیکھ کے گنا اور طریق سے بولا وہ لوگ بہت  
 لاعز ہیں حالاک گھوڑوں کے سوار تھے یہاں ہیں ان کو ہلوں تیروں کو آتے تھے ہیں اور یہ لوگ کوٹ  
 راست کرنے ہیں جتنے ملاوٹے اور دکر کرتے ہیں لوگ اگر آپسے ہمتیں سے بچ کرے تو آوارہ شہید کا طریق ہے  
 سکر اسے لوگوں سے بولا ان لوگ سے اندر سے کرو تم انکا معاملہ کرہ سکو گے القصد جنگ سے جماعت چوکی اور بڑا  
 دھمکالہ دستہ باقی رہا خالد بن الولید عمر رضی اللہ عنہ کا ماہ کال کیے تھے اور لشکر کی امیر الامرائی ابو عبیدہ بن الجراح کے  
 قتل نص کئے پھر ابو عبیدہ فتح کی جو تحری اور عسکرت کا حسن فاس اس اسم کے ساتھ عمر رضی اللہ عنہ کے پاس روانہ کیا  
 اور باقی عسکرت لشکر کو ماتے اور لشکر کو دستوں کی طرح کھینچ کرے کا حکم کئے صدیق رضی اللہ عنہ کی وفات سے مسلمانوں کو  
 راعم ہوا فتح اور عسکرت کی حوتی اس عم کے لئے کہتے ہوئی اسی جنگ میں صدیق کے وفات کی خبر پہنچی کر کے اس جریر  
 لکھے ہیں اور اس اسمی کہا ہے کہ مروان کے بعد صحابہ اصحاب کا جنگ کئے اسکے بعد میساک ورم محل کا جنگ ہوا وہاں سے حاکم کے  
 دستوں کا محاصرہ کئے مسلمانوں کی وفات کی خبر آئی اس کسر کہا ہے یہی بات ہے جو اس عساکر کہا ہے دستوں کا فتح سب سے

یعنی اسعد بن ابی مسعود  
 سولے میں کہ اگر انکے  
 مرد و عورت کو لایا  
 سکر سولہ سکو  
 ہیں سے

ہوا اور اموی اپنی مغازی میں لکھا جی اجنادین اور فحل کا جنگ دونوں سنہ تراجیری میں ہو اوجہ جنگ جملہ اموی  
اور فحل کا جنگ ذی القعدہ میں اور دمشق کی فتح سنہ چودھا ہجری میں ہوئی اور یرموک کا جنگ سنہ سترائیں اسکی  
قول پر اجنادین کا جنگ صدیق رضی اللہ عنہ کی خلافت میں ہوا اجنادین نام ایک موضع کا ہی رملہ اور جرس کے درمیان بہت  
کہا راس میں مارے گئے اور صحابہ ہشام بن العاص اور فضل بن العباس اور ابان بن سعید اور انکے دو بھائی خالد بن سعید  
اور عمر بن سعید اور نعیم بن عبد اللہ الحام اور طفیل بن عمرو دوسی اور عبد اللہ بن عمرو دوسی اور صرہ بن الازور اور عکر میں  
ابی جہل اور انکے چچا سلمہ ہشام اور سہاب بن سفیان اور صخر بن نصر اور تمیم بن الحارث بن قیس اور انکے بھائی سعید بن الحارث  
وغیرہ شہید ہوئے لیکن بعضوں کی وفات میں اختلاف ہے کہ اجنادین کے جنگ میں موٹہن یا یرموک کے عراق کی کیفیت یہ ہے کہ  
اردشیر کو قتل کر کے شہر یار بن اردشیر بن شیرویہ کو تخت پر بٹھلائے ان ایام میں خالد بن الولید شام کی طرف روانہ ہوئے  
تھے فرصت غنیمت جان کے مسلمانوں سے اپنا ملک چھین لینے ہر مہر بن جادویہ کو دس ہزار کی جمعیت سے روانہ کئے  
اسوقت عراق پر خالد کی طرف سے مشن بن جادویہ کے اکوشتیاہر خط لکھا کہ میں تم سے جنگ کرنے کے واسطے فارس کے  
اجلا لوگ جو مرغ اور خنیر کے چرانے والے ہیں روانہ کیا ہوں میں نے کونہ بھیجو گا مگر ایسے ہی لوگوں کو پھر مشن اسکے جواب  
لکھے نوجو لکھا ہی اگر سچ ہو تو تیرے حق میں بدی اور ہمارے لئے بہتر اگر جھوٹ ہے تو جھوٹا بادشاہ کو اللہ کے پاس بری حق  
اور لوگوں میں بری رسوائی ہی اور نوجو لکھا ہی کہ تمہارے جنگ کے واسطے چروہوں کو بھیجا ہوں اس سے معلوم ہوتا ہی ام  
اب بہت عاجز بن گئے ہو اللہ کا شکر ہی جو تمہاری بداندیشی کو مرغ اور خنیر کے چرانے والوں کی طرف بھیجے اور تمکو ان  
اجلا لوگوں کی طرف محتاج کیا جبہ خط فارس کو پہنچا فارسیوں کو نہایت ندامت حاصل ہوئی اور شہر یار پر  
ملاست کئے کہ تو ایسا خط کا ہی کو لکھا اور اسکی خفت عقل پر حمل کئے الفصد مشن انکے لشکر کے آنے کی خبر سننے کے سے نکل  
بابل کو پہنچے اور ربیع الاول کے غرے کو دونوں فریق میں جنگ ہو فارسیوں نے ایک ہاتھی لاکے مسلمانوں کے لشکر پر چلا  
تا مسلمانوں کے گھوڑے بھاگ جائیں مشن بن جادویہ کے آپ ہاتھی کو مار دالے مسلمانوں حکم کئے انہر حملہ کرو پھر کھانچا  
انکے بہت سے لوگ مارے گئے اور بہت سا سبب غنیمت ملا اور عجم بری حالت میں مدین کو پہنچے دیکھے تو شہر یار کو لوگ  
قتل کئے ہیں اور اسکے دروغ پریر کی لڑکی بوران دخت کو تخت پر بٹھائے ہیں بوران انیس مہینے سلطنت کر کے مر گئی  
بعد اسکی بہن ازرمی دخت کے سر پر تاج شاپہنا اسے انتظام نہ ہوا شاپور کو سلطنت دے اور انتظام کے واسطے  
فرخ کو مقرر کئے شاپور نے ازرمی دخت کو فرخ سے بیاہ کر دیا وہ کبھی فرخ ہمارے علاموں سے ہی کیا میں اسکو بیاہ کرونگی پھر  
فرخ کو قتل کروائی اور شاپور بھی مارا گیا آخر اسی سن میں ازرمی دخت کو سلطنت پر معین کئے ابن کثیر ایسا ہی لکھا  
بعضی کہے ہیں پروریز کے بعد اسکا فرزند شیرویہ تخت پر بیٹھا اور یوں مہینے سلطنت کیا اسکے بعد اردشیر بن شیرویہ

عراق کی کیفیت

مہر بن جادویہ

عجم کے سلاطین کی  
انتخاب

اسکو بھی قتل کئے اسکے بعد دورانِ ہمت کسری ہوئی اُسکی تختِ سیسی کی خبر سنکر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے  
 جو قوم ایسے کاموں کا والی عورت کو کریں انکو فلاح ہیں عرض اُس نے دیر سال سلطنت کئی اسکے بعد تہرین کب ریا  
 اسکو قتل کئے پھر اررمیدت چار ہسے سلطنت کر کے موی العرص صدیق رضی اللہ عنہ سام کی مہم میں متحول تھے  
 اُس مہم میں حارثہ کو کچھ مدد ہس بھیجے سو مہم نے عراق پر تیس دن انحصار کیا کو اپنی طرف سے مایہ کے اور سعید بن مسعود  
 خلی کو گھاتوں کی مدد سے واسطے رکھ کے آپ سے کورواہ ہوئے وہاں پہنچے تو صدیق رضی اللہ عنہ بیمار تھے  
 اور عمر رضی اللہ عنہ کو ایسا ولیعہد کر چکے تھے صدیق نے مہم کو دیکھ کے عمر رضی اللہ عنہ کو فرماتے میری رحلت کے بعد  
 تم معرب ہونے کا انتظار نہ کرو فارس کے جنگ کے واسطے مہم میں حارثہ کے ساتھ فوج دے کر وادہ کر وادہ ملک شام کی  
 فتح کے بعد خالد کو عراق کی طرف روانہ کر دو کیونکہ خالد وہاں کے احوال سے واقف ہی اسی سال حمادی الآخرہ  
 صدیق رضی اللہ عنہ کی وفات ہوئی اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُونَ ساتھ ہواں گھر ارالو مکر رضی اللہ عنہ کا  
 وفات کے یاں میں اس گھر میں دو جس میں پہلا جس میں وفات کے یاں میں سیحہ کے حاکم نے عمر  
 رضی اللہ عنہ ہمارے روایت کئے ہیں کہ الو مکر رضی اللہ عنہ کی موت کا سبب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات تھی ایک  
 وفات ہونے سے الو مکر رضی اللہ عنہ عم کھائے اُس کا مراح ہر روز گھٹا پر تھا ہاں ملک کے اسما ہونی اس حاکم  
 حاکم صحیح سے روایت کئے ہیں کہ اس تہا کے کہا الو مکر رضی اللہ عنہ اور حارثہ بن کلدہ ایک سفر سے رجوع الو مکر  
 واسطے جسے تھے کھا ماکھانے تھے حارثہ نے لولایا حلیہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے کھانے سے کھانے کھینچو اُس میں بہرہ ایک سال کے  
 بعد میں اور آپ ایک دن میرے ایسا ہوا کہ دونوں بیمار ہوئے سرس گدے بعد انہی میں وفات پانے حاکم نے رسول کا کہ  
 سعی نے کہا اس کبیرہ دسام کا توقع ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو رہنے اور الو مکر رضی اللہ عنہ کو رہنے  
 اس سجد اور اس انی ستید اور امام احمد رہد میں اور ابو نعیم حلیہ میں اور ہما د اور اس انی الدیسا ابو السمر سے رسول  
 ہیں کہ الو مکر رضی اللہ عنہ کی ہماری میں لوگ ایک مانگے اور کہے یا حلیہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے واسطے ہم ملک کو  
 ملاؤں تو آپے فرما طیب کھے دیکھا لو گھے وہ کیا بولتا فرماتے ہمد لولائی فقال لِمَا نَرِیْذُ یعنی میں جو ارادہ کر رہا  
 وہی کر رہا ہوں اس انی الدیسا کمالہ عامین یرید الرفا سی وہ سعد بن المسیب سے روایت کیا ہے کہ الو مکر رضی اللہ عنہ  
 کی وفات کا وقت جب آن پہنچا تو ایک یا س حد صحابہ آئے کہ یا حلیہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا حال جو ہی ہم دیکھتے ہیں  
 اب ہلکو کہہ تو تہہ دو کہے حد کلمہ ہیں جو کوئی انکو صحیح و تمام کہیگا تو اللہ تعالیٰ اسکا روح افرق تم میں رکھگا  
 یوحیہ افرق میں کہا ہی فرماتے ایک میں ان ہی عرب کے بھیجے اُس میں ماعیں اور درخت اور ہر میں اسکو ہر در  
 رحمت یا سور حمت دھاک لیتی ہی جو کوئی اس قول پر مرے گا اللہ تعالیٰ اسکا روح اُس مکان میں رکھگا اَللّٰہُمَّ

اَنْتَ اَبَدْتَ اَنْتَ اَخْلَقْتَ بِلاَ حَاجَةٍ اِلَيْكَ اِلَيْهِمْ جَعَلْتَهُمْ فَرِيقَيْنِ فَرِيقًا لِّلشَّعْبِ  
 فَاجْعَلْنِي لِّلنَّعِيمِ وَلَا جَعَلْنِي لِّلشَّعْبِ اِلَّا اَنْتَ خَلَقْتَ الْخَلْقَ فَرِيقًا وَخَيْرُهُمْ قَبْلَ اَنْ تَخْلُقَهُمْ  
 جَعَلْتَ مِنْهُمْ شِقْيًا وَسَعِيدًا وَغَوِيًّا وَرَشِيدًا اَفَلَا تَشْقِيْنِي عَاجِلِكَ اَللّٰهُمَّ اَنْتَ عَلِمْتَ  
 مَا كَتَبْتُ كُلَّ نَفْسٍ قَبْلَ اَنْ تَخْلُقَهَا فَلَا حِيصَ لَهَا مِمَّا عَلِمْتَ فَاجْعَلْنِي مِمَّنْ يَسْتَعْمِلُ نِعَمَكَ  
 اَللّٰهُمَّ اِنْ اَحَدًا لَا يَشَاءُ حَتَّى يَشَاءَ فَاجْعَلْ مَشِيَّتَكَ لِيْ اِنْ اَشَاءَ مَا يَقْرَّبُنِي اِلَيْكَ اَللّٰهُمَّ اَنْتَ  
 قَدَرْتَ حَرَكَاتِ الْعَادِ فَلَا يَخْرُكُ شَيْءٌ اِلَّا بِاِذْنِكَ فَاجْعَلْ حَرَكَاتِيْ فِيْ تَقْوَاكَ اَللّٰهُمَّ اَنْتَ  
 خَلَقْتَ الْخَيْرَ وَالشَّرَّ وَجَعَلْتَ لِكُلِّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا عَمَلًا يَّعْمَلُ بِهِ فَاجْعَلْنِيْ مِنْ خَيْرِ الْفَسْمَيْنِ  
 اَللّٰهُمَّ اَنْتَ خَلَقْتَ الْجَنَّةَ وَالنَّارَ وَجَعَلْتَ لِكُلِّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا اَهْلًا فَاجْعَلْنِيْ مِنْ سُكَّانِ  
 اَللّٰهُمَّ اَنْتَ ارَدْتَ بِقَوْمٍ الْهُدَى وَشَرَحْتَ صُدُوْرَهُمْ وَارَدْتَ بِقَوْمٍ الضَّلَالَةَ وَضَيَّقْتَ  
 صُدُوْرَهُمْ فَاشْرَحْ صَدْرِيْ لِلْاِيْمَانِ وَزَيِّنْ لِّيْ فَلَهِ اَللّٰهُمَّ اَنْتَ دَبَّرْتَ الْأُمُورَ وَجَعَلْتَ  
 مَصِيْرَهَا اِلَيْكَ فَاحْيِنِيْ بَعْدَ الْمَوْتِ حَيَوَةً طَيِّبَةً وَقَرِّبْنِيْ اِلَيْكَ زُلْفَى اَللّٰهُمَّ مَنْ اَصْبَحَ وَاضْمُوْ  
 تَقِيَّتَهُ وَرَجَاءَهُ غَيْرَكَ فَانْتَ تَقِيْ وَرَجَائِيْ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيمِ بعد البوکر  
 رضی اللہ عنہ فرمایا یہ سب دعائیں کا مضمون قرآن شریف میں ہی ابن سعد عروہ سے روایت کیا ہے کہ ابو بکر رضی اللہ عنہ  
 کہنے کہ اللہ تعالیٰ مسلمانوں کے فی سہ جیسے شمس لیا ہی ویسا ہی سیر کمال سے پنجم حصہ کی وصیت کے تاہوں سعید بن منصور  
 اپنی سن میں ضحیٰ کے محل کیا ہے کہ ابو بکر رضی اللہ عنہ اپنے مال سے پنجم حصہ اپنی قربت والوں کو جو وارث نہیں تھے دو  
 کر کے وصیت کیے ابن ابی شیبہ اور امام احمد اور ابن سعد عروہ روایت کیے ہیں کہ ابو بکر رضی اللہ عنہ کی وفات کے وقت بی بی  
 عایشہ رضی اللہ عنہا بہت پرہیز و ابیض یسستقی العمام بوجہ ہر مثال الیتامی عصمت للادراصل  
 یعنی گورے رنگ والا جس کے منہ سے مینہ مانگتے ہیں فرما دین تیموں کا پناہ بیواؤں کا ابو بکر رضی اللہ عنہ نے سکر کے  
 یہہ توستان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ہی ابن سعد اور ابو عبیدہ فضائل القرآن میں اور ابن المنذر یہہ بھی زیادہ کہے  
 ہیں کہ ابو بکر کے جاءت سکرۃ الحق بالموت ذلک ما کنت منذ تحید اس جگہ حق کے لفظ کو مقدم کیا  
 اور موت کے لفظ کو موخر کیا ابن المنذر کہا کہ سکرۃ الحق بالموت بھی ایک قرأت ہے عبد اللہ بن احمد زواید زہد  
 بن بکر بن عبد اللہ عروہ سے روایت کیا ہے کہ ابو بکر رضی اللہ عنہ کی موت کے وقت بی بی عایشہ رضی اللہ عنہا  
 آپ کے سر پر ہتھکے کے کل ذی ایل نور ہا وکل ذی سلب مسلوب  
 ہر لباس والے کا لباس چھینے جانا ہی ابو بکر رضی اللہ عنہ اس کو فہم کئے اور فرمایا اے لڑکی ایسا نہیں لیکن اللہ تعالیٰ فرمایا

وَحَآءَت سَكْرَ اللَّوْبِ بِالْحَقِّ ذَلِكْ مَا كُتِبَ مِنْكَ مُحَمَّدٌ أَنَّى هُوَ سَوْتِ كِي تَحْقُقَ رُوحِي  
 جس قول پر ہا کرتا تھا عام احمد کتاب الہی میں ہو اس سعد و خیرہ فی فی مایترہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے  
 ہیں کہ انوکھ رضی اللہ عنہ کی ہماری جہت میں یہ یہ پڑھی لکھی مایعی السرائع الصبی  
 اِدْ احْتِشِرْ حَبِ یَوْمًا وَصَاقِ کَمَا الصَّدْرُ نَعِی تَرِی عَمْرِی قَسَمَ کُو نُو مَکْرِی صَح ہوں دیتی اُس ورجو جڑ  
 موت کی ظاہر ہوا اور سیدہ کے انوکھ رضی اللہ عنہ ایسے مہر سے حاد راقل کے کہے تو یوں کہہ و حاد سکر  
 الْمَوْتِ بِالْحَقِّ ذَلِكْ مَا كُتِبَ مِنْكَ مُحَمَّدٌ بعد فرما دیکھو میرے یہ دونوں کتر و کھو دھو کے مجھے اُس  
 ہی دھن کروئے کیروں کی اصلاح میت زیادہ رندوں کو ہی ابو بعلی نے علقہ میں فاض روایہ کیا کہ کئی  
 عایتہ نے انوکھ رضی اللہ عنہ کے یاس گئے ایکو سرع کی حالت بھی عسی میں تھے بی بی کہے ہیں یہ سب رضی  
 مَن لَمْ يَدَلْ دَمْعُهُ مَعْبَاهُ فَإِنَّهُ لَا تَدْرُ مَا دَفُوقَ حَسْبُكَ مَا تَكْتُمُ مَدَّ هُنَّ اللّٰهَ وَاللّٰهَ لِيَكُونَ سَكْرَ  
 انوکھ سرائع کے فرما ایسا مت لے ل ہر کہو حاد سکرہ الْمَوْتِ بِالْحَقِّ ذَلِكْ مَا كُتِبَ مِنْكَ مُحَمَّدٌ  
 بعد پوچھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کو بسے دن ہوئی ٹولی دوست سے کے رو رکے میں امید رکھا ہوں کہ  
 آج کی رات کو میں مروں میرے سے کی سکو و فایا نے صبح ہوئے کے قتل آنکو دوس کے امام احمد غنوی بی عایتہ  
 رضی اللہ عنہا روایت کیا ہے کہ انوکھ رضی اللہ عنہ کی وفات کا وقت جہاں ہوا فرما آج کو سداں پہنچے دوشنبہ  
 ہی فرما میں اگر آج کی سب مروں لو کل کا اسطرح کہ و کیو کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے خود اور رات فرما  
 وہ میری ماس دوست ہیں بحاری صحیح میں روایت کیا ہے کہ بی بی عایتہ رضی اللہ عنہا کہی میں انوکھ رضی اللہ عنہ  
 یاس گئی آپ بھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کتنی کسوئے کس دے تھے میں ٹولی روی کے مسجد میں کپڑے  
 جس میں ہیرا ہیں اور گیری ہیں بھی بعد پوچھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کو بسے دن ہوئی میں ٹولی  
 دوست سے کے دن پوچھے آج کیا دن ہی میں ٹولی دوست فرما اُرْخُو فِيمَا بَيْنِي قَسَمَ اللَّيْلِ لَعَنِي مجھے امید ہے کہ  
 آج کی تنگ میری وفات ہو اور ہماری میں ایکے میں یہ جو کیر احماد کور عفران کا رنگ لگا دواتما اسکی لڑ  
 دیکھ کے فرمائے میرا ہی کیرا دھوا اور اسکی ساتھ دو کیرے اور دو کر کے مجھے کس دوس ٹولی یہ کہہ کر اکتہ ہوتے  
 فرمائے سے کترے کا رند یہ سب کے رادہ سختی میت کو خود سے ہیں وہ پیسے واسطہ ہی بی بی غائب  
 رضی اللہ عنہا کہتے ہیں وہ تمام رو رکے اور سے کی رات لگی انوکھ رضی اللہ عنہ کا روح قصص ہوا صبح ہو  
 قتل آنکو دوس کے حضرت احمد بن احمد و ابیدرہد میں عبادہ بن موسیٰ سے روایت کیا ہے کہ انوکھ رضی اللہ عنہ اپنی وفات  
 وقت بی بی مایترہ رضی اللہ عنہا کو کہے میرے دے دونوں کیرے دھوا اور اُمی میں مجھے دس کرو عمار سے یا کو

دو حالت ایک حالت ہوگی یا اس کو بہتر سے بہتر لباس پہنا دینگے یا بری طور سے چھین لیونگے ابن ابی الدینانہ  
ابن ابی ملیک سے روایت کیا ہے کہ ابوبکر رضی اللہ عنہ وصیت کئے کہ اپنے تین اپنی عورت آٹھا غسل دیوے اور  
اپنا فرزند عبدالرحمن اہلی اعانت کرے آج و بھتی کی روایت میں آیا ہے کہ آٹھا اُس روز روزہ تھی ابوبکر مجاہد  
روزہ توڑا اور کہے افطار کرنا تمکو غسل کے واسطے اقویٰ ابن سعد نے عروہ اور قاسم بن محمد سے روایت  
کیا ہے کہ ابوبکر رضی اللہ عنہ بنی عایشہ کو وصیت کئے کہ اپنے تین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بازو سے  
دفن کرو جب اہلی وفات ہوئی قبر جو کھودے ایک سر کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے کھانڈ کے پاس رکھے اور ایک  
لجہ کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر سے ملا دئے ابن سعد نے سعید بن المسیب سے روایت کیا ہے کہ ابوبکر  
رضی اللہ عنہ کو قبر شریف اور منبر کے درمیان رکھ کے نماز جنازہ ادا کئے عمر رضی اللہ عنہ امام ہوئے اور چار تکبیر کہے  
ابن سعد نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے کہ ابوبکر کی قبر میں عمر اور طلحہ اور عثمان اور عبدالرحمن بن ابی بکر رضی اللہ  
عنہم اتنے ابن سعد نے چند طریقوں سے روایت کیا ہے کہ ابوبکر کو شب کے وقت دفن کئے واقدمی اور حاکم نے بنی بنی  
عایشہ رضی اللہ عنہما سے روایت کئے ہیں کہ ابوبکر رضی اللہ عنہ کی ابتدا بیمار تھی ہوئی کہ آپ جمادی الآخرہ کی ساتویں کو  
غسل کئے ایام نہایت سرمے کے تھے پندرہ روز تک آپ آئی نماز کو نہیں کئے سہ شنبہ کی شب جمادی الآخرہ کی بائیس  
وفا ہوئی رشتہ جہجری بن ابی عمر نرسٹ برس کی تھی اور ابوبکر نے اپنی بیماری کے ایام میں عمر کو امامت کے  
واسطے مقرر کئے اور عثمان رضی اللہ عنہ اہلی بیاداری کرتے تھے حاکم نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے کہ  
ابوبکر رضی اللہ عنہ دو برس اور سناٹھ مہینے خلافت کئے ابو معشر کہتا ہے کہ اہلی خلافت دو برس چار روز کم چار مہینے بھی  
بعضی کہے ہیں دو برس پچھ سو روز تھے امام مالک نے روایت کیا ہے کہ ابوبکر نے بنی عایشہ کو اپنے مال میں جو غائب  
تھا ایک سو سنی اناج دئے تھے جب انکی وفات کا وقت پہنچا کہ واللہ ای بیتی تیرے سوائے کوئی اور شخص تو نگرہ میرے  
پاس دوست نہیں اور میرے بعد تو فقیر نہ رہنا میری آرزو ہی اور میں تجھے ایک سو سنی اناج دیا تھا اگر اس کو لی ہوتی تو  
وہ تیرا مال ہوتا اب مال وار تو ان کا ہی و کترے دو بھائی اور دو بہن ہیں تم کتاب اللہ کے موافق اس مال کو با تو میں بولی بلا  
اگر وہ مال کتنا بہت ہوتا تو میں اس کو ترک کرتی میری بہن اسما ایک ہی دوسری بہن کون ہی کہے بت خارجہ  
حاملہ ہی وہ لڑکی ہی جنگی اس کو عبدالرزاق اور ابن سعد اور ابن ابی شیبہ اور بھتی اپنی سن میں بھی روایت کئے ہیں  
اور اسکے آخرین یون ہی خارجہ کی جتنی جو حاملہ ہی میرے دل میں اتھا ہوا کہ وہ لڑکی ہی اس کے ساتھ تھو خوبی سے رہے  
پھر لڑکی پیدا ہوئی اس کا نام کلثوم رکھے اور عبدالرزاق کی ایک روایت میں یون آیا ہے کہ بنی عایشہ کہ اگر مجھے  
تمام خیر کا ملکتے تو بھی میں اس کو پھیر دیتی ذہبی وغیرہ کہے ہیں کہ بعد ابوبکر کی موت کے ایک دو عورتیں اس

ست عینیں اور حیدر مت خارجہ اور دو فرزند عبدالرحمن اور محمد اور تین لڑکیاں اسما اور عالیہ اور ام کلثوم اور بائیس  
 قناد اور ام الحریجہ کے وارث تھے اس سعد مجاہد سے روایت کیا ہے کہ انوکھا وایا احد انوکھ کے رکے سے حوالہ انوکھ  
 اولاد کو دے انوکھا دے اپنے فرزند کے بعد جیسے میرے اور چند روئے رہے ہے آخر محرم میں چوتھے ہجری میں وفات پائے  
 انکی عمر ستاون برس کی تھی اس سعد مسیت روایت کیا ہے کہ انوکھ کی وفات کی حرکت کو حسی کے لگو کو  
 رزلہ ہوا انوکھا دے ہر کیا ہے تو کہے تمھارے فرزند وفات پائے ہں انوکھا کہ تری مصیت ہی پوچھے انکے بواہر  
 والی کون ہوا کہ عمر پوچھا انوکھا دے وہی انکار فق تھا عبد اللہ بن احمد روایت رہیں فی فی عایتہ رضی اللہ عنہما  
 روایت کیا ہے کہ ستر ماہ ایسے دیار درہم حشر کا سکھ پوچھو چھوڑ دو سرا جیم عمر کو ولیعہد کرنے کے  
 میاں میں واقف می حیدر نقول سے روایت کیا ہے کہ انوکھ کی بیماری سخت ہوئی عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ  
 ملو اے اور کہ عمر کا احوال ماں کرو عبد الرحمن کہے انکا احوال مجھ سے زیادہ انکو معلوم ہی تھے سے پوچھا کیا  
 احتیاج ہی انوکھ کہ مجھے معلوم ہی پریم ہی کہئے عبد الرحمن کہے واللہ اب انکے جو تخیر کئے ہیں اسکے وے لایا  
 یحمر عمار رضی اللہ عنہ کو طلب کئے اور عمر کا احوال اُسے پوچھئے کہے انکو ہم سے زیادہ آگہی ہی فرمائے اسر بھی تم میاں کچھ عمار  
 کہے انکا ماطر انکے طاہر سے ہتھی اور ہمارے کوئی انکے مل ہیں بعد سعید بن زید اور سعید بن جسر و غیرہ ہمارے  
 اور انصار کو ملو انکے مسور کئے اسد کہے انکے بعد میں انکو ہی سک سمجھتا ہوں واللہ کی رضا سند کی راضی اور کی  
 ناجوتی سے ماتوش ہو ہیں اور انکا محی عمل طاہر حال سے سکڑی اور اس کام کے لئے اُسے ہتر شخص کوئی نہ سوگا اُن  
 وقف بعضی صحابہ جو حاضر تھے کہ عمر کی رحمت مراحى انکو معلوم ہی ہے حشر حلیہ کرتے ہو اگر اللہ تعالیٰ مجھے تو  
 اللہ کو کا جواب دوگے انوکھ کہے کام اللہ سے در آتے ہوا بعد لوجھنگا تو میں حوالہ لگا کہ سرے مدوں سے کہتے کو  
 میں حلیہ کیا تھا اور میں جواب تم کو کہا دوسروں کہہ دو بعد عثمان کو ملو کہے کہ لکھو بسم اللہ الرحمن الرحیم  
 هَذَا مَا عَهْدَ ابْنِ مَكْرَمٍ ابْنِ قُحَاوَةَ فِي لَحْرِ عُكْدَةَ بِالذَّسَاحِرِ حَامِئَهَا وَعَيْدَ أَوَّلِ عَهْدِهِ بِاللَّهِ  
 دَاخِلًا فِيهَا حَسْبُ نَوْمٍ الْكَافِرُ وَيُوقِنُ الْعَاحِرُ وَيَصِدُّ الْكَادِبُ ابْنِ اسْتَحْلَمْتُ عَلَيْكُمْ  
 نَعْدَى عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ فَاسْمَعُوا لَهُ وَأَطِيعُوا وَأَتَى لَقَالَ اللَّهُ وَرَسُولُهُ وَدَيْسَ وَنَفْسِي وَأَنَا كَمُ  
 حَيْرًا وَإِنْ عَدَلَ فَلَا ظَنِّي بِهِ وَعَلَى فَيَدِي وَإِنْ مَدَلَ فَلِكُلِّ امْرِئٍ مَا اكْتَسَبَ وَالْحَيْرُ أَرَدْتُ أَنْ  
 أَسْلَمَ الْعَقَفُ سَيَعْلَمُ الْبَيِّنُ طَلُّوا أَوْ مَقْلَبٌ سَعْلُونُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللَّهِ وَبَرَكَاتُهُ  
 یعنی ہر عہد ہی انوکھ کی فی قناد کا دیا سے کلے کے آخری وقف اور آخر میں جانے کے اول وقف حوالے  
 وقت میں کا ورا عاں لایا اور فاحر نقین کرتا ہی اور جھٹھارا سب بولتا ہی میرے بعد میں تم مرعمر بن الحطک کو



خلیفہ بنایا ہوں انکی بات سنو اور انکی اطاعت کرو اور میں خدا اور رسول اور دین کی خیر خواہی میں اپنی اور تمہاری خوبی چاہنے میں ہرگز قصور نہیں کیا مجھے گمان ہی ہی اور یہی جانتا ہوں کہ عمر نے عدل و انصاف کر گئے اگر اسکو بدل میں تو ہر آدمی کو جو وہ کمایا ہی ملیگا اور میں خوبی کا ارادہ کیا ہوں غیب نہیں جانتا ظلم کرنے والوں کو معلوم ہو جائیگا کہ انکی بازگشت کیسی ہوگی وَالسَّلَامُ عَلَیْکُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَکَاتُہٗ عہد نامہ لکھ کے اسکو بند کئے اسپر مہر کر کر عثمان کے حوالے کئے اور کہے اُس نامے کو لیجئے لوگوں سے بیعت لو پھر لوگ راضی ہوئے اور بیعت کئے پھر ابو بکر رضی اللہ عنہ نے عمر رضی اللہ عنہ کو تنہائی میں بلوایا جو جو وصیت کرنا تھا کئے عمر نے بعد ابو بکر اپنے دونوں ہاتھ

اٹھا کے کہے یا اللہ میں انکو جو ولی عہد کیا ہوں اُس سے لوگوں کی خوبی کا ارادہ کیا ہوں اور فتنے سے ڈرا ہوں میں جو کیا ہوں اسے پھر دانا ہی اور میں بہت بخیر اور اندیشہ کر کے سب سے قوی اور خوش شخص اور انکی ہدایت پر جو پھر تھا اسکو مقرر کیا ہوں مجھے آنے کا وقت آچکا اب ان میں میرا والی ہو ویرے بند ہیں انکے پیشانیان تیرے اختیار میں ہیں انکے لئے انکے والیوں کو تو درست کر اور انکے خلیفے کو اپنے خلفاء راشدین میں کر اور اُسکے لئے اسکے رعایا درست کر سیف اور ابن عساکر نے حسن سے روایت کئے ہیں کہ جب ابو بکر کی بیماری سخت ہوئی اور وہ اپنی زندگی سے مایوس ہوئے تو لوگوں کو جمع کئے اور کہے میرا حال ہی اسکو تم دیکھتے ہو اور میرا گمان ہی کہ موت کا وقت قریب پہنچا اور اللہ تعالیٰ تمہارے ہاتھوں کو میری بیعت سے کمال دیا اور میرے عقد کو کھول دیا اور تمہارا امر کو تم پر رد کیا اتم جسکو دوست رکھتے ہو اسکو اپنا امام کر لو کیونکہ تم میرے جیسے ہی امام کرو گے تو میرے بعد اختلاف نہ ہوگا سمجھو تجویز کئے انکی تجویز کچھ فقہری ابو بکر کے پاس گئے کہ یا خلیفہ رسول اللہ ابھی تجویز کرو ابو بکر کہ شاید تم آپس میں اختلاف کئے ہو میں تم سے اللہ کا عہد لیتا ہوں کہ میں جسکو تجویز کروں تم اس سے راضی ہونا کہ بہت بہتر ابو بکر فرمائے مجھے اشارہ کرو اللہ تم میرے پاس اسکے اہل اور محل آتا ہو عثمان نے کہے عمر بہتر ہیں کہے لکھو پھر لکھنا شروع کئے جب نام کی جگہ پر پہنچے ابو بکر کو غشی ہوئی پھر ہشیار ہو کے کہے عمر کا نام لکھو اسکی ضعیف ہی حسن بن عرف اپنے جزمین سلم سے روایت کیا ہے کہ عثمان نے خلافت کا عہد نامہ جب لکھے تو ابو بکر نے حکم کئے نام کی جگہ باقی رکھو پھر عثمان عہد نامہ لکھے نام کی جگہ خالی تھی کہ ابو بکر کو غشی ہوئی عثمان نے اس عہد نامے کو لیکے اُس میں عمر کا نام لکھ دئے پھر ابو بکر افاقہ ہوا اُس عہد نامے کو لیکے دیکھے اُس میں عمر کا نام مکتوب ہو چکے اسکو کون لکھا عثمان کہے میں لکھا ہوں ابو بکر اللہ تم پر رحمت کرے اور جزا خیر دیو اگر تم نام بھی کہتے تو اُسکے لایق تھے ابن کثیر کہا اسکی سند صحیح ہے ابن سعد بی بی عائشہ رضی اللہ عنہا روایت کیا ہے کہ جب ابو بکر کی وفات کا وقت قریب پہنچا تو عمر کو خلیفہ کئے بعد علی اور طلحہ رضی اللہ عنہما ابو بکر کے پاس جا کے پوچھے آپس کو خلیفہ کئے ابو بکر کہے عمر کو کیا ہوں و دونوں کہے تم اپنے پروردگار

امام حسن بن علی نے کہا کہ میں نے اپنے ہاتھوں سے اسکو لکھا ہے

کیا جو ان کے لوگوں کے کیا مجھے اللہ سے درپاؤ والا اللہ میں اللہ کو اور عمر کو تمہارے ساتھ ساتھ ہوں میں اللہ کو گناہ  
 کہ تیرے سداوت سے بہتر شخص کو میں نے سرحد کیا اس عساکر میں سارا ہی عمرہ سے روایت کیا یہی جس لوگوں کی ماری  
 ہوئی دیکھتے سے سرکال کے لوگوں کو کہ جسے ایک عہد لیا، تو تم اس راضی ہو ہو یا نہیں لوگوں کے یا علیہ  
 ہم راضی ہیں اس میں علی مرتضیٰ کٹرے ہو کہ اگر عمر ہو تو ہم راضی ہیں لوگوں کے وہ عمر ہی ہے اس عساکر میں ہم  
 رولست کیا یہی کہ لوگوں کی تار میں لوگوں کو جمع کئے اور دشمن کی مدد سے سرنگ کے حلقہ پر رہے یہہ انکا آخر حلقہ تھا  
 یحمر اللہ کی حمد و ثناء کے بعد کہ نَآئِيهَا النَّاسُ أَحَدٌ رُّوَالِدِيَا وَلَا يَفْعُلُوْا نَهَا عَرَارَةً وَأَثَرُهَا لَحْرَةً عَلَى الدُّنْيَا  
 فَاحْتَوَاهَا يَحْتِ كُلُّ وَاحِدَةٍ مِّمَّ يَسْعَى لِحُرَى وَلَنْ هَذَا إِلَّا مَرَالِدِي هُوَ أَمْلَكُ سَالَا  
 يَصْلَحُ آجِرُهُ إِلَّا مَا صَلَحَ بِهِ أَوَّلُهُ فَلَا تَحْمِلُهُ إِلَّا أَفْصَلَكُمْ مَقْدَرَةً وَأَمْلَكُمْ لِمَنْ يَسْبِقُ أَسَدُكُمْ  
 فِي حَالِ الْبَيْتَةِ وَأَسْتُكُمْ فِي حَالِ اللَّيْلِ وَأَعْلَكُمْ بَرَاءِي دَوَى التَّرَائِي لَا تَشْتَا عَلَ مَالًا يَعْصِي  
 وَلَا يَحْتَرِنَ لِمَا لَمْ يَرْسَلْ بِهِ وَلَا يَسْتَحْيِي مِنَ التَّعْلَمِ وَلَا يَحْتَرِنَ عِندَ التَّهْمَةِ قَوِي عَلَى الْأُمُورِ  
 لَا يَحْوِرُ لِي بِهَا حَادَّةٌ نَعْدُ وَلَنْ لَا تَقْصُرُ بَرَصِدًا لِمَا هُوَ آبِ عِتَادُهُ مِنَ الْحَدَرِ وَالْقَا  
 وَهُوَ عَمْرُؤُ الْمَحْطَاتِ بِكَيْفِ اتْرَعِ اسکی سدا صیغہ اسکا ترجمہ یہ ہے اسی لوگوں کو دیا حد کر دیا کی  
 جیروں براعتا دست کے دیر آخر کو اختیار کرو اور اس کو دوست رکھو ان دونوں سے ایک کو دوست رکھو  
 تو دوسرے سے دل اٹھاو گے اور مملکت کا یہ کام جو ہی احام اسکا حوت ہے گا مگر اسکا اسکا کام جو ہوتا تھا  
 اسکو کوئی لیوے مگر وہی حواقتار میں افضل ہو اور اسی عصر کا حوت ملک ہی ہی جو سیتی کی حالت میں  
 رہے اور برمی کی حالت میں برم رہے اور داناؤں کی مائی سے جو واقع ہے نے فائدہ کام میں لیتے  
 مستعمل کرے اور حواقتار واقع ہو اسکے لئے غم نہ کھاو اور علم سکھنے سے نہ شرمناو اور فی العور حوا  
 میسے کے وقت متحر نہ ہوو کاموں پر قوی ہووے کوئی امر سب ہو تو اسکے لئے متحر نہ ہوو اور حواقتار  
 ہی اسکے حاجت سے کو باہی نہ کرے اور اسکو اللہ سے درپے کی اور اسکی اطاعت کرنے کی عادت ہووہ شخص جو  
 نے سفتیں لکھا ہی عمر من الحواقتار اس علیہ وغیرہ عند الرحمن عوف رضی اللہ عنہ روایت کئے ہیں کہ لوگوں کی  
 بیماری میں جس پاس عیاد کو گیا محاسلام کر کے لوجھالاح ایکا مراح کیسا ہی فرما سکے اللہ کا احبابی بعد کہ  
 جھے ہماری میں محی تم لوگ کام میں لے ہو میں تمہارے لئے ایک کو ولیعہد کیا ہوں وہ میرے پاس تم سمجھو ہر  
 تم لوگ یا کہ بھلائے تھے کہ کام ایسے میں ہو ماعد فرما تھے کسی مانکا تا مسہ نہیں مگر تیں حیر جو کیا ہوں تا  
 وہ نہ کرنا اور تیں حیر ہیں کیا سو کا ش ہو کر اور میں ماسکے سوال کا تیں میں ہی صلی اللہ علیہ وسلم سے کیا ہو

ہیں تین باتیں ہیں کہ بی بی فاطمہ رضی اللہ عنہا کے مقدسے میں اغماض کرجانا دوسری بات یہ ہے کہ سقیۃ نبی ساعدہ  
 روز اس کام کو عمر کے یا ابو عبیدہ کے ذمے کر دیتا تیسری بات خالد بن الولید کو مردوں کے قتل کے واسطے جب بھیجا اسوقت  
 میں ذی القضہ میں ہی رہے جانا اگر مسلمانوں کو فتح ہوتی تو بہتر نہیں تو میں انکی مدد کرتا و تکین باتیں جو میں کرنا تھا ہیں  
 کہ استغاث بن مرثد کو جب اسیر کر کے لے آئے اسکو میں قتل کرنا تھا کیونکہ میر خیال میں ایسا اتنا ہی کہ کچھ فساد ہو جاو تو  
 وہ اسکی طرف سبقت کرے گا دوسرا یہ کہ فجاءۃ اسلم کی وجہ سے اسکو میں جلاتا اسکو قتل کرنا تھا جو دیتا تیسرا یہ کہ خالد  
 بن الولید کو جب شام کی طرف روانہ کیا اسوقت عمر کو عراق کی طرف روانہ کر دیتا تا میں اپنے اپنے دہانے اور بائیں ہاتھ کو لٹہ کی  
 راہ میں دراز کیا ہوتا و تکین باتیں جو پوچھنا ضروری تھیں کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا ہوتا کہ یہ کام یعنی خلا  
 کس کو دیا جائے اور یہ کہ انصار کو بھی اس میں کچھ شرکت ہی یا نہیں تیسری بات یہ کہ پچھلی کو اوڑھتی کو شرح میں میرا ہی یا  
 نہیں عقیل اور طبرانی اوسط میں اور ابو نعیم حلیہ میں حمید بن عبد الرحمن بن عوف سے وہ اپنے باپ سے روایت کیا ہے کہ ابو بکر  
 رضی اللہ عنہ کی مرض الموت میں میں انکے پاس گیا اور سلام کیا آپ نے فرمایا تم میرے بعد کام کرنے کے لئے ایک عہد نامہ لکھا ہوں  
 اور اپنے دانستہ میں ایسے کو جو سب سے بہتر تھا پسند کیا ہوں تم ناکھلاؤ گے کہ کام اپنے تئیں ہوں میں سمجھا تھا کہ  
 آپکی ہی لیکن ہنوز نہیں آئی عنقریب آئیگی تم اپنے گھروں کو حصر کر کے پردہ باندھو گے اور دیباچ کی سندیں بچھاؤ اور  
 اودھو گے کچھ لوگوں پرستو سے اذیت ہوتی ہی کر کے کہو گے تم وہی ہو جو بھول کے کاتون پر سویا کرتے تھے واللہ  
 حدود الہی کے سوا تمکو لیجا کے گردن مارنا بہتر ہی دنیا کے دریا میں تیرے سے طبرانی کبیر میں روایت کیا ہے کہ ابو بکر رضی اللہ  
 عنہ نے عمر کو کہے میں تمکو ایک کام کے واسطے مقرر کرتا ہوں اسکا جوالی ہو تو اسکو تعجب میں ڈالتا ہی امی عمر رضی اللہ  
 کی طاعت کر کے اسے دراکرو اور اسکی اطاعت کو تقویٰ کے ساتھ بجالاؤ کیونکہ پرہیزگار امن میں رہتا ہی اور امر  
 معروف کی مستوجب نہیں ہوتا مگر جسے اسپر عمل کرے جو کوئی حق بات کا امر کرے اور آپاطل میں ہے یا امر کرے  
 معروف کا اور اسکا عمل کرے منکر تو عنقریب کی آرزو منقطع ہوگی اور اسکا عمل ضایع ہوگا اگر تم لوگوں کے کام والی ہون  
 جس قدر تمھارا ماتھے لوگوں کے خون خشک رہے سکتا ہی اور جس قدر تمھارا شکم لوگوں کے مال سے خالی رہے سکتا ہی اور جس قدر تمھاری  
 زبان انکی آبروریزی سے باز رہتی رکھیو اور طاقت نہیں مگر اللہ ہی سے ابن المبارک اور ابن ابی شیبہ ہر ہند اور  
 ابن جریر اور ابو نعیم حلیہ میں عبد الرحمن سابط اور زبید بن الحارث اور مجاہد روایت کیے ہیں کہ ابو بکر رضی اللہ عنہ کی وفات کا  
 وقت قریب تھا تو عمر رضی اللہ عنہ کو بلوایا اور کہے امی عمر تم اللہ سے دراکرو اور جانو اللہ کے لئے دن کا ایک عمل ہی اگر  
 شب کو وہ عمل کرو تو اللہ تعالیٰ اسکو قتل نہیں کرتا اور شب کے لئے ایک عمل ہی دن کو اگر وہ کرو تو قبول نہیں کرتا اور کوئی  
 جنگ فرض کو نہ ادا کرے تو نفل کو قبول نہیں کرتا اور قیامت کے دن انھیں کے ترازو گران ہوو گئے جو دنیا میں حق کے تابع

ہوئے تھے اور حق کی پیروی کرنے سے اُن پر سختی تھی جس سار میں حق کو رکھیں تو اسکو سزاں گراں ہو مایہ و رہی اور قیاس کے  
 دس امین کے ترازو سے ہونے کے بعد مایہ و رہی کی پیروی اُن پر سختی تھی جس ترازو  
 مایہ و رہی کے ہونے کو سزاں ہو مایہ و رہی اور اللہ تعالیٰ نے ہشت والوں کا حکم دیا تو ان کے ایک اعمال کو کرنا  
 ان کے اعمال سے درگزر میں جہل ہشت کا ذکر کرتا ہوں تو درتا ہوں کہ شاید میں اسے نہ ملوں اور اللہ تعالیٰ اُن  
 دوح کا حکم کر لیا تو ان کے بدترین اعمال کو ذکر کیا اور کیا اعمال کو ذکر کیا میں جہل کا ذکر کرتا ہوں تو مجھے ان کے ساتھ ہو چکا  
 اندیشہ ہی اور اللہ تعالیٰ رحمت کی اس کے ساتھ ہدا کی آیت کو ذکر کیا پھر بندے کو لازم کئی امیدوار اور قدرتار سے اور  
 اللہ تعالیٰ سے حق کے سوا دوسرے چہروں کی آرزو نہ کرنا اور اسکی رحمت سے مانوس ہو یا اور ایسے باتوں سے ایسے سلسلہ ہلاکی  
 میں ذالنا میری وصیت کو ہم جہاد رکھو گے تو تم باس پست چہروں میں موت سے زیادہ محسوس کی سی ہوگی  
 موت سے تنگ آنے والی ہی اور اگر تم میری وصیت صانع کرو گے تو پست چہروں میں موت سے زیادہ کوئی حشر محسوس  
 یاں نہ ہو۔ رہی اور تم کو تنگ آئے ہوں ہو اس سبب اور حاکم نے روایت کی ہے کہ اس مسعود رضی اللہ عنہ  
 میں تمہیں کی تری فراس ہو ایک تو انوکھ کی جو عمر کو حلقہ کئے دوسری موسیٰ علیہ السلام کی نبی نبی جو سعید کے  
 کہی اگر اچھا رو اور امانت دار کو کر رکھا جاتا ہے تو ہٹ کو کر رکھ کر تیرا عمر پر مصر جو ای عجب کے نولیا ہونے کو  
 رکھ آتوان گلہ را انوکھ رضی اللہ عنہ کے میاں اور وزندوں وغیرہ نے میاں میں اس گلہ را  
 یا بچہ جیمس ہیں پہلا جیمس عروں کے میاں میں ام زروماں مہ عاتق عویمس عہد متمس بن عثمان بن اوتہ بن  
 دہاں بن الحارث بن عجم بن مالک بن کنانہ کنانہ بن ربیع بن کاسر نے انکا یو نہیں لکھا ہے اس عبد اللہ کہی ہے علیہ السلام کا  
 اس باب رہی کہ وہ نبی عجم بن مالک اولاد میں ہی لیکن عجم کے کس فرد کی اولاد میں ہی اُس میں بہت اختلاف ہے اُس میں  
 کہا ہے کہ اُس نبی کا نام ربیع بن عثمان اولاد میں ہی فراس بن عجم بن مالک کے حافظ عسقلانی کہا ہے  
 کہا وہ ہی فراس میں ہی اس کے قول کو کھاری کی تجد تو انوکھ کے ہما یوں کے قبضے میں ہی مایہ و رہی کی کہیو کہ اُس حلیت میں  
 آتا ہے کہ انوکھ رضی اللہ عنہ کے یا احتی فراس تھی ام رومان کا نام بعضی کہتے ہیں اور بعضی وعد کہتے ہیں اقدی نے کہا  
 کہ ام رومان اول کجج میں عبد اللہ بن الحارث سحرہ بن حرقومہ اردی کے تھی اُس نے ہسلام کے قتل اپنی عورت سلم  
 رومان کو لیکر مکے کو لایا اور انوکھ سے صلہ کیا اس کو ورنہ پیدا ہوا پھر عبد اللہ کی وفا ہوئی بعد ام رومان کو انوکھ کا  
 کہے اس سعد نے کہا ہے کہ ام رومان اول کجج میں حارث بن سحرہ بن حرقومہ تھی اس سے طویل پیدا ہوا عبد اللہ بن  
 اسی عورت کے لیے سرا سے مکے کو لایا اور انوکھ سے صلہ کیا حارث کے میں موالید انوکھ کے ام رومان کو  
 نعت کے قتل کجج کے ام رومان ہسلام لانی اور ہجرت کئی رہیں کھارے نبی نبی عایت سے روایت کیا ہے کہ



اول کاح میں جعفر طیار کے تھی ہی صلی اللہ علیہ وسلم دارالارقم میں جانے کے قبل آسمان ایمان لائی اور جعفر کے ساتھ جس کو  
 ہجرہ لکھی وہاں انکو تیس فرمد محمد بن عبد اللہ محمد بن جعفر بن ابی طالب کے تہا جس کے بعد انکو الوکر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ  
 کاح کے آس وہاں سعید بن ابی ہلال سے روات ہے کہ ہی صلی اللہ علیہ وسلم نے حین کے دور اسکا کاح الوکر سے  
 کر دئے الوکر کو اُسے ایک فرمد محمد بن عبد اللہ محمد بن جعفر بن ابی طالب کے بعد علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ اسکا کاح کئے اسے دوسرے  
 عوں اور بھی سدا ہوا اسمائے حسن سے حیاتِ عمر رضی اللہ عنہ ایک دن اس ملا فاک کر کے کہے تو حسی اور بحرئی  
 اور ہم تم سے ہجر میں سقت لگے تاسلمے رسول اللہ علیہ وسلم سے کہہ ہی آئے مائے س کو ایک عمر ہوئی اور  
 تمکو دو ہجرت اسمائے ہی صلی اللہ علیہ وسلم سے حدیثیں روایت کی ہی اور اُسے انکے فرمد عبد اللہ بن جعفر  
 اور انکے نوکر قاسم بن محمد بن ابی مکر اور انکے بھتیجے عبد اللہ بن عباس اور عبد اللہ بن سدا بن الہاد اور ابی انور  
 ام عوں مت محمد بن جعفر بن ابی طالب اور سعید بن المسور عروہ بن الریر وغیرہ روایت کئے ہیں اور عمر رضی اللہ  
 بھی اسماء روایت کئے ہیں اسماء کی وفات علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ کے بعد بنو حنیفہ بن حارث بن رید بن ابی ہیر  
 بن مالک بن امیر القیس بن مالک بن نعلس کے الحریج بن الحریج حر جہ آس مدہ اور الو  
 نعم رید کے نام کو جو اسکا دادا تھا مقدم کر کے لوں کہے ہیں حدیث مت رید بن حارث اور بعضی اسکا نام ٹنگ  
 مت حارث کہے ہیں حنیفہ کی والدہ کا نام ہرہہ بن عثمہ بن عمرو بن حنیف بن عامر بن حنم تھا حنیفہ سلام لائی  
 اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سعت کئی الوکر کی وفات کے وقت حاملہ تھی بعد لڑکی پیدا ہوئی اسکا نام  
 بی بی عایتہ نے ام کلثوم رکھے الوکر کی وفات کے بعد حنیفہ کو اس عثمہ بن عمرو کاح کا قتلہ قاذ کے فتح اور ماہ  
 متماة ثوقایہ کے سکول تھا اور بعض اسکا نام قتیلہ بن سعیر سے لکھے ہیں مت عبد العری بن عبد بن سعید بن نصر  
 بن مالک بن حنن بن عامر بن لوی قرنت علیہ مرہ بن اسکا بن کاد وغیرہ ایسا ہی کہے ہیں ابو موسیٰ دلیل بن  
 لیث بن لکھا ہی قتیلہ مت سعد بن عامر بن لوی مت ایک اس نے سین چہ تھس کے نام تھو تر دیا ہی الوکر  
 رضی اللہ عنہ سے عبد اللہ اور اسماء کو جی الوکر کو طلاق دے تھے متعمری شہ کو صحتا میں داخل کیا ہے  
 اور کہ اس نے آخر دنوں اسلام لائی لیکن بحاری وغیرہ نے روایت کئے ہیں کہ اسماء مت ابی مکر رضی اللہ عنہما کہی ہی  
 میری والدہ مدینہ کو صلح حنیفہ کے ایام میں آئی اور وہ مت کر کہی میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بوجھ ہی کا  
 میں اُسکے ساتھ کچھ سلوک کر وں تو فرمائیں کیونکہ وہ میری والدہ ہی اور کسی روایت میں اُسکے اسلام کا ذکر نہیں  
 بعضی روایتوں میں آتا ہے کہ اسماء نے ابی میری والدہ آئی اور وراعتہ ہی بعضی کہتے ہیں مراد اس سے رعیت اسلام  
 ہوتا دلیل صحیح ہیں کیونکہ اسلام کی راعت ہوئی تو اسماء کو اجازت مانگنے کی احتیاج تھی حاوط عسقلانی کہا ہے

جس کی ہجرت محمد بن جعفر بن ابی طالب سے ہوئی ہے  
 ہی ہی بحرئی کے آس سے ہے وکر  
 کسی سوار ہوئے آئی تھی  
 ۱۲۱۱ مہ کان اللہ  
 کلمہ آخر  
 ہجرت حسن سے مدینہ کو دوسری





سقی میں کھڑا تھا عبدالرحمن کا تیر جا کے اُسکے حلق میں لگا محکم گرا اور مولہ مسلمانوں کو باغ میں جانے کی راہ ملی جس کے  
 حلق میں بی بی عاتقہ رضی اللہ عنہا کے ساتھ تھے مثنویہ رضی اللہ عنہا نے بیرید کے واسطے معب لو کر کے مروان کو  
 حلقہ بھیجے اور مروان نے اسے لوگوں کو جمع کر کے حلقہ ترہا اور بیرید کی بیعت کے واسطے لوگوں کو ترغیب دیا  
 اور کہا کہ وہ سب لوگوں اور عمر کی ہیبت عبدالرحمن نے کہہ ملکہ سب سے کسری اور دیکھ کر ہی مروان نیکو مکر و کج کے  
 حکم کا عبدالرحمن بی بی عاتقہ رضی اللہ عنہا کے گھر میں چلے گئے مروان بولا ہونے ہی شخص ہی کے تئیں میں اللہ  
 قَالَ لَوَالِدِيهِ اَوْ لَكُمَا كِي اَسْلُفَ هُوْنِي فِي نِي عَاتِقَةَ سَكَةُ كَبِهَارِے گھر والوں کے ساں میں اس قسم کی  
 آیت ہنس اتری وہ آیت جس شخص کے تئیں اتری سو محکوم معلوم ہی ہر قصہ گذرے بعد معاویہ عبدالرحمن  
 لاکھ دسار بھیجے عبدالرحمن کو قبول ہنس گئے اور کہے میں دیا کے لئے ایسے دیں کو۔ جو گا ہو بیرید کے واسطے  
 بیعت ہنس ہوئی بھی کہ عبدالرحمن نے ملے کو گئے کے سے دس میل پر ایک مکان تھا وہاں سو سو اسعال ہوا لاکھ  
 وناں سے لاکھ کے میں دس گئے بی بی عاتقہ رضی اللہ عنہا کو انکی وفات کی طرح، سچی ملے کوچ کے واسطے گئے اور  
 عبدالرحمن کی قبر پر کھڑے ہو کر روئے اور ہنرمیں بولے ایسے عاتقہ مالک کے مرتبے میں جتن جو کہا تھا پرس و گنا  
 كَذَمَا نِي حُذْمَةً حَصَّةً بِمِنَ الدَّهْرِ كَحَيِّ قَبْلَ لَنْ سَصَدَّ عَاةً فَلَمَّا تَقَرَّ قَا كَا نِي مَالِكًا اَطْلُو  
 اِحْمَا جَ لَمَرِيْكَ مَعَا لَكَ هَسْ مَن هَاں رہی تو تھو جسکے مٹو اسی جگہ دفن کرتی اور عمر پر رہ روئی اس  
 وغیرہ کہے ہیں کہ انکی وفات سے تیریں ہجری میں ہوئی بعضی کہیں اور بعضی جس ہجری میں کہے ہیں انکی اولاد  
 محمد اور عبداللہ اور حصہ تھی محمد بن عبدالرحمن کی اولاد باقی ہی انکو آل ابی عقی کہے ہیں اور عبداللہ نے اپنی بیٹی  
 ام کلثوم کی لڑکی عاتقہ بنت طلحہ بن عبداللہ کو نکاح کیا اسکی اولاد بھی جاری ہی عبداللہ حقیقی عاتقہ کی  
 اسما کے بعضوں نے انھیں کو سرور مد کہتے ہیں اس حوالے انکو صحابہ میں نہ کر کیا ہی صحیح صحابی میں ہجرت کے  
 قصہ میں اکاد کرتا ہی کہ عبداللہ بن ابی بکر حواں حالاک تھے تہ کو عاریں رہتے اور سحر کے وقت نکل کے کھڑے  
 آتے اور مکے میں جو کیفیت جلتی اُسکو اگے بیاں کرتے طبری اسی تاریخ میں ذکر کیا ہی کہ عبداللہ بن ابی بکر جو  
 ہی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ رہتے دکھائے گیا تھا مکے کو لائے عبداللہ بن ابی بکر کو کہا کہ میں سب کو لیا کرتا  
 یہی دیا بت عبداللہ بن ابی بکر نے صدیق کے لوگوں کو لیکے طلحہ بن عبداللہ کے ہمراہ سے کو آئے اس عبداللہ نے کہا کہ  
 عبداللہ نے ہی صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے فرج مکے میں اور حیں ہیں اور طایف کے سو اُدھر سے جاگو میں تھے سو  
 ہمکو معلوم ہوا اہل معادی ذکر کئے ہیں کہ عبداللہ کو طایف کے جنگ میں تیر لگا مھر رحم جنگ ہوا عبداللہ کو مکر کی طاعت  
 میں وہ رحم تارہ ہوا اس سے سوال کے ہے سبہ اگیا رہ ہجری میں انکی وفات ہوئی حاکم نے فاسم میں محمد سے روا

کہی کہ ابو بکر رضی اللہ عنہ نبی بی عایشہ رضی اللہ عنہا کو کہے کیا تم در نے ہو اس بات سے کہ تم عبد اللہ بن ابی بکر کو  
 بیٹے جی دفن کئے ہو نبی نے کہے اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ تب ابو بکر فرمائے میں اللہ سے پناہ مانگتا ہوں بعد  
 ٹیٹف کی وفات جب ابو بکر کے پاس آئی تو اس تیر کو لا کے پوچھے تم اس تیر کو جانتے ہو سعید بن عبید بن لولہ اس کو میں نے  
 تراشا تھا اور میں مارا ابو بکر کہے شکر اللہ کا کہ تیرے ہاتھ سے عبد اللہ کو کرامت نصیب کیا اور تنجی واسکے  
 ہاتھ سے ذلیل نہ کیا قاسم کہے عبد اللہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد جا لیس روز کو موٹا حافظ  
 عسقلانی نے کہا اس اثر کی سند میں ہشتم بن عدی ہی وہ وہاں ہی شخص ہی اہل مخاضی کہے ہیں عبد اللہ کی قبر میں  
 اور طلحہ اور عبد الرحمن بن ابی بکر اثر اور انکو طایف کے شہیدوں میں شمار ہیں مرزبان نے معجم الشعرا میں ذکر کیا ہے کہ عبد  
 کو طایف کے محاصرے کے روز پتھر لگا اسی شہید ہو اور انھوں عاتکہ کو نکاح کئے تھے اسکے بہت فریفتہ تھے یہاں کے  
 اپنے سب کاروبار ترک کر دئے اور جہاد چھوڑ دیا ابو بکر رضی اللہ عنہ حکم کئے کہ اس کو طلاق دو عبد اللہ اس کو ایک طلاق دئے  
 براس کی جدائی میں چھینے ایک روز اس راہ میں جس ابو بکر نماز کو گیا کرتے تھے یہ تھے جب ابو بکر ادھر سے گزرے تو کہے  
 فَلَمْ اَوْصَلْیَ طَلَّقَ الْیَوْمَ مِثْلَہَا وَلَا مِثْلَہَا فِیْ غَیْرِ جُرْمٍ فَنُطْلَقُ یعنی میں نہیں دیکھا مثل جراح کے دن اس عورت کے  
 مثل کو طلاق دیوے اور نہ ویسی عورت کو کوئی بے جرم طلاق دیکھا ابو بکر کو لگے حال پر رقت آئی حکم کئے اُسے رجعت  
 کرے کہ خرایطی کتاب اعتدال القلوب میں سالم بن عبد اللہ سے روایت کیا ہے اور اس کو وکیع نے کتاب الدہ میں ابو سلمہ  
 بن عبد الرحمن بن عوف سے بھی روایت کیا ہے اور اس میں یہ زیادہ کیا ہے کہ ابو بکر یہ کہنے پوچھے کیا تو اس کو ست  
 رکھتا ہے تو کہے ہاں ابو بکر فرما اُس سے رجعت کے غرض عبد اللہ کی وفات تک عاتکہ انکے نکاح میں تھی اور انکے وفات  
 ایک مرتبہ بھی کہی ہی بخاری اپنی تاریخ میں روایت کیا ہے کہ عاتکہ بنت زید بن عمرو بن نفیل ہمیشہ سعید بن زید کی  
 نکاح میں عبد اللہ بن ابی بکر کے تھی عبد اللہ نے اپنی موت کے وقت اس کو کہے میرا باغ تجھ کو دینا ہوں اس کو لے اور  
 کسی کو نکاح مت کہ عاتکہ اس کو قبول کی بعد انکے وفات کے عمر رضی اللہ عنہ اس کو کہے اللہ جس کام کو حلال کیا ہو  
 کیون حرام کئی ہی انکا باغ انکو پھیر دے اور نکاح کر پھر وہ باغ پھیر دئی عمر نے اس کو نکاح کئے ابن اسحق وغیرہ  
 بی بی عایشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کئے ہیں کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو حبرے کے دو چادر میں دفن کئے  
 ایک جس بارگ کو وہ کپڑے لگے بعد انکو نکال کے دوسرا کفن دئے اور دو لون بر عبد اللہ بن ابی بکر نے اپنے کفن  
 واسطے لئے جب عبد اللہ کی موت کا وقت قریب پایا تو کہے ان چادروں کو خیرات کر دو اللہ تعالیٰ اپنے رسول کو جن  
 کبروں میں دفن نہیں کیا مجھ کو قبول نہیں عبد اللہ کو ایک فرزند ہوا اسمعبل نام اور موا عبد اللہ کی اولاد باقی نہیں  
 محمد انکی والدہ اسماء بنت عمیس جتہ الوداع میں ذی القعدہ کی پچیسویں کو ذی الحلیفہ میں پیدا ہوئے ابو بکر کے بعد

علی مرتضیٰ الکویری ورتس کئے حمل اور مدھس میں ایک عمارت میں لعدا کو مصر کا والی کر کے روانہ کئے رمضان کے مہینے سے  
 سیمتیں جاری ہیں مصر کو جانے کے معاویہ بن عمر بن العاص کے ساتھ دیکھ کر مصر پر روانہ کئے محمد بن ابی بکر سے مل گئے  
 محمد بن ابی بکر کو شکست ہوئی ہریت یا کے چھیکے صغر کے مہینے سے اترتے ہیں ابی بکر قتل کئے اور مر ہوئے گئے  
 سکیم میں والے حلاہ طور سے حلاہ کا ستہ ہی محمد بن ابی بکر کو عثمان بن عفان کا عمل دیکھ کر روانہ کئے مرواں لکے  
 بیچے خط لکھ کے مصر کو روانہ کیا محمد بن ابی بکر کو آتے ہی قتل کر دیا وہ حطراہ میں محمد بن ابی بکر کے ہاتھ لگا چکر  
 مدینہ کو آئے عثمان کو حاضر کئے تھے ان میں ترک ہو کے عثمان کو مارے گئے عثمان رضی اللہ عنہ کہے تم ہر حرکت جو کئے  
 اس کا اگر بخار والہ دیکھتے تو بخاری حرکت انکو سدا آتی محمد بن ابی بکر قتل سے مار لکے ساتھ والے الکویری  
 اسی سدا سے الکویری ورتس العاص نے آگ میں حلاہ دینی فی عایت رضی اللہ عنہا کو لکے قتل کی حرکت پہنچی اہلیہ  
 عم ہو اور کہے میں اس کو اس ورید اور بخاری سمجھتی تھی حلاہ سے الکویری سے فی عایت گوشت میرا  
 ہس کھاتے تھے محمد بن ابی بکر سے عادت تھی علی مرتضیٰ ابی بکر کے کرتے محمد کے فرید قاسم میں محمد کا کڑا  
 عالم تھا مدینہ کے ساتھ نعمان داخل ہو ابی اولاد بھی آج تک جو وہیں اسما صدیق کے لڑکوں میں سے  
 تری بھی اس اسٹی کہا ہی کہ میں ستر آدمی کے لدا اسما ایماں لدا لدا سرس العوام رضی اللہ عنہ کو کھانچ کئے مدینہ  
 کی بحر کرتے وقت حمل سے تھے مدینہ میں پہنچے لعدا عبد اللہ بن الرید پیدا ہوئے وہ پہلا کا تھا جو مہاجر بن کو ہوا  
 انکی ولادت سے مسلمانوں کو ہمارا جوتی ہوئی کیونکہ منافقین کہے تھے مسلمانوں کو یہود سحر کئے میں انکے  
 اولاد نہ ہوگی فی تی کا لعدا ابی بکر کا لعدا ابی بکر کے وفائے اسی لطاق یعنی داسی بھار کے  
 اس میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا تو تہہ مادھی تھیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے احادیث روایت  
 کی جاتی تھیں لکے فریدان عبد اللہ اور عروہ اور انکے بھوتے عباس عبد اللہ اور عبد اللہ بن عروہ اور فاطمہ بنت  
 بن الرید اور عباس بن حمزہ بن عبد اللہ اور انکا مولانا عبد اللہ بن کیساں اور بن عباس بن صہبہ بنت عبد اللہ  
 ملکہ اور وہ بن کیساں وغیرہ ہس لوگ روایت کئے ہیں لکے فرید عبد اللہ بن الرید کو حجاج نے قتل کیا وہ فی تی  
 رندہ تھی عروہ سے روایت ہے کہ اسکا کی عمر سو برس کی ہوئی انکے دست ہس گرے تھے اور انکی عقل میں حل  
 ہس آیا تھا انکو نعم نے کہا ہی کہ انکی ولادت آخر کے قتل ستائس برس کے ہوئی اس وقت ابی بکر کی عمر تیس برس کم  
 تھی سہ تہتر یا چوہتر جاری میں ابی بکر وفات ہوئی ایسے فرید کے قتل کے بعد دس یا بیس برس سے رید جب الکو  
 طلاق دئے تو ایسے فرید عبد اللہ کے یاس ہا کرتے تھے الکو طلاق دینے کے سبب احتلا وہ بعض کہے ہیں  
 نو دہی ہوئے طلاق دئے اور بعض کہتے ہیں عبد اللہ نے ایسے والد کہے میں عمر پانچ سو برس والہ سے

ابن ہبستر نے ہونا تب میرا طلاق دے اور بعضی کہے ہیں زہیر اس کا کو بک رونا مارا اس کا اپنے فرزند کو یا زہیر فرزند کو  
دیکھ کے کہ اگر تو یہاں ابکا تو تیری ماں پر طلاق ہی عبد اللہ کہے میری والدہ کو کیا اپنی قسم کا نشانہ کیا جاتے ہو پھر  
جا کے ماکو چھرا اس سے اپنا طلاق ہو گیا عائشہ صدیقہ ام المومنین حبیبہ حبیبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
اور عبد الرحمن کی حقیقی بیٹی تھیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے کالج میں جب ان کی عمر چھ برس کی تھی  
اور ہبستر ان سے سوال کے مہینے میں ہوئے ہجرت کا یہاں سال اُس وقت بی بی کی عمر نو برس کی تھی زہیر بن جراح نے  
کہا ہے کہ ان کا کالج ہجرت کے تین سال لگے بی بی خدیجہ کو بعد ہوا ابن ابی عاصم روایت کیا ہے کہ جب بی بی خدیجہ رضی اللہ عنہا  
وفات ہوئی خولہ بنت حکیم عورت عثمان بن مظعون کی عرض کی یا رسول اللہ ان کا نکاح نہیں کرتے ہو فرمائے  
کہں کو کہی مرضی ہو تو کنواری عورت کو نہیں تو بیابا کو کیچے پوچھے کنواری کون ہی اور بیابا کون ہی کنواری وہ  
لڑکی آپ کے برے دوست کی عایشہ بنت ابی بکر اور بیابا وہ سودہ بنت زمعہ آپ سے ایمان لائی اور آپ کے تابع ہوئی  
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے کہ دو لون کو پیام کر خولہ جا کے ام رومان کو کہی اللہ تعالیٰ خوبی اور برکت  
نہا کر نصیب کیا ہے ام رومان کہی وہ کیا تا خولہ بولی مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عائشہ کے پیغام کے خاطر  
بھیجے ہیں ام رومان کہی ابو بکر آئے تگ تو انتظار کری تو خوب بعد ابو بکر آئے ان سے ذکر کئے ابو بکر کہ وہ نبی صلی  
علیہ وسلم کے بھائی کی لڑکی ہی کیا وہ ان پر حلال ہی خولہ آگے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کی آپ نے ہاں  
ابو بکر کو جا کے کہ تم میرے بھائی جو ہو سلام کے دیکھتے ہو اور تمہاری لڑکی مجھے پر حلال ہی پھر ابو بکر کو جا کے کہی  
ابو بکر رضی اللہ عنہ نکاح کر دے بعد اسی سودہ کے نکاح کا قصہ بیان کیا عایشہ کی کنیت ام عبد اللہ ہی بعض  
کہے ہیں ان کے بھتیجے کے نام سے کنیت کئے اور بعض کہے ہیں ان کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے ایک فرزند ہو کر وفایا  
اُسی کے نام سے کنیت کئے لیکن یہ ثابت نہیں عایشہ بتری عالم تھیں مسروق نے کہا ہے میں صحابہ کے برے  
شیوخ کو دیکھا ہوں وہ آگے بی بی عاتشہ سے فریضون کا سوال کرتے تھے مسروق نے بی بی عایشہ سے جب  
پوچھا روایت کرتے تو ایسا کہتے تھے خبر دئی صادقہ بنت الصدیق حبیبہ حبیبہ عطاء بن ابی رباح نے کہا ہے بی بی  
عایشہ بتری فقیہہ اور اعلم الناس عہدہ کہا ہے فقہ اور طب اور شعر کے فن میں بی بی عایشہ سے زیادہ ماہر  
کسی کو نہیں دیکھا ابو موسیٰ اشعری نے کہے ہیں کوئی امر ہم پر مشکل ہوتا اور عایشہ کو پوچھتے تو ان کی پاس کا  
علم موجود رہتا نہ ہری نے کہا ہے امہات المومنین اور دوسرے تمام عورتوں کے علم کو جمع کر کے دیکھیں تو تمام کے  
علم سے بی بی عایشہ کا علم زیادہ تھا بخاری ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ روایت کیا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
فرماتے فضیلت عایشہ کی عورتوں پر ویسی ہی جیسی فضیلت شریکہ کی تمام کھانوں اور بخاری روایت کیا ہے

کہ لوگ عایتہ رضی اللہ عنہا کے گھر میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کھانا کھانا کر کے حضرت کو لے کر گئے  
 لیکن یہ لہجہ تھا تو حضرت کو مجھے سمجھتے تھے وہ دیکھ کے دوسری مایاں ام سلمہ کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مانگوں کو  
 مانگ کر کہیں کہ آپ جہاں ہوں یہی مجھ سے اور نبی عایتہ کے ان کا انتظار نہ کریں بلکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
 فرمائے عایتہ کے مقدمے میں گئے گو کر کے مجھے ادا مت و اللہ میں بھاری کسی کی یاد میں رہا ہوں مجھے  
 وحی نہیں آئی ہی مگر سانس کی حاد میں رہا ہوں تو وحی آتی ہی اور ترمیڈی روا کیا ہی کہ ایک شخص نبی عایتہ  
 مدلولہ عمار کے کل تو نہ تھیں ہی کہا ادا دیتا ہی حد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اور اس بعد مسلم لیں سے  
 مرسل روا کیا ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمائے عایتہ بہت میں سری عورت رہیگی اس حد کا  
 ایک شہادہ بھی ہی حکو و جاری روایت کیا کہ عمار نے کہ وہ عایتہ ہی صلی اللہ علیہ وسلم کی نبی ہی رہے  
 ان کے فاصل میں بہت سی حد میں آئی ہیں میں ان سے کہہ کر کہیں ہو سکتا نبی عایتہ سے بہت احاد مروی ہیں  
 آیت عمر اور اس عمر اور ابو ہریرہ اور ابو موسیٰ اور رندس خالد اور اس عباس وغیرہ بہت سے صحابہ اور تابعین روایت  
 کے ہیں جس سے کہ تہ حصاں کی امیوں کو سدا تھا وہ بھری میں انکی وفات ہوئی انکو بعض میں دوسرے ام  
 کلثوم انکی والدہ بہت حارہ ابو مکر رضی اللہ عنہ کی وفات کے بعد پیدا ہوئی تابعہ ہی بقہ حد مرسل روا کہ  
 اسکو ان اسکو اور اس مدد عطی سے صحابہ میں کر کے میں اسی لڑکی کے جس میں ابو مکر وراثت حارہ جو حاد ہی ہو  
 لڑکی سدا ہوگی اس لڑکی کو عمر رضی اللہ عنہ اسی خلاف میں مسکے لیکن انکی مزاج کی ترمیڈی اندیشہ کر کے قبول نہ کی  
 بعد طلحہ بن عبید اللہ رضی اللہ عنہ کالج کئے اسے رکھا اور عایتہ سدا ہوئی کے بعد انکو عبد الرحمن بن عبد اللہ بن ابی  
 ریحہ بن المعیرہ محرومی نے کالج کیا اس سے چار بچے ہوئے یہ بچاؤں بھری انکی ام کلثوم کی وفات ہوئی  
 تیسرا جیمہ صدیق کے علام اور مادیوں کے بیاباں میں ابو مکر بہت سی علاموں کو جو مسلمان ہوئے سے  
 کھانے کے عدا میں تیرے تھے حریہ کر کے اراد کئے اسے حکام معلوم ہوا اسکو ہم لکھے ہیں بلال بن  
 رباح جس نے ائمہ بن خلف کے علام تھے امان لائے اسے انکو سخت عدا تھا کہ انکو حریہ کر کے اراد کے  
 عھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حد میں گداری میں رہی اور اداں دیتے تھے اور تمام حکموں میں آگے ہمراہ  
 حاضر ہوئے انکے سابق بہت سے ہیں سام میں انکی وفات ہوئی حاضر میں ہمرہ علام تھے طمیل بن عبد اللہ  
 بن سحرہ کے ابو مکر رضی اللہ عنہ حریہ کر کے اراد کئے سلام کے سابق اولیں میں تھے اور ہجرت کے وقت  
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ تھے مدرا اور احد میں حاضر تھے یر معوہ کے ملک میں تہند ہوئے سعد بن ابی  
 مام سعد کہے ہیں لیکن اول صبح و اسہر ہی ابو مکر رضی اللہ عنہ اسکو حریہ کر کے اراد کئے اسے ہی صلی اللہ علیہ وسلم

حدیث کیا کرتا تھا اس لئے بعضوں نے اس کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا مولیٰ کہے ہیں شدید مولیٰ تھا ابوبکر کا  
 اس کا داخلہ مختصر بن میں ہی امام احمد نے قیس بن حازم سے روایت کیا ہے کہ اسی نے ابوبکر کا عہد نامہ جس میں عمر  
 رضی اللہ عنہ کی خلافت کا عہد تھا لاکے پڑھا اور وہ ابوبکر کا دربان بھی تھا زبیرؓ رومیہ زامی مجہد کی ضم اور  
 لون شدہ کی کسر سے اس کے بعد یا مشنہ تختانیہ ہی ساکن بعد را معلہ ہی استیغایں سکونوں اور بآء موحہ  
 عنبرہ کی وزن پر کر کے ضبط کیا ہے ابن فتحون نے مغازی اموی سے را مجہد کے ضم اور لون کے فتح سے تصغیر کے  
 لفظ پر ضبط کیا ہے بنی مغیرہ کی باندی تھی ابوجہل اس کو عذاب دیا کرتا تھا ابوبکر رضی اللہ عنہ خرید کر کے اس کو  
 آزاد کئے سابقین اولین میں تھی اس کی آنکھیں جانی رہیں کفار کہنے لگے اسلام لائے اس کا پہل حال ہوا لات  
 غزنی اس کی آنکھیں چھین لینے اس نے دعا مانگی اللہ تعالیٰ اس کو آنکھیں دیا ام مجہد عین مہل کے ضم اور بآء جہ  
 کی فتح سے اور یا مشنہ تختیہ کے سکون آخر میں سین مہل ہی ملا دری کہا ہے وہ زہرہ کی باندی تھی اسود بن عبد  
 یغوث اس کو عذاب دیا کرتا تھا ابوبکر رضی اللہ عنہ خرید کر کے آزاد کئے سابقین اولین میں تھی زبیر بن جبار کہا ہے کہ  
 وہ باندی بنی تیم بن مرہ کی تھی کربز بن ربیعہ بن جب بن عبد تمس اس کو نکاح کیا اس کے تنک سے عجبیں پیدا ہوا اس کی  
 نام سے کنیت کئے یونس بن مکیرو غیرہ روایت کئے ہیں کہ ساتھ شخص تھے اسلام لے آنے سے کفار انکو عذاب  
 دیا کرتے تھے ابوبکر رضی اللہ عنہ انکو خرید فرما کے آزاد کئے ایک ل دو سر عام بن فہرہ تمیز زہرہ جو تھی ام عین  
 باقی میں شخص کا نام ذکر نہیں کئے لیکن ایک بنی المول کی باندی تھی اور ایک ہند تھی اور ایک ہندیہ کی تھی یے تینوں  
 باندیاں بھی سابقین اولین میں تھیں جو تھا چمن ابوبکر رضی اللہ عنہ کے عہد کے بیان میں موسیٰ بن  
 النس بن مالک نے کہا ہے کہ ابوبکر رضی اللہ عنہ النس بن مالک کو بحیرن کی عماری دئے تھے خلیفہ کہا ہے کہ ابوبکر  
 رضی اللہ عنہ زیاد بن لبید کو یا مہاجر بن ابی امیہ کو یمن کی عماری دئے اور دوسرے کو دوسری جگہ کی اور طایف  
 عثمان بن ابی العاص کو ہی جو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے وقت تھے باقی رکھے اور مکہ میں عتاب کو ہی جو رسول اللہ صلی اللہ  
 علیہ وسلم کے وقت تھے باقی رکھے اور آجپ حج کو گئے تو مدینہ میں قتادہ بن النعمان کو ایسا نایاب کئے اور آپ کے  
 منشی عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ تھے اور آپ کا دربان شدید تھا اور زبید بن ثابت رضی اللہ عنہ بھی منشی گری ایک کئے  
 بن اور آپ کے وزیر عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ تھے اور مدینہ کی قضاء تھی عمر کی تفویض تھی اور آپ کا موزن سعد  
 تھا مولیٰ عمار بن یاسر کا اور امیر الامیر یعنی منشی خالد بن الولید رضی اللہ عنہ تھے عراق کی نظامت بھی خالد کی  
 تفویض تھی فوج کے دسیرہ لوگ ابوعبیدہ بن الجراح اور عمرو بن العاص اور عکر مہ بن ابی جہل اور زبید بن ابی سفیان  
 اور شرجیل بن حسنہ اور علاء بن الحضرمی وغیرہ جن کے نام چھ توین گلزار کے ساتوین جہن میں تفصیل مذکور ہو چکا ہے

جس کو بکر صلی اللہ علیہ وسلم کے اولیا و غیرہ کے سیاں میں ان کو کر صلی اللہ علیہ وسلم اول خمس ہیں جو مردوں میں آں  
 اور اول خمس جو مہر پرے اور اول خمس جو قزاق جمع کئے اور اول خمس جو قزاق کا نام مصحف کئے اور اول خمس  
 جو طبع کہلائے اور اول خمس جو طبع ہو اس وقت کے ماتھے تھے اور اول خمس جو حکو رعیب رو یہ مقرر کئے  
 اور اول خمس جو مال مقرر کئے اور اول خمس جو اسلام میں لقمہ اور عتیق کئے انکی مہر کا عین نعم العا  
 اللہ تھا اسکو اس سعد صانع سے روایت کیا ہی صلی علیہ وسلم روایت کیا ہی کہ معاویہ عیاس سے نو چھ ان کو مقرر کیا  
 عہ کی مہر کا عتیق کیا تھا تو کہ عہد ذلیل لڑتے حلیل اس کہہ کہا اسکی سدا سکتی او صدوق صلی اللہ علیہ وسلم  
 وقت طوطا و غیرہ پر جو مہر کرتے تھے وہی مہر کرتے تھے حسن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کہ مہر کرتے تھے مسکا عین  
 محمد رسول اللہ تھا و صلی اللہ علیہ وسلم حلقہ محمد وآل و صحبہ معین معلوم کئے ایک ایک کو دوسری ریاں میں ترجمہ کرنا  
 ہایت مشکل امر ہی دونوں ریاں میں جس خمس کو کمال مہار ہو اس درست جمعہ ہو گا علی الخصوص میں عربی  
 جس میں محار اور اسعار اور صرف المل بکثرت ہیں اور لغاتیں ہایت و معنی ہی کھلا و ہندی ریاں کے  
 کہ اس میں انکا استعمال نقل ہی اور فاعل معول معطوف و صواب و غیرہ کی بھی تقدیم و تاخیر میں اور فعل کی  
 مذکر و بایت میں اور موت و معنی میں سب دونوں لغت کے اختلاف ہی اگر کسی نے عربی کا لفظی ترجمہ عیب  
 کریں کچھ مطلب معلوم ہو گا ہم عربی کے ترجمے میں رعایہ محاورے کی اور اکثر مقام میں حاصل معنی کا ترجمہ  
 کئے میں جس کسی ترجمے کو اصل کے موافق یا و تو اس ترجمہ پر حروف کئے مگر اسکا حاصل مطلب کچھ اور  
 اس ترجمے کا حاصل کچھ اور ہو تو اللہ قصور ہم پر حمل کئے ایسا قصور بھی مجھ سے کم استعداد ہمہ العباد ہیں کہ  
 اسان محل خطا و لسیاں ہو مقرر ہی ہی صاحبان کمال سے امید یہ ہی کہ اگر میرے سخن میں کچھ لغزش نامی جاوے  
 اسکو اصلاح دے اور اس ترجمہ کو دعا جیر سے یاد کریں سانیسویں دی الحجہ کو سہ ماہیارد و سوا انس  
 میں امیکے مسودے سے حکو فرحت ہوئی اور میرے سے فراغت سبج الاول کے مارحوس کو سہ ماہیارد و

قطع تاریخ از حاج محمد الطیف	سات اجمری میں و صلی اللہ علیہ وسلم	قطع تاریخ از حاج محمد الطیف
مطبوع شد چو نسخہ فصل ذکر	حاصلہ محمد وآل و اصحاب و اوصیاء	مطبوع شد چو نسخہ فصل ذکر
شد کو توارث دل بہر دیکھاں	و دیانت و من تعہم	شد کو توارث دل بہر دیکھاں
ار روی اعتقاد محمد و جہ	ما حسن الی یوم	ار روی اعتقاد محمد و جہ
دل و ترشایل صدیق سال آن	الدین	دل و ترشایل صدیق سال آن
۱۲	۱۳	۱۲



[illegible]

[illegible]

[illegible]

ابن جریر عن شلب بن عبد بن حبیب عن بنی قریظ  
نفا رسول الله صلى الله عليه وسلم بأخيه فقتل است اولی کم  
من قتلکم قالوا بلی یکر رسول الله فانی سناکم عن ابنی عن  
نبن عن الشتران و عن عمر بن الخطاب و الدیر  
ابن جریر عن ابن عباس قال قال رسول الله صلى الله  
عليه وسلم یزول قدما علی حقی سائر عن الیج عمر بن الخطاب  
و عن جده فیما یزید و عن ماله فیما یفقه و سن این است  
بالحقیقیت و الله اعلم بالصواب

الحمد لله

بسم الله الرحمن الرحيم  
الفصل الاول

فی تفسیر انه قوله تعالى وسيجنبها الذی تلقی الذی یوتی ماله یتزکى  
فی حق ابابکر رضی الله عنه قال الرازی مسنده حدیثا بعض اصحابنا  
عن تسیر بن اسری حدیثا مصعب بن ثابت عن عامر بن عبد الله  
بن الزرع عن ابيه قال سرت نده آتیه فی الی مکرر قال ابن جریر  
في تفسره حدیثی محمد بن ابراهیم الدماطی حدیثا یارون بن سرو  
حدیثا بشیر بن اسری وله طرق کثرة وقال ابن حاتم فی تفسره  
حدیثا ابی حدیثا محمد بن عمر الوری فی حدیثا سیمان حدیثا هشام  
بن عروة وعن انه ان ابابکر الصدیق عاتق سبعة کلهم لعذب فی  
الله منهم بلبل و عامر بن اسره و به نزلت وسیجنبها الذی تلقی الذی  
الی آخر الوری وقال ابن جریر سدد لم عن سعید نزلت فی الی مکر  
اعتق ما سلم ملتس منهم جزا اوله سکورا استه واسته

१

منهم بل وعامر بن فهيرة وقال ابن اسحق عن محمد بن ابي عتيق عن عامر  
 بن عبد الله عن ابيه قال قال ابو قحافة للبي بكرة اراك تعتيق رقابا  
 ضعافا فلوانك اذ فعلت ما فعلت اعتقت رجلا جلد ايمنغوك وهو  
 دونك فقال يا ابي اني انما اريد ان تزلت هذه الآتية فيه سيجنبها  
 الدلقى الذي يوتى ما له تيزكي الله اضره الحاكم في المستدرک من  
 طرق زيادة البكاء عن ابن اسحاق قال صحيح على شرط مسلم  
 وقال ابن جرير سئل عن عبد الله بن الزبير قال كان ابو بكرة  
 يعتيق على الاسلام مكة كان اذا سمعوا فقال له ابو هاشم بن  
 اراك تعتيق اناس ضعافا نحو حديث ابن اسحق وقال ابن  
 ابي حاتم عن عبد الله بن مسعود عن ابا بكرة الصديق اشترى بلبل  
 عن امية بن خلف وابي ابن خلف ميرة او اق فاعتقه بعد  
 فانزل الله والليل اه في ابا بكرة وامية بن خلف وقال الدقري  
 في الشريعة عند عبد الله بن مسعود ونحوه وقال في آخره تضع  
 ذلك ابو بكرة لميد كانت منه اليه فيكافيه الاستغناء وجه الله على  
 قال سعيد بن مسيب بلغني ان امية بن خلف قال للبي بكرة

فی مدلل حسن استعنه قال بنعم اسعیه خطاس عبدلانی بکر حص  
 عشر الدف وینار وعلماں وجوار و موشی کاں مشرکا یا تی اللہ  
 فی شترہ ابو بکر قال المشرکوں ما فعل فیک ابو بکر مدلل الدلید کا  
 مدلل حسد ما فانزل الله و ما لا حد عنده من نعمته تحری و من قور  
 رومی اس عطاء و الصحاک عن ابن عباس قال عذاب المشرکوں  
 مدلا فاشترہ ابو بکر سطل من ذهب من امیة من حلف و عقیقه  
 و قال المشرکوں ما عقیقه ابو بکر الدلید کا مت حسده حسرت ہذا  
 و قد تر تو اترت فذلوق من المفسرین اللکھفوں علی اہل انزلت  
 فی حق انی بکر قال السعوی فی معالم التنزیل یرید ما لا تقی الدی  
 ماہ تیر کی بطلب ان کون حسد اندر کہا اور ما و لا سمعہ  
 یعنی ابو بکر فی قول الحجج و قال اس الحازں فی تفسیر الدتقی  
 ابو بکر الصدوق فی قول حجج المفسرین و قال الامام فخر الدین  
 الرازی فی تفسیرہ اصح المفسرون ما علی ان المراد بالدتقی  
 ابو بکر و سمیت التقہ الی ان المراد بہ علی رضی اللہ عنہ فانظر الی  
 نقل ہو لا راد لہ المثلثہ اجماع المفسرین علی ان المراد



بالدقيق ابو بكر له كل تقى وقال الله سبحانه في تفسيره خصل  
بالدقيق وحض التحب بالدقيق وقد علم ان كل شقى يصلها  
وكل تقية تحبها لا تخفى بالعلمى شقا الله شقيا وولد بالنجاة التقى  
الله تقيا الدن الله في الموارنة بين حالتي عظيم المشركين  
وعظيم من المؤمنين فاريد ان يبالغ في صفتها المناقضين  
فيقول الله شقى وجعل مختصا بالصل كان ان لم تخلق الله  
قيل الله تقى وجعل مختصا بالنجاة كان الحجة له تخلق الله انتهى  
وقال النسخ في تفسيره الله تقى هو الله كل تقوى وهو صفة الى  
الصديق وقال على فضله على جميع الله قال تعالى ان اكرمكم  
عند الله اتقاكم انتهى وقال القرطبي في تفسيره قال ابن عباس  
الله تقى ابو بكر وقال بعض اهل المعاني اراو بالدقيق والله تقى  
كقوله طرفة تمنى رجال ان اموت وان امت قبك  
فبليت فيها يا ودة اى واحد ووحيد فوضع الفعل  
موضع معنيل انتهى ونداء عاود عن جميع قول المفسرين  
الى قول بعض قال ابن الصلاح حيث رايت في كتاب التفسير

قال اهل السماعي فالمراد به مستعملوا الكتب في معان القرآن كما راعى  
والمراد بالاحتشاس واس الديراري استهني كذا الفصل اس حريه في تفسير  
هذا المقالة عن بعض اهل العريه ثم قال والصحيح الذي حاد به الدمار  
عن اهل التاويل استهني في اليكرو من استحق من الما ليك استواء ووجه له  
استهني وهو الذي قال المعصرون من سلفهم وصححه الخلف وخصاص  
ما في كرا القبال للضيعة على بابها وقول من قال العرة العموم اللفظ  
لا بخصوص سبب فزع ان يكون من اللفظ عموم المعنى يكون العرة  
به والانه للعموم فيها اصله هي نص في المخصوص وبيان ذلك  
من وجهين احدهما ان العموم اعلا ليعتاد في قتل نته الصيغة  
ما الالموصولة والتعريفية وليست بهاموصولة قطعاً لان الدتقى  
افعل التفصيل والالموصولة لا توصل باقل التفصيل باجماع ائمتاه  
واما توصل باسم الفاعل او اسم المفعول وفي الصيغة المشبهة  
خلاف واما افعل التفصيل فلما توصل به خلاف واما التعريفية  
فانما تعيد العموم اذا خالت على الجمع فان دخلت على مفرد  
لم يبعد كما اخاره الامام محمد بن ومن قال انها تعيده

فيه قيده بان لا يكون هناك عمد فان كان لم يفده قطعا  
هو الموروث في هذه الاصول والاتقى مفرد للجمع والعمد فيه موجود  
فلا عموم فيه قطعا فعلم بذلك انه لا عموم في الاتقى قائل فانه نفيس  
فتح الله على تاسيد الجبابر الصديق الوجه الثاني ان الاتقى فعل  
والفعل التفضيل لا عموم فيه بل وصفه للمخصوص فانه لتفرد الموصوف  
بالصفة وان لا مساوي كما نقول زيدا افضل الناس او الله افضل  
ما هنا صفة مخصوص قطعا عقلا ونقلا ولا يجوز ان يتناول غيره ابدأ  
فبان بذلك انه لا عموم في الاتقى ومن صرح من اهل العربية الى هنا  
للعموم احتاج الى تاويل الاتقى بالتقوى لنخرج عن التفضيل وهذا مجاز  
قطعا والمجاز حذف الدليل والاصح ان لا يقال اية الدلائل لا دليل على  
بل الدليل محارضة وهو الاحداث الواردة في سبب النزول اجماع  
المفسرين ثبت بهذه الحجة ان الكلام حقيقة التفضيل وان  
اللام للبعد وان لا عموم فيه اصلا وقد قرأ الامام فخر الدين مختصرا  
الآية بالي كبر والله استدلال على افضلية بطريق آخر فقال  
اجمع المفسرون منا على ان المراد بالاتقى ابو بكر وزهبت البراءة

الى ان المراد به علي رضي الله عنه والدلالة العقلية ترد ولو كانت قوله  
 الاول وبها ذكرك ان المراد من هذا الاتقي فصل الخلق لقوله  
 ان اكرمكم عند الله اتقاكم والاكرم هو الافضل فاللاتقي المذكور  
 هو افضل الخلق عند الله والدلالة على ان افضل الخلق بعد  
 رسول الله صلى الله عليه وسلم امام ابو بكر واما على حدة يمكن حل الدية  
 على علي رضي الله عنه قال عقيب صفة هذا الاتقي واما احد عند  
 من عمة تحري وهد الوصف لا يصدق على علي رضي الله عنه كان في  
 ترتبه ابي صلى الله عليه وسلم لانه احدى من ربه فكان يطعمه وليه  
 وكيوه وهر يته بل ابو بكر فكان الرسول منها عليه بحب خادما  
 واما ابو بكر فلم يكن لابي صلى الله عليه وسلم نعمة وميوه بل ابو بكر كان يثق  
 على الرسول صلى الله عليه وسلم وانها كان للرسول نعمة الهداية والدراية  
 الى الدين وهذه النعمة لا تحري لقوله تعالى قل لا انا احكم عليه اجرا  
 الا المودة في القربى والمذكور منها ليس مطلق النعمة بل نعمة  
 تحري فثبت دلالة الدية على ان المراد ابو بكر وانه افضل الدية انتهى

كلام الامام محمد بن عبد الله بن الحسين